

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ  
عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ماہنامہ  
دلیلِ راہ

پیشہ ورانہ ماہنامہ، لاہور، پاکستان  
پیشہ ورانہ ماہنامہ، لاہور، پاکستان



فرود و سلام نمبر



## نعت رسول مقبول ﷺ

عبدالغنی تائب

صبح ازل کے مہر درخشاں صلی اللہ علیہ وسلم  
 شام ابد کے نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم  
 طل کا وہ تاج سجائے، قرآن اپنے ہاتھ میں لائے  
 بادی آئے سوئے قاراں صلی اللہ علیہ وسلم  
 گلشن ہو گیا عالم سارا، ہر دیکھی انسان پکارا  
 ہم پر آج ہوا ہے احساں صلی اللہ علیہ وسلم  
 غلٹ چھٹ گئی ہوا اجالا، دہر میں آیا کسلی والا  
 برس پڑا پھر ابر بہاراں صلی اللہ علیہ وسلم  
 چین ملا ہے قلب و نظر کو راحت مل گئی نوع بشر کو  
 بن گئے آپ ہی درد کا درماں صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ کا در ہے جو درد کا، لطف و کرم کا، نور عطا کا  
 جھولیاں بھر بھرتا ہے انساں صلی اللہ علیہ وسلم  
 جب پڑھتا ہوں اسم گرامی مٹ جاتی ہے تشہ کا می  
 دل بھی ہو جاتا ہے شاداں صلی اللہ علیہ وسلم  
 جبکہ آپ ہیں شافعِ محشر، ہم کو پھر کس بات کا ہے ڈر  
 بخشش کا ہیں آپ ہی ساماں صلی اللہ علیہ وسلم  
 تائب آپ مدینے میں ہیں، ہر مومن کے سینے میں ہیں  
 بے شک آپ ہیں جانِ ایماں صلی اللہ علیہ وسلم

## حکم باری تعالیٰ ﷻ

اعظم

ہے ذکر ترا گلشن گلشن سبحان اللہ سبحان اللہ  
 مصروفِ ثنا ہیں سرود و سخن سبحان اللہ سبحان اللہ  
 غنچوں کی چنگِ شبنم کی ضیاء پھولوں کی مہک بلبل کی نوا  
 قائم ہے تجھی سے حسنِ چمن سبحان اللہ سبحان اللہ  
 کیا دیکھے کوئی وسعت تیری، کیسے ہو بیاں عظمت تیری  
 عاجز ہے نظر قاصر ہے دہن سبحان اللہ سبحان اللہ  
 مطلوب بھی تو مقصود بھی تو، مہبود بھی تو معبود بھی تو  
 تو روحِ صبا تو جانِ چمن سبحان اللہ سبحان اللہ  
 ہر نقش تری قدرت کا نشاں، ہر نقش کے لب پر تیرا بیاں  
 ہر بزم میں تو موضوعِ سخن سبحان اللہ سبحان اللہ  
 میں نے جو کہا میں نے جو سنا، کبھی بھی نہ کہا کچھ بھی نہ سنا  
 ہے اس سے ورا تیرا مسکن سبحان اللہ سبحان اللہ  
 مٹی کو زباں دے کر اس کو اعجاز بیاں دینے والے  
 اعظم کو بھی دے توفیقِ سخن سبحان اللہ سبحان اللہ



# مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

زندگی کی کٹھن، تلخ اور پر پیچ راہوں پر چلتے ہوئے روشنیوں کی تلاش میں سرگرداں کاروان انسانی جب گناہوں کی تاریکیوں میں ڈوب جائے تو ہر دانش مند انسان اپنے آپ کو ذرہ ناچیز تصور کرنے لگ جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خطاؤں اور کبائر کی جہانگیر کا لک اور ہمہ گیر سیاسی روشنی کی قدر و قیمت میں اضافہ کر دیتی ہے۔ افق تافق دیکھتے جائے۔ باہر دیکھے اندر جھانکنے۔ اوپر نظر کیجئے نیچے نگاہ ڈالئے۔ عبا پوشوں کو اپنی عبائیں تار تار دکھائی دیں گی۔ دستار آرائی کے نشہ مستوں کو اپنی دستار کے ہر پیچ سے بے چینی کاٹے گی۔ دولت مندوں کے سکے بچھو بن کر انہیں ڈسیں گے۔ ضمیر، روح، بدن، قلب اور قالب بے اطمینانی کی آگ میں جھلنے لگیں گے۔ ایسے میں ایک آواز ابھرے گی اور ایک صدا کانوں سے ٹکرائے گی۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا (النساء: 64)

اور اگر وہ کبھی اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو (حبیب) وہ آپ کے پاس حاضری دیں اس کے بعد اللہ سے معافی چاہیں اور رسول بھی ان کے لئے طلب مغفرت کریں تو ضرور وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا بے حد مہربان پائیں گے

وہ کون ہیں جن کی دلیلیز نور پر پہنچو تو ہر سیاسی خوشبوؤں کا حلہ، رحمتوں کا جھونکا اور نور کی کرن بن جاتی ہے۔ یہاں لوگ گناہ گار آتے ہیں اور ولایت کا تاج پہن کر جاتے ہیں۔ ان کی توجہ پاک سے خطاؤں اور غرضوں کے پہاڑ دھنکی ہوئی روئی بن کر اڑنے لگ جاتے ہیں۔ ان کے کرم پر سلام۔۔۔۔۔ ان کی خو پر درود۔۔۔۔۔ ان کی نظر پر صدقے اور ان کی نوازشوں پر فدا ان کے سوا کون ہمارا؟ ان پر سلام ان پر درود۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کارگاہ حیات کا نظم محبت سے ہے۔ محبت نہ ہو تو کچھ بھی نہ ہو۔ یہ رنگ تعمیر بھی ہے اور آہنگ معمار بھی۔ اگر حسن میں ناز اور جمال میں بانکپن ہے تو وہ بھی اس لئے کہ کوئی چاہے اور کوئی محبت کرے۔ گویا پھولوں کی لطافت، روشنیوں کا نور، چمنستانوں کی آرائش، آسمانوں کی پہنائی، سبزو کی جاذبیت اور فضاؤں کی وسعت سب کچھ حسن کا جلوہ بھی ہے، لیکن اصل میں محبت کا ترپتا اظہار ہے۔ محبت نہ ہو تو چرند نہ ہوں پرند نہ ہوں۔۔۔۔۔ محبت نہ ہو تو زمین نہ ہو سمانہ ہو۔۔۔۔۔ محبت نہ ہو تو کہ نہ ہو مہ نہ ہو۔۔۔۔۔ محبت نہ ہو تو ہستی فضا میں نہ ہوں اور ٹھٹھرتی وادیاں نہ ہوں۔۔۔۔۔ محبت منزل ہو تو نور ہے۔۔۔۔۔ محبت راہ ہو تو نار ہے۔۔۔۔۔ محبت سوچ ہو تو روشنی ہے۔۔۔۔۔ محبت ترپ

ماں کی ممتا اسی کی ایک کرن ہے۔ استاد کی شفقت اسی کا ایک رخ ہے۔ باپ کی تربیت اسی کا ایک انداز ہے۔ عبادت، ریاضت، جہدے، رکوع اور سعی و طواف سب اس کی بے تائیاں ہیں، چونکہ سب کچھ محبت ہے اس لئے ہمارے اللہ کی بھی ایک صفت ہے، ہمارے خدا کا بھی ایک حسن ہے، ہمارے معبود مطلوب کی بھی ایک ادا ہے۔ وہ حسن ہو تو باطن ہے، وہ محبت ہو تو ظاہر ہے، وہ محبت بھی ہے اور محبوب بھی ہے، وہ انس بھی ہے اور انیس بھی ہے، اسی لئے اس نے اپنی محبت کے لئے اور اپنے انس کے لئے انسان بنایا ہے اور انسانوں میں بھی ایک عظیم انسان بنایا ہے، پھر اس کے حسن کو یوں سجایا ہے کہ وہ رحمت بھی ہے اور نور بھی ہے۔ محمد ﷺ بھی ہے اور احمد ﷺ بھی ہے۔ اس کے حسن و جمال اور خوبی و کمال کا عالم نہ ہے کہ بنانے والا خود بھی اس پر درود بڑھتا ہے سلام بڑھتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ (الاحزاب: 56)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان لانے والو! تم بھی ان پر خوب اور درود و سلام بھیجو

جب خالق درود پڑھے!

جب مالک سلام پڑھے!

جب مطلوب صلوٰۃ بچھے!

جب وہ بولے تو تم بولو!

جب وہ بولے تو ہم بولیں!

جب وہ بولے تو سب بولیں!

عرشِ یو لے فرشِ یو لے!

نور ہو لے نار ہو لے!

مادہ بولے خاک بولے!

دل بولے روح بولے!

اول، بولے آخر بولے!

ظاہر ہو لے باطن ہو لے!

حیات بولے مہمات بولے!

قدی بولیں تقدس بولے!

جرئیل ہو لے اسمہ اقبال ہو لے!

نہی ہو لیں رسول ہو لیں !

نہی چکے اسلام مقہور

نہی جی دور و قہر

سائبر اسلام کہتی ہیں

وہو دکنیم اور وہ دھکتی رہی

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ (الأنفال: 24)

اے ایمان والو! جب اللہ اور رسول تمہیں بلائیں تو حاضر ہو جاؤ اس لئے کہ اُن کی دعوت میں تمہاری زندگی مضمر ہے

اس کا رگہ حیات میں پائی جانے والی ہر چیز کی ایک شناخت ہے، کوئی رنگ سے پہچانا جاتا ہے اور کوئی بو سے، کوئی روشنی سے جانا جاتا ہے اور کوئی اندھیرے سے۔ آگ کی دلیل دھواں ہے۔۔۔۔۔ دھوپ کی شناخت چمک ہے۔۔۔۔۔ پھول کا تعارف خوشبو ہے۔۔۔۔۔ آسمان کا تشخیص بلندی ہے۔۔۔۔۔ دریا کا امتیاز روانی ہے۔۔۔۔۔ زندگی کا لمس حرکت ہے۔۔۔۔۔ صبح کی نشاط بادِ سحری میں ہے۔۔۔۔۔ اور شام کا حسن رنگِ شفق میں مضمر ہے۔۔۔۔۔ ہر چیز کسی چیز سے پہچانی جاتی ہے لیکن اگر کوئی چاہے کہ ذرے تا بناک ہوں خالق کی معرفت سے، ماحولِ صوفشاں ہو تو حید کے عرفان سے اور ذہن میں سوال ابھرے کہ اسے جانا جائے تو کیسے؟ اسے پہچانا جائے تو کیونکر؟۔۔۔۔۔ اس تک رسائی ہو تو کس کا دامن تھام کر؟۔۔۔۔۔ شاید کائنات کی ہر چیز اس کے حسن ازل کو دیکھنے کا آئینہ ہے، لیکن یہ سب دلیلیں گوئی ہیں، بولتی دلیلِ ناطق دلیل اور صفاتِ خداوندی کی تلاوت کناں دلیل بس ایک ہی ہے۔ جو دیکھیں تو نظر دلیل، جو بولیں تو لب لرزاں دلیل۔۔۔۔۔ جو جھکیں تو سجدہ بے تاب دلیل۔۔۔۔۔ ہاتھ لہرائیں تو رحمتیں برسیں۔۔۔۔۔ قدم اٹھائیں تو روشنیاں پھوٹیں۔۔۔۔۔ لحظہ لحظہ دلیل، لمحہ لمحہ برہان۔۔۔۔۔ نظرِ نظریض، دگر دگر انقلاب، موڑ موڑ عرفان، انہیں مہتاب نہ کیسے، انہیں خورشیدِ درخشاں سے تعبیر نہ کیجئے، انہیں سرورِ بادہ کا استعارہ بھی قرار نہ دیجئے، یہ بوئے عمل بھی نہیں، یہ کرنِ ضوِ فلک بھی نہیں۔۔۔۔۔ یہ سب تو ان کے پاؤں سے اٹھنے والی دھول بھی نہیں بن سکتے۔ یہ محمد ﷺ ہیں، یہ احمد ﷺ ہیں، یہ رسولِ نور ہیں اور پیغمبرِ رحمت ہیں۔ رنگِ تجلی ان سے ہے اور فروغِ انوار یہ ہیں۔

دروودان پر، سلام ان پر

ان کے نام پر درود، ان کے کام پر درود

ان کے اسم پر درود، ان کے جسم پر درود

ان کے قال پر درود، ان کے حال پر درود

خفتاں درود اقبالِ درود

پہچاں درود لرزاں درود

اول درود آخر درود

ظاہر درود باطن درود

شعلہٴ نجم و قمر درود

متاعِ فکر و فن درود

توشہٴ ذوقِ نظر درود

دروودان پر، سلام ان پر

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا (النساء: 174)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن اور خوبصورت دلیل آگئی اور ہم نے تمہاری طرف بڑے جلوے والا نور نازل کیا

شے وہ ہے جسے کائنات کے قادر و مالک اللہ نے چاہا ہو، اس نے بنایا ہو اور ڈھالا ہو

اور ہر وہ چیز جو بنی ہے، ڈھلی ہے وہ عناصر کی ترکیب ہی سے بنی ہے، ڈھلی ہے اور تخلیقات کے عناصر ترکیبی لطیف بھی ہو سکتے ہیں اور کثیف بھی ہو سکتے ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ لطافت اور کثافت کے تخلیقی امتزاج ہی سے ”حسن“ ترکیب پاتا ہے، لیکن بعض تخلیقات ایسی ہوتی ہیں جس رنگ میں ہوں، جس سمت بڑھ رہی ہوں، جس صورت میں دکھائی دے رہی ہوں اور جہاں بھی پائی جائیں وہ نور ہی نور ہوتی ہیں اس لئے کہ وہ نور سے ہوتی ہیں اور ان کی تخلیق میں نور ہی کا ارادہ کامل پایا جاتا ہے۔ وہ چونکہ نور ازلی کا پرتو ہوتی ہیں اس لئے وہ متحرک ہوں تو حرکت نور ہوتی ہیں، وہ مقلون ہوں تو رنگ نور ہوتا ہے اور وہ مشخص ہوں تو شخصیت نور ہوتی ہے۔ انہیں دیکھنے کے لئے وہ آنکھیں درکار ہوتی ہیں جنہیں کشتہ عشق ہونے کا شرف حاصل ہوا ہو، وہ دل درکار ہوتے ہیں جو تجلی گاہ معرفت ہوں، آنکھیں خود کثیف ہوں تو ان کے وجود اطہر کی لطافت تک رسائی ممکن نہیں ہوتی، اس لئے انہیں دیکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ دل دھوئے جائیں، دماغ صاف کئے جائیں، روحیں اجالی جائیں، نور حق کا لباس پہنا جائے، روشنیوں کے ماحول پیدا کئے جائیں۔ اول نور، آخر نور، ظاہر نور، باطن نور پھر دیکھو انہیں جہاں چاہو، جس طرح چاہو، جس رنگ میں چاہو، جدھر چاہو، وہ نور ہوں گے، نور ہی نور ہوں گے، ذہن نور، ذہن نور، نام نور، کام نور، رات نور، دن نور، بدن نور، جسد نور، مکان نور، کمین نور، بات نور، حیات نور، سیرت نور، صورت نور، خلق نور، خلق نور، وہ پیکر رکھتے ہیں لیکن ایسا کہ اس پر کبھی مجھرا دکھی بھی نہیں بیٹھی، وہ سنتے بھی ہیں اور دیکھتے بھی ہیں لیکن نور کے کانوں سے اور نور کی آنکھوں سے جو دیکھتی بھی ہیں، نوازتی بھی ہیں، دھوتی بھی ہیں اور تقدیر بدل بھی ثابت ہوتی ہیں۔ وہ لباس بھی پہنتے ہیں لیکن جیسے جنت کی سادہ حوروں نے مل کر فردوسی ریشوں سے اسے بنا ہو وہ چلتے بھی ہیں لیکن زمین جیسے انہی کے لئے نبجھی ہوا اور ستارے جیسے انہی کی خاک پا سے پیدا ہوئے ہوں۔



مہد نور میں پلنے والے  
پیکر نور کو

نور سلام کہتا ہے

روشنی سلام کہتی ہے

اجالے سلام کہتے ہیں

مہر و ماہ سلام کہتے ہیں

خوشبو سلام کہتی ہے

رنگ و حسن سلام کہتے ہیں

ان کے چہرہ والضحیٰ

ان کی زلف اذا سبجی

ان کی نظر ما طغیٰ

ہر رنگ اور ہر ادا کو

نغمے سلام کہتے ہیں

گیت سلام کہتے ہیں

نثر سلام کہتی ہیں

شعر درود پڑھتا ہے

سکنتی تمنا میں درود پڑھتی ہیں

عش بے چارہ

لب بستہ

پابستہ

نگاہ بستہ

سلام کہتا ہے

دروود پڑھتا ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ  
السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ  
مُّسْتَقِيمٍ ۝ (المائدہ: 15، 16)

بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور روشن کتاب آئی (۱۵) اُسی کے ذریعے اللہ  
منزل نصیب کرتا ہے ہر اُس شخص کو جو اس کی رضا کا طالب ہے سلامتی کی راہوں پر اور نکالتا ہے  
اپنے حکم سے انہیں ظلمتوں سے اُجالوں کی طرف اور انہیں سیدھی راہ کی ہدایت فرماتا ہے (۱۶)

وجی روشنی ہے اور الہامی رہنمائی جادہ حق اور صراطِ مستقیم ہے۔ اس راہ پر چلنے والوں کو  
تر بیت کا پہلا درس علم اور جستجو کا دیا جاتا ہے۔ ”علم“ کو منزل سمجھنا، تعلیم کو راحت جاں تصور کرنا، سیکھنے کو دولت دل کا درجہ دینا،  
جستجو کو نسیمِ راحت فزا کا جھوٹکا جاننا، متلاشیانِ حق و حقیقت کا منشورِ حیات ہوتا ہے۔ یہ دیوانگانِ عشقِ جہالت کے دشمن  
ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی کا لمحہ لمحہ اور لحظہ لحظہ نورِ علم کی آفتابیں کرنوں سے جگمگا رہا ہوتا ہے، لیکن جامد پتھروں، جلتے کوئلوں، بہتی  
ندیوں، ایستادہ پہاڑوں، افتادہ کھیتوں، درخشاں ستاروں، متحرک سیاروں، سنسان راتوں، ستم کیش رتوں کو اپنا معلم و مرشد  
تسلیم نہیں کرتے۔ ان کا عزم و ہمت اس سرچشمہ ہدایت تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہے جس کا فیض آبِ حیات سے بڑھ  
کر زندگی بخش ہو۔ وہ ڈھونڈتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں، سرگرداں پھرتے ہیں۔ وہ اپنے نشترِ طلب سے جمادات،  
نباتات، حیوانات اور کائنات کے دل چیرتے ہوئے ان زندہ اور عظیم انسانوں کی صف کے سامنے جا کھڑے ہوتے ہیں  
ایسے عظیم لوگ جو نبوت اور رسالت کا تاج سر پر رکھے ہوتے ہیں۔ ان میں بھی ایک ذات ایسی ہے گویا سب نبی اور رسول  
ان کا طواف کر رہے ہوتے ہیں ان کے سینہ ہمدان سے علمکِ عالم تکنِ تعلم کے جلوے پھوٹ رہے ہوتے  
ہیں۔ وہ کیا ہے جو وہ نہیں جانتے؟ وہ کیا ہے جو انہوں نے نہیں دیکھا؟ وہ کیا ہے جس تک ان کی رسائی نہیں؟ وہ خدا نہیں  
معبود نہیں لیکن مقصود ایسا کہ جو ان تک نہ پہنچے، وہ کافر منکر ٹھہرے، وہ بولیں تو شہرِ گل کی ہر پتی خوشبو میں سمیٹے، وہ سوچیں تو  
آسمانِ علم پر ستارے درخشاں ہوں۔ وہ چلیں تو ارضِ علم پر سورج دوڑیں۔ وہ بیٹھیں تو زاویہ علم سے بجلیاں لرزیں۔ وہ  
مانگیں تو ارض و سماں کے ہاتھوں کی لکیروں پر فدا ہوں۔

وہ کہ معلم کائنات ٹھہرے

وہ کہ مرشد کائنات ٹھہرے

وہ کہ رحمتِ حیات ٹھہرے

وہ کہ رشکِ آیات ٹھہرے

ان کے علم پر درود

ان کے علم پر درود

ان کی عطا پر درود

ان کی سخا پر درود  
 بولیں تو لفظوں کو سلام  
 چلیں تو قدموں پر درود  
 پڑھیں تو حرفوں پر فدا  
 سوچیں تو ارادوں کو سلام  
 ان کے بول بول پر بندگی  
 ان کے قول قول پر عجز  
 جھک جھک کے سلام  
 مٹ مٹ کے سلام  
 انہوں نے قرآن پڑھایا  
 انہوں نے کتاب سکھائی  
 کتاب سکھانے والے  
 قرآن پڑھانے والے  
 معلم!  
 مرشد!  
 نبی نبی!  
 اللہ کرے  
 سلام قبول ہو  
 درود قبول ہو

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اقْرَأْ وَرَبُّكَ  
 الْأَكْرَمُ ۚ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۚ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ (علق: 1 تا 5)

پڑھیے اپنے رب کے عظیم نام سے جس نے پیدا فرمایا (۱) اس نے پیدا کیا انسان کو جسے ہوئے  
 خون سے (۲) پڑھیے اور رب آپ کا سب سے بڑھ کر کرم والا ہے (۳) وہ رب جس نے قلم کے  
 ذریعے تعلیم دی (۴) تعلیم دی اُس نے انسان کو جو وہ نہیں جانتا تھا (۵)

بزم ہستی میں بہت لوگ آئے۔ ہر آنے والے کی شان چشمِ انسانیت نے بعد احترام  
 ملاحظہ کی۔ نالہ آدم بھی اٹھا۔۔۔۔۔ گریہ یعقوب نے بھی آنکھوں کو تر پایا۔۔۔۔۔ زبور داؤد نے بھی مستیاں بانٹیں۔  
 حسن یوسف نے سماں باندھے۔۔۔۔۔ اعتقاد ابراہیم نے زندگی کے خاکوں میں رنگ بھرا۔۔۔۔۔ اطاعت  
 اسماعیل نے تدوین آداب کا سہرا باندھا۔۔۔۔۔ تبلیغ عیسیٰ نے اخلاق کے قرینے لکھے۔۔۔۔۔

لیکن جب تک وہ نہ آئے تھے شرافت تڑپ رہی تھی، انسان انسان کا خدا بنا ہوا تھا،  
 حکمرانوں کو مسجد و تصور کیا جاتا تھا، قتل و غارت کی گیمیں تاریکیاں چار سو چھائی ہوئی تھیں، بچپن کو زندہ درگور کرنے کی مکر وہ  
 رسمیں جاری تھیں، انسان درندوں کی طرح ایک دوسرے کو کاٹتے پھرتے تھے۔ دفعتاً وہ تشریف لائے شب تیرہ و تاریکی  
 چھاتی پر جیسے کسی نے چراغِ ضوّل گن کر دیا ہو۔ چار سو و شنیاں پھیلیں۔ اضطراب، تشویش میں گرفتار انسانیت مسکرائی، یاس و

قنوطیت کے غبار سے اٹھے ہوئے چہرے امید کے نور سے دھل گئے۔

وہ آئے بصد شان و شوکت

وہ چمکے بصد ناز و ادا

وہ چھائے بصد عجز و نیاز

وہ روئے تو عرش لرزا

وہ مسکرائے تو جہاں چکا

وہ بوئے تو غنچے چنکے

ہاتھ اٹھا تو مکہ کا کلیجہ چر گیا

قدم بڑھا تو لاہوت جھک گیا

رکوع میں گئے تو عشق کی پیشانی پہ پسینہ آ گیا

سجدے میں گرے تو جذب و جنوں کے ہوش اڑ گئے

نرم ہوئے تو کلیوں نے گدازی سیکھی

حلم ور ہوئے تو پھولوں کے رنگ نکھرے

جمال ان کا سایہ عرش الہی ہے

جلال ان کا ضرب دست خدائی ہے

احسن تقویم بھی وہ

زندگی کی تزئین بھی وہ

بہارِ کلہاڑی احزان بھی وہ

ربیعِ قلب پیر و جوان بھی وہ

وہی ہیں جنہوں نے سحرِ نخوت توڑا

وہی ہیں جنہوں نے طلسمِ شطنت بکھیرا

وہی ہیں جنہیں روح مانے، دل مانے

عقل مانے، خرد مانے

نبی مانیں، رسل مانیں

زمین مانے، زماں مانے

مکاں مانے، مکیں مانیں

ایمان مانے و فاماں

سلام ان پر درود ان پر

وہ نورِ یزداں ہیں سلام ان پر

وہ بوئے عرفان ہیں سلام ان پر

وہ رنگ وحدت ہیں سلام ان پر

وہ آیہ رحمت ہیں سلام ان پر

سب سلام کہتے ہیں



سب درود پڑھتے ہیں  
 نالہ آدم سلام پڑھتا ہے  
 جذبہ نوح سلام پڑھتا ہے  
 صبر ایوب سلام پڑھتا ہے  
 درود ابراہیم سلام پڑھتا ہے  
 عشق اسماعیل سلام پڑھتا ہے  
 حسن یوسف سلام پڑھتا ہے  
 رحمت رگ سلام پڑھتا ہے  
 مدام پڑھتا ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۚ قَالُوا أَقْرَرْنَا وَقَالَ فَاشْهَدُوا ۚ وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾ (ال عمران: 81)

اور یاد کرو جب اللہ نے تمام نبیوں سے پختہ وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں کسی کے ذریعہ کتاب و حکمت سے کچھ عنایت کروں پھر تشریف لائے تمہارے پاس عظیم رسول تصدیق کرنے والے جو تمہارے پاس ہے اُس کی تو تم ضرور ضرور ایمان لانا ان پر اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا، فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا اور اس اقرار پر تم نے میرا بھاری ذمہ قبول کر لیا، بولے ہم نے اقرار کیا فرمایا تم سب گواہ ہو جاؤ میں تمہارے ساتھ ہی گواہوں میں سے ہوں

سید عالمؐ  
 سید ریاض حسین شاہ



# آیہ درود کا تفسیری جائزہ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان لانے والو! تم بھی ان پر خوب اور خوب درود و سلام بھیجو

یہ آیت کریمہ بھی حضور اقدس ﷺ کی صریح نعت ہے۔ اس میں مسلمانوں کو اس ذات پاک پر درود و شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مگر لطف یہ ہے کہ قرآن حکیم نے بہت سے حکم سنائے نماز کا، روزہ کا، حج وغیرہ کا، ایمان کا حکم دیا، مگر کسی جگہ یہ نہ فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں، ہمارے فرشتے بھی کرتے ہیں اور مسلمانو تم بھی کرو، صرف درود پاک کے لئے اس طرح فرمایا، وجہ بالکل ظاہر ہے کیونکہ کوئی کام بھی ایسا نہیں جو کہ رب کا بھی ہو اور بندے بھی اس کو کریں۔ رب تعالیٰ کے کام ہم نہیں کر سکتے اور ہمارے کاموں سے رب تعالیٰ بلند و بالا ہے۔ رب کا کام ہے پیدا فرمانا، رزق دینا، مارنا، جلانا یہ بندے ہرگز نہیں کر سکتے ہمارا کام ہے عبادت کرنا، اطاعت کرنا وغیرہ رب تعالیٰ اس سے پاک ہے، اگر کوئی ایسا کام ہے جو رب کریم کا بھی ہو، ملائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا گیا ہو تو وہ صرف آقا نے دو جہاں ﷺ پر درود بھیجتا ہے۔ جیسے کہ ہلال پر سب کی نظریں جمع ہو جاتی ہیں اسی طرح مدینہ کے چاند پر ساری مخلوق کی اور خالق کی بھی نظر ہے۔ حضور ﷺ کی ذات جامع ہے۔ ہندی شاعر نے کہا ہے:

آج چند دیوج ہے سب دیکھی باکی اور

میری اور ججن کی نیناں پڑیں گی ایک ٹھور

اگرچہ رب تعالیٰ کا درود ہے رحمت نازل فرمانا، فرشتوں کا درود ہے دعائے رحمت کرنا، مگر تعظیم مصطفیٰ ﷺ سب میں مشترک ہے۔

نکتہ: اس آیت میں اولاً تو خبر دے دی کہ ہم برآن اور ہر وقت رحمتوں کی بارش برساتے ہیں، اپنے محبوب ﷺ پر اور پھر ہم کو حکم دیا کہ تم بھی ان پر درود پڑھو یعنی ہم سے ان کے لئے رحمت مانگو اور مانگی وہ چیز جاتی ہے جو پہلے سے حاصل نہ ہو تو جب ہمارے مانگے بغیر رحمتیں اتر رہی ہیں پھر مانگنے کا حکم کیوں دیا؟

وجہ یہ ہے کہ فقیر جب کسی دروازے پر مانگنے جاتا ہے تو گھر والے کی اولاد اور مال کی دعائیں مانگتا ہوا جاتا ہے۔ مالک کا گھر آباد، بچے زندہ رہیں، مال سلامت رہے، مالک سمجھ جاتا ہے کہ یہ تہذیب والا بھکاری ہے۔ مانگتا چاہتا ہے مگر ہمارے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے۔ یہاں حکم دیا گیا ہے کہ اے مسلمانو! جب تم ہمارے یہاں کچھ مانگنے کے لئے آؤ تو ہم اولاد سے پاک ہیں، مگر ہمارا ایک حبیب ہے محمد رسول اللہ اس کی، اس کے اہل بیت و اصحاب کی خیر مانگتے ہوئے ان کو دعائیں دیتے ہوئے آؤ تو جن رحمتوں کی ان پر بارش ہو رہی ہے اس کا تم پر بھی ایک چھینٹا مار دیا جائے گا۔ درود پڑھنا حقیقت میں رب سے مانگنے کی ایک ترکیب ہے۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا

ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستان بتایا

نیز اس آیت میں مسلمانوں کو متنبہ فرمایا گیا کہ اے درود پڑھنے والو یہ خیال نہ کرنا کہ ہمارے محبوب پر ہماری رحمتیں تمہارے مانگنے پر مقوف ہیں۔ ہمارے محبوب تمہارے درود کے حاجت مند ہیں جیسے ممبروٹ کے ہیں۔ تم درود پڑھو یا نہ پڑھو۔ ان پر ہماری رحمتیں برابر برستی رہتی ہیں۔ تمہاری پیدائش اور تمہارا درود پڑھنا تو کل سے ہوا ان پر رحمتوں کی بارش تو جب سے ہو رہی ہے جب کہ جب اور کب بھی نہ بنا تھا، جہاں، وہاں کہاں سے پہلے ان پر رحمتیں ہیں۔ تم سے دعا مانگنا تمہارے بھلے کے لئے ہے۔ جب رب تعالیٰ ہماری حمد و ثنا کا حاجت مند نہیں، کہ وہ محمود ہے خواہ کوئی حمد کرے یا نہ کرے۔ ایسے ہی حضور ﷺ کسی کی نعت خوانی کے حاجت مند نہیں وہ حمد ﷺ ہیں خواہ ان کی کوئی نعت پڑھے یا نہ پڑھے۔ حمد الہی کے لئے حضور ﷺ کافی ہیں اور نعت مصطفائی کے لئے رب بس ہے۔

اسی وجہ سے ہر دعا کے اول و آخر میں درود و شریف پڑھنا ضروری ہے اور اگر کوئی شخص تمام دعائیں چھوڑ دے اور صرف درود پاک ہی پڑھا کرے تو خدا چاہے کسی دعا کی ضرورت ہی نہ پڑے گی تمام حاجتیں خود بخود پوری ہوں گی۔

مشکوٰۃ شریف باب الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں کس قدر درود و شریف آپ ﷺ پر پڑھا کروں؟ فرمایا جس قدر چاہو، عرض کیا چوتھائی پڑھوں یعنی تین حصہ دیگر و ظیفے اور دعائیں اور چوتھائی حصہ درود و شریف فرمایا جتنا چاہو، مگر اگر درود اور زیادہ پڑھو تو بہتر ہے۔ عرض کیا کہ آدھا۔ فرمایا جتنا چاہو، مگر درود اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ عرض کیا کہ اچھا دو تہائی درود و شریف، فرمایا جس قدر چاہو مگر اگر درود و شریف اور زیادہ کرو تو بہتر ہے عرض کیا کہ کل وقت درود و شریف ہی پڑھا کروں گا، یعنی بجائے دیگر دعاؤں اور وظیفوں کے صرف درود پڑھا کروں گا، فرمایا اذا یکلفی همک و یکفولک

ذہبیک تو یہ درود تمہارے سارے رنج و غم کو کافی ہے اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا۔

درویش شریف کے متعلق تین باتیں عرض کرتا ہوں، اولاً تو یہ کہ اس کے فضائل کیا ہیں؟ دوسرے یہ کہ کون سا درود شریف پڑھنا بہتر یا ضروری ہے اور درود شریف پڑھنا واجب ہے یا فرض یا سنت، تیسرے یہ کہ نبی علیہ السلام کے سوا کسی اور پر درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟ درود پاک کے فضائل بے شمار ہیں جن کے لکھنے کو دفتر چاہیے۔ اگر کچھ ان کی تفصیل دیکھنا ہو تو تفسیر روح البیان یہی آیت اور مدارج النبوت اور نسیم الریاض، شرح شفا قاضی عیاض اور مواہب لدنیہ کا مطالعہ کرو، مگر بطور اختصار کچھ یہاں عرض کیے جاتے ہیں۔

مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام میں ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا خدائے پاک اس پر دس روز نازل فرماتا ہے اور دس گناہ معاف فرماتا ہے اور دس درجات بلند کرتا ہے، یعنی اگر کوئی روزانہ ایک ہزار بار درود شریف پڑھے تو تو روزانہ دس ہزار گناہ معاف، دس ہزار درجہ بلند اور دس ہزار رحمتوں کا نزول، اگر ساری عمر یہ عمل کیا جائے تو اب حساب لگا لو، کس قدر فائدہ ہوا۔ اسی مشکوٰۃ میں اسی باب میں ہے کہ قیامت میں مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھے گا۔ اسی مشکوٰۃ میں اسی باب میں ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ تمہاری دعائیں آسمانوں اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہیں، جب تک تم درود نہ پڑھو، اور چاہیے یہ کہ ہماری دعائیں درمیان میں ہوں اور آس پاس درود رہے، کیونکہ قبول تو درود ہوتا ہے اور رحمت الہی سے بعید ہے کہ درود تو قبول فرما لے اور درمیان کی دعا کو رد فرما دے۔ درود شریف کے طفیل دعا بھی قبول ہو جائے گی۔ اسی مشکوٰۃ کے اسی باب میں ہے کہ اللہ کے فرشتے پھرتے رہتے ہیں اور درود پاک پڑھنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب کوئی بھی درود شریف پڑھتا ہے تو اس کا درود ہماری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔

سبحان اللہ درود پاک کے قربان کہ اس کی برکت سے ہم گنہگاروں کے نام اس بارگاہ بے کس پناہ میں لیے جائیں۔ بھلا ایسی کہاں تقدیر، اس سے یہ لازم نہیں کہ دوسرے درود حضور ﷺ نہ سنیں ملائکہ تو رب کی بارگاہ میں اعمال بھی لے جاتے ہیں۔ عقل بھی جانتی ہے کہ درود پڑھنا بہت ضروری ہے دو وجہ ہیں اولاً تو یہ کہ اگر کوئی شخص کسی پراحسان کرے تو چاہیے کہ حسن کا بدلہ دیا جائے۔ اگر بدلہ نہ ہو سکے تو کم سے کم اس کے لئے دعا کر دی جائے۔ اگر کسی کے گھر دعوت کھاؤ تو صاحب خانہ کے لئے دعا کرو، حضور علیہ السلام کے احسانات شمار سے باہر ہیں، ہماری کیا مجال کہ ان کا شکر یہ ادا کریں۔ تو کم از کم یہی کریں کہ ان کو دعائیں دیا کریں، جیسے فقرا بخی داتا کو دعائیں دیتے ہیں۔

نیز ایک بار سلطان محمود نے درباریوں کو حکم دیا کہ تم لوگ میرے گھر میں جو کچھ ہے وہ لوٹ لو، سب لوگ لوٹنے میں مشغول ہو گئے، مگر ایاز رحمۃ اللہ علیہ سلطان کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے، سلطان نے کہا کہ ایاز تم کیوں نہیں کچھ لوٹتے، عرض کیا کہ سب نے تو مال کو لیا میں تو حضور کو لیتا ہوں جو مالک ہیں۔ سلطان نے کہا تم نے مجھ کو لیا، میں نے بھی تم کو لیا، تم میرے اور میں تمہارا۔

اسی طرح تمام دعاؤں سے تو دنیا ملتی، مگر درود پاک کی تلاوت سے دنیا والے یعنی محمد رسول اللہ ﷺ ملتے ہیں۔ جب وہ ملے تو پھر کبھی کس چیز کی ہے۔

دنیا کو مبارک ہو دنیا اللہ کرے وہ مجھ کو ملیں  
ہر سر میں جن کا سودا ہے ہر دل جن کا شیدائی ہے

دروود پاک دعاؤں و عبادت کی رجسٹری ہے، جیسے بیمہ لیبیل لگ جانے سے مال ضائع نہیں ہوتا مقام مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ ایسے ہی درود شریف کی برکت سے نیکیاں قبول ہوتی ہیں۔ اسی لئے ہر دعائیں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو  
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

مثنوی شریف میں ہے کہ ایک بار نبی ﷺ نے شہد کی مکھی سے پوچھا کہ تو شہد کیسے بناتی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ ہم چمن میں جا کر ہر قسم کے پھولوں کا رس چوستے ہیں پھر ورس اپنے منہ میں لیے ہوئے اپنے چھتوں میں آ جاتے ہیں، اور وہاں اگل دیتے ہیں وہی شہد ہے کہ پھولوں کے رس یکجہ ہوتے ہیں اور شہد بیٹھا، بتاؤ شہد میں محسوس کیسے آتا ہے؟ مکھی نے عرض کیا:

گفت چوں خوانم بر احمد درود

سے شود شیریں و تنخی را ربود

ہمیں قدرت نے سکھا دیا کہ چمن سے اپنے گھر تک درود شریف پڑھتے ہوئے آتے ہیں شہد کی یہ لذت اور محسوس درود کی برکت سے

ہے، امید ہے کہ ہماری روکی چھکی عبادت میں بھی درود شریف کی برکت سے قبولیت کی محاسن پیدا ہو جائے گی۔ نیز جیسے کہ درود کی برکت سے تمام پھولوں کے رس گھل مل کر ایک ہو گئے، اور سب کا نام شہد ہو گیا، ایسے ہی حضور ﷺ کی برکت سے سارے ہندی، سندھی، عربی، عجمی انسان ایک ہو گئے جن کا نام مسلمان ہو گیا اور جیسے درود شریف کی برکت سے شہد شفا بن گیا ایسے ہی ہر دعا حضور ﷺ کے نام کی برکت سے مرض گناہ کی دوا ہے۔

درود پاک پڑھنا فرض بھی ہے، واجب بھی، سنت بھی ہے، مستحب بھی، مکروہ بھی ہے اور حرام بھی، اس کی تفصیل یہ ہے کہ درمختار جلد اول کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور جس مجلس میں بیٹھے اور حضور ﷺ کا نام وہاں بار بار آئے تو صاحب درختار کے نزدیک تو جب بھی نام پاک سنے درود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب اور چند موقعوں میں درود پڑھنا مستحب ہے، جس کو شامی نے بیان فرمایا۔ جمعہ کی شب میں اور جمعہ کے دن میں، ہفتہ، اتوار اور سوموار کے دن اور روزِ اربعہ و شام اور مسجد میں آتے جاتے وقت اور حضور ﷺ کے روضہ کی زیارت کے وقت اور صفا و مروہ کے پاس اور جمعہ کے خطبہ میں مگر خطبہ سننے والے درود شریف دل میں پڑھیں اور اذان کے بعد اور ہر دعا کے اول آخر اور وضو کے وقت اور جب کہ کان میں غیبی آواز آنے لگے، جب کوئی چیز بھول جائے اور وعظ کے وقت اور سبق پڑھتے اور پڑھاتے وقت اور فتویٰ لکھتے وقت اور نکاح کے وقت اور ہر کسی مشکل پڑنے پر وغیرہ وغیرہ۔

سات جگہ درود پاک پڑھنا مکروہ ہے:

۱۔ جماع کے وقت

۲۔ پیشاب یا پاخانہ پھرنے میں

۳۔ تجارت کے سامان کو شہرت دینے کے لئے

۴۔ بھٹلنے کے وقت

۵۔ تعجب

۶۔ ذبح

۷۔ چھینک کے وقت

تین جگہ درود پاک پڑھنا حرام ہے۔ ایک جب تاجر اپنی کوئی چیز خریدار کو دکھائے اور اس کی عمدگی بتانے کے لئے درود پڑھے۔ دوسرے جب کہ کسی مجلس میں کوئی بڑا آدمی آئے تو اس کی آمد کی خبر دینے کے لئے درود پڑھا جائے (شامی) اسی طرح فرض نماز کی التحیات میں جب حضور ﷺ کا نام آئے تو درود ناجائز ہے۔ فائدہ: قرآن حکیم کی تلاوت میں جب حضور ﷺ کا نام قرآن میں آجائے تو درود نہ پڑھنا افضل ہے۔ تاکہ قرآن کی روانی میں فرق نہ آئے۔ (شامی)

نماز میں التحیات کے بعد درود شریف سنت ہے، فرض، واجب نماز میں تو دوسری التحیات میں سنت ہے اور پہلی میں منع، نوافل میں دونوں باری التحیات کے بعد درود پڑھنا سنت یعنی پہلے قعدہ میں بھی درود شریف پڑھ کر کھڑا ہو۔

درود پاک کون سا پڑھنا چاہیے؟ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام میں حضرت ابو حمید ساعدی ؓ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم آپ پر درود پاک کس طرح پڑھیں؟ تو آپ نے وہ درود بتایا جو نماز میں بعد التحیات پڑھا جاتا ہے یعنی درود ابراہیمی۔

اس حدیث کی وجہ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سوائے درود ابراہیمی کے اور درود پڑھنا منع ہے۔ گو یا محض غلط ہے، ورنہ پھر لازم آئے گا کہ محدثین جب کبھی حضور ﷺ کا اسم پاک لیتے ہیں تو صرف یہ ہی کہتے ہیں ﷺ یہ بھی ناجائز ہو۔ اگر منقول کے سوا دوسرے درود پڑھنا منع ہیں، تو وہی غذا کیں اور دوا کیں استعمال کرنی چاہئیں جو منقول ہیں۔ جس طرح کہ ہر غذا جو شریعت میں حرام نہیں کھانا اور پینا مطلق ہے اور صلوٰۃ علیہ میں صلوٰۃ مطلق، کوئی درود پڑھ لیا جائے ثواب پائے گا، ہاں منقول درود دیگر سے زیادہ بہتر ہے۔

دلائل الخیرات شریف میں بہت سے درود نقل کئے گئے ہیں صاحب روح البیان نے اس درود شریف کی بہت فضیلت اور نفع بیان کیا۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوة والسلام علیک یا خلیل اللہ

یہ بہت ہی طویل درود شریف ہے۔

فقیر کا تجربہ یہ ہے کہ یہ درود بہت نافع ہے کہ بعد نماز جمعہ مدینہ پاک کی طرف منہ کر کے سو بار یہ پڑھے، صلی اللہ علی النبی الامی و الہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة و سلاماً علیک یا رسول اللہ مگر ہاتھ باندھ کر مدینہ پاک کی طرف کھڑا ہو، مدینہ پاک کا رخ مغرب اور شمال کے درمیان ہے۔ ہمارے ہندوستان میں۔

تحمیہ: ہمارے یہاں پنجاب میں قاعدہ ہے کہ نماز عشاء اور فجر کے بعد نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے یہ درود شریف پڑھتے ہیں:

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ و علی آلک و اصحابک یا حبیب اللہ

بعض لوگ اس کو شرک و کفر کہتے ہیں لیکن یہ محض غلط ہے ہر درود جس طرح چاہو پڑھو صلوا علیہ میں صلوة میں کوئی پابندی نہیں، بلند آواز سے پڑھو، آہستہ پڑھو اور کوئی سادہ درود پڑھو بغیر شرعی ممانعت کے کسی چیز کو ناجائز تو کیا مکروہ بھی نہیں کہہ سکتے، مشکوٰۃ شریف میں آیا ہے کہ حضور ﷺ بعد نماز کے اس قدر بلند آواز سے ذکر اللہ کرتے تھے کہ محلہ والوں کو گھروں میں خبر ہو جاتی تھی کہ اب نماز ختم ہو گئی، بلند آواز سے ذکر کرنے کی پوری بحث ہم نے اپنی کتاب جاء الحق و زکوا الباطل میں بہت نفیس کر دی ہے۔ وہاں مطالعہ کرنا چاہیے۔

کس پر درود پڑھا جائے؟ شامی و عالمگیری کتاب انکراہیت میں ہے کہ نبی ﷺ کے سوا کسی پر مستقل طور پر درود و سلام پڑھنا منع ہے۔ مثلاً امام حسن علیہ السلام یا امام حسین علیہ السلام ہاں نبی ﷺ کے نام کے تابع کر کے غیر نبی پر درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ مقصود تو حضور ﷺ پر درود ہوان کے صدقے میں اور کا بھی نام آجائے۔ مثلاً اللھم صل علی محمد و علی ال سیدنا محمد و علی اصحابہ و ازواجہ و اولیاء امتہ و علماء ملتہ اجمعین خصوصاً علی غوث الصمدانی وغیرہ کہ اس درود میں آل پاک، صحابہ کرام، اولیاء و تمام امت کا ذکر آ گیا مگر حضور ﷺ کے طفیل۔

## تفسیر ضیاء القرآن

بچہ محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

اسلام کو مٹانے کے لئے کفر کے سارے حربے ناکام ہو چکے تھے۔ مکہ کے بے بس مسلمانوں پر انہوں نے مظالم کے پہاڑ توڑے لیکن ان کے جذبہ ایمان کو کم نہ کر سکے۔ انہوں نے اپنا وطن، گھر بار، اہل و عیال کو خوشی سے چھوڑنا گوارا کیا، لیکن دامن مصطفیٰ ﷺ کو مضبوطی سے پکڑے رہے۔ کفار نے بڑے کروفر اور شکوہ و مظلوم طراق کے ساتھ مدینہ طیبہ پر بار بار یورش کی لیکن انہیں ہر بار ان مٹھی بھر اہل ایمان سے شکست کھا کر واپس آنا پڑا۔ اب انہوں نے حضور ﷺ کی ذات اقدس و اطہر پر طرح طرح کے بے جا الزامات تراشنے شروع کر دیے تاکہ لوگ رشدد ہدایت کی اس نورانی شمع سے نفرت کرنے لگیں اور یوں اسلام کی ترقی رک جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ان امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ بتایا کہ یہ میرا حبیب اور میرا پیارا رسول وہ ہے جس کی وصف و ثنائیں اپنی زبان قدرت سے کرتا ہوں اور میرے سارے ان گنت فرشتے اپنی نورانی اور پاکیزہ زبانوں سے اس کی جناب میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ تم چند لوگ اگر اس کی شان عالی میں ہرزہ سرائی کرتے بھی رہو، تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ جس طرح تمہارے پہلے منصوبے خاک میں مل گئے اور تمہاری کوششیں ناکام ہو گئیں اسی طرح اس ناپاک مہم میں بھی تم خائب و خاسر ہو گے۔

اس آیت کریمہ کی جلالت شان کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کے لئے پہلے اس کے کلمات طیبات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ آیت کریمہ میں فعل صلوة (درود) کے تین فاعل ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ

۲۔ فرشتے

۳۔ اہل اسلام

جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب کریم ﷺ کی تعریف و ثنا کرتا ہے۔ فہی منہ عزو جل ثنا۔ علیہ عند الملائکۃ و تعظیم رواہ البخاری عن ابی العالیہ

علامہ آلوسی اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں و تعظیم تعالیٰ ایاہ فی الدنیا باعلاء ذکر و اظہار دینہ و ابقاء العمل بشریعتہ و فی الآخرۃ بتشفیعہ فی امتہ و اجزال اجرہ و مٹوبتہ ابداء فضلہ للاولین و الآخرین بالمقام المحمود و تقدیمہ علی کافۃ المقربین بالشہود۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے درود بھیجے گا یہ مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے ذکر کو بلند کر کے اس کے دین کو غلبہ دے کر اور اس کی شریعت پر عمل برقرار رکھ کے اس دنیا میں حضور ﷺ کی عزت و شان بڑھاتا ہے اور روزِ محشر امت کے لئے حضور شفاعت قبول فرما کر اور حضور کو بہترین اجر و ثواب عطا کر کے اور مقامِ محمود پر فائز کرنے کے بعد اولین اور آخرین کے لئے حضور کی بزرگی کو نمایاں کر کے اور تمام مقربین پر حضور کو سبقت بخش کر حضور کی شان کو آشکارا فرماتا ہے۔

اور جب اس کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰۃ کا معنی دعا ہے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے رسول ﷺ کے درجات کی بلندی اور مقامات کی رفعت کے لئے دست بدعا ہیں۔ اس جملہ میں ان اللہ و صلاحاتک الخ میں اگر آپ غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ جملہ اسمیہ ہے، لیکن اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے تو یہاں دونوں جملے جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اس میں رازیہ ہے کہ جملہ اسمیہ استمرار و دوام پر دلالت کرتا ہے اور فعلیہ تجدید و وحدت کی طرف اشارہ کرتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر دم، ہر گھڑی، اپنے نبی مکرم ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور آپ ﷺ کی شان بیان فرماتا ہے۔ اسی طرح اس کے فرشتے بھی اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ عراقی نے کیا خوب لکھا ہے:

ثَنَائُ زَلْفٍ وَ زُخْرٍ تَوَافُ مَاهِ  
مَلَائِكُ وَرْدٍ صَبَحٍ وَ شَامٍ كَرْدَنْدِ

جب اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندے پر ہمیشہ اپنی برکتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے اس کی ثناء گستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور اس کی رفعت شان کے لیے دعائیں مانگتے رہتے ہیں، تو اے اہل ایمان تم بھی میرے محبوب کی رفعت شان کے لئے دعا مانگا کرو۔ علامہ ابن منظور ”صلوٰۃ“ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب مومن بارگاہِ الہی میں عرض کرتا ہے اللھم صل علی سیدنا محمد فمعناہ عظمہ فی الدنیا باعلاء ذکرہ و اظہار دعوتہ و ابقاء شریعتہ و فی الآخرہ بتشفیعہ فی امتہ و تضعیف اجرہ و مہربتہ۔ یعنی اے اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے ذکر کو بلند فرما، اس کے دین کو غلبہ دے اور اس کی شریعت کو باقی رکھ کر اس دنیا میں ان کی شان بلند فرما اور روزِ محشر ان کی شفاعت قبول فرما، اجر و ثواب کو کئی گنا کر دے۔

اگرچہ صلوٰۃ بھیجے گا ہمیں حکم دیا جا رہا ہے، لیکن ہم نہ شان رسالت کو کما حقہ جانتے ہیں اور نہ اس کا حق ادا کر سکتے ہیں اس لئے اعترافِ عجز کرتے ہوئے ہم عرض کرتے ہیں اللھم صل الخ یعنی مولائے کریم تو ہی اپنے محبوب کی شان کو اور قدر و منزلت کو صحیح طور پر جانتا ہے اس لئے تو ہی ہماری طرف سے اپنے محبوب پر درود بھیج جو اس کی شان کے شایان ہے۔ و قیل المعنی لما امرنا اللہ تعالیٰ سبحانہ بالصلوٰۃ علیہ و لم تبلغ قدر الواجب من ذالک احلنا علی اللہ و قلنا اللھم صل انت علی محمد لانک اعلم بما یلیق بہ (لسان العرب)

اس آیت میں ہمیں بارگاہ رسالت ﷺ میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور احادیث کثیرہ صحیحہ میں بھی درود شریف کی شان بیان فرمائی گئی ہے۔ چند احادیث تبرا ذکر کر دیتا ہوں تاکہ آپ کے دل میں بھی اپنے رسول مکرم، ہادی اعظم، مرشد اکمل ﷺ پر درود بھیجنے کا شوق پیدا ہو۔

۱. عن عمر بن الخطاب ؓ قال خرج رسول الله ﷺ الحاجته فلم اجد حداً يتبعه ففزع عمر و اتاه بمظهرة من خلفه فوجد النبي ﷺ ساجداً في مشربته فتخى عنه من خلفه حتى رفع النبي ﷺ راسه فقال احسنت يا عمر حين وجدته ساجداً تخيبت عني ان جبرئيل اتاني فقال من صلى عليك من امتك واحدة ؓ عشرين صلوات و رفعه عشرين درجات.

ترجمہ: حضرت عمر ؓ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک دن حضور ﷺ تفصائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ حضور کے ساتھ اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ حضرت عمر ؓ نے پانی کا بھرا ہوا ٹالیا اور پیچھے چل دیئے۔ جب آپ باہر آئے تو حضور ﷺ کو ایک وادی میں سر بسجود پایا اور چپکے سے ایک طرف ہٹ کر پیچھے بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ حضور نے سجدہ سے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا اے عمر! تو نے بہت اچھا کیا کہ جب مجھے سر بسجود دیکھا تو ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گیا۔ جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے آکر یہ بتایا کہ جو امتی آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا اور اس کے دس درجے بلند کر دے گا۔

۲. عن عبد الله بن ابي طلحة عن ابيه ان رسول الله ﷺ جاء ذات يوم والسرور يری فی وجهه وقالو يا رسول

اللہ انسانی السور فی وجہک و قال انانی الملک فقال یا محمد! ما یرضیک ان ربک عزو جل یقول انه لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرأ و لا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت علیہ عشرأ قلت بلی۔

(ترجمہ:) ایک دن حضور سرور کائنات ﷺ تشریف لائے۔ رخ انور پر خوشی اور مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آج تو چہرہ مبارک خوشی سے تاباں ہے۔ فرمایا، میرے پاس فرشتہ آیا ہے اور اس نے آکر کہا کہ اے سرپا حسن و خوبی کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار درود پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا اور آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار سلام پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار سلام بھیجے گا۔ میں نے جواب دیا ہے کہ میں اپنے مولا کریم کی اس نوازش پر از حد خوش ہوں۔

۳. عن انس قال قال رسول الله ﷺ من ذکرک عندہ فلیصل علی ومن صلی علی مرة واحدة صلی الله تعالی علیہ عشرأ۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ مجھ پر درود پڑھے اور جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا۔

۴. عن عبد الله بن علی بن الحسین عن ابیہ ان رسول الله ﷺ قال البخیل من ذکرک عندہ ثم لم یصل علی۔ حضرت عبد اللہ حضرت زین العابدینؓ کے فرزند اپنے والد بزرگوار سے انہوں نے اپنے والد گرامی سیدنا امام حسینؓ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

۵. عن طفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ قال کان رسول الله ﷺ اذا ذهب ثلثا اللیل قام و قال یا ایہا الناس اذکرو الله. اذکرو الله. جاء ت الراجفہ، تتبعها الرادفہ، جاء الموت بما فیہ. قال ابی قلت یا رسول الله انی اکثر الصلوة علیک فکم اجعل لک من صلاتی قال ما شئت قلت الربع قال ما شئت و ان زدت فهو خیر لک قلت فالنصف قال ما شئت و ان زدت فهو خیر لک قلت اجعل لک صلاتی کلها قال اذا تکفی همک و یغفر لک ذنبک۔

ابی بن کعب کے لڑکے طفیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب رات کے دو حصے گزر جاتے تو حضور ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، و تھرا دینے والی آگنی، اس کے پیچھے اور آنے والی ہے، موت اپنی تیخوں کے ساتھ آچکنی۔ میرے باپ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں حضور پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں۔ ارشاد فرمائیے کہ میں کس قدر پڑھا کروں۔ فرمایا جتنا دل چاہے میں نے عرض کیا وقت کا چوتھائی حصہ فرمایا، جتنا تیراجی چاہے، اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا، نصف وقت۔ فرمایا جتنا تیراجی چاہے اور اگر زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کی دو تہائی۔ فرمایا جتنا تیراجی چاہے اگر زیادہ کرے تو افضل ہے میں نے عرض کی میں اپنا سارا وقت حضور پر درود شریف پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا: ”تب یہ درود تیرے رنج و الم کو دور کرنے کے لئے کافی ہے اور تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

۶. عن الطفیل بن ابی عن ابیہ قال قال رجل یار رسول الله ﷺ ارایت ان جعلت صلاتی کلها علیک قال اذا یکفیک الله ما همک من دنیاک و آخرتک۔

طفیل کہتے ہیں میرے والد نے عرض کی یا رسول اللہ میں اگر اپنا تمام وقت حضور پر درود پڑھنے میں صرف کردوں، حضور نے فرمایا: تب اللہ تعالیٰ تیری دنیا و آخرت میں مشکلیں آسان کر دے گا۔

آیت طیبہ اور ان احادیث مبارکہ سے درود شریف کی برکتیں اور فضیلتیں معلوم ہو گئیں۔ ایسا کم فہم اور نادان کون ہوگا جو رحمتوں کے اس خزانے سے اپنی جھولی بھرنے کی کوشش نہ کرے، لیکن بعض اوقات اور بعض مقامات ایسے ہیں، جہاں درود شریف پڑھنے کی زیادہ فضیلت ہے اور وہاں پڑھنے کی خصوصی تاکید کی گئی ہے۔ ان میں سے بھی چند اہم مقامات اور اوقات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ہر محفل اور ہر مجلس میں درود شریف پڑھنے کی ہدایت

عن ابی ہریرۃؓ عن النبی ﷺ ما جلس قوم مجلساً ولما یدکروا الله فیہ ولم یصلوا علی نبیہم الا کان علیہم



ترة يوم القيامة وان شاء عذبهم و ان شاء غفر لهم۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ اس کے نبی پر درود پڑھتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے وبال ہوگی چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے تو ان کو بخش دے۔

### ہر محفل کے اختتام کے وقت

حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا جب لوگ بیٹھے ہیں اور پھر کھڑے ہوتے ہیں اور حضور ﷺ پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے باعث حسرت ہوگی اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی جائیں تو ثواب سے محرومی کے باعث انہیں ندامت ہوگی۔

### اذان کے وقت

حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن کو تم اذان دیتے ہوئے سنو، تو وہی جملہ دہراؤ جو وہ کہہ رہا ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے۔ اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلی اللہ علیہ بھا عشاء۔ الخ

### مسجد میں داخل ہوتے اور نکلنے کے وقت

حضرت عبداللہ بن حسن اپنی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا اپنی داوی صاحبہ حضرت خاتون جنت سے روایت کرتے ہیں: قالت قال رسول اللہ ﷺ اذا دخل المسجد صلی علی محمد و سلم ثم قال اللھم اغفر لی ذنوبی و افتح لی ابواب رحمتک و اذا خرج صلی علی محمد و سلم ثم قال اللھم اغفر لی ذنوبی و افتح لی ابواب فضلک۔

### دعا کرتے وقت

حضرت فاروق اعظمؓ سے مروی ہے کہ دعائیں جب تک درود پاک نہ پڑھا جائے وہ قبول نہیں ہوتی اور زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔

### نماز کے بعد دعا سے پہلے

حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور کریمؐ، حضرت صدیقؓ، اور حضرت فاروق اعظمؓ تشریف فرما تھے جب میں نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا تو پہلے میں نے اللہ تعالیٰ کی شاک، پھر میں نے درود پاک پڑھا پھر اپنے لئے دعا مانگنے لگا، تو حضور ﷺ نے فرمایا: اب مانگ! تجھے دیا جائے گا۔

عن عبد اللہ قال كنت اصلي و النبي ﷺ و ابو بكر و عمر معه فلما جلست بداء بالثناء علی اللہ تعالیٰ ثم بالصلوة علی النبي ﷺ ثم دعوت لفسی فقال النبي ﷺ سل تعطه۔

امام ترمذی اپنی سنن میں نقل کرتے ہیں:

بينما رسول اللہ ﷺ قاعدا اذ دخل رجل فصلی فقال اللھم اغفر لی و ارحمني فقال رسول اللہ ﷺ عجلت ایھا المصلی اذا صليت فقعدت فاحمد اللہ بما هو اهلہ و صل علی ثم ادعه قال ثم صلی رجل آخر بعد ذالک فحمد اللہ و صلی علی النبي ﷺ فقال له النبي ﷺ ایھا المصلی ادع تجب۔

(ترمذی، ابوداؤد)

ترجمہ: ایک روز حضور ﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی یا اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نمازی تو نے بڑی جلد بازی سے کام لیا ہے۔ جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھو، اللہ کی حمد و ثنا کرو اور مجھ پر درود پڑھو، پھر دعا مانگو پھر دوسرا آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر حضور ﷺ پر درود پڑھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”اے نمازی اب دعا مانگ قبول ہوگی۔“ اس سے ثابت ہوا کہ ہم اہل سنت نماز کے بعد جو ذکر اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ یہ سنت ہے اور قبولیت دعا کا باعث ہے، نیز اس سے با آواز بلند ذکر اور درود شریف پڑھنا ثابت ہوا۔

جب حضور نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک لیا جائے تو درود شریف پڑھے۔ جب نام گرامی لکھے تو درود شریف لکھے۔ حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ خلف نے بیان کیا کہ ان کا ایک دوست حدیث کا طالب علم تھا۔ وہ فوت ہو گیا میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ بزر پوشاک پہنے خوش و خرم گھوم رہا ہے۔ میں نے کہا تم تو وہ میرے ہم کتب نہیں ہو؟ اس نے کہا ہاں میں وہی ہوں۔ میں نے پوچھا یہ کیا حال بنا رکھا ہے۔

اس نے کہا میری یہ عادت تھی کہ جہاں محمد ﷺ کا نام نامی لکھتا وہاں درود شریف بھی لکھتا۔ یہ کچھ تو دیکھ رہا ہے میرے رب نے مجھے اس عمل کا بدلہ دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت امام شافعی کو دیکھا۔ پوچھا فرمائیے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ آپ نے فرمایا رحمٰنی و غفرلی و زفنی الی الجنۃ کما ترف العروس و نثر علی کما ینشر علی العروس۔ میرے رب نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا، مجھے دلہن کی طرح آراستہ کر کے جنت میں بھیجا گیا اور مجھ پر جنت کے پھول نچھاور کئے گئے جس طرح دلہن پر درہم و دینار نچھاور کئے جاتے ہیں، میں نے عزت افزائی کی وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ اپنی کتاب ”الرسالہ“ میں حضور ﷺ پر میں نے جو درود لکھا ہے، اس کا یہ اجر ہے۔ عبداللہ بن حکم کہتے ہیں میں نے امام سے پوچھا، وہ خاص درود شریف کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ میں نے وہاں یہ درود شریف لکھا ہے و صلی اللہ علی محمد عند ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما غفل عن ذکرہ الغافلون۔ میں بیدار ہوا اور کتاب الرسالہ کو کھولا تو وہاں بعینہ اسی طرح درود شریف لکھا ہوا تھا۔

## تفسیر الحسنات

علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام کہو۔ صلوا۔ صیغہ امر ہے جو وجوب کا متقاضی ہے اسی بنا پر حضور ﷺ پر درود بھیجنا ہر مسلمان پر واجب ہے بلکہ بقول معتد مسلمانوں پر ہر مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر کرنے والے اور سننے والے پر ایک مرتبہ درود واجب ہے اور ایک بار سے زیادہ پڑھنا مستحب ہے۔ اسی وجہ میں اتحیات کے اندر السلام علیک ایہا النبی پڑھنا واجب ہے اور اس کے بعد جو درود پڑھا جاتا ہے وہ سنت ہے۔ اس درود میں آل پاک پر بھی درود ہوتا ہے اور اس کے ماتحت اصحاب اور مومنین و اولیاء کا ملین پر درود بھیجا جائے تو مستحسن ہے۔ البتہ اگر حضور ﷺ کا نام پاک لے کر درود بھیجے بغیر ان پر اگر درود بھیجا جائے تو مکروہ ہے اور درود میں حضور ﷺ کے ساتھ آل و اصحاب کا ذکر متواتر ہے۔ بلکہ بعض نے تو یہ کہا جس درود میں آل پاک کا ذکر نہ ہو وہ مقبول نہیں۔

اور درود شریف میں چند پہلو ہیں

ایک درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس سے مراد نبی کریم ﷺ کی تکریم ہے اور اللھم صلی علی محمد کے معنی علماء کرام یہ کرتے ہیں:

کہ اے محمد ﷺ کو عظمت عطا فرما اور دنیا میں ان کا دین غالب اور بلند فرما کر ان کی شریعت کو بقا دے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول کر کے اولین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر انبیاء و مرسلین اور مائیکہ مقربین اور تمام خلائق پر ان کی شان بلند فرما۔ حدیث میں ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا درود خواں جب مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے لیے فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ مسلم شریف میں ہے من صلی علی مرقۃ صلی اللہ علیہ عشراً ہو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے۔ اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ترمذی شریف میں ہے البخیل الذی من ذکرک عندہ فلم یصل علی۔ بخیل وہ ہے جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

عام اس سے کہ درود کے لفظ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ ہوں یا اللھم صلی علی سیدنا محمد ہوں یا درود تاج ہو یا بعد کے تصنیف کئے ہوئے ہوں اس لئے کہ سب کے الفاظ عظمت شان مصطفیٰ میں کم یا زیادہ ہیں۔

## تفسیر مظہری

علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

اے ایمان والو تم (بھی) ان پر درود پڑھو اور خوب سلام بھیجو یعنی تم بھی رسول اللہ ﷺ کے لئے دعا کرو اور آپ کے لئے اللہ سے رحمت نازل کرنے کی درخواست کرو اور ان کو سلام کا تحفہ دو اور کہو السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آیت دلالت کر رہی ہے کہ صلوٰۃ و سلام بھیجنا مسلمانوں پر واجب ہے خواہ عمر میں ایک بار ہی ہو۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا یہ قول ہے۔ طحاوی نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ ابن ہمام نے کہا امر کا مقتضی، قطعی عمر بھر میں ایک بار (تعمیل) ہے کیونکہ امر تکرار کو نہیں چاہتا اور ہم اسی

کے قائل ہیں۔

بعض کا قول ہے کہ ہر نماز کے آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب ہے امام شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے۔

رحمۃ الامتہ فی اختلاف النامۃ میں ہے کہ آخری تشہد میں درود پڑھنا، امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض ہے، اور مشہور ترین روایت میں امام احمد کا قول آیا ہے کہ درود کو ترک کرنے سے نماز نہیں ہوتی ابن جوزی نے لکھا ہے کہ تشہد کے بعد قعدہ اخیرہ میں درود پڑھنا امام احمد کے نزدیک فرض ہے دوسری روایت میں ہے کہ امام احمد کے نزدیک سنت ہے۔

بعض علماء کا یہ بھی خیال ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر آئے درود پڑھنا واجب ہے۔

کرنفی نے لکھا ہے جو علماء نماز میں درود پڑھنے کو واجب کہتے ہیں وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جو حضرت سہل بن سعد کی روایت سے بطریق دارقطنی ابن جوزی نے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نبی ﷺ پر درود نہیں پڑھا، اس کی نماز نہیں۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی عبدالمہسن ہے دارقطنی نے کہا عبدالمہسن بن عباس بن سہل بن سعد قوی نہیں ہے۔ ابن حبان نے کہا اس کی حدیث سے استدلال نہ کیا جائے۔

ابن جوزی کی روایت مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ ہے جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں، جس نے اللہ کا نام (وضو شروع کرنے کے وقت) نہیں لیا اس کا وضو نہیں۔ جس نے رسول اللہ ﷺ پر درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔ جو انصار سے محبت نہیں رکھتا اس کی نماز نہیں، اس حدیث کی روایت میں عبدالمہسن راوی کمزور نا قابل حجت ہے۔ طبرانی نے بروایت ابی بن عباس بن سہل بن سعد عن ابیہ (عباس) عن جدہ (سہل بن سعد) اسی کی طرح حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے۔

علماء نے کہا عبدالمہسن کی حدیث صحت کے زیادہ قریب ہے اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ علماء کی ایک جماعت نے ابی بن عباس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

ایک حدیث حضرت ابو مسعود انصاری کی روایت سے آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نماز پڑھی لیکن نہ مجھ پر درود پڑھا نہ میرے اہل بیت پر تو اس کی نماز مقبول نہیں۔ رواہ ابن الجوزی من طریق الادار قطنی ابن جوزی نے کہا اس حدیث کی سند میں جابر جعفی کمزور راوی ہے پھر جابر نے اس حدیث (کی روایت) میں خود اختلاف کیا ہے کبھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر پہنچ کر حدیث کی روایت کو ظہر ادا یا یعنی موقوفاً بیان کیا ہے کبھی رسول اللہ ﷺ کا قول بتایا ہے یعنی مرفوعاً بیان کیا ہے۔

ابن ہمام نے اس کو حضرت ابن مسعود کی روایت سے بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ابن جوزی نے کہا اس کی روایت میں جابر ضعیف ہے اور روایت میں اختلاف ہے کبھی موقوفاً بیان کیا ہے اور کبھی مرفوعاً۔

حاکم اور بیہقی نے بروایت یحییٰ بن سحاق قبیلہ بنی حارث کی وساطت سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو کہے اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد و بارک علی محمد و علی آل محمد و ارحم محمد و آل محمد کما صلیت و بارکت و ترحم علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید ابن حجر نے کہا اس حدیث کے راوی سوائے حارثی شخص کے ثقہ ہیں حارثی قابل نظر ہے۔

ابن ہمام نے لکھا ہے حدیث لا صلوة لمن لم یصل علی کو تمام اہل حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے اور اگر اس کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے مراد کامل نماز کی نفی ہے (یعنی جس نے مجھ پر نماز کے اندر درود نہیں پڑھا اس کی نماز کامل نہیں ہوئی) یا یہ مطلب ہے کہ جس نے عمر میں ایک بار بھی درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔

حافظ ابن حجر نے کہا اس حدیث سے زیادہ قوی حضرت فضالہ بن عید کی حدیث ہے فضالہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے سنا مگر اس نے رسول اللہ ﷺ پر درود نہیں پڑھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس نے (دعا مانگنے میں) غلط کی پھر اس کو بلایا اور اس کو نیز دوسرے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ کی حمد و ثنا کرے پھر مجھ پر درود بھیجے پھر جو کچھ چاہے دعا کرے، رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وابن خزمیہ ابن حبان والحاکم۔

ترمذی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ فضالہ نے کہا رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا اے اللہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما حضور ﷺ نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے تو نے غلط کی جب تو نماز پڑھے اور بیٹھ جائے تو (اول) ان صفات کے ساتھ اللہ کی حمد کر کہ جن کا وہ مستحق ہے پھر مجھ پر درود پڑھ پھر اللہ سے دعا کر۔

راوی کا بیان ہے پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا حضور ﷺ نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے اب تو دعا کرتی رہی دعا قبول ہوگی۔ رواہ الترمذی، ابوداؤد اور اواف نسائی نے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔ میں کہتا ہوں نماز میں تشہد کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کے وجوب پر اس طرح بھی دلیل قائم کی جاسکتی ہے کہ آیت مذکورہ میں جس درود کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے مراد نماز کے اندر درود پڑھنا ہے جیسے آیت و ربک فکبر میں تکبیر سے مراد تکبیر تحریرہ اور آیت قوموا للہ فالتین میں قیام سے مراد نماز میں کھڑا ہونا اور آیت واسجدوا وارکعوا میں سجدہ اور رکوع سے مراد نماز میں سجود و رکوع اور آیت فاسقروا واما تیسر من القرآن میں قرأت قرآن سے مراد نماز کے اندر قرآن پڑھنا ہے کعب بن عجرہ کی حدیث جس کو بخاری نے نقل کیا ہے اسی پر دلالت کرتی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہے مگر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا اللھم صلی علی محمد الخ یعنی تشہد میں سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے تشہد میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پڑھانی جاتا ہے مگر درود اس وقت کس طرح پڑھیں اس سوال کے جواب میں (نماز کے اندر) درود پڑھنے کا طریقہ حضور ﷺ نے بتا دیا کہ اللھم صلی علی محمد الخ پڑھا کرو۔ امت اسلامیہ نے بالاتفاق اس حدیث کو تسلیم کیا ہے اور بلا اختلاف تشہد کے بعد درود پڑھنے کی صراحت کی ہے البتہ واجب اور سنت ہونے میں اختلاف ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس درود کا حکم آیت مذکورہ میں دیا گیا اس سے مراد تشہد کے بعد نماز کے اندر درود پڑھنا ہے اور امر کا تقاضا وجوب ہے۔ اس لئے نماز میں تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب قرار پایا۔ (مترجم)

جو لوگ کہتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا نام آئے درود پڑھنا واجب ہے انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس پر رمضان آکر گذر بھی جائے اور اس کی مغفرت نہ ہو اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس کے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک اس کی زندگی میں بوڑھے ہو جائیں اور اس شخص کی جنت میں داخلہ کا ذریعہ نہ بنیں (یعنی بیٹا بوڑھے ماں باپ کی خدمت نہ کرے) اس لئے وہ ناراض رہیں اور یہ شخص جنت سے محروم ہو جائے (رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ)۔

حضرت جابر بن سمرہ ؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے دوزخ میں چلا جائے اللہ اس کو دور رکھے۔

حضرت ابن عباس کی مرفوع حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے (اور انہوں نے کہا) جس شخص کے سامنے آپ ﷺ کا تذکرہ ہو اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ پڑھے اور (اس وجہ سے) دوزخ میں داخل ہو جائے پس اللہ اس کو دور رکھے، یہ دونوں حدیثیں طبرانی نے نقل کی ہیں۔

ابن سنی نے حضرت جابر کی مرفوع حدیث ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا وہ بد نصیب ہو گیا۔

حضرت علی ؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے وہ بخیل ہے، (رواہ الترمذی) ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا ہے امام احمد نے یہ حدیث حضرت امام حسین ؓ کی روایت سے بیان کی ہے۔

طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ حضرت امام حسین ؓ کی مرفوع روایت اس طرح بیان کی ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ آیا اور اس سے مجھ پر درود پڑھنا چھوٹ گیا اس سے جنت کا راستہ چھوٹ گیا۔ نسائی نے صحیح سند سے حضرت انس ؓ کی روایت سے بیان کیا ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود پڑھے کیونکہ جو شخص مجھ پر (ایک بار) درود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا (یادس بار رحمت نازل فرمائے گا)۔

### رسول اللہ ﷺ پر صلوة وسلام کی فضیلت و کیفیت

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے میری ملاقات حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کیا (حدیث کا) ایک تحفہ میں تم کو پیش کروں جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے خود سنی ہے، میں نے کہا کیوں نہیں ضرور وہ تحفہ مجھے عنایت فرمائیے۔ کعب نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو سلام کرنا تو اللہ نے ہمیں بتا دیا ہے لیکن آپ (اور آپ کے اہل بیت) پر ہم درود کس طرح پڑھیں؟ فرمایا کہ

اللہم صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم  
بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید (متفق علیہ)  
مسلم کی روایت میں دونوں جگہ علی ابراہیم کا لفظ نہیں ہے (صرف علی آل ابراہیم ہے) حضرت ابو حمید ساعدی راوی ہیں کہ صحابہ نے کہا یا  
رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں تو فرمایا کہو اللہم صل علی محمد و ازواجہ و ذریتہ کما صلیت علی ابراہیم  
و بارک علی محمد و ازواجہ و ذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید (متفق علیہ)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ایک بار مجھ پر درود پڑھے گا۔ اللہ دس بار رحمت اس پر نازل فرمائے گا۔  
(رواہ مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور دس  
خطائیں ساقط کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔ رواہ البخاری و احمد فی الادب و النسائی و الحاكم۔ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔  
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب  
سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے زمین پر گھومتے پھرتے ہیں وہ مجھے میری امت کا سلام  
پہنچاتے ہیں۔ (رواہ النسائی و الدارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں جو کوئی (جب بھی) مجھ پر سلام پڑھے گا اللہ میری روح مجھے لوٹا دے گا کہ میں سلام کا جواب دوں گا۔  
(رواہ ابوداؤد و الترمذی فی الدعوات الکبیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے خود سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ (کہ وہاں نماز نہ پڑھو، مترجم)  
اور نہ میری قبر کو میلہ بنانا، اور مجھ پر درود پڑھنا تمہارا درود مجھے پہنچے گا تم جہاں بھی ہو۔

حضرت ابو طلحہ راوی ہیں ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اس وقت حضور ﷺ کے چہرہ پر گفتگو تھی فرمایا مجھ سے جبریل نے آکر  
کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے محمد ﷺ کیا تم اس بات پر خوش نہ ہو گے کہ تمہاری امت میں سے جو کوئی تم پر درود پڑھے گا میں اس پر دس رحمتیں  
نازل کروں گا اور تمہاری امت میں سے جو کوئی آپ پر سلام پڑھے گا میں دس بار اس پر سلامتی نازل کروں گا (رواہ النسائی و الدارمی)

حضرت ابی بن کعب کا بیان ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر درود پڑھتا ہوں کتنی بار پڑھا کروں فرمایا جتنی (بھی)  
چاہو میں نے عرض کیا (ذکر خداوندی اور دعا کا) ایک چوتھائی (درود کے لئے مقرر کر لوں) فرمایا تم جتنا چاہو (کر لو لیکن) اگر زیادہ کر لو تو  
تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا (کل ذکر کا) آدھا حصہ (درود کو بنا لوں) فرمایا تم جتنا چاہو (کر لو لیکن) اگر زیادہ کر لو تو تمہارے  
لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا کیا دو تہائی فرمایا جتنا چاہو مگر زیادہ کر لو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا کیا میں اپنی ساری دعا آپ  
کے لئے کروں فرمایا تو ایسی حالت میں تمہارے سارے فکر و دور ہو جائیں گے، کام پورے کر دیئے جائیں گے اور تمہارے گناہ ساقط کر دیئے  
جائیں گے۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کو یہ بات (پسند اور) مسرور کرنے والی ہو کہ جب وہ ہم گھروالوں  
کے لئے دعا کرے تو اس کو بھرپور پیانا سے (بدلہ) دیا جائے تو اس کو اس طرح کہنا چاہئے اللہم صل علی محمد و علی النبی الامی  
و ازواجہ امہات المومنین و ذریتہ اہل بیتہ کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید (رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو شخص نبی ﷺ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں اس پر نازل کریں  
گے۔ (رواہ احمد)

حضرت روفع کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر درود پڑھا اور کہا اللہم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم  
القیمة و جبت له شفاعتی اے اللہ قیامت کے دن محمد ﷺ کو اپنا مقام مقرب عنایت کر، اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگی۔

(رواہ احمد)

حضرت عبدالرحمان بن عوف کا بیان ہے ایک روز رسول اللہ ﷺ (گھر سے) برآمد ہوئے اور ایک نخلستان کے اندر پہنچے وہاں پہنچ کر  
آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہو گیا کہ کہیں حضور ﷺ کی وفات نہ ہوگی ہو۔ میں دیکھنے کے لئے (قریب) گیا

آپ ﷺ نے سرانجام فرمایا کیا بات ہے میں نے اپنا اندیشہ بیان کر دیا، فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے (آکر) مجھ سے کہا تھا کہ کیا میں آپ ﷺ کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں کہ اللہ نے آپ ﷺ کے (اعزاز اور آپ ﷺ کو خوش کرنے کے) لیے فرمایا ہے کہ جو شخص آپ ﷺ پر درود پڑھے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ ﷺ پر سلام پڑھے گا میں اس کو سلامتی عطا کروں گا۔ (رواہ احمد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے فرمایا دعا آسمان وزمین کے درمیان روک لی جاتی ہے جب تک تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھو دعا کو کوئی حصہ اوپر نہیں چڑھنے پاتا۔

(رواہ الترمذی)

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے اپنے باپ کا بیان نقل کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص مجھ پر جتنا درود پڑھتا ہے فرشتے اتنی ہی اس پر رحمتیں نازل کرتے ہیں، اب بندہ کو اختیار ہے کہ درود پڑھے کم یا زیادہ۔ (رواہ البیہقی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اس کے لئے ایک قیراط (ثواب) لکھ دیا جاتا ہے اور ایک قیراط کو اہد کے برابر ہوتا ہے۔ (رواہ عبدالرزاق فی الجامع بسند حسن)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح اور شام دس دس مرتبہ درود پڑھے گا اس کو میری شفاعت مل جائے گی۔ رواہ طبرانی فی الکبیر بسند حسن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا ایک آدمی نے آکر سلام کیا حضور ﷺ نے اس کو سلام کا جواب دیا اور کشادہ روئی کے ساتھ اس کو اپنے پہلو میں بٹھالیا جب وہ شخص اپنا کام پورا کر کے اٹھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو بکر روزانہ اس شخص کا عمل باشندگان زمین کے (سارے) اعمال کے برابر اٹھایا جاتا ہے، میں نے عرض کیا ایسا کیوں ہے فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو یہ شخص دس بار مجھ پر درود پڑھتا ہے اور اس کا یہ درود ایسا ہوتا ہے جیسے ساری مخلوق کا درود میں نے عرض کیا وہ کیا درود ہے فرمایا وہ کہتا ہے:

اللھم صل علی محمد ن النبی عدد من صلی من خلقتک وصل علی محمد کما ینبغی لنا ان نصلی علیہ  
وصل علی محمد ن النبی کما امرتنا ان نصلی علیہ  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے جتنا پانی آگ کو (بجھاتا ہے)  
اور رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھنا گردنیں (یعنی برے) آزاد کرنے سے بھی افضل ہے اور رسول اللہ ﷺ کی محبت (راہ خدا میں اپنا) خون دینے سے بھی افضل ہے یا فرمایا، راہ خدا میں ششیر زنی سے بھی افضل ہے۔  
(از مفسر قدس سرہ)

مسئلہ:

کیا انبیاء کے علاوہ دوسروں کے لئے بھی صلوٰۃ و سلام کا استعمال درست ہے؟  
صحیح یہ ہے کہ تجا غیر انبیاء کے لئے صحیح نہیں ہے اور جعاً یعنی انبیاء کے ساتھ ملا صحیح ہے جس طرح کہ محمد عز وجل کہنا مکروہ ہے باوجود یہ کہ آپ معزز اور جلیل القدر تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ عرف میں صلوٰۃ و سلام کا استعمال انبیاء کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے جیسے عز وجل کے الفاظ باری تعالیٰ کے لئے خاص کر دیئے گئے ہیں۔

سورہ توبہ کی آیت وصل علیہم ان صلوٰۃ سکن لہم کی تفسیر کے ذیل میں اس کی مکمل تفسیر ہو چکی ہے۔

صلوة وسلام کی لغوی بحث

صلوة وسلام کی لغوی بحث

ڈاکٹر ظہور احمد ظہیر

انسانی گفتگو اور کلام کو اگر جسم تصور کیا جائے تو الفاظ کو اس جسم کے لباس کی حیثیت حاصل ہوگی اور معانی کو روح کا درجہ حاصل ہوگا، جس طرح خوبصورت لباس میں جسم کی ظاہری زینت اور زیبائش وابستہ ہے اسی طرح خوبصورت اور عمدہ الفاظ سے گفتگو بھی مزین و آراستہ ہوتی ہے۔ روح کی قوت سے جسم کو تقویت ملتی ہے اسی طرح زوردار معنویت سے کلام میں بھی جان پڑتی ہے البتہ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ کسی زبان میں الفاظ کو وہی حیثیت حاصل ہوتی ہے جو کسی ملک یا آبادی میں مسلم اور رائج الوقت سکد کو حاصل ہوتی ہے، جس طرح سکے استعمال ہوتے، گھٹتے، کھوٹے ہوتے اور متروک ہوتے رہتے ہیں اسی طرح الفاظ بھی استعمال میں آتے اور اپنی معنویت کھونے کے بعد بدل جاتے ہیں یا متروک ہو جاتے ہیں، عربی زبان میں صلوٰۃ وسلام کے الفاظ بھی کچھ ایسی قسم کے مراحل سے گزرتے رہے ہیں۔

اس وقت ہم ان الفاظ کے ان معانی اور استعمال کے مراحل سے مفصل گفتگو تو نہیں کریں گے البتہ اختصار اور جامعیت سے کام لیتے ہوئے ان کے اہم پہلوؤں اور معانی پر ہی اکتفا کریں گے لغت عرب کی رو سے لفظ صلوٰۃ (جمع صلوات) کے معنی ہیں: (۱) رکوع اور سجدہ کرنا (۲) دعا اور استغفار (۳) رحمت و ہمدردی (۴) جوڑنا اور تعلق پیدا کرنا (۵) خیر و برکت (۶) مشہور نحو میں زبان کا کہنا ہے کہ صلوٰۃ کے اصل معنی لزوم یا چپکنے کے ہیں صلی اور اسفل (۷) ابن منظور کا کہنا ہے کہ لغت عرب میں صلوٰۃ کے اصل معنی ہی تعظیم اور اسلام میں صلوٰۃ سے مقصود اللہ جل شانہ کی تعظیم مقصود ہوتی ہے، صلوٰۃ کے ایک معنی مصلیٰ یعنی جائے نماز یا جماعت گاہ کے بھی ہیں، قرآن کریم میں صلوات (سورت الحج آیت: 40) سے یہی مراد ہے (۸) مشہور لغت داں الا زہری کا قول ہے صلوٰۃ سے مراد اللہ کے عائد کردہ فریضہ کو لازم پکڑنا ہے اور نماز تو ان بڑے فرائض میں سے ہے جسے لازم پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے (۹) ابن عربی کہتے ہیں کہ صلوٰۃ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو تو رحمت ہے۔ صلوٰۃ کا تعلق مخلوق یعنی فرشتے، جن اور انسان سے ہو تو قیام، رکوع، سجدہ، دعا اور تسبیح مراد ہوتی ہے اسی طرح چرند پرند کی صلوٰۃ سے مراد بھی تسبیح ہے (۱۰) صلوٰۃ اللہ علی رسول یعنی اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول پر صلوٰۃ بھیجنے سے مراد ہے رحمت لہ و حسن ثناء علیہ یعنی اس کے لئے اپنی رحمت کا دروازہ کھولنا اور ان کی ذات کے لئے حسن ثناء بیان کرنا۔

صلوٰۃ بمعنی خیر و برکت کی دعا اس کی تائید میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ

اذا وحی احدکم الی طعام فلیجب فان کان مفطرا فلیطعم وان کان صائما فلیصل ای فلیدع لا رباب الطعام بالبیر کتہ والخیر

”یعنی جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے یہ دعوت قبول کرنا چاہئے، چنانچہ اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانے میں شامل ہو اور اگر روزہ دار ہو تو کھانے کی دعوت دینے والوں کے لئے خیر و برکت کی دعا کرے“

ابن ابی اونیؓ سے مروی ہے کہ میرے والد نے اپنے مال میں سے صدقہ نکالا جو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ اس موقع پر حضور ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دعا صادر ہوئی کہ اللھم صل علی آل ابی اوفیٰ مشہور لغت داں الا زہری نے کہا ہے کہ اس فرمان نبوی ﷺ میں صلی ارحم کے معنی میں ہے اور دعا کے معنی یہ ہوں گے کہ اے اللہ! تو ابی اونی کی آل و اولاد پر رحمت نازل فرما، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ہدایت میں بھی یصلون بترحمون کے معنی میں آیا ہے ارشاد بانی ہے، ان اللہ و ملئکۃ یصلون علی النبی یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں، مشہور امام لغت ابو بکر ابن دریر سے بھی یہی منقول ہے، چنانچہ ان کے نزدیک الصحیحات للہ والصلوات (یعنی تحفہ اور رحمتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں) میں بھی صلوات دراصل رمتوں کے معنی میں ہے۔ ابن دریر اور ابن منصور کے نزدیک تشہد کے ساتھ جو ردود پڑھے جاتے ہیں ان کا مفہوم بھی رحمت و برکت ہے۔ تحیات کے ساتھ صلوات سے مراد وہ دعا ہے جس کے ذریعے اللہ کے لئے وہ تعظیم و تقدیس لیاں کی جاتی ہے جس کا صرف وہی مستحق ہے۔ غریب الحدیث کے مشہور امام الخطابی نے بیان فرمایا ہے کہ صلوٰۃ اگر تعظیم و تکریم کے معنی میں ہو تو یہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مختص ہے اور صلوٰۃ جس کے معنی دعا دینا یا برکت دینا ہے وہ غیر اللہ کے لئے مختص ہے، ارشاد بانی ہو الذی یصلی علیکم و ملائکۃ میں یصلی کی نسبت اگر اللہ کی طرف ہو تو یرحم (دوہرحم کرتا ہے) مراد ہوگا اور اگر یہ فرشتوں کی طرف منسوب ہو تو (یدعون) وہ دعا کرتے ہیں مراد ہوگا اور مطلب یہ ہوگا اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو تم مسلمان مردوں اور عورتوں پر رحم فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ارشاد بانی و صلوات الصلوات الرسول میں بھی صلوات سے مراد دعائیں ہیں جو آپ ﷺ اپنی امت کے لئے فرماتے ہیں ارشاد بانی اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ (انہی پر تیرے رب کی طرف سے ثناء اور رحمت ہے) میں صلوات بمعنی ثناء اور ستائش ہے۔ اہل لغت نے اللھم صل علی محمد (اے اللہ! تو محمد ﷺ پر رحمت بھیج) میں صل کے معنی یہ لکھے ہیں کہ اللھم صلی انت علی محمد لا نک اعلم بما یلیق بہ اے اللہ تعالیٰ!



محمدؐ پر تو ہی رحمت بھیج کیونکہ صرف تو ہی بہتر جانتا ہے کہ کون سی صلوٰۃ ان کی شایان شان ہے، لیکن ابن منظور نے لکھا ہے کہ والصحيح ان هذه الصلوة بمعنى الدعاء خاصة به یعنی صحیح یہ ہے کہ یہاں لفظ صلوٰۃ دعا کے معنی میں ہے جو آنحضرت ﷺ کے لئے خاص ہے۔ اوپر کی لفظی بحث سے واضح ہوا کہ لفظ صلوٰۃ عربی زبان میں متعدد معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس لفظ کے وہ معنی جو حضور ﷺ کے لئے خاص ہیں ان میں لفظ صلوٰۃ اور اس کے مشتق الفاظ اگر اللہ تعالیٰ کی نسبت سے وارد ہو تو اپنے رسول حبیب ﷺ پر رحمت نازل فرمانا اور آپ ﷺ کے لئے بہترین ثناء اور ستائش کرنا مراد ہے اور فرشتوں اور افراد امت کے لئے اگر یہی صلوٰۃ مطلوب ہے تو اس سے مراد آپ ﷺ پر نزول رحمت ہی دعا ہوگی مگر اس تخصیص کے ساتھ کہ اپنے رسول حبیب ﷺ پر جو نزول رحمت شایان شان ہے اسے صرف وہی جانتا ہے، ہم اس کی حدود و قیود سے آگاہ نہیں ہیں۔

صلوٰۃ کی طرح سلام بھی عربی زبان میں کثیر المعنی لفظ ہے اور متعدد نسبتوں سے اس کے معنی بھی مختلف ہو جاتے ہیں کتب لغت میں السلام کے معنی ہیں (۱) برائت یعنی گناہ سے محفوظ رہنا، بے گناہ ہونا (۲) عافیت یعنی تحفظ و صیانت میں ہونا (۳) امن یعنی سلامتی (۴) تحیہ یعنی حد یہ و سلام بجالانا (۵) صلح، جنگ بندی (۶) پختہ بات یعنی قول سدید (۷) خیر اور بھلائی (۸) نقص و عیب سے پاک ہونا (۹) بقاء، بقا جانا باقی رہنا (۱۰) دوام، پختگی (۱۱) نجات، بقا نکلتا (۱۲) السلام اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے بھی ہے۔

قرآن کریم اور حدیث نبوی میں لفظ السلام ان مذکورہ معنی میں استعمال ہوا ہے، جس طرح صلوٰۃ اگر امت کی طرف سے آنحضور ﷺ کے لئے ہو تو آپ ﷺ پر نزول رحمت کی دعا مراد ہوتی ہے اسی طرح امت کی طرف سے اگر سلام آپ ﷺ کے لئے ہو تو حد یہ و سلام اور امن و سلامتی کی دعا مراد ہوگی، یوں لگتا ہے کہ صلوٰۃ و سلام اگر ایک ساتھ واو عاطفہ کے ذریعے مذکور ہو تو اس سے سلامتی و رحمت کا نزول ہی مقصود ہو گا۔ مثال کے طور پر زختری نے سورہ احزاب کی آیت 56 کی تفسیر کے ضمن میں صلوا علیہ وسلمو کا مقصود بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ قولوا الصلوٰۃ علی الرسول والسلام یعنی یہ کہو کہ رسول پر صلوٰۃ ہو اور سلام و معنایہ بائن یترحم علیہ اللہ ویسلم یعنی اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ کی آپ ﷺ پر رحمت ہو اور سلامتی ہو۔ سورہ بقرہ کی آیت 156 اولنک علیہم صلوات من ربہم ورحمتہ یعنی وہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوٰۃ اور رحمت ہوتی ہے کی تشریح کے ضمن میں زختری نے صلوٰۃ کے معنی شفقت و مہربانی (الحنوا والتعطف) بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ یہاں صلوٰۃ کو رافت کی جگہ رکھا گیا ہے اور پھر اسے رحمت کے ساتھ اکٹھا کر دیا گیا ہے کیونکہ قرآن کریم میں رافت اور رحمت، اسی طرح رؤف و رحیم بھی ایک ساتھ وارد ہوتے ہیں، اس تکرار و اجتماع سے مفہوم یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان پر رافت کے بعد رافت ہوتی چلی جائے اور بہت بہت رحمت ہو (والمعنی علیہم رافعتہ بعد رافعتہ ورحمتہ ای رحمتہ) سورہ احزاب کی آیت 43 کے ضمن میں زختری نے سوال و جواب کا انداز اختیار کرتے ہوئے بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ (هو الذی یصلی علیکم) ان فتنہ یترحم وبتواف فما تصنع بقوله (والماتک) بمعنی صلاتہم، قلت، ہی قوله اللهم صل علی المومنین، جعلوا لکوا الخیم مستجابی الدعوة کانہم فاعلون الرحمتہ والرفعتہ (اللہ وہ ذات ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے) اگر آپ ﷺ کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ وہ رحمت و رافت کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا کیا کرے گا کہ (اور اس کے فرشتے بھی) تو ان فرشتوں کی صلوٰۃ کے کیا معنی ہیں؟ میں جواب میں کہوں گا کہ یہ حضور ﷺ کی اس دعا کی طرف اشارہ ہے کہ اے اللہ تو مومنوں پر رحم فرما، کیونکہ فرشتے مستجاب الدعائیں اس لحاظ سے انہیں بھی رحمت و رافت کرنے والا ہی قرار دے دیا گیا ہے۔

زختری نے صلوٰۃ و سلام کی لغوی بحث کے ضمن میں یہ مسئلہ بھی اٹھایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام واجب ہے یا مستحب ہے؟ زختری کی رائے میں یہ واجب ہے ائمہ و فقہاء کے اختلاف رائے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ بعض علما کے نزدیک آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا واجب ہے جب بھی آپ ﷺ کا ذکر آئے۔ ایک ہی مجلس میں بار بار ذکر آئے تو تب بھی ہر بار صلوٰۃ و سلام واجب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ شرط نماز ہے۔ اس کی دلیل وہ حدیث نبوی ہے جو سورہ احزاب کی آیت 56 میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مفہوم کی وضاحت کے ضمن میں مروی ہے کہ صحابہ کرام نے جب ان اللہ و ملائکہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنو صلوا علیہ وسلمو تسلیما کا مطلب پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ علم غنی (اعلم الکون) کی بات ہے۔ اگر تم مجھ سے نہ پوچھتے تو میں یہ تمہیں نہ بتاتا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دو فرشتے مقرر فرما دیئے ہیں جب بھی کسی مسلمان کے سامنے میرا تذکرہ ہوتا ہے اور وہ مجھ پر صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں۔ غفر اللہ لک (اللہ تعالیٰ نے تیری بخشش فرمادی) تو اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے کہتے ہیں لیکن اگر کوئی مسلمان میرا ذکر نہ کر صلوٰۃ و سلام نہ بھیجے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں لا غفر اللہ (اللہ نے تیری بخشش نہیں فرمائی) تو اس کے جواب



# درد و مسلام واجب بھی مستحب بھی

راجا رشید محمود

اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب پاک ﷺ پر درود و سلام کا حکم دینے سے پہلے اس کی اہمیت کا اعلان فرمایا کہ بے شک اللہ اور فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اس کے بعد اہل ایمان کو درود و سلام کا حکم ان الفاظ میں دیا گیا کہ مومن! تم رسول ﷺ پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام۔ (الاحزاب-۳۳:۵۵)

اللہ کریم جل جلالہ نے اور کسی نبی یا رسول پر درود نہیں بھیجا، البتہ حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت ایسا علیہم السلام اور برگزیدہ بندوں پر سلام بھیجنے کا ذکر قرآن پاک میں ملتا ہے۔ (الصافات-۳۷، ۱۰۹، ۷۹، ۱۲۰، النمل-۲۷، ۵۹) پھر ہمارے آقا حضور ﷺ کو نبی کہہ کر درود بھیجنے کی بات کہی گئی ہے۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی اور ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ اس وقت بھی نبی تھے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ یعنی اللہ کریم جل وعلا کا اور ملائکہ مقررین کا درود بھیجنا اس وقت سے ہے جب سے محبوب خالق و مخلوق ﷺ کی تخلیق ہوئی ہے۔

قرآن کریم میں مومنوں کو حضور سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام پیش کرنے کا حکم دیا گیا، لیکن یہ وضاحت نہیں فرمائی گئی کہ کب اور کن مواقع پر ایسا کرنا ہے۔ یہ رہنمائی ہمیں احادیث مبارکہ سے لینا پڑتی ہے، البتہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کے اجراء سے پہلے یہ اعلان کر کے اللہ اور اس کے فرشتے یہ کام کرتے ہیں، ایک تو اپنے حکم کی اہمیت بتادی کہ صرف تمھی کو یہ کام کرنے کو نہیں کہا جا رہا۔ دوسرے اس میں یہ اشارہ بھی پنہاں ہے کہ جس طرح اللہ اور اس کے فرشتوں کے حضور ﷺ پر درود و سلام کے اعلان میں دوام پایا جاتا ہے اسی طرح اہل ایمان بھی درود و سلام پیش کرنے کا کوئی موقع نہ گنوائیں اور احادیث مقدسہ میں جس طرح رہنمائی ملے اس پر عمل کرے۔

درود و سلام کی فرضیت اور وجوب کے بارے میں مختلف نظریات پیش کئے گئے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں ان کا جائزہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ مولانا عبد الماجد ریا آبادی نے ”یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما“ کے تفسیری حاشیے میں یہ کہہ کر بات ختم کر دی ہے کہ ”درود کے واجب ہونے پر تو ہر مذہب کے فقہاء کا اتفاق ہے لیکن فقہاء حنفیہ اور بعض دوسرے آئمہ کی رائے ہے کہ عمر میں ایک بار بھی اگر پڑھ دیا ہو تو فرض ادا ہو گیا۔“

(قرآن الحکیم۔ ترجمہ و تفسیر از مولانا عبد الماجد ریا آبادی۔ مطبوعہ تاج کمپنی، لاہور ص ۸۵۵)

مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی لکھا کہ

”صیغہ امر کا نص قطعی از حیث قطع الدلالات میں فرضیت کے لئے ہے اور مقتضی تکرار کو نہیں۔ اس لئے عمر بھر میں ایک بار تو فرض ہے جیسا کہ توحید کا تلفظ ایک بار فرض ہے اور جس مجلس میں آپ کا ذکر مبارک ہو وہاں ایک بار واجب ہے اور اس سے زیادہ مستحب ہے۔“

(بیان القرآن، جلد نهم ص ۶۳، ۶۴)

مولانا مودودی نے لکھا ہے کہ

امام صاحب، امام مالک اور جمہور علماء کے مسلک کے مطابق درود عمر میں صرف ایک بار پڑھنا فرض ہے کہ جس نے کلمہ شہادت کی طرح ایک دفعہ درود پڑھ لیا وہ فریضہ صلوٰۃ علی النبی ﷺ سے سبکدوش ہو گیا۔ مولانا مودودی نے لکھا ہے کہ ایک دوسرے گروہ کے نزدیک ہر دعائیں اس کا پڑھنا واجب ہے کچھ اور لوگ اس کے قائل ہیں کہ جب بھی حضور ﷺ کا نام آئے درود پڑھنا واجب ہے اور ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس میں حضور ﷺ کا ذکر خواہ کتنی ہی مرتبہ آئے۔ درود پڑھنا بس ایک بار واجب ہے۔“

(تفہیم القرآن، جلد چہارم، ص ۱۷)

مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی، کنز الایمان کے تفسیری حاشیے ”خزائن العرفان“ میں لکھتے ہیں کہ

سید عالم ﷺ پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے۔ ہر ایک مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے۔“

(خزائن العرفان علی کنز الایمان۔ مطبوعہ چاند کمپنی لاہور۔ ص ۶۳)

مولانا مفتی محمد شفیع نے احادیث مبارکہ کے حوالے سے درود شریف کے وجود کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

”اس پر بھی جمہور فقہاء کا اتفاق ہے کہ جب کوئی آنحضرت ﷺ کا ذکر کرے یا سننے تو اس پر درود و سلام کو واجب قرار دینے کے بعد ہر بار درود و سلام پیش کرنے کو مستحب ہی قرار دیا ہے۔“

(معارف القرآن۔ جلد ہفتم۔ ص ۲۲۳، ۲۲۴)



ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس میں کسی تضادات سامنے آئے ہیں۔ مفتی محمد شفیع حضور ﷺ کا ذکر مبارک کرنے یا سننے والے پر درود و سلام واجب بھی فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں ایک سے زیادہ بار ذکر کرنے یا سننے پر اسے مستحب بھی ٹھہراتے ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانوی عمر میں ایک مرتبہ درود و سلام کو واجب ٹھہراتے ہوئے بھی ذکر پاک کے ساتھ ضروری قرار دیتے ہیں۔ یہ علماء جہاں درود و سلام پڑھنا ضروری قرار دیتے ہیں۔ وہاں بھی فرض یا واجب کا لفظ استعمال کرنے سے کتراتے ہیں۔

مولانا سید محمد ہاشم ششی صلوٰۃ و سلام کی فرضیت کے عنوان سے لکھتے ہیں۔ ”صلوٰۃ و سلموٰۃ“ کا حکم دیا گیا ہے اور ”تسلیما“ سے اس حکم کو مکمل و مستحکم کیا گیا ہے اور حکم سے پہلے بطور تمہید اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی صلوٰۃ کا ذکر ہے۔۔۔۔۔ عقل و دین اور موت و معنی کا تقاضا یہ ہے کہ یہاں امر کو جو واجب و فرضیت ہی کے لئے متعین کیا جائے۔ لہذا درود و سلام کی مطلق فرضیت کی بحث فضول اور غیر ضروری ہے۔ صلوٰۃ و سلام کی نفس فرضیت میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں نکلتی۔

(سید محمد ہاشم۔ فضائل درود و سلام۔ ص ۹-۱۰)

قرآن پاک میں جو احکام دیے گئے ہیں عموماً ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ حکم دے دیا جاتا ہے یہ بات نہیں بتائی جاتی کہ وہ کس موقع کے لئے ہے یہ بات حضور رسول کریم ﷺ کے ارشادات و فرامین اور آپ کے اسوۂ حسنہ سے واضح ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں صلوٰۃ کے قیام کا بار حکم دیا گیا ہے، لیکن اس کے اوقات کی مکمل تعین و تفصیل اور اس کا طریق کار یہاں بیان نہیں کیا گیا۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی اہمیت اور زکوٰۃ ادا کرنے والوں کی تعریف قرآن مجید میں موجود ہے لیکن ہمیں اس کی تفصیلات و جزئیات کے لئے آقا حضور ﷺ کے فرمودات سے رہنمائی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اسی طرح روزے فرض کر دیئے گئے۔ یہ بھی بتا دیا گیا کہ کس کس کو رعایت ہے لیکن بہت سی جزئیات ایسی ہیں جن کے متعلق ضروری ہدایات رسول ﷺ نے جاری فرمائیں۔

چنانچہ صلوٰۃ و سلام کی فرضیت کی محولہ بالا آیہ کریمہ کی تشریح و توضیح کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے ارشادات و فرمودات سے رجوع کریں اپنے سرکار ﷺ کی بارگاہ و ابد پناہ میں سائل ہوں کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کے حضور ہدیہ درود و سلام ہمارے لئے کب فرض یا واجب ہے؟

تو حضور حبیب کبریا ﷺ نے فرمایا۔ (حضرت عبداللہ بن جراح رحمہ اللہ کہتے ہیں) جس شخص کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ وہ جہنم رسید ہوا۔ (القول البدیع ص ۴۶ ماہنامہ یئین کا پور۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۲۰۱، ۲۰۲ پوسٹ بن اسماعیل نبہانی فضائل درود، اردو، ترجمہ۔ ص ۵۶)

حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آقا حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، ظالم ہو، ذلیل و خوار ہو جائے جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ (ترمذی شریف حسن حصین اردو ترجمہ از محمد ادریس ص ۳۳۵) حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایسے بد قسمت کی ہلاکت کی دعا کی اور حضور ﷺ نے آمین فرمایا۔ (مستدرک حاکم بحوالہ۔۔۔۔۔ ”درود شریف کے مسائل“ ص ۳۱)

حضرت جابر رحمہ اللہ سے روایت ہے حضرت محبوب خلاق و خلاق ﷺ نے فرمایا۔ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ بد بخت ہے۔

(القول البدیع ص ۱۳۵، فضائل درود (علامہ نبہانی) ص ۵۷)

حضور نبی و بشیر و نذیر ﷺ نے فرمایا۔ وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی۔ جلد دوم، ص ۱۹۳ مشکوٰۃ المصابیح۔ جلد اول، باب الصلوٰۃ علی النبی و فضلہا۔ مسند امام احمد بن حنبل جز اول ص ۳۰۱ آب کوثر ص ۷۵) ایک اور حدیث پاک میں اسے سب سے بخیل فرمایا گیا (یئین صلوٰۃ و سلام نمبر جولائی ۱۹۹۰ء ص ۲۰۱) محمد اقبال کیلانی، درود شریف کے مسائل۔ ص ۳۱۔ محمد ذکر کیا، فضائل درود، ص ۷۲۔ ماہنامہ نعت لاہور۔ درود و سلام حصہ چہارم۔ مارچ ۱۹۹۰ء ص ۳۰) ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو قیامت میں میرے دیدار سے سرفراز نہ ہو اور وہ شخص ایسا بخیل ہے جو میرا نام سننے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (القول البدیع ص ۱۳۸ از بہتہ الناظرین، ص ۳۱) یئین صلوٰۃ و سلام نمبر ص ۲۰۲ مفتی محمد امین۔ آب کوثر، ص ۷۷، علامہ نبہانی، فضائل درود، ص ۵۷)۔

حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضور سید الثقلین ﷺ نے فرمایا جس آدمی کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو اس نے

مجھ پر جفا کی (مدارج النہایت جلد اول ص ۵۹) ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور اقدس کا ذکر مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھنے والا ظالم ہے (یٰسین - صلوٰۃ و سلام نمبر ص: ۲۰۳)

حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میرے ذکر مبارک کے ساتھ مجھ پر درود و سلام نہ بھیجے۔ اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں پھر سرکار والا تبار ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! جو میرے ساتھ ہوا تو اس کے ساتھ ہو اور جو مجھ سے کٹا، تو اس سے منقطع ہو۔

(علامہ بیہانی - فضائل درود، ص ۵۷)

دنیوی معاملات میں بھی اور دینی احکام میں بھی اس بات کی گنجائش موجود ہوتی ہے کہ اگر کوئی غلطی بھول چوک سے ہو جائے تو اس پر گرفت نہ ہو۔ دین اسلام میں بھی اس امر کا اہتمام ہے کہ کوئی فرد بھول کر کسی غلطی کا مرتکب ہو تو اسے معافی ہوتی ہے۔ آپ روزے سے ہوں۔ بھول کر کچھ کھاپی لیں تو روزے کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اسی طرح دوسرے معاملات ہیں۔۔۔ لیکن درود و سلام کے بارے میں بھول چوک کی معافی نہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت فخر موجودات ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (سنن ابن ماجہ ص ۶۵ تفسیر ابن کثیر جلد چہارم ص ۳۰۱ محمد برکت علی لدھیانوی۔ - صہلون علی النبی ص ۱۷) ان احادیث مقدسہ اور ان ایسی اور بہت سی احادیث مبارکہ میں صلوٰۃ و سلام کی فرضیت و وجوب کے مواقع کی تعین ہو جاتی ہے اور۔۔۔۔۔ جہاں آپ کسی فرض کو ادا کرنے میں کوتاہی کے مرتکب اور مجرم ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہیں تادیب اور سزا آپ کا مقدر بن جاتی ہے۔ اگر حضور اکرم ﷺ کا ذکر مبارک کرتے اور سنتے ہوئے اور حضور ﷺ کا اسم گرامی یا آپ ﷺ کے متعلق کوئی ضحیر یا اسم صفت لکھتے ہوئے یا پڑھتے وقت کوئی کلمہ گورود و سلام کا اہتمام نہیں کرتا تو وہ بد بختی کو آواز دیتا ہے۔ جہنم کا سزاوار ہو جاتا ہے۔ ذلت و خواری اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام اور حضور ”ہالمومنین رؤف الرحیم“ اس کو بلاکت کی وعید دیتے ہیں۔ ایسا بد بخت قیامت کے دن دیدار سید ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مشرف نہ ہوگا۔ آقا حضور ﷺ اس سے اپنے لائق ہونے کا اعلان فرماتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سرکار ابد قرار ﷺ کا نام نامی لے کر، سن کر پڑھ کر یا لکھ کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کا فرض ایسا ہے کہ اگر کوئی یہ فرض بھول گیا تو اس بھول کی اسے سزا ملے گی کہ وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔ یعنی اپنی باقی حسنات کی وجہ سے جنت کا حقدار بھی ہوگا وہ تو وہاں پہنچ نہ پائے گا۔

قارئین محترم! یہ باتیں میں اپنے پاس سے تو نہیں کہہ رہا ہوں۔ یہ تو میرے اور آپ کے آقا و مولا علیہ التحیۃ و الثناء کے فرمودات ہیں یہ تو آپ کریمہ کی تشریح میں درود و سلام کی اہمیت اور اس کی فرضیت و وجوب کے مواقع کی نشاندہی پر مبنی احادیث مبارکہ ہیں ان وعیدوں کی موجودگی میں عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ درود پڑھنے کو کافی گردانا کسی ایک محفل میں صرف ایک بار فرض یا واجب سمجھنا اور پھر حضور ﷺ کا اسم گرامی لیتے یا سنتے رہنا اور درود و سلام نہ پڑھنا کیا ہے،۔۔۔۔۔ آپ خود فیصلہ کر لیں۔

حقیقت یہ ہے کہ درود و سلام واجب بھی ہے اور مستحب بھی، لیکن اس کی صورت یہ ہے کہ جب آپ اللہ کریم کے محبوب پاک ﷺ کا اسم گرامی لیں، اسم گرامی سنیں، اسم گرامی پڑھیں یا لکھیں۔ آپ پر واجب ہو جاتا ہے کہ بد یہ درود و سلام پیش کریں۔ دیکھیں ہمارے لائق صد احترام محمد شین کرام نے کہیں اس فرض سے غفلت نہیں کی۔ اگر کچھ گنجائش ہوتی تو وہ احادیث کی ضخامت اور حجم بہت کم کر سکتے تھے۔ لیکن جہاں آقا حضور ﷺ کا اسم گرامی آیا ہے انہوں نے ضرور لکھا ہے۔ سعودی عرب کے موجودہ ارباب حل و عقد اور کئی معاملات میں کمزوری دکھا جاتے ہوں گے، لیکن میں نے دیکھا ہے کہ حرمین شریفین کے خطیب صرف ”قال“ کہہ کر بھی ﷺ کا اہتمام کرتے ہیں۔

یہ بات ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ اسم گرامی سے مراد محمد ﷺ یا احمد ﷺ ہی نہیں، آقا حضور ﷺ کے لئے کوئی ضحیر اور اسم صفت بھی استعمال کیا جائے تو اس کے ساتھ درود و سلام واجب ہے۔ ضروری ہے کہ کسی ایک مجلس میں صرف ایک بار درود شریف کو واجب قرار دینے کی غلط فہمی کا ازالہ بھی ہو جائے۔ آپ کچھ حوالے پڑھ چکے ہیں کہ بعض حضرات نے بطور خاص یہ لکھ دیا ہے کہ حضور ﷺ کا ذکر مبارک کرنے والے اور سننے والے پر صرف ایک بار درود شریف پڑھنا واجب ہے پھر مستحب ہے یہ بات درست نہیں، کیونکہ جو احادیث مقدسہ بیان ہوئی ہیں ان سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کا نام نامی لینے یا سننے پر درود و سلام واجب ہو جاتا ہے اور اس میں کسی کوتاہی کے مرتکب کے لئے بھاری وعیدیں موجود ہیں جو لکھ گو اس فرض کو ادا کرنے میں بھول چوک بھی گیا وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔ اس لئے کسی مجلس میں جتنی بار کوئی حضور ﷺ کا ذکر مبارک کرے گا اس پر واجب ہے کہ وہ درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے۔

البتہ ایک حدیث پاک ایسی ملتی ہے جس کے معانی کو سمجھنے میں شاید کوئی غلطی ہوئی ہو اور مجلس میں ایک بار فرض کی بات کو اور رنگ میں پیش کر دیا گیا ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں نہ حضور سید

عالمین پر درود پاک پڑھتے ہیں انہیں قیامت کے دن نقصان ہوگا پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے گا، چاہے تو بخش دے گا۔  
(مدارج النہت - جلد اول - ص ۵۶۶ القول البدیع بحوالہ آب کوثر - ص ۴۷)

محولہ بالا حدیث پاک سے لوگوں نے غلط فہمی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ مجلس میں چاہے سینکڑوں مرتبہ حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی لیا جائے، درود و سلام ایک ہی مرتبہ فرض ہے۔۔۔ یہ بات نہیں ہے حضور ﷺ کا ذکر مبارک کر کے یا سن کے تو درود و سلام فرض ہو جاتا ہے چاہے آپ یغنی بار سرکار ﷺ کا نام نامی لیں۔ یہاں مقصد یہ ہے کہ آپ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جہاں دین کی کوئی بات نہ ہو نا ہو۔ جہاں حضور ﷺ کا ایک بار بھی ذکر نہ آئے۔ یہ محفل کسی دنیوی مقصد کی خاطر پر پا ہو۔۔۔۔۔ تو بھی کم از کم ایک بار مومن کے لئے وہاں بیٹھے ہوئے درود و سلام کا ہدیہ پیش کرنا فرض ہے ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھ لیں تو مستحب ہے زیادہ ثواب پائیں گے لیکن ایک مرتبہ بھی نہ پڑھیں گے تو فرض چھوٹ جائے گا اور گناہوں کی دلدل میں پھنس جائیں گے۔

اس سلسلے میں ایک ضروری بات تو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ کتابوں میں عام طور پر درود شریف یا درود پاک کے الفاظ لکھے ہوتے ہیں لیکن اس سے مراد درود و سلام ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان میں مومنوں کو درود بھیجنے اور یوں سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ جیسے سلام بھیجنے کا حق ہے۔ یعنی سلام کے بارے میں زیادہ تاکید کی گئی ہے، زیادہ زور دیا گیا ہے۔ مان کر، تسلیم کی صورت میں سلام بھیجنے کو کہا گیا ہے اس لئے ہمیں کوئی ایسا درود پاک نہیں پڑھنا چاہئے جس میں سلام نہ ہو۔ بعض دوست درود ابراہیمی کی اہمیت بیان کرتے ہیں اور یہ درست ہے کیونکہ یہ الفاظ خود ہمارے آقا و مولا حضور سید امام ﷺ کے ارشاد فرمودہ ہیں لیکن درود ابراہیمی میں سلام نہیں ہے۔ اگر درود ابراہیمی پڑھنا ہو (اور یہ پڑھنا بہت اچھا ہے) تو شروع میں یا آخر میں ”السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ پڑھنا ہوگا۔

واقعہ یہ ہے کہ صلوٰۃ و سلام کی فرضیت کی زیر نظر آیہ مبارکہ کے نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام ﷺ سلام عرض کرنا جانتے تھے اور سلام عرض کیا کرتے تھے۔ احادیث کی نو کتابوں میں چند روایتیں ملتی ہیں جن میں حقیقت بیان کی گئی ہے۔ مفسرین اور محدثین کرام لکھتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سلام تو ہم جانتے ہیں۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔۔۔ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے۔۔۔۔۔ اس پر حضور ﷺ نے درود ابراہیمی ارشاد فرمایا (سنن ابن ماجہ - سنن ابوداؤد - کنز العمال - مسند احمد بن حنبل - متدرک حاکم)

ویسے اب اہل حدیث حضرات نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ اس سلام کو بھی یوں بدل دیا ہے ”السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ (قرآن مجید - ترجمہ شاہ رفیع الدین ونواب وحید الزماں - تفسیری حاشیہ از محمد عبدالغفار - ص ۵۱) میں نے عرض کیا تھا کہ درود و سلام واجب بھی ہے، مستحب بھی، واجب کی بات تو واضح ہو گئی کہ جب ہمارے سامنے سرکار والا تبار ﷺ کا ذکر مبارک آیا۔ ہم پر درود و سلام واجب ہو گیا اور مستحب یوں ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص اکیلا یا اپنے چند دوستوں یا عزیزوں میں مل بیٹھ کر درود و سلام پڑھنے لگا۔ تسبیح پرا انگلیوں پر گن کر، یا بغیر شمار کئے۔ تو وہ مستحب درود و سلام ہے کیونکہ یہ آپ پر فرض نہیں ہے۔ آپ محض محبت سے اس وظیفہ خدا و ملائکہ میں مشغول ہو گئے ہیں۔ جب فرض ہوا اور آپ نے اس کو ادا کرنے میں کوتاہی کی تو وعیدیں آپ کی منتظر تھیں۔ اب فرض نہیں ہے۔ آپ مستحب درود و سلام پڑھ رہے ہیں تو وعدہ آپ کا استقبال کر رہے ہیں۔

احادیث و تفسیر کی کتابوں میں ان بے شمار انعامات کا ذکر ملتا ہے جو درود خواں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملیں گے مثلاً اللہ تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت کے سارے کام اپنے ذمے لے لیتا ہے۔ فرشتے درود خواں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان نامہ لکھ دیا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اسے عرش الہی کے سائے میں جگہ دی جائے گی۔ حوض کوثر پر اس پر خصوصی عنایت ہو گی۔ وہ پل صراط سے نہایت آسانی اور تیزی سے گزر جائے گا، اسے دشمنوں پر فتح و نصرت نصیب ہوگی۔ لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے، جنت کے دروازے پر اس کا کندھا آقا حضور ﷺ کے مبارک کندھے سے چھو جائے گا، اسے جگہ جگہ میں آسانی ہوگی۔ حضور ﷺ اس کی شفاعت فرمائیں گے۔۔۔۔۔ اور قیامت کے دن حضور ﷺ کے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو آپ ﷺ پر زیادہ درود و سلام بھیجتا رہا ہوگا۔

درود و سلام کے فضائل اور اس وظیفہ خدا و ملائکہ میں مشغول ہونے والے خوش بختوں پر کیے جانے والے انعامات کے حوالے سے سنن نسائی کی ایک حدیث پاک کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں۔ حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں۔ حضور سید الکونین ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے اس کے دس گناہ معاف کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے۔ ہم یہ حدیث پاک اکثر سنتے ہیں لیکن اس کے الفاظ اور ان الفاظ کے مفہیم اور معانی پر توجہ نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک



کام کرنے کا حکم دیا ہے اور پہلے اس کی اہمیت بتا دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی یہ کام کرتے ہیں، پھر جب اس کا یہ وعدہ سامنے آتا ہے کہ ہم ایک بار حضور رحمت عالم ﷺ پر درود و سلام بھیجیں تو اللہ تعالیٰ ہم پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔۔۔۔۔ ہمیں اندازہ کرنا چاہئے کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

”و رحمتی وسعت کل شئی“ (سورہ الاعراف)

”اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔“

اس آیت مبارکہ کو سامنے رکھ کر سوچیں کہ آپ ایک بار درود شریف پڑھ کر کیا کمائی کر رہے ہیں۔ پھر بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے ایک گناہ انسان کو جہنم رسید کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہونے کی نوید بھی کمال رحمت پر دلالت کرتی ہے۔

درجے کے بارے میں بھی ہم اندازہ نہیں کرتے کہ وہ کیا ہے اور دس درجے بلند ہونا کیسا مقام ہے۔ حدیث پاک ہے حضرت کعب بن مرہؓ نے کہا میں نے حضور نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے اہل حرفہ، تم تیر اندازی کیا کرو۔ جس کا ایک تیر بھی اللہ کے کسی دشمن کے لگ گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا۔ حضرت عبدالرحمن بن نعامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ درجہ کیا ہے؟ فرمایا درجہ تمہاری ماں کی چوکھٹ نہیں ہے بلکہ دو درجوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔

(ابن اثیر۔ اسد الغابہ فی معرفت الصحابہ۔ جلد ششم)

اب آپ اندازہ لگائیے کہ ایک بار اپنے آقا و مولا علیہ السلام والثناء کی بارگاہ بے کس پناہ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے پر آپ کتنا فاصلہ طے کرتے ہیں، اور کیا کیا کچھ حاصل نہیں کر لیتے ہیں۔

# فضیلت درود و سلام احادیث کی روشنی میں

ترجمہ: محمد شاکر صدیقی

ابن قیم جوزی



ابوسعود ؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ سعد بن عبادہ ؓ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے بغیر بن سعد نے عرض کیا کہ ہم لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے آپ پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے پس ہم کس طرح (یعنی کن الفاظ کے ساتھ) پڑھا کریں آپ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو:

اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ال ابراہیم وبارک علی محمد کما بارکت علی ال ابراہیم اور سلام (یعنی تشہد) وہی ہے جو تم کو دیا گیا ہے۔

ابوسعود ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر بیٹھا جبکہ ہم لوگ حاضر حضور ﷺ تھے اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام پڑھنے کی صورت تو معلوم ہے لیکن جب ہم نماز میں درود پڑھنا چاہیں تو کس طرح پڑھیں آپ یہ سن کر اتنی دیر تک ساکت رہے کہ ہم نے یہ خیال کر لیا کہ گویا آپ ﷺ سے سوال ہی نہیں کیا گیا ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود پڑھو تو یہ کہو:

اللهم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کما صلیت علی ال ابراہیم وعلی ال ابراہیم عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ کعب بن عجرہ سے (ایک روز) میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ کیا میں ایک تحفہ تمہیں پیش نہ کروں (اور وہ یہ ہے) حضرت رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم کو آپ ﷺ پر سلام کرنے کا طریقہ تو معلوم ہو چکا ہے لیکن جب صلوٰۃ پڑھنا چاہیں تو وہ کس طرح پڑھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو:

اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ال ابراہیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ال ابراہیم انک حمید مجید۔

سعد بن الخلق کعب ؓ کے پوتے اپنے باپ سے اور وہ کعب ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے (کسی امر کے متعلق خطبہ سنانے کے لئے) ہم لوگوں کے اجتماع کا حکم دیا، ہماری حاضری کے بعد آپ ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھ کر آمین فرمائی پھر دوسرے پر، پھر تیسرے پر، جب آپ ﷺ خطبے سے فارغ ہو کر منبر پر سے اتر آئے تو ہم نے عرض کیا کہ آج حضور ﷺ سے وہ بات سنی گئی ہیں جو اس سے پیشتر نہیں سنی گئی تھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں جب میں نے منبر کے پہلے درجے پر قدم رکھا تو جبریل نے آکر مجھ سے کہا کہ جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کے گناہ معاف نہ ہوئے وہ خدا کی رحمت سے دور ہو گیا میں نے کہا آمین۔ جب میں دوسرے پایہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا کہ جس شخص کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا گیا اور اس نے درود نہ پڑھا وہ خدا کی رحمت سے دور ہو گیا میں نے کہا آمین۔ جب پھر تیسرے پایہ پر میں نے پاؤں رکھا تو انہوں نے کہا کہ جس شخص کے ماں باپ یا ان میں سے کسی کو بڑھا پایا گیا ہو اور وہ (ان کی خدمت نہ کرنے سے) جنت میں داخل نہ ہوا خدا کی رحمت سے دور ہو گیا میں نے کہا آمین۔ (یعنی یہ تینوں قسم کے حرام نصیب اشخاص خدا کی رحمت سے دور ہیں)۔

عمر بن سلیم ؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو ابو حمید ساعدی نے خبر دی ہے اس بات کی کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ پر درود شریف کس طرح پڑھا کریں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو:

اللهم صل علی محمد وازواجه وذریئہ کما صلیت علی ال ابراہیم وبارک علی محمد وازواجه وذریئہ کما بارکت علی ال ابراہیم انک حمید مجید

عبدالملک سے روایت ہے کہ میں نے ابو حمید و ابوسعید دونوں کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اللهم افتح لی ابواب رحمتک اور جب نکلے اللهم انی اسئلک من فضلك کہے۔

ابوسعید ؓ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ پر سلام پڑھنا تو ہمیں معلوم ہے لیکن جب آپ پر درود پڑھنا چاہیں تو کس طرح پڑھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کہو:

اللهم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ال ابراہیم وبارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ال ابراہیم

مویٰ ابن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ پر درود کس طرح پڑھا جائے فرمایا یوں کہا کرو:

اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ال ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ال ابراہیم انک حمید مجید۔

موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا نبی ﷺ ہم آپ پر کس طرح درود پڑھیں آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو:

اللہم صل علی محمدؐ کما صلیت علی ابراہیمؑ انک حمید مجید وبارک علی محمدؐ وعلی آل محمدؐ کما بارکت علی ابراہیمؑ انک حمید مجید

خالد بن سلمہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عبدالحمید بن عبدالرحمن نے موسیٰ بن طلحہ سے جنہیں اپنے بیٹے کی شادی میں بلایا تھا، دریافت کیا کہ اے ابوہنسی (یہ ان کی کنیت ہے) تمہیں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی حدیث کیسے پہنچی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ پر درود کس طرح پڑھا جائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم صلوٰۃ ادا کرو، دل لگا کر اچھی طرح سے پھر کو:

اللہم بارک علی محمدؐ وعلی آل محمدؐ کما بارکت علی آل ابراہیمؑ انک حمید مجید  
موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ نے جو بنی الحارث بن الخزرج کے بھائی ہیں مجھے خبر دی کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ سلام کی حقیقت تو ہمیں معلوم ہے (اس کے بعد وہی الفاظ ہیں جو پہلی حدیث میں مذکور ہوئے)۔

حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بخیر وہ انسان ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ درود نہ پڑھے۔

حضرت علی ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر دعا اور آسمان کے درمیان ایک حجاب ہوتا ہے جب تک کہ درود نہ پڑھا جائے جب درود پڑھا لیا جاتا ہے تو وہ حجاب دور ہو کر دعا قبول ہوتی ہے۔ اگر نہ پڑھا جائے تو دعا قبول نہیں ہوتی۔  
حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ پسند ہو کہ وہ پورا اجر پائے تو وہ جب ہم سب اہل بیت پر درود پڑھے تو یوں کہے:

اللہم اجعل صلوٰۃ تک وبرکاتک علی محمدؐ والنبیؐ وازواجه امہات المؤمنین وذریئہ واهل بیتہ کما صلیت علی ابراہیمؑ انک حمید مجید

نعم بن عبد اللہ ابو ہریرہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود پڑھا کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہو:

اللہم صل علی محمدؐ وعلی آل محمدؐ وبارک علی محمدؐ وعلی آل محمدؐ کما صلیت وبارکت علی ابراہیمؑ وعلی آل ابراہیمؑ فی العالمین انک حمید مجید۔

اور سلام وہی ہے جو تم کو معلوم ہو چکا ہے۔

ابو ہریرہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص میری قبر پر حاضر ہو کر مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا درود مجھ تک پہنچانے کے لئے ایک فرشتے کو متعین فرما دے گا اور اس کا یہ فعل اس کی دنیاوی و اخروی بھلائیوں کے لئے کافی ہوگا اور قیامت کے دن میں اس کا گواہ یا شفیع ہوں گا (یہ راوی کا شک ہے کہ ان دونوں میں سے واقعی کون سا لفظ تھا)۔

کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کسی مجلس میں کوئی گروہ جمع ہوا اور اس نے خدا کا ذکر نہیں کیا اور مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ صحبت بے کار و باغی ہے، خدائے تعالیٰ کی مرضی ہے کہ قیامت کے دن ان لوگوں سے چاہے اس لغزش کو معاف فرمائے یا مواخذہ کرے۔

کوئی قوم (یعنی جماعت) کسی جگہ نہیں بیٹھتی کہ اس نے وہاں بیٹھ کر خدائے پاک کا ذکر نہ کیا ہو یا رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھا ہو مگر کہ یہ امر قیامت کے دن ان کی حسرت کا باعث ہوگا (پڑھنے والوں کے مراتب دیکھ کر) اگرچہ دوسرے اعمال نیک کی جزائیں وہ جنت ہی میں کیوں نہ داخل ہو گئے ہوں۔

ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہاری پاکیزگی اعمال کا باعث ہے اور فرمایا کہ مجھے وسیلہ حاصل ہونے کی خدائے پاک سے دعا کیا کرو (اس کے بعد راوی حدیث کو یاد نہیں رہا کہ ابو ہریرہ ﷺ نے اپنا پوچھنا بیان کیا تھا یا یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے خود ارشاد فرمایا) کہ وسیلہ جنت کے ایک اعلیٰ درجہ کا نام ہے جو ایک انسان کے لئے مخصوص ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ انسان میں ہی ہوں گا۔

ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ انبیاء اللہ و مرسلین پر درود پڑھا کرو کیونکہ جس طرح خدائے

تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اسی طرح انہیں بھی مبعوث فرمایا تھا۔ ان سب پر خدا کا درود و سلام ہو۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خاک پڑے اس شخص پر جس کے سامنے میرا ذکر آجائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور خاک پڑے ایسے آدمی پر کہ رمضان کا مہینہ آ کر گزر جائے اور اس کے گناہ معاف نہ کئے جائیں اور خاک پڑے اس پر کہ جس کے نزدیک وہ کراس کے مال باپ بوڑھے ہو جائیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں (یعنی ان کی رضامندی حاصل نہ کر سکے)۔

روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا جناب رسول خدا ﷺ نے کہ تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو آپ ﷺ پر سلام پڑھ کر اللہم الفتح لی ابواب رحمتک کہے اور نکلے وقت بھی سلام پڑھے اور اللہم اجرہ من الشیطان کہے (یہ دونوں دعائیں جن کے معنی علی الترتیب یہ ہیں۔ اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اے اللہ مجھے شیطان سے محفوظ رکھ)۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں کو تم قبرستان نہ بناؤ (گھروں میں مردے دفن نہ کرو) اور میری قبر پر میلہ نہ لگانا، البتہ مجھ پر درود پڑھو اس لئے کہ تمہارا درود پڑھنا تم جہاں جہاں کہیں بھی ہو مجھے پہنچ جائے گا۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے فرشتوں میں سے بعض ایسے ہیں جو چلتے پھرتے رہتے ہیں جب یہ کسی ایسے مجمع سے گزرتے ہیں جس میں خدا کا ذکر کیا جاتا ہو تو آپس میں کہتے ہیں کہ یہاں ٹھہرو پس جب جلسہ والے کوئی دعا مانگتے ہیں تو یہ آمین کہتے ہیں اور جب وہ درود پڑھتے ہیں تو یہ بھی درود پڑھنے میں ان کے شریک ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ جب جلسہ والے اپنے مشغلہ سے فارغ ہو جائیں تو یہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ یہ لوگ کیسے خوش قسمت ہیں جو یہ اپنے گھروں کو ایسی حالت میں واپس جائیں گے کہ ان کے گناہ بخش دیئے گئے ہوں گے۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان (یا) کوئی انسان مجھ پر سلام عرض کرتا ہے تو جواب سلام دینے کے لئے میری روح کو جسم کی جانب پھیر دیا جاتا ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی انسان مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں سنتا ہوں اور جب دور سے پڑھتا ہے تو مجھے بتا دیا جاتا ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کوئی مسلمان خواہ مشرق میں ہو یا مغرب میں جب مجھ پر سلام پیش کرے گا تو میں اور میرے رب کے فرشتے سلام سے اس کو جواب دیں گے ایک پوچھنے والے نے پوچھا کہ یا رسول اللہ (یہ تو دور والوں کی بات ہے) خاص مدینے والوں کا اس باب میں کیا حال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کریم سے اس کے محلے اور محلے والوں کے متعلق کیا امید ہوا کرتی ہے۔ یہ تو ایسی بات ہے کہ جس کی رعایت و حفظ جانب کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام عرض کرنے کی صورت تو ہمیں معلوم ہے لیکن صلوٰۃ کا کیا طریقہ ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ کہو :

اللہم اجعل صلوٰۃک ورحمتک علی محمد وعلی آل محمد کما جعلتہا علی ابراہیم انک حمید مجید  
سہل ابن سعدؓ سے روایت ہے جو شخص بے وضو نماز پڑھے اس کی نماز ادا نہیں ہوتی اور جو بغیر بسم اللہ کہے وضو کرے اس کا وضو نہیں ہوتا اور جو نماز میں رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھے اس کی نماز بھی نہیں ہوتی اور جو انصار کو دوست نہ رکھے اس کی نماز بھی نہیں ہوتی۔

سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ (ایک روز) حضرت رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اس موقع پر میں اور ابوطحہ دونوں موجود تھے ابوطحہ نے آگے بڑھ کر آپ ﷺ کو لیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں آج چہرہ مبارک پر مجھے کچھ خوشی کے آثار معلوم ہوتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں بے شک (بات یہ ہے) کہ ابھی جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد ﷺ جس نے آپ پر ایک بار درود شریف پڑھا خدائے تعالیٰ اس کی بدولت (اس کے نامہ اعمال میں) دس نیکیاں ثبت فرمائے گا اور دس گناہ اس کے جو فرمائے گا اور دس درجے بڑھادے گا۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں تشہد ادا کر چکے تو (درود) یوں پڑھے ۔

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت وبارکت وترحم علی ابراہیم و آل ابراہیم انک

حمید مجید

عبدالوہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن ابی لیلیٰ یا ابو عمر نے یہ حدیث بیان کی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے شہد سکھا کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ شہد اس طرح سکھایا ہے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔

التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمته الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين . اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله اللهم صل على محمد وعلى اهل بيت محمد كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد اللهم صل علينا معهم اللهم بارك على محمد وعلى اهل بيته كما باركت على آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك علينا معهم صلوات الله و صلوات المؤمنين على محمد النبي الامي السلام عليكم ورحمته الله وبركاته .

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر درود نہ پڑھے وہ مسلمان نہیں ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مجھ سے وہ لوگ زیادہ نزدیک ہوں گے جو مجھ پر زیادہ درود پڑھتے ہیں۔

اسود بن یزید روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا کہ جب تم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو تو اتنے الفاظ میں پڑھو غائباً تم اس سے واقف نہیں ہو کہ تمہارا درود پڑھنا آپ پر پیش کیا جاتا ہے لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں سکھا دیجئے کس طرح پڑھنا چاہئے انہوں نے کہا یوں کہو:

اللهم اجعل صلواتك ورحمتك وبركاتك على سيد المرسلين وامام المتقين وخاتم النبيين محمد عبدك ورسولك امام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة اللهم ابعنه مقاماً محموداً يغبط به الاولون والاخرون اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على آل ابراهيم انك حميد مجيد وبارك على محمد كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خدا کے بعض فرشتے سیاح ہیں جو میری امت کا سلام پہنچائیں گے (یعنی آپ کو)۔

ابوہلی عمر بن مالک الجنبی کہتے ہیں میں نے فضالہ بن عبید صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک شخص کو نماز میں بغیر خدائے تعالیٰ کی حمد و ثناء اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے بعد دعا مانگتے ہوئے سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے غلت کی پھر اس کو بلایا اور یا تو اسی سے یا دوسروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ خدا کی حمد و ثناء سے شروع کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اس کے بعد جو چاہے وہ دعا مانگے۔

ابوظلمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کو نہایت ہشاش بشاش تھے یہاں تک کہ چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار نمایاں تھے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج تو طبع مبارک کی خوشی کا یہ حال ہے کہ چہرہ مبارک سے اس کے آثار ظاہر ہو تے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے (اور اس کا یہ سبب ہے) کہ میرے پاس خدا کے نزدیک سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ جس نے آپ کی امت میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی بدولت دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں ثبت فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس درجات بڑھائے گا اور پھر ویسا ہی اس پر درود صلوٰۃ فرمائے گا (یعنی انعام والطف مزید فرمائے گا)۔

عبداللہ بن طلحہ اپنے پدر بزرگوار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی حالت میں باہر تشریف لائے کہ چہرہ مبارک سے خوشی ٹپک رہی تھی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم لوگ چہرہ مبارک پر خوشی کا اثر دیکھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بات یہ ہے کہ فرشتے نے آکر مجھ سے کہا ہے کہ آپ کی رضا مندی کے لیے کیا یہ امر کافی نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پروردگار یہ مژدہ دیتا ہے کہ آپ کی امت میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود پڑھے اور میں اس پر دس بار انعام و اکرام نہ کروں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار سلام عرض کرے اور میں دس بار اس پر سلامتی نازل نہ کروں میں نے کہا ہاں (یہ بشارت مجھے کیوں نہ خوش کرے گی)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اس کو مجھ پر درود پڑھنا چاہیے جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجے گا۔

یزید بن مریم نے کہا ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے مجھ پر ایک بار

درو پڑھا خدا تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اس کے باعث سے اس کے دس گناہ معاف فرماتا ہے اور دس درجے بڑھاتا ہے۔  
 انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر دن میں ہزار بار درود پڑھے وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ایسا نہیں ہوتا ہے کہ دو دوست آپس میں ملتے وقت رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھیں اور ان کے جدا ہونے سے پیشتر گزشتہ و آئندہ کے ان کے گناہ معاف نہ کر دیئے جائیں۔

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر درود پڑھا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنے سے تمہارے گناہوں کا غماز ہو جاتا ہے جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے خدا تعالیٰ اس پر صلوٰۃ بھیجتا ہے۔

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے اتفاقاً اس وقت کوئی دوسرا آدمی موجود نہ تھا جو ساتھ جاتا عمرؓ یہ دیکھ کر گھبرائے اور طہارت کرنے کا ظرف لے کر پیچھے بیٹھے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا اور ان گھاٹ کے کنارے سجدے میں پڑا ہوا دیکھ کر اس طرف ٹھٹھک رہے اور پیچھے بیٹھے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا اور ان سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ عمرؓ نے اچھا کیا جو مجھے سجدے میں مشغول دیکھ کر کنارے ہو رہا ہے اس لیے کہ جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ جو شخص آپ ﷺ پر ایک بار درود پڑھے گا خدا تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے خدا تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ یہ معلوم ہو جانے کے بعد بندے خواہ مجھ پر کم درود پڑھیں یا زیادہ (جو امر اپنے لئے مناسب سمجھیں اور ان کے ایمان و حب کا جو تقاضا ہو)۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہر دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھاؤ پھر وہ نہیں چڑھتی۔  
 سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب ؓ نے فرمایا ہے کہ ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان زمین کے کسی میدان (جنگل) میں جا کر چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگے اور خدا تعالیٰ اس کے گناہ اگرچہ دریا کے جھاگوں کے مانند (بہت سے) ہوں اسی نشست میں نہ بخش دے راوی کہتے ہیں عمرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھاؤ ایک ذرہ اوپر نہیں چڑھتی۔

عامر ربیعہ ؓ اپنے والد کا کہنا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ پڑھنے کی حالت میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے جب تک یہ پڑھتا رہے فرشتے اس پر صلوٰۃ (یعنی اس کے لئے دعائے رحمت) کرتے رہتے ہیں (یہ جاننے کے بعد) انسان چاہے کمی کرے یا بیشی۔

عبدالرحمن بن عوف ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے جاتے تھے میں پیچھے ہوں یا یہاں تک کہ آپ ایک نخلستان میں داخل ہوئے پھر سجدے میں مشغول ہو کر اتنی دیر تک سر سجدہ رہے کہ مجھے یہ ڈر پیدا ہو گیا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دنیا سے اٹھالیا ہے۔ (اس پریشانی میں بغرض تحقیق حال) میں آگے بڑھا تو آپ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھا کر ارشاد فرمایا اے عبدالرحمن کیا بات ہے مجھے جو خیال گزرا تھا میں نے وہ ظاہر کر دیا تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے (آکر) کہا کہ میں کیا آپ کو بشارت نہ سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص آپ ﷺ پر درود پڑھے گا میں اس پر صلوٰۃ بھیجوں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔

عبدالرحمن بن عوف ؓ کے پوتے اپنے باپ کے ذریعہ سے ان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بہت بڑا سجدہ کیا میں نے اس کا باعث دریافت کیا تو فرماتے ہیں کہ میں نے یہ سجدہ خدا تعالیٰ کی اس عنایت کے شکر میں جو اس نے امت کے بارے میں مجھ پر نازل فرمائی ہے کیا تھا اور وہ عنایت یہ ہے کہ جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا خدا تعالیٰ اس کی جزا میں اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجے گا۔

عبدالواحد بن محمد عبدالرحمن ؓ کے پوتے اپنے دادا عبدالرحمن ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جبرئیل نے مجھ سے ملاقات کر کے اس بات کی بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص آپ ﷺ پر درود پڑھے گا میں اس پر صلوٰۃ بھیجوں گا اور جو شخص آپ ﷺ پر سلام کرے گا میں اس پر سلام کروں گا، میں نے اس بشارت پر سجدہ کیا۔

ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی تھی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر (بطور وعظ و تذکیر) ارشاد فرماتے تھے کہ اے لوگو! خدا کو یاد کرو، اے لوگو! خدا کو یاد کرو، کچپکا دینے والی آری ہے اور اس کے پیچھے اس سے بھی زیادہ سختی ہے موت اپنا ساز و سامان

لیے ہوئے آگئی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر درود بہت پڑھتا ہوں اس میں سے کتنا حصہ حضور ﷺ کے لئے مقرر کر دوں (یعنی اپنی فلاح کی غرض سے جو درود پڑھتا ہوں اس میں سے کس قدر درود کا ثواب حضور ﷺ کے لئے مخصوص کر دوں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جتنا تو چاہے، میں نے عرض کیا چوتھائی (یعنی چوتھائی کافی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے میں نے عرض کیا دو گنا آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے اس وقت میں نے عرض کیا، کیا سب اپنا درود حضور ﷺ ہی کے لئے خاص کر دوں تب فرمایا کہ البتہ (تیرا فعل) تیری سب فکریں دور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اوس بن اوس ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تمہارے سب دنوں میں بہتر دن جمعہ ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی دن ان کو دنیا سے اٹھایا۔ اسی دن میں نفع صور ہوگا اور اسی دن کڑک واقع ہوگی تم اس دن میں مجھ پر درود پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہونے والا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ پر ہمارا درود کس طرح پیش کیا جائے گا حالانکہ جسد مبارک بوسیدہ ہو گیا ہوگا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ایسا نہیں ہو سکتا) خدائے تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء اللہ علیہم السلام کے جسد کو کھائے۔ ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب دنوں میں بہتر دن جمعہ ہے جس میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور دنیا میں اتارے گئے ہیں اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن انہوں نے وفات پائی۔ اسی دن قیامت واقع ہوگی۔ جن وانس کے سوا جس قدر چلنے پھرنے والے ہیں قیامت کے خوف سے صبح ہوتے ہی جینیں مارتے ہیں اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو مسلمان نماز پڑھتے ہوئے اس میں خدائے کوئی سوال کرے خدا اسے پورا فرماتا ہے۔

ابو الدرداء ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جمعہ کے دن مجھ پر درود زیادہ پڑھا کر یہ ایسا دن ہے کہ فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھ پر درود پڑھے اور اس کا درود پڑھنا مجھ پر پیش نہ کیا جائے جب تک کہ وہ پڑھنے سے فراغت حاصل نہ کرے۔ میں نے عرض کیا کیا آپ کی رحلت کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اجساد انبیاء علیہم السلام کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے خدا کا نبی زندہ ہے اس کو رزق دیا جاتا ہے۔

ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ہر جمعہ کو مجھ پر درود زیادہ پڑھا کر اس لئے کہ امت کا درود پڑھنا مجھ پر ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ جو شخص مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا اس کا درجہ مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔

انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جمعہ کے دن مجھ پر درود زیادہ پڑھا کر اس لئے کہ ابھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس خدا کا یہ پیغام لائے تھے کہ پردۂ زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جو آپ ﷺ پر ایک بار درود پڑھے اور میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار صلوات نہ بھیجیں۔

محمد بن یوسف العابد اعمش سے روایت کرتے ہیں اعمش زید بن وہب سے کہ مجھ سے ابن مسعود ؓ نے فرمایا:

اے زید جب جمعہ واقع ہو تو اس دن رسول اللہ ﷺ پر ہزار مرتبہ درود پڑھنا ترک نہ کرنا اور یوں کہنا: اللھم صل علی محمد النبی الامی جبرئیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب پیغمبر خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص سے روح القدس (جبرئیل) نے باتیں کی ہوں زمین اس کے جسم کو نہیں کھائی۔

علامہ ابن عبد الرحمن ؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اپنے گھروں میں نماز (نافلہ) پڑھو اور ان کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی گھروں میں مردے دفن نہ کرو) اور میرے گھر کو بھی میلہ کی جگہ نہ بناؤ، بلکہ مجھ پر درود و سلام پڑھو اس لئے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہارا درود و سلام مجھے پہنچ جائے گا۔

حضرت حسین ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا تو (ایسا ہے کہ گویا وہ) جنت کا راستہ بھول گیا۔

عبداللہ بن حسن ؓ اپنی والدہ شریفہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو بسم اللہ والحمد للہ اللھم صل علی محمد وسلم اللھم اغفر لی وسهل لی ابواب رحمتک کہا کرو اور جب نکلو تو بھی یہی کہو لیکن (آخر کا جملہ بجائے وسهل لی ابواب رحمتک کے) وسهل لی ابواب رزقک ہونا چاہئے۔

محمد بن عبید اللہ براء بن عازب ؓ کے غلام سے روایت کرتے ہیں وہ براء سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کے (نامہ اعمال میں) دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی بدولت دس گناہ اس کے معاف ہوتے ہیں اور اس کے دس درجے



بڑھائے جاتے ہیں اور یہ دس نیکیاں دس غلام آزاد کرنے کے برابر اس کے لیے ہوتی ہیں۔

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ہے کوئی گروہ کسی جگہ جمع ہو کر وہاں سے بغیر خدائے پاک کا ذکر کیے ہوئے اور آپؐ پر بے حد درود پڑھے ہوئے نہیں اٹھتا مگر اس صورت سے کہ گویا کسی نہایت بدبودار مردار کو کھا کر یہ لوگ اٹھے ہیں۔

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا مجھے سوار کا پیالہ نہ بناؤ (جیسا کہ سوار ضرورت یا مقام کرنے کے وقت) اپنا پیالہ بھر لیتا ہے اور جب چلنے کی تیاری کرتا ہے تو اس میں جو کچھ (بچا کچھا) پانی ہوتا ہے یا تو پیاس ہونے کی حالت میں وہ پی لیتا ہے یا وضو کرتا ہو تو اس سے وضو کر لیتا ہے ورنہ پھینک دیتا ہے۔ مجھے اول یا اوسط دعا میں رکھو آخر میں نہ رکھو۔ (یعنی درود شریف دعا کے اول یا وسط میں پڑھنا چاہیے نہ یہ کہ دعا پوری کر کے آخر میں درود شریف پڑھا جائے۔

ابورافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ہے جب تم میں سے کسی کا کان آواز دینے لگے (ایک بیماری ہے جس میں کان سے جھنجھناہٹ نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے) تو (اس کا علاج یہ ہے) کہ مجھے یاد کرو اور مجھ پر درود پڑھو۔

محمد بن عبید اللہ اپنے باپ سے اور وہ ابورافعؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم میں سے کسی کا کان آواز دینے لگے تو مجھے یاد کر کے مجھ پر درود پڑھو اور کہو جو مجھے یاد کرتا ہے خدائے تعالیٰ اسے بھلائی سے یاد فرمائے۔

عبداللہ بن اونیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص کی کوئی حاجت خدائے تعالیٰ یا انسانوں میں سے کسی کے ساتھ متعلق ہو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر خدائے تعالیٰ کی تعریف کرے اور آپؐ پر درود پڑھ کر یہ دعا مانگے:

لا اله الا الله الحليم الكريم سبحانه الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين اسئلك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلمة من كل اثم لا تدع لي ذنباً الا غفرتة ولا همماً الا فرجته ولا حاجة هي لك رضا الا قضيتها يا ارحم الراحمين .

روافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے یہ کہا (یعنی یہ درود پڑھا) اللھم صل علی محمد و انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القيامة اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ہے کوئی گروہ ایسا نہیں ہے کہ وہ کوئی جلسہ کر کے وہاں سے بغیر خدا کا ذکر کیے ہوئے اور نبیؐ پر بے درود پڑھے ہوئے اٹھے اور یہ مجلس اس پر وبال نہ ہو جائے۔

ابن امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے خدائے تعالیٰ اس پر دس بار صلوة بھیجتا ہے ایک فرشتہ اس کام پر مقرر ہے کہ درود پڑھنے والے کا درود مجھ تک پہنچا دے۔

محمد بن عبدالرحمن بن بشیر بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ سے عرض کیا گیا کہ آپؐ نے ہم کو (آپؐ پر) سلام کرنے اور درود پڑھنے کا حکم صادر فرمایا ہے سلام ادا کرنے کا طریقہ تو ہم لوگوں کو معلوم ہو چکا ہے اب اگر درود پڑھیں تو کس طرح پڑھیں آپؐ نے ارشاد فرمایا یوں کہا کرو:

اللھم صل علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراھیم اللھم بارک علی محمد کما بارکت علی آل ابراھیم محمد بن عبدالرحمن بن بشیر بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا، یا رسول اللہؐ سے کہا گیا (یہ راوی کا شک ہے کہ حدیث میں لفظ قلنا تھا یا قیل) کہ ہم کو آپؐ پر درود پڑھنے اور سلام کرنے کا حکم دیا گیا ہے، سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہے لیکن درود کیسے پڑھیں آپؐ نے ارشاد فرمایا یوں کہو:

اللھم صل علی محمد کما صلیت علی آل ابراھیم فذکرہ اس کے بعد باقی الفاظ راوی نے پہلی حدیث کے درود کے بیان کئے (دونوں میں یہ فرق ہے کہ پہلی حدیث میں صل علی آل محمد ہے اور اس میں صل علی محمد)۔

عقبہ بن نیاز نے اپنے چچا ابو بردہ بن نیازؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ہے میری امت میں سے جو شخص خلوص قلب کے ساتھ مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اس کی بدولت خدائے تعالیٰ اس پر دس بار صلوة بھیجے گا اور دس درجے اس کے بڑھائے گا اور دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور دس گناہ معاف ہوں گے۔

نعم بن مضمر روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عمران بن عیسٰی نے کہا۔ کیا میں تمہیں اپنے دوست عمار بن یاسرؓ کی حدیث نہ سناؤں

میں نے کہا ہاں ضرور سناؤ۔ انہوں نے کہا کہ عمار ؓ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو خلق کی باتیں لینے کی قوت اس نے عطا فرمائی ہے میرے انتقال کے بعد وہ میری قبر پر کھڑا رہا کرے گا اور جب کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا تو مجھے اطلاع کرے گا کہ اے محمد ﷺ فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ پر درود پڑھا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پڑھنے والے پر ہر درود کے بدلے دس بار صلوات بھیجے گا۔

ابو امامہ ؓ نے حدیث بیان کی کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ایک صاحب نے مجھے خبر دی ہے کہ نماز جنازہ ادا کرنے کا طریقہ مسنون یہ ہے کہ امام تکبیر کہے کہ اس کے بعد سورہ فاتحہ آہستگی سے دل میں پڑھ لے پھر رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے پھر میت کے لئے خلوص سے دعا مانگے۔ (درود پڑھنے اور دعا مانگنے میں) ہر بار تکبیر کہے اور ان میں تکبیرات اور آیات قرآنی نہ پڑھے پھر آہستہ سے دل میں سلام پھیرے۔

زہری سے روایت ہے کہ میں نے ابو امامہ ؓ کو سعید بن المسیب ؓ کے واسطے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ الحمد پڑھ کر درود شریف پڑھے پھر میت کے لئے اخلاص سے دعا کرے یہاں تک کہ (نماز سے) فارغ ہو جائے قرأت صرف ایک بار کرے پھر چپکے سے دل میں سلام پھیر لے (اس روایت میں مبہم صحابی کا نام ظاہر کر دیا گیا ہے)

جابر بن سرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (خطبہ پڑھنے کے لئے) منبر پر تشریف لے جا کر آمین فرمایا (بعد فراغت) آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یہ کیا (نئی) بات آپ ﷺ نے فرمائی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے کہا ہے اس کے بعد (وہی) حدیث جو پہلے گزر چکی ہے) راوی نے روایت کی جس میں یہ ذکر ہے کہ اے محمد ﷺ جس شخص کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر ہو اور وہ درود نہ پڑھے اور مر جائے اور پھر داخل جہنم ہو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے ہمیشہ دور رکھے آپ ﷺ آمین فرمائیے میں نے اس بنا پر آمین کہی تھی۔

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص میرے نام کے ساتھ کسی کتاب میں درود (صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا اسی قسم کا دوسرا جملہ) لکھتا ہے جب تک میرا نام اس کتاب میں قائم رہے گا اس پر صلوات جاری رہے گی۔

جعفر بن محمد ؓ نے کہا جو شخص رسول اللہ ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ کسی کتاب میں درود لکھتا ہے جب تک آپ ﷺ کا نام نامی کتاب میں درج رہے گا فرشتے (صبح و شام) آتے جاتے اس پر صلوات بھیجتے رہیں گے۔

ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص کو (میرا نام لینے یا سننے کے وقت) درود پڑھنا یاد نہ رہا اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا۔

ابوزر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے سب انسانوں میں زیادہ بخیل وہ انسان ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ درود مجھ پر نہ پڑھے صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

ابو امامہ ؓ ابوزر ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز میں گھر سے نکل کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھے سب سے زیادہ کجوں آدمی کا پتہ نہ بتاؤں (ہم سب حاضرین نے) عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ (بتائیے) آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ درود نہ پڑھے وہی سب سے زیادہ بخیل ہے۔

واٹلہ بن اسحق ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو لوگ کسی مجلس میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور مجھ پر درود پڑھنے سے پہلے مجمع برخاست کر دیں تو مجلس قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی۔ (درود شریف پڑھنے والوں کے مراتب اعلیٰ دیکھ کر)

حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو شخص مجھ پر درود پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں گا۔

ابو بکر صدیق ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حج الوداع میں رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ معافی چاہنے کے وقت خدائے تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دیتا ہے پس جو شخص سچے دل سے معافی چاہے گا اس کے گناہ معاف کیے جائیں گے۔ اور جولا الہ الا اللہ کا ورد کرے گا اس کا پلہ (قیامت کے دن) بھاری ہوگا اور جو مجھ پر درود پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوگا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی خدا کا بندہ مجھ پر درود نہیں پڑھے گا کہ ایک فرشتہ اس کو لے جا کر خدا تعالیٰ کے حضور پیش نہ کرے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیے گا کہ یہ (تحفہ) میرے بندے (یعنی رسول اللہ ﷺ) کی قبر

پر لے جاؤ تا کہ وہ پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرے اور اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے فرشتے اس پر جب تک وہ درود پڑھتا رہے صلوة بھیجتے رہتے ہیں (اب) خواہ کوئی اس میں بیشی کرے یا کمی (یہ اس کی توفیق ہے)۔

عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی اسی طرح کہو (یعنی وہی کلمات اذان ادا کرو) پھر مجھ پر درود پڑھو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے خدا اس پر دس بار صلوة بھیجتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ وہ مجھے وسیلہ عنایت فرمائے وسیلہ جنت کا ایک (بڑا) درجہ ہے جو خدا کے بندوں میں سے ایک بندے کے لئے مخصوص ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ جو شخص میرے لئے وسیلہ حاصل ہونے کی دعا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی (یعنی وہ شفاعت کا مستحق ہوگا)۔

ابوقیس، عمرو بن عاص کے غلام کو کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمروؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر بار اس پر صلوة بھیجیں گے۔ خواہ اس میں کوئی کمی کرے یا بیشی (یہ اس کی توفیق ہے)۔

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جس شخص پر کوئی کڑا وقت پڑے تو اسے چاہیے کہ بدھ، جمعرات، جمعہ کا روزہ رکھے اور جمعہ کے دن نہادھو کر مسجد کو جائے اور تھوڑا بہت جیسی توفیق ہو صدقہ دے۔ جب نماز جمعہ سے فارغ ہو جائے تو یہ دعا مانگ کر آخر میں اپنی حاجت بیان کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول ہوگی اور یہ بھی کہا کہ اس راز سے بے وقوفوں کو مطلع نہ کرو اس لیے کہ ممکن ہے کہ وہ کسی بری بات یا قطع رحم کے لئے دعا کریں (ترجمہ دعا) اے پروردگار! کیسے پروردگار کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو ہی جیتا جاگتا ایسا خدا ہے کہ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے اور نہ تھہر پیند غالب ہوتی ہے۔ تیری بڑائی سے سب آسمان اور زمینیں بھری پڑی ہیں تیری وہ ذات ہے کہ سب کے ہاتھ تیرے ہی آگے عاجزی سے اپنے فروتنی کا اظہار کرتے ہیں اور سب (کے) دل تیرے خوف سے کانپتے ہیں میں تجھے تیرے نام کا واسطہ دے کر اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر سوال کرتا ہوں کہ تو محمد ﷺ پر رحمت نازل کر اور میری حاجت برلا۔

ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس بار درود پڑھے گا وہ میری شفاعت میں داخل ہوگا۔

ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کر اس لئے کہ یہ حاضری کا دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو مجھ پر درود پڑھے اور مجھے اس کی آواز (یعنی درود پڑھنا) نہ پہنچ جائے (یعنی معلوم نہ ہو جائے) ہم نے عرض کیا، کیا وفات شریف کے بعد بھی ایسا ہوگا۔ ارشاد فرمایا ہاں میری وفات کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا خدا نے زمین پر اجساد انبیاء کا کھانا حرام فرمادیا ہے۔

عمیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص صدق دل سے (اخلاص کے ساتھ) مجھ پر درود پڑھتا ہے خدا نے تعالیٰ اس پر دس بار صلوة بھیجتا ہے اور اس کے دس درجے بڑھاتا ہے اور دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے۔

# درد و وسلام کے اثرات

رہائے محمد کمال

دروود و صلوة..... سنت خداوندی اور فرشتوں کا وظیفہ ہے سورۃ الانزاب میں ایمان والوں کو بھی اس کا حکم فرمایا گیا۔ مذکورہ آیہ کریمہ کے کلمات طیبات کی جلالت و بھالت، علم و تربت اور وسعت و جامعیت کے بارے میں محض ایک تصویر ہی قائم کیا جاسکتا ہے:

ان الله و ملئكتہ يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه و سلموا تسليما

”بے شک اللہ کریم، جل مجدہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی ﷺ پر اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور سلام عرض کیا کرو“

گویا خالق کائنات نے اعلان فرما رکھا ہے کہ یہ میرا حبیب ﷺ آخری رسول اور پیارا نبی کہ ان کی وصف و ثنا اور مدحت و نعت میں اپنی زبان قدرت سے کیا کرتا ہوں اور میرے لاتعداد فرشتے، نورانی و پاکیزہ انداز میں آپ ﷺ کے حضور ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں اور ہاں مومن وہی ہے جو درود و سلام کو حرز جاں بنائے رکھتا ہو۔ بالفاظ دیگر صلوة کا معنی پنہائیوں و رعنائیوں اور درجہات و مقامات کا حسین گلدستہ ہے رب کریم نے اپنے محبوب کی رفعت و شان اور ہر گھڑی ہر لمحہ رحمتیں نازل فرمانے کی وعید سنائی۔ کرو بیاں آپ ﷺ کی شائستگی میں زمزمہ سناج ہوا کرتے، عقیدتوں کے پھول نچاؤں کرتے اور دعاؤں میں غور جتے ہیں۔ وہ لوگ جو کہ مومن ہیں اپنے مرشد اکمل و افضل، رسول مکرم، شفیع معظم، ہادی اعظم، حاکم و قاسم ﷺ کی بارگاہ ناز میں بصد نیاز صلوة و سلام کی بارات اور آنسوؤں کی سوغات پیش کرتے ہیں۔

دروود پاک کے درود سے ہی رب جل جلالہ کی ہزبانی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ آسمان سے قطار اندر قطار انعامات اترتے ہیں۔ دل و نگاہ کو نور بصیرت اور زاویہ بصارت بہم پہنچتا ہے۔ بہاریں ارد گرد جھوم اٹھتی نسیم صبح آنکھلیاں کرتی اور خوشبوئیں ماحول میں رچ بس جاتی ہیں۔ تلاوت درود سے گنہگاروں کی توبہ قبول ہوتی، رزق میں برکت آتی اور مناجاتوں میں تاثیر ساتی ہے۔ یہ عمل فرزندان توحید کے ایمان گرما تا، قلب و نظر جلاتا، عشق و محبت کا ایک لطیف احساس دلاتا اور لوح دل پر بے بہا اثرات چھوڑ جاتا ہے۔ یہ اثرات کچھ ایسے ہیں کہ ان کی کیفیت کا صحیح اندازہ کسی طور بھی بیان میں نہیں آسکتا۔ اس کے لئے تو یک گونہ بخود ہی کے دن رات چاہئیں۔ بقول غالب!

ہر چند ہو مشاہدہ حق کی گفتگو

بنتی نہیں ہے باد و ساغر کہے بغیر

رسول پاک ﷺ کا نام نامی اسم گرامی زبان پر آ جائے تو اہل دل بے ساختہ انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں سے لگا لیتے ہیں۔ اس بارے میں سادہ لوح عوام کو یوں ہی حوالوں میں الجھا کر رکھ دیا گیا، حالانکہ یہ سراسر دیوانگی کا عمل ہے۔ ایک ایسی دیوانگی جس پر فرزندگی بھی نذا ہو۔ بات فقط اتنی تھی کہ جب کسی دیوانہ و مصطفیٰ ﷺ کے ہونٹوں سے سرکار اقدس ﷺ کا شہدے سے میٹھا نام ادا ہوا تو وہ چل گیا، لب العلیین کو اپنی آنکھوں سے چومنا اور جھومنا چاہتا تھا۔ اس عالم وارفق میں یہ انگوٹھے ہونٹوں کو چھو کر حلقہ چشم تک پہنچ گئے۔

سیر چمن میں بیٹھ لب جو درود پڑھ

کر یاد پھول دیکھ کر وہ رو، درود پڑھ

سید طفیل احمد بدرامروہوی کتنی خوبصورت بات کہہ گئے:

”سلام ہمیشہ سے نیاز مندانه تعلقات پیدا کرنے کا ایک بے لوث اور پاکیزہ ذریعہ رہا ہے جس کے بعد پیام یا خوش نصیبی سے خطاب و کلام کا حق مسلم ہوتا ہے اور پھر مقدس مدارج شروع ہوتے ہیں۔“

دراصل رسول پاک ﷺ اس قدر کریم واقع ہوئے ہیں کہ جو کوئی بھی چھوٹا یا بڑا، امیر یا غریب، نیک ہو کہ گنہگار، آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کیا کر تا تو آپ جواب سے سرفراز فرماتے تھے۔ چونکہ آپ کا باب کرم بندیں ہوا، ہمیشہ واہ ہے۔ اس لئے ہر کس و نا کس کو اب بھی جواب آتا ہے۔ سلام کا جواب دینا محبوب خدا ﷺ کی عادت مبارکہ ہے۔ بناء بریں جو جواب نہ دے سکے، از روئے طریقہ دین اسے سلام کرنا منع ہے۔ جیسے نمازی اور سونے والا وغیرہ۔ اگر یہاں صلوة و سلام کا حکم دیا گیا تو جواب بھی لازم ہے۔

حضرت خواجہ عبدالرحمن چوہروی نے آقائے مدنی ﷺ کے حضور تیس اجزا کا ایک ٹھنیم مجموعہ ”صلوات الرسول فی صلواتہ و سلامہ صلی اللہ علیہ وسلم“ ہدیہ نیاز کے طور پر پیش کیا۔ اس کے مقدمے کا ایک حصہ ”ماہنامہ نعت“ لاہور میں بھی منقول ہے۔

”دروود شریف کے فضائل و فوائد حد و حصر و احصار سے تجاوز ہیں۔ ان کا ضبط قلم و زبان سے ایک معتبر امر ہے۔ سب سے پہلی انصافیت اور فائدہ درود شریف کا امتثال امر الہی غراسمہ ہے..... موافقت و مشارکت درود شریف پڑھنے والے کی ہے۔ اللہ جل و علیٰ اور اس کے ملائکہ کے ساتھ کہ وہ بھی درود شریف پڑھتے ہیں۔ ایک دفعہ درود پڑھنے سے اللہ تبارک و تعالیٰ سے دس صلوة کا حصول دس درجوں کا عروج

ہونا..... دس حسنت کا اعمال نامے میں درج ہونا..... دس گناہوں کا گناہ ہونا..... بعض احادیث میں دس غلام آزاد کرنا اور بیس غزوات کے مساوی واقع ہوا ہے..... بعد از درود بر نبی المختار دعا کا قبول ہونا..... درود پڑھنے والے کے حق میں سرور انبیاء علیہ التحسینہ والثناء کا گواہی دینا..... اور قیامت میں سب سے پہلے سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ساتھ لاحق ہونا..... درود پڑھنے والے کے تمام امور کا شہ انبیاء کا متولی ہونا..... سب مشکلات کی آسانی..... سب حوائج کی قضا..... گناہوں کی مغفرت..... سب سیئات کی کفارات و فوٹ شدہ نماز کی کفارات..... صدقہ کا قائم ہونا..... تصرع کرب..... شفاء بیماروں..... دافع خوف..... موجب اظہار برات مہتمم..... ذریعہ فتح..... باعث حصول رضائے الہی..... قاری صلوٰۃ کا لوگوں میں محبوب ہونا..... تمہیدہ عمل و مال..... صفائی دل..... حصول برکت کے سبب نور میں حتیٰ کہ اولاد و اولاد الاولاد و تالیفہ رابعہ..... اہوال متیمات سے تنگی مضائق سے دستگیری..... بعد دعا و جفا سے خلاصی..... تطہیب مجلس..... مرد و صراط پر زیادتی نور ثبات رہنا قدم کا طرفہ العین میں اس سے نجات..... قاری صلوٰۃ کا نام رسول اللہ کی خدمت اقدس میں پیش ہونا..... آپ کے ساتھ محبت پیدا ہونا..... سرکار مدینہ سے مصافحہ کرنا..... رسول پاک کا خواب میں دیکھنا..... محبوب ملائکہ ہونا..... حصول دعائے ملائکہ درود پڑھنے والے کے لئے..... ملائکہ سیاحین کا حضور پر نور کی خدمت میں اس طور پر عرض کرنا کہ فلاں ابن فلاں نے آپ پر درود پڑھا..... حصول جواب سلام خیر الانام کہ صد سلام مرا بس کیے جواب از تو و کان بیادہ بالسلام آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ سلام میں سبقت فرماتے تو جو شخص آپ پر درود بھیجے گا آپ ضرور جواب دیتے ہیں کیونکہ آپ حیات النبی ہیں بلکہ دنیوی حیات سے برزخ کی حیات افضل و اجمیٰ تر ہے۔ یارب صل وسلم وبارک علی حبیبک بعدد جمیع مخلوقاتک..... قاری صلوٰۃ کا قیامت میں عرش کے نیچے ہونا..... ترازوئے اعمال کی نگرانی..... قیامت کی پیاس سے امن..... دنیا و آخرت کے مصالح میں رشد و ہدایت..... حق سبحانہ و تعالیٰ کی حق نعمت کی معرفت و اقرار۔

جوشہ درود و سلام میں پایا گیا وہ بات گردش جام میں کہاں؟ کجا بادہ صہبا کی دامنیں بائیں لڑکھڑاہٹ کجا صلوٰۃ و سلام کی خمار آئین کیفیت اور لذت و رقت؟ کہتے ہیں منہ گی شراب نہیں چھتی، لیکن ہم نے ہزار مرتبہ انگوری بیٹی کو طلاق ملے دیکھا۔ نماز کی ادائیگی بہر حال فرض اور ثبوت مسلمانی ہے کہ اسلام میں نماز نہ پڑھنے کا کوئی تصور ہی موجود نہیں، یہاں تک کہ منافقین بھی اپنے آپ کو چھپانے کے لئے نمازوں کی قبائض پر مجبور تھے مگر آپ برہا برس اسے پابندی کے ساتھ نبھائیں تو بھی اس سے رشہ ٹوٹ جانے کا امکان موجود ہوا کرتا ہے۔ اگر قرآن مجید برفران حمید کی تلاوت کسی کا عرصہ ہائے دراز سے معمول ہو تو بھی آئندہ کی کیا خبر؟ کون کہہ سکتا ہے کہ مستقبل قریب یا بعد میں بھی ذوق و شوق یا فہم و آگاہی کا یہ مقدس سلسلہ یوں ہی باقی رہے گا؟ لیکن درود و سلام کے اثرات و کیفیات بالکل جدا ہیں۔ ایک شخص کوئی مدت یہ ورد بلا ناغہ، پاک صاف ہو کر، خلوص نیت اور شہیقگی کے ساتھ ادا کرتا رہتا ہے تو پھر اس سے کسی طور بھی تعلق نہ ٹوٹ سکے گا۔ اگر عامل خود چاہے تو بھی نہیں۔ درود و سلام کا وظیفہ چند روز محض آزمائش کے لئے ہو تو بھی اسے چھوڑ دینا محالات میں سے ہے۔ جس طرح ایک پھل پانی سے باہر زندہ نہیں رہ سکتی۔ آپ وہاں اور کھانے پینے کے سوا اس دنیا میں کوئی انسان گزر اوقات نہیں کر سکتا۔ بعینہ درود و سلام کا معمول روح کی غذا، نگھوں کی روشنی، دل کا نور، کانوں کی سماعت، منہ کی لطافت اور زندگی کے لوازم کے درجہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ درود و سلام کا وظیفہ محبت کی وہ دلدل ہے کہ ایک سچا مسلمان بوجہ قلبی موانعت اس میں دھنستا ہی چلا جاتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ فی زمانہ بنی نوع انسان خارجی پیچیدگیوں اور داخلی الجھنوں کا شکار ہو چکا۔ ایک ایک فرد اندر سے ٹوٹ پھوٹ کر رہ گیا ہے۔ پریشانیوں اور ظلمتوں کے گہرے بادل سر پر منڈلا رہے ہیں۔ ذہنی کھچاؤ، اعصابی تناؤ اور اندرونی دباؤ کا کوئی علاج نہیں سوچتا۔ ڈپریشن اور فرسٹریشن کا حملہ اس قدر شدید ہے کہ گود ماغ چل گیا، دن میں راحت نہ رات کو نیند، ذہن منتشر، حواس مختل اور اعضاء مضطرب، جسمانی فرحت ہے نہ روحانی سکون۔ ایسے میں ”درود و سلام“ کا ورد کرم سے کہیں زیادہ کیف آور، موجب نکبت سے بڑھ کر فرحت انگیز اور باور نسیم کے جھونکوں سے بھی زیادہ راحت آمیز ہے۔ یہ بات فقط عقیدت کی بنیاد پر نہیں کہی جا رہی بلکہ تجربات کی کسوٹی پر پرکھ چکے ہیں۔ کوئی شخص جو ڈپریشن یا فرسٹریشن ایسے موذی مرض کا شکار ہو اس پر لازم ہے کہ یہ نسخہ اپنے پر آزمائے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایسی تبدیلی رونما ہوگی اور سکون و طمانیت کی وہ لہریں انھیں گی کہ مزاج چاندنی کی طرح سبک بار اور گلاب کی مانند خوشگوار رہے گا۔ شفاء القلوب میں لکھا ہے کہ پھول سوگھتے وقت درود پڑھنا باعث برکت و ثواب ہے۔

نور مجسم سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس کو میری خوشبو کی تمنا اور شوق ہو، وہ گلاب سوگھا کرے۔“

مشاہدہ ہے کہ ”درود و سلام“ کا وظیفہ رکھنے والے کی آنکھوں میں گہرائی اور گیرائی نمود کرتی ہے۔ بس پراپیسی کا کبار نظر اٹھ جائے وہ ستور و سرور ہو جاتا ہے اس صورت میں شخصیت کی مقبولیت امر یقینی ہے۔ ایسے ہی خوش نصیب خدا کے محبوب بندے اور عوام میں ہر دلعزیز بظہرتے ہیں، چونکہ درود و سلام کی تلاوت سے زبان میں حلاوت و شربینی اور مناس بھی آ جاتی ہے اور لوگ لہجے کی تاثیر میں کھو جاتے اور آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔ بالیقین دعوت و تبلیغ صرف اسی طرز پر موثر اور نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے اگر شخصیت پر اعتماد نہ ہو تو گفتگو میں اثر کیسا؟ درود و سلام کی تلاوت کرتے ہوئے بارگاہِ نبوت ﷺ میں ہر دم حضوری کا احساس گزرتا ہے۔ یوں پاکیزگی از خود عطا ہو جاتی ہے۔ اولاً گمان گزرتا اور ازاں بعد ہر وقت رسول پاک ﷺ کی نظر میں رہنے کا پختہ یقین ہو جاتا ہے۔ اس طرح غیر اسلامی افعال و اعمال اور غیر انسانی رویوں سے کراہت آنے لگتی ہے۔ اپنے آقا و مولا ﷺ سے شرم و حیا کا جذبہ ایک دردمند مسلمان کو اس مرتبے تک پہنچا دیتا ہے جہاں علامہ اقبال نے کہا تھا:

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر  
روز محشر عذر ہائے من پذیر  
در حسابم راتو بینی ناگزیر  
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر!

درود پاک وہ واحد عمل ہے جس کی سند قبولیت کے بارے میں کسی طرح بھی شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ صلوٰۃ و سلام وہ اکسیر ہے جس کی تاثیر سے توبہ کا ریحان پیدا ہوتا اور گناہوں سے گھن آنا شروع ہو جاتی ہے۔ بس پھر جی لگتا ہے تو اوراد و وظائف اور حضوری کے مزے لوٹنے میں۔ یہ وہ دولت و نعمت ہے کہ جس کا ہرگز کوئی بدل نہیں جناب واعظ کی آتش بیائیاں اور حکیم صاحب کی لٹرائیاں بہت پیچھے رہ جاتی ہیں، مگر درود و سلام غیر محسوس طریقے سے اپنا اثر دکھاتا اور یوں رنگ جماتا ہے کہ فرط مسرت اور خوشگوار حیرت سے دیکھتے رہ جائیں۔ یہ ایک خوب رو و کتنا بی چہرہ ہے، خوش بھالی کے دائروں میں نوری کرنیں رقصاں، دیکھو تو آنکھوں کو طراوت اور دل کو راحت ملتی ہے، گلاب کی طرح مہکتا ہو پاکیزہ چہرہ، چاندنی میں غوطے لگاتا اور بہاروں میں ڈوبا ہوا چہرہ، ہر مرمر کی طرح نرم و نازک اور آئینے کی مانند صاف شفاف چہرہ، خوشبو میں رچا بسا اور رنگت و زناکت کا شاہکار چہرہ، یہ کس کا چہرہ ہے؟ ایک ایسے بیدار بخت کا جو روز و شب درود و سلام کے پھول چنتا اور ملکوتی لعل گنتا رہتا ہے۔ بھلا یہ چہرہ پرانے مزار کی طرح سوگوار اور نگاہ بزرگی را بلور کی طرح کیسے سو کیوں کر ہو سکتا ہے؟ اس کا مقدر تروتازگی ہے مرجھاہٹ نہیں، یہ امید ی امید اور کامیابی کی نوید ہے، خوف و ہراس اور مایوسی کا گوارہ نہیں۔ درود و سلام کی تلاوت سے چہروں کا وقار بڑھتا اور ایک دلکش کھار آتا ہے۔

صلوٰۃ و سلام ورد زبان ہو اور دل سے بھی اس کی تار جڑ جائے تو ایک مسلمان دھیرے دھیرے عائق و دنیوی اور آسائش مادی سے بے نیاز ہوتا چلا جاتا ہے کہ وہ تو دنیا میں رہتا ہے مگر دنیا اس میں نہیں رہتی۔ اس سبب سے اس کے دل سے غم مرگ کا کاٹنا بھی نکل جاتا ہے۔ وہ شہادت کی آرزو رکھتا اور وصال کے لئے مضطرب ہوا کرتا ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ جب کسی شخص نے ارشاد خداوندی کی تعمیل و تکمیل میں درود و سلام کو اپنا شعار بنایا تو بعد از مرگ اس کے چہرے کا بالکلین کبہ رہا ہوتا ہے کہ گویا موت، زندگی کی ابتدا ہے۔ لہجہ ”جان دیگر“ کا ثبوت مہیا ہوتا ہے۔ پیشانی میں نور کی واضح جھلک اور ہونٹوں پر غیر مری رونق کا ستوا تر نزول، لگتا ہے کہ جوں موت خود مر گئی ہے۔ بناء بریں اہل عشق کا مذہب ہی کچھ اور ہے۔

محسن ہو تم عطا ہو تم آخری پناہ ہو تم  
آپ ﷺ پر درود نہ پڑھوں ایسا تو بے وفا نہیں

”صلوٰۃ و سلام“..... دعا ہے اور درود بھی، تسلیات بھی ہے اور التجا بھی ہے، بلکہ عہد وفا ہے، اظہار تشکر ہے اور حوالہ ادب ہے۔ اس سے روحانی درجات بلند ہوتے ہیں، رسول اکرم ﷺ سے التفات بڑھتی ہے، یہ عمل مقرر قرآن، روح ایمان اور جان دین ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بے شک قیامت کے دن میرا سب سے زیادہ مقرب اور محبوب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہے۔“

روح المعانی میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی اور امت کو حکم نہیں دیا کہ وہ اپنے پیغمبر پر درود و صلوٰۃ بھیجیں۔ یہ خصوصیت حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام ہی کی ہے کہ ان پر درود بھیجے کا حکم ہے۔

شیخ اکبر محمد الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اہل محبت کو چاہیے کہ درود و شریف کے ذکر پر صبر و استقامت کے ساتھ عمل پیرا رہیں، یہاں تک کہ بخت جاگ اٹھیں اور سید الکونین ﷺ خصوصی توجہ سے نوازیں اور شرف دیدار نصیب ہو۔“

بزرگ فرماتے ہیں کہ جس نے درود و سلام کو اپنا معمول بنالیا، وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ زیارت سے سرفراز نہ ہو جائے۔ یہ لحاظ عالم بیداری میں بھی آتے ہیں اور یہ کہ ایسے خوش نصیبوں کا تذکرہ تاجدار مدینہ ﷺ کی مجلس میں بھی اکثر پیشتر ہوتا ہے۔ درود و شریف کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی، موت کی سختی یعنی عالم جاگنی اور دشمن کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر درود و شریف کا پڑھنا کسی خاص نیک مقصد کے لئے ہو تو بھی مراد برآتی ہے۔ کسی طرح کے فیوض و برکات سے محروم نہیں رہتا۔ روزی بڑھتی اور مصیبتیں گھٹتی ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

”میں نے کئی بار اپنے والد ماجد سے سنا، فرمایا کرتے کہ ہیں جو کچھ حاصل ہوا ہے وہ درود و شریف کا ہی صدقہ ہے۔“

درود و شریف پڑھنے سے جسمانی عوارض بھی رفع ہوتے ہیں۔ کئی ایک لوگوں کو اس سے صحت کاملہ عطا ہوئی۔ بعض درود پاک ایسے ہیں کہ ان کے ورد سے وہ بانی امراض سے بچ سکتے ہیں۔ سعادت مند اور وفا شعار اولاد پیدا ہوتی ہے۔ مخلص اور نیک دل دوست ملتے ہیں۔

لہ میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے  
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

مشہور مسلم لکھی، راجا حسن اختر مرحوم کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت علامہ اقبال کے دروہان کے علمی تجربے کے متعلق ازراہ عقیدت عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرق و مغرب کے کئی علوم سے نوازا ہے۔ علامہ صاحب فرمانے لگے کہ ان علوم نے مجھے چنداں نفع نہیں پہنچایا، مجھے نفع تو صرف اس بات نے پہنچایا ہے جو میرے والد نے بتائی تھی اور وہ ہے رسول اللہ ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود و سلام۔

حضور رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر صلوٰۃ و سلام نہ پڑھا اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر فرمایا اے اللہ! جو میرے ساتھ ہوا، تو اس کے ساتھ ہوا اور جو مجھ سے منقطع ہوا، تو اس سے منقطع ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے سرکار ﷺ نے فرمایا:

”اس شخص کی ناک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔“

صلوٰۃ و سلام، فقط حصول انعامات کا ذریعہ اور طبائع انسانی پر خوشگوار اثرات مرتب ہونے کا وسیلہ ہی نہیں بلکہ از روئے قرآن مومن ہونے کی سند بھی ہے۔ اگر درود و شریف پڑھنا اہل ایمان کا شیوہ ہے تو نہ پڑھنے والا یقیناً نا آشناؤں اور اہل جہنم سے ہوگا۔

امت پہ وقف باغ شفاعت ہے آپ ﷺ کا

مجھ کو بھی اس چمن سے عنایت ہوں چار پھول



# ایک غلطی کا ازالہ

محمد جلال الدین قادری

حضور اقدس و انور قاسم الہم مالک الارض و رقاب الامم معطی و منعم ولی والی علی عالی کاشف الکرب رافع الرتب معین کافی حنیف وافی شفیع شافی رحیم جلیل عزیز جمیل و باب کریم غنی عظیم خلیفہ مطلق حضرت رب، ولی الفضل علی الافضل رافع المثل متنع الامثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ شرف و کرم و عظم کے ذکر جلیل کے بیان کرتے وقت، سنتے وقت اور لکھتے وقت جتنی مرتبہ بھی اسم گرامی زبان پر آئے، کان سے یا نوک قلم کی زینت بنے۔ ہر بار درود شریف..... مکمل اور پورا..... پڑھنا اور لکھنا ضروری ہے۔ علماء کی تصریحات کے علاوہ اس امر میں احادیث بھی موجود ہیں۔ امام جلیل حافظ عماد الدین اسماعیل بن کثیر القرشی (م ۷۷۷ھ) لکھتے ہیں:

عن ابن عباس ؓ قال قال رسول الله ﷺ من صلى على في كتاب لم تنزل الصلوة جارية له ما دام اسمي في ذلك الكتاب

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۱۶ طبع مصر)

شیخ محقق برکتہ المصطفیٰ فی الہند حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں۔

”وحدیث آمدہ است من صلی علی فی کتاب لم تنزل الملائکہ تستغفر له مادام اسمی فی الكتاب وایں حدیث را بسیارے اعلائے حدیث روایت کرد و اند“

جذب القلوب الی ديار الحبيب، ص ۱۹۱، طبع لاہور۔

ان احادیث کی سند پر اگرچہ نقاد محدثین نے کلام کیا ہے تاہم فضائل درود شریف میں یہ قابل اعتناء ہیں اور ان پر حکم وضع تحکم ہے ان احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب تک کسی کتابت، رسالہ، اخبار وغیرہ میں حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی موجود رہے گا فرشتے اس لکھنے والے کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے اور لکھنے والے کی طرف سے درود و سلام پڑھنے کا ثواب ملتا رہے گا۔

حافظ ابن کثیر کا یہ ارشاد فیض بنیاد ہر کتاب کے پیش نظر رہنا چاہیے۔

قد استحب اهل الكتابه ان يكرر الكتاب الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم كلما كتبه.

تفسیر ابن کثیر۔ ج ۳ ص ۵۱۶، طبع مصر

ترجمہ: ”کاتبوں نے اس امر کو متحسن و مستحب بیان کیا ہے کہ جب بھی کوئی کاتب حضور انور ﷺ کا نام نامی کتابت کرے ہر بار درود شریف بھی ساتھ لکھے۔“

بڑی محرومی کی بات ہوگی کہ کاتب معمولی سی غفلت سے اتنے عظیم نفع سے محروم رہے۔ محرومی کے سلسلہ میں..... بطور عبرت..... دو واقعات سن لیجئے:

شیخ محدث دہلوی علیہ الرحمہ (م ۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں:

”یکے بود کہ از جہت نخل ورق لفظ صلوة بر سید کاینات نمی نوشت، در دست او اکلہ افتاد۔“ جذب القلوب۔ ص ۱۹۱، طبع لاہور۔

ایک شخص کا نذ کہ نخل کی جہت سے حضور سید الانام ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم“ نہیں لکھتا تھا اس کا ہاتھ گل مرکز گر گیا۔

شیخ موصوف ایک اور محروم القسمت کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:

ایک شخص حضور انور اقدس ﷺ کے نام نامی کے ساتھ درود شریف کا صیغہ صرف اتنا لکھتا تھا: ”صلی اللہ علیہ“

اس کے ساتھ ”وسلم“ نہیں لکھتا تھا۔ حضور سید عالم ﷺ نے خواب میں اس پر عتاب کے لہجے میں فرمایا:

”تو اپنے تئیں چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے“

یعنی لفظ ”وسلم“ میں چار حروف ہیں (واو، س، لام، میم) ہر لفظ کے بدلے میں دس نیکیاں ہیں اس حساب سے وہ چالیس نیکیوں سے محروم رہتا۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ الباری کی خواب میں زیارت ایک اہل اللہ کو ہوئی۔ پوچھا بعد وصال حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ فرمایا حق تعالیٰ جل و علا نے مجھ پر رحمت فرمائی، میری مغفرت فرمادی اور مجھے بہشت میں داخل فرما کر مجھ پر موتی اور یاقوت نچھاور فرمائے۔ جیسے دوہلا پر کرتے ہیں۔

پوچھا کس سبب سے؟ فرمایا۔ جب بھی میں کوئی کتابت کرتا تو نام نامی حضور رسالت پناہی ﷺ کے ساتھ لکھتا ”صلی اللہ علی“

(جذب القلوب..... ۱۹۱)

محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما غفل عن ذکرہ العافلون۔“

بعض حضرات اور کاتب حضور انور ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ پورا اور مکمل درود شریف لکھنے کے بجائے صرف..... بغرض اختصار..... ”صلعم“ یا ”عم“ یا ”“ لکھ دیتے ہیں۔ العیاذ باللہ یہ مکمل کلمات کسی طور پر بھی درود شریف کا قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ لکھنے والا بزرگم خویش اسے نیکی سمجھ کر لکھتا ہے مگر نادانی میں گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ ایسا کرنا بے ہودہ و مکروہ اور سخت ناپسند ہے۔ اس سے سخت احتراز چاہیے۔ بعض علماء نے اس پر سخت حکم لکھا ہے۔

خاتمہ الفقہ شیخ حنفین ابن حجر مکی علیہ رحمۃ الہامی (م ۹۷۷ھ) میں فرماتے ہیں:  
ولا يختصر کتابہا بنحو صلعم فانہ عادة المحرومین۔ (فتاویٰ حدیثیہ۔ ص ۱۹۶، طبع مصر)  
”درود شریف کو اختصار کر کے نہ لکھے جیسے کہ صلعم، یہ محروم لوگوں کا طریقہ ہے۔“  
سند اللحد شین امام عبدالرحمن ابوبکر جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں:

(یکرہ الاختصار علی الصلوۃ او التسلیم) مضامنی کل موضع شرعت فیہ الصلوۃ، کما فی شرح مسلم وغیرہ لقولہ، تعالیٰ صلوا علیہ وسلموا تسلیماً وان وقع ذالک فی خط فیہ الصلوۃ الخطیب وغیرہ قال حمزہ الکتانی کنت اکتب عند ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال مالک لا تتم الصلوۃ (و) یکرہ (الرمز ایہما فی الکتابہ) بحرف او بحر فین کمن یکتب صلعم بل ینکتہا بکما لہما) ویقال ان اول من رمز ہما بصلعم قطع یدہ۔

تدریب الراوی فی شرح تقریب النوار، جلد ۲، ص ۷۶، ۷۷، طبع لاہور۔

خلاصہ یہ ہے کہ درود شریف کے موقع پر صرف صلاۃ (درود) یا سلام پر اختصار نہ کرے، کیونکہ ارشاد ربانی میں صلاۃ و سلام دونوں کا حکم ہے۔ حمزہ کتابی فرماتے ہیں میں حضور اکرم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ صرف درود شریف لکھتا۔ سلام نہ لکھتا، میں خواب میں سرکار ابد سرکار ﷺ کی زیارت سے شرف ہوا۔ آپ نے فرمایا تو پورا درود شریف کیوں نہیں لکھتا۔

کتابت میں درود شریف کو اختصار کر کے ایک یا دونوں حرفوں میں (مثلاً صلعم) لکھنا مکروہ ہے، کتابت میں پورا اور مکمل درود شریف لکھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے صلعم لکھنے کی بدعت ایجاد کی اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ النوری (م ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں:

ازیں قبیل مست آنچہ بعضے کنند از اکتفا بر اشارات چنانچہ بعضے کتاب علامت صلی اللہ علیہ وسلم ”ص و م“ یا صلعم نہند و مرز علیہ السلام عین و میم کنند و علی ہذا القیاس ”جذب القلوب۔ ص ۱۹۱، طبع لاہور۔

یعنی یہ بات سخت محرومی کی دلیل اور ناپسندیدہ ہے جو بعض کاتب درود شریف کو اختصار کر کے لکھتے ہیں۔ ”صلعم یا عم“..... اس سے احتراز چاہیے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

یکرہ الرمز بالصلاۃ الرضی بالکتابہ بل ینکتب ذلک کلدہ بکمالہ

اسی طرح فتاویٰ تاتارخانیہ میں سخت حکم وارد ہوا۔ ملاحظہ ہو:

فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۸۱، جلد دہم (نصف آخر) ص ۱۷۷۔

ان نصوص کا خلاصہ یہ ہے کہ درود شریف کو اختصار کر کے رمز کے طور پر صلعم یا عم لکھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام اور اولیائے کرام عظام کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجائے بطور اختصار ”“ لکھنا بھی مکروہ ہے۔

بعض حضرات ایک اور مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اور بزرگم خویش اسے باعث اجر جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ افراد امت میں جس کے نام کا جز و حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام محمد یا احمد ہو۔ مثلاً محمد افضل یا نور احمد..... اس صورت میں کلمہ مبارک محمد یا احمد اس شخص کے نام کا جز و ہے۔ وہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی مراد نہیں..... لہذا اس پر علامت لکھنا جائز نہیں۔ اسی طرح کسی کے نام کا جز و کسی صحابی کا نام ہو یا اہل بیت کا اسم گرامی مثلاً عمر فاروق یا غلام علی تو اس پر ”رض“ یا ”عہ“ لکھنا بھی جائز نہیں کہ اب یہ نام ایک شخص کے نام کا جز و ہیں۔ یہاں کسی صحابی یا تابعی کا نام مراد نہیں۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتاویٰ رضویہ۔ جلد دہم، (نصف آخر) ص ۱۷۷۔ ☆☆☆

# سوانح اہل خبر

جن میں صلوٰۃ و سلام زیادہ مستحب و مستحسن ہے

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

ترجمہ: محمد جلال الدین قادری

رب ذوالجلال والا کرام جل وعلا نے درود و سلام کا جو حکم ارشاد فرمایا اس میں کسی وقت یا جگہ کی تخصیص نہیں فرمائی۔ اس عمومیت اور اطلاق سے علماء کرام نے یہ مسئلہ استنباط فرمایا کہ حضور شافع یوم النشو محبوب رب غفور ﷺ پر ہر وقت اور ہر جگہ (بائستثنیٰ ان موطن کے جن سے نہیں وارد ہے) بد یہ درود و سلام عرض کیا جاسکتا ہے۔ مگر علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے چند مواقع پر درود و سلام پڑھنے کو زیادہ مستحسن و مستحب فرمایا ہے۔ یہ موطن خیر اگرچہ گنتی سے باہر ہیں مگر ان میں سے چند جگہوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

- ۱۔ طہارت کے بعد
- ۲۔ تیمم کے بعد
- ۳۔ نماز میں تشہد کے بعد
- ۴۔ شافعیہ کے نزدیک دعائے قنوت کے بعد
- ۵۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد
- ۶۔ اذان کے بعد
- ۷۔ اقامت کے بعد
- ۸۔ تہجد کے لئے بیداری کے بعد
- ۹۔ وضو کے بعد
- ۱۰۔ حمد الہی کے بیان کے بعد
- ۱۱۔ تہجد پڑھنے کے بعد
- ۱۲۔ مسجد کے پاس سے گذرتے وقت
- ۱۳۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت
- ۱۴۔ مسجد سے نکلنے وقت
- ۱۵۔ جمعہ کے روز
- ۱۶۔ شب جمعہ
- ۱۷۔ نماز جمعہ کے بعد
- ۱۸۔ جمعرات کے روز
- ۱۹۔ ہفتہ کے روز
- ۲۰۔ اتوار کو
- ۲۱۔ ان ایام میں درود و شریف پڑھنے کے بارے میں احادیث وارد ہیں۔
- ۲۲۔ خطبوں میں
- ۲۳۔ دن کے ابتدائی حصہ میں
- ۲۴۔ دن کے آخری حصہ میں
- ۲۵۔ تحری کے وقت
- ۲۶۔ رسائل میں تسمیہ کے بعد
- ۲۷۔ شافعیہ کے نزدیک عید کی تکبیرات میں
- ۲۸۔ نماز جنازہ میں
- ۲۹۔ احرام میں تلبیہ کہنے کے بعد
- ۳۰۔ صفا پر
- ۳۱۔ مردہ پر
- ۳۲۔ تہلیل کے بعد



۳۲۔ تکبیر کے بعد

۳۳۔ بیت اللہ کی زیارت کے وقت

۳۴۔ حجر اسود کے استلام کے وقت

۳۵۔ طواف بیت اللہ میں

۳۶۔ ملتزم کے پاس

۳۷۔ تمام مواقع حج میں..... ان کی تعداد کتب فقہ میں بیان ہو چکی ہے۔

۳۸۔ روضہ رسول رب العالمین کے نزدیک..... کہ یہاں درود شریف پڑھنا زیادہ انوار و برکات کا باعث اور قرب خداوندی کا خاص

ذریعہ ہے۔

۳۹۔ آثار نبویہ کے مشاہدہ کے وقت..... آثار نبویہ کی تعداد کتب سیر میں موجود ہے۔

۴۰۔ مسجد قبلہ میں حاضری کے وقت

۴۱۔ مدینہ منورہ میں حاضری کے وقت

۴۲۔ وادی بدر میں حاضری کے وقت

۴۳۔ جبل احد کے مشاہدہ کے وقت

۴۴۔ بیع کے وقت

۴۵۔ فروخت کے وقت

۴۶۔ وصیت نامہ کی کتابت کے وقت

۴۷۔ ارادہ سفر کے وقت

۴۸۔ سواری پر سوار ہونے کے وقت

۴۹۔ منزل پر پہنچنے کے وقت

۵۰۔ بازار میں جاتے وقت

۵۱۔ بازار سے نکلنے وقت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما لوگوں کو بازار میں کثرت شغل بیع و شرا کے باعث مشغول پاتے، آپ تشریف لے جاتے اور حمد الہی کے بعد درود شریف پڑھتے تاکہ لوگ دیناروں کی غفلت سے باہر آئیں۔

۵۲۔ دعوت میں جاتے وقت

۵۳۔ دعوت سے پھرتے وقت

۵۴۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت

۵۵۔ کسی حاجت کے درپیش آنے پر

۵۶۔ خوف احتیاج کے وقت

۵۷۔ جانور کے بھاگ جانے کے وقت

۵۸۔ غلام کے فرار ہو جانے کے وقت

۵۹۔ کسی غم آنے پر

۶۰۔ کسی شدت و سختی آنے پر

۶۱۔ طاعون پھیل جانے کے وقت

۶۲۔ خوف غرق کے وقت

۶۳۔ کان بجنے کے وقت

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، ذکر اللہ من ذکر نبی بخیر جس نے مجھے ذکر خیر سے یاد کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا۔

۶۴۔ پاؤں سو جانے کے وقت

۶۵۔ چھینک کے وقت

۶۶۔ گم شدہ چیز یاد آنے پر

۶۷۔ مولی کھانے کے وقت

ایک حدیث میں وارد ہوا کہ جو کوئی مولی کھا کر مجھ پر فلاں درود شریف پڑھے گا، مولی کی بدبو جاتی رہے گی۔

۶۸۔ برتن سے پانی پیتے وقت

۶۹۔ گدھے کے ہنہانے کے وقت

۷۰۔ گناہ کرنے کے بعد۔۔۔۔۔ تاکہ یہ اس کا کفارہ ہو جائے

۷۱۔ دعا کے اول میں

۷۲۔ دعا کے آخر میں

۷۳۔ دعا کے درمیان

۷۴۔ کسی مسلمان سے ملاقات کے وقت

۷۵۔ کسی دوست یا مصاحب سے ملاقات کے وقت

۷۶۔ کسی اجتماع میں، متفرق ہونے سے پہلے

۷۷۔ مجلس سے برخاست ہوتے وقت۔۔۔۔۔ تاکہ غیبت سے امن میں رہے۔

۷۸۔ ہر اجتماع میں جو خدا کی رضا کی خاطر ہو۔

۷۹۔ شعائر اسلام کی ترویج کی خاطر ہر اجتماع میں۔

۸۰۔ قرآن مجید کے ختم کرتے وقت

۸۱۔ دعائے حفظ قرآن مجید میں

۸۲۔ ہر کلام کے شروع میں۔۔۔۔۔ جب کہ وہ کلام ممنوع نہ ہو۔

۸۳۔ درس دینے سے پہلے

۸۴۔ وعظ سے پہلے

۸۵۔ حدیث شریف پڑھنے سے پہلے

۸۶۔ حدیث شریف پڑھنے کے بعد

۸۷۔ خوف نسیان کے وقت

۸۸۔ جس وقت کوئی چیز اچھی معلوم ہو۔

بعض علمائے مالکیہ مقام تعجب میں درود شریف پڑھنے کو مکروہ جانتے ہیں۔

۸۹۔ درود شریف پڑھنے کی بڑی ضروری جگہ یہ ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کا ذکر شریف زبان مبارک پڑائے۔۔۔۔۔ یا سنے۔۔۔۔۔ یا لکھے

حدیث شریف میں آیا ہے:

من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکہ تستغفر له ما دام اسمی فی الكتاب جس نے میرا نام نامی کتاب میں لکھتے

وقت اس پر درود شریف لکھا فرشتے اس کے لئے اس وقت تک مغفرت کرتے رہیں گے۔ جب تک میرا اسم گرامی وہاں لکھا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الاکرم ورسولہ الاعظم سیدنا و مولانا محمد والہ واصحابہ وبارک وسلم وکرم



# آپ کو

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى خلق السموات والارض وجعل الظلمت والنور ومن على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا رسوله ونبيه وحببيه رحمة للعالمين الذى من تمسك بذيله نال سعادة الدارين ومن احب الصلوة عليه فاز فى الكونين فوزاً عظيماً. صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه واولياء امة وعلماؤه ملتة صلاة دائمة بدوام ملكه باقية ببقائه لا تنتهى لها الى يوم الدين .

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم . ان الله وملئكة يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا اصلوا عليه وسلموا تسليماً.

باب اول:

درود پاک کی فضیلت احادیث مبارکہ سے

حدیث ۱: عن عبد الله بن مسعود ؓ ان رسول الله ﷺ قال اولی الناس بی يوم القيامة اكثرهم على صلاة رسول اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔ صلى الله تعالى عليه وآله وسلم .

حدیث ۲: ان اقربکم منی يوم القيامة فى كل موطن اكثرکم على صلاة فى الدنيا .

(سعادة الدارين ص ۶۰)

قیامت کے دن ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وہ ہوگا جس نے تم میں سے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔ صلى الله تعالى عليه وآله وسلم .

حدیث ۳: عن النبي ﷺ انه قال من صلى على صلاة صلى الله عليه عشراً وكتب له عشر حسنات .

(ترمذی شریف ص ۶۳ ج ۱)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

حدیث ۴: عن انس قال قال رسول الله ﷺ من صلى على صلاة واحدة صلى الله عليه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطيئات ورفعت له عشر درجات .

(مشکوٰۃ ص ۸۶۔ دلائل الخیرات ص ۶ تفسیر مظہری ص ۴۱۲)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔ صلى الله تعالى عليه وآله وسلم .

حدیث ۵: عن ابی طلحة ان رسول الله ﷺ جاء ذات يوم والبشرى فى وجهه فقال انه جاء نى جبرئيل فقال ان ربك يقول اما يرضيك يا محمد ان لا يصلى عليك احد من امتك الا صليت عليه عشرًا ولا يسلم عليك احد من امتك الا سلمت عليه عشرًا . (نسائی، دارمی، مشکوٰۃ)

دوسری روایت میں ہے:

عن ابی طلحة ؓ قال دخلت على النبي ﷺ فلم اره اشد استبشاراً منه يومئذ ولا اطيب نفساً قلت يا رسول الله ما رايتك قط اطيب نفساً قلت يا رسول الله ما رايتك قط اطيب نفساً ولا اشد استبشاراً منك اليوم فقال ما

يضمننى وهذا جبريل (عليه السلام) قد خرج من عندى انفاً فقال قال الله تعالى من صلى عليك صلاتاً صليت عليه بها عشرًا ومحوت عنه عشر سيئات وكتبت له عشر حسنات

(القول البدیع ص ۱۰۹)

ایک اور روایت ہے:

بشر امتك ان من صلى عليك ائح فليكثر عبد من ذلك او ليقبل (ص ۱۰) وفى رواية الاصلية عليه وملا

سیدنا ابوطلحہ ؓ نے فرمایا کہ میں ایک دن دربار نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے اپنے آقا رحمت عالم ﷺ کو اتنا خوش اور ہشاش بشاش دیکھا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے سب دریافت کیا تو فرمایا میں کیوں نہ خوش اور ہشاش بشاش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبریل علیہ السلام یہ پیغام دے کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محبوب! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گنا منادوں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں، لہذا آپ اپنی امت کو اس بات کی خوشخبری سنا دیجئے اور ساتھ یہ بھی فرمادیجئے کہ اے امت اب تمہاری مرضی تم درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وذریئہ دائماً ابداً وبارک وسلم  
حدیث ۶: عن ابی بن کعب ؓ قال قلت یارسول اللہ انی اکثر الصلاۃ فکم اجعل لک من صلاتی فقال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت النصف قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت الثلثین قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک اجعل صلاتی کلها قال اذا یکفنی همک ویکفر لک ذنبک .  
(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ص ۸۶، الزواجر ص ۱۱۷)

حضرت ابی بن کعب ؓ نے فرمایا میں نے دربار نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کی (باقی اوراد و وظائف میں سے) چوتھا حصہ درود پاک پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا جتنا چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرے آقا! اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے تو میں نصف درود پاک پڑھ لوں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی میرے آقا! دو تہائی درود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ عرض کی اے آقا! تو میں سارا ہی درود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ یہ سن کر رحمت اللعالمین ﷺ نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

تفہیم: اس سے ہر کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ حبیب خدا ﷺ کو درود پاک کتنا پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت ہے۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً  
علی حبیبک خیر الخلق کلہم  
اللہم ارزقنا هذا من المہد الی اللحد برحمتک یا ارحم الراحمین .  
حدیث ۷: عن فضالۃ بن عبیدہ بینما رسول اللہ ﷺ قاعد اذ دخل رجل فصلی فقال اللہم اغفر لی وارحمنی فقال رسول اللہ ﷺ عجلت ایہا المصلی اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما ہوا اہلہ وصل علی ثم ادعہ قال ثم صلی رجل اخر بعد ذالک فحمد اللہ وصلی علی النبی ﷺ فقال لہ النبی ﷺ ایہا المصلی ادع تجب .  
(رواہ الترمذی و ابوداؤد و نسائی و مشکوٰۃ ص ۸۴)

رسول کرم ﷺ جلوسہ افروز تھے کہ ایک نمازی آیا اس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دعا مانگنا شروع کی، یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے۔ جب تو نماز پڑھا کرے تو بیٹھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کیا کر جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر دعا مانگ، پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر درود پاک پڑھا تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! تو دعا کرتی دعا قبول ہوگی۔

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ پہلے نمازی نے بغیر وسیلہ کے دربار الہی میں سوال کر دیا تھا، حالانکہ سائل کا حق ہے کہ وہ اپنی حاجت دربار خداوندی میں پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔ (مرقاۃ ص ۳۴۴ ج ۱)

حدیث ۸: عن عبد اللہ بن مسعود ؓ قال کنت اصلی والنبی ﷺ وابو بکر وعمر معہ فلما جلست بدأت بالثناء

علی اللہ تعالیٰ ثم الصلاة علی النبی ﷺ ثم دعوت لنفسی فقال النبی ﷺ سل تعطه سل تعطه۔

(رواد الترمذی، مشکوٰۃ شریف ص ۸۷)

سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی، حالانکہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر میں نے نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھ کر دعا کی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا، تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

حدیث ۹: قال رجل يا رسول الله اريت ان جعلت صلاتي كلها عليك قال اذا يكفيك الله تبارك وتعالى ما اتمك من امر الدنيا والآخرة واسناده جيد۔ (القول البدیع ص ۱۱۹)

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی ذات بابرکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لئے کافی ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ اکرم الاولین والاخرین و علی آلہ واصحابہ و بارک وسلم۔

حدیث ۱۰: عن عبد الله بن عمر و قال من صلى على النبي ﷺ واحدة صلى الله عليه وملائكته سبعين صلاة۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۸۷، القول البدیع ص ۱۰۳)

سیدنا عبد اللہ بن عمروؓ نے فرمایا جو نبی کریم ﷺ پر ایک بار درود پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں بھیجتے ہیں۔  
حدیث ۱۱: اتاني اب من عند ربي عز وجل فقال من صلى عليك من امتك صلاة كتب الله له بها عشر حسنات ومحا عنه عشر سيئات ورفع له عشر درجات و رد عليه مثلها۔ (جامع صغير ص ۷ ج ۱)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ کا امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس امتی کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس درود پاک کی مثل اس پر رحمت بھیجتا ہے۔

اللهم صل وسلم وبارك على نبيك المصطفى ورسولك المجتبي وعلی آلہ واصحابہ بعدد كل ذرة مائة الف مرة۔

حدیث ۱۲: عن انس ؓ قال قال رسول الله ﷺ صلوا على فان الصلوة على كفارة لكم وزكاة فمن صلى على صلاة صلى الله تعالى عليه عشرًا۔ (القول البدیع ص ۱۰۳)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھو، کیونکہ مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی سہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

حدیث ۱۳: اكثر والصلاة على فان صلاتكم مغفرة لذنوبكم واطلبوا الى الدرجة والوسيلة فان وسيلتي عند ربي شفاعة لكم۔ (جامع صغير ص ۵۴ ج ۱)

مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لیے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔

اللهم صلی علی سیدنا محمد و بارک و سلم

حدیث ۱۴: زينوا مجالسكم بالصلاة على فان صلاتكم على نور لكم يوم القيامة (جامع صغير ص ۲۸ ج دوم)  
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم اپنی مجالس کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا۔

اللهم صلی علی حبیبک النبی الامی و آلہ واصحابہ و سلم

حدیث ۱۵: عن ابی هريرة ؓ ان رسول الله ﷺ قال للمصلي على نور على الصراط و من كان على الصراط من اهل النور لم يكن من اهل النار (دلائل الخیرات ص ۹ مطبع کانپور)

نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ رحمۃ اللعلمین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔  
تقریح: یہ وہی نور ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے:

یوم تری المومنین والمومنات یسعی نورہم بین یدیہم و بایمانہم بشر اکم الیوم جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ذالک ہو الفوز العظیم۔

جس دن دیکھے گا تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان کا نور ان کے آگے، ان کے دائیں دوزخ سے نور عطا ہوگا اور فرمایا جائے گا تمہارے لئے آج جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔  
حدیث ۱۶: ان انجلکم یوم القیامۃ من اھوالہا و مواظبہا اکثرہم علی صلاۃ اور قول البدیع میں اتنا مزید ہے:

انہ کان فی اللہ و ملتکبہ کفایۃ اذ یقول ان اللہ و ملتکبہ یصلون علی النبی الایۃ فامرو بذالک المومنین لیحبہم علیہ (القول البدیع ص ۱۳۱)

اے لوگو! بے شک تم میں سے قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا ہوگا۔  
ہاں ہاں! اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود پاک بھیجنا ہی کافی تھا، مگر ایمان والوں کو درود پاک پڑھنے کا حکم اس لئے دیا تاکہ انہیں ان کا اجر عطا کیا جائے۔

اللہم صل و سلم و بارک علی رسولک المرتضیٰ و حبیبک المصطفیٰ و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ اجمعین۔

حدیث ۱۷: لیردن علی الحوض اقوام ما اعرفہم الا بکثرة الصلاۃ علی (کشف الغمہ ص ۲۷۱، شفا شریف ص ۶ ج ۲، القول البدیع ص ۱۲۳)

قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انہیں درود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔  
الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و سلم۔  
اے میرے عزیز! اس وقت کو یاد کر جب سورج بالکل ہی قریب ہوگا، زمین دھکے دھکے ہوئے کوئلے کی طرح تپ رہی ہوگی، سر چھپانے کی جگہ نہ ہوگی، پینے کو پانی نہ ہوگا، انسان کو اپنا ہی پسینہ لگام کی طرح منہ تک چڑھا ہوگا۔ وہاں ہمارے آقا ﷺ حوض کوثر پر امت کو پانی پلاتے ہوں گے۔ وہاں پر دنیا میں درود پاک پڑھنے والوں پر خاص عنایت ہوگی۔ امت کے والی ﷺ درود پاک پڑھنے والوں کو دور سے ہی دیکھ کر بلائیں گے! آؤ آؤ!

انا اعطینک الکوتر

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے

آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے

لطف وہاں فرماتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا، بیٹھا بیٹھا

پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

جلدی آؤ! میں شفیق امت تمہارے انتظار میں کھڑا ہوں۔ آؤ حوض کوثر سے ٹھنڈا ٹھنڈا، بیٹھا بیٹھا پانی پو۔ یہ وہ حوض کوثر ہے جس نے ایک گھونٹ پیا پھر دیکھی پیاسا نہ ہوگا۔ صلی اللہ تعالیٰ علی نبی الرحمة شفیع الامۃ کاشف النعمہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

ہاں ہاں جس خوش نصیب کو حوض کوثر سے پانی کا ٹھونٹ مل گیا قیامت کی گری اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ دنیا کی گری کس شمار میں ہے۔ چنانچہ شواہد اہل حق میں ہے، حضرت شیخ ابوعبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ جب میں حج کرنے گیا تو وہاں مجھے ایک آدمی ملا، اس نے بیان کیا کہ مجھے پیاس کبھی نہیں لگتی اور میں پانی نہیں پیتا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا ہاں اس کا سبب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں پھر بتایا کہ میں اہل حلہ سے ہوں اور اس سے پہلے میری عقیدت حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کے ساتھ نہیں تھی۔ میں ایک رات سویا تو خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ نہایت کرب اور پریشانی میں سرگرداں ہیں اور شدت پیاس میں مبتلا ہیں۔ مجھے بھی بے حد پیاس لگی تھی۔ لوگ ایک طرف جا رہے تھے میں بھی ادھر کو چل دیا۔ آگے بڑھا تو حوض کوثر آ گیا۔ اس کے چاروں کونوں پر صحابہ کبار بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک کو نے پر حضرت صدیق اکبر ہیں، دوسرے پر حضرت فاروق اعظم ہیں، تیسرے پر حضرت عثمان ذوالنورین ہیں اور چوتھے پر حیدر کرار حضرت علی ہیں (رضی اللہ عنہم) اور وہ لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے سوچا مجھے دوسروں سے کیا غرض، میں تو اپنے علی سے پانی پیوں گا کیوں کہ میری ساری عقیدت تو انہیں سے ہے۔ جب میں حیدر کرار ﷺ کے سامنے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک نظر دیکھا اور میری طرف سے چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا پھر میں مجبوری کی حالت میں بادل خواستہ حضرت صدیق اکبر ﷺ کے پاس آیا، آپ نے بھی چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا، پھر حضرت فاروق اعظم ﷺ کے پاس آیا انہوں نے بھی ایسا ہی کیا، پھر حضرت عثمان ذوالنورین ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی میرے ساتھ یہی سلوک کیا، پھر جب میں ہر طرف سے مایوس و نا کام ہو کر پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگا تو مجھے سرور عالم محسن اعظم ﷺ نظر آ گئے جو کہ اپنی امت کو حوض کوثر کی طرف بھیج رہے تھے، میں بھی حاضر خدمت ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سخت پیاس لگی ہوئی ہے اور مولا علی ﷺ کے پاس حاضر ہوا تھا کہ مجھے پانی پلائیں، مگر انہوں نے مجھ سے اپنا چہرہ ہی پھیر لیا، اسی طرح فاروق اعظم، صدیق اکبر اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے میری طرف توجہ نہیں کی۔ یہ سن کر حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پیارے علی تجھے پانی کیوں پلاتے، جبکہ تیرے سینے میں میرے صحابہ کرام کا بغض موجود ہے۔ اس جواب پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں تو بہ کروں تو پھر؟ اس گزارش پر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں اگر تو تو بہ کرے اور مسلمان ہو جائے، تو میں تجھے حوض کوثر کا پانی پلاؤں گا جس کے بعد تو کبھی پیاس نہ ہوگا تو میں نے رسول اکرم ﷺ کے دست شفقت پر تو بہ کی اور اسلام قبول کیا، پھر امت کے والی ﷺ مجھے حوض کوثر پر لائے اور اپنے دست کرم سے مجھے جام کوثر عطا فرمایا جس سے میں سیراب ہو گیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ زماں بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی، پھر میں اپنے اہل و عیال کے پاس گیا اور سب سے بیزاری ظاہر کر دی۔ سوائے ان احباب کے جنہوں نے یہ سن کر تو بہ کر لی اور اس نظریے سے رجوع کر لیا۔ (شواہد اہل حق فی الاستقاضۃ سید الخلق ص ۵۳۹)

اس واقعہ کی تصدیق و تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جس کو حضرت انس رضی اللہ عنہ صحابی نے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میرے حوض کوثر کے چار رکن ہیں، ایک رکن میرے پیارے ابوبکر کے قبضہ میں ہوگا، دوسرا رکن میرے پیارے فاروق کے قبضہ میں، تیسرا رکن میرے پیارے عثمان کے قبضہ میں اور چوتھا رکن میرے پیارے علی کے قبضہ میں ہوگا (رضی اللہ عنہم)۔ لہذا جو شخص ابوبکر سے توجہ کرے لیکن عمر سے بغض رکھے، اسے ابوبکر پانی نہ پلائیں گے اور جو عمر سے محبت رکھے اور ابوبکر سے بغض رکھے، اسے عمر پانی نہیں دیں گے اور جو عثمان سے محبت کرے مگر علی سے بغض رکھے اسے عثمان پانی نہیں دیں گے اور جو علی سے محبت رکھے اور عثمان سے بغض رکھے اسے علی ہرگز پانی نہیں پلائیں گے اور جس نے ابوبکر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس نے اپنے دین کو درست کر لیا اور جس نے عمر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس کا راستہ واضح ہو گیا اور جس نے عثمان کے حق میں اچھی بات کہی، وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہو گیا اور جس نے علی کے حق میں اچھی بات کہی، گویا اس نے مضبوط کڑا اتھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور جس نے میرے صحابہ کرام کے بارے میں اچھی بات کہی، وہ مومن ہے۔ (رضی اللہ عنہم) (شواہد اہل حق ص ۵۳۹)

اللھم صل و سلم و بارک علی سید الابرار و النبی المختار و علی آلہ و اصحابہ الاخیار و الحمد للہ رب العالمین۔ حدیث ۱۸: عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی فی یوم الف مرۃ لم یمت حتی یروی مقعدہ من الجنة (القول البدیع ص: ۱۴۶، جلا الاہتمام ص: ۲۷، الترغیب والترہیب ص: ۵۰۱، کشف الغمہ ص: ۲۷۱)

جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار بار درود پاک پڑھا، وہ مرے گائیں، جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جائے رہائش) نہ دیکھ لے گا۔ تشریح: سبحان اللہ! کتنا بڑا انعام ہے۔ اے عزیز ذرا علیحدہ بیٹھ کر غور کر کہ جنت کتنی اعلیٰ نعمت ہے۔ ساری دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے۔ ایک پلڑے میں رکھی جائے اور جنت کا ایک رومال ایک پلڑے میں رکھا جائے تو رومال ہی ذرا قیمتی نکلے گا۔ اللہ کریم ہم سب کو

زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بجاء حبیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم .

حدیث ۱۹: من صلی علی عسراً صلی اللہ علیہ مائة ومن صلی علی مائة صلی اللہ علیہ الفا ومن زاد صباية وشوقاً کنت له شفیعاً وشہیداً يوم القيامة. (القول البدیع ص ۱۰۳)

جس نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجتہد و شوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔

تشریح: سبحان اللہ! کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے ایمان کی گواہی امت کے والی شفیع المذنبین رحمۃ اللہ علیہ دیں اور اس کی شفاعت کی بھی ذمہ داری اٹھائیں۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ وآلہ واصحابہ وسلم .

برکہ باشد عامل صلواتہم

آتش دوزخ شود بروے حرام

حدیث ۲۰: من صلی علی صلاة واحدة صلی اللہ علیہ عسراً ومن صلی علی عسراً صلی اللہ علیہ مائة ومن صلی علی مائة کتب اللہ بین عینیہ برأۃ من النفاق وبرأۃ من النار واسکنہ يوم القيامة مع الشہداء. (القول البدیع ص ۱۰۳ الترغیب والترہیب ص ۳۹۵ ج ۲)

جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی حبیبک المصطفیٰ وعلی آلہ وسلم۔

حدیث ۲۱: عن عبد الرحمن بن عوف قال کان لا یفارق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منا خمسة او اربعة من اصحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لما ینو بہ من حوائجہ باللیل والنهار قال فجتتہ وقد خرج فاتبعته فدخل حائطاً من حیطان الاسواف فضلی فسجد فاطال السجود فیکبت وقلت قبض اللہ روحہ فرفع راسہ فدعانی فقال ما لک فقلت یا رسول اللہ اطلت السجود فقلت قبض اللہ روح رسولہ لا اراه ابداً قال فسجدت شکراً لربی فیما اہلانی ای انعم علی فی امتی من صلی علی صلاة من امتی کتب اللہ له عشر حسنات ومحا عنه عشر سیات۔

(القول البدیع ص ۱۰۵، الترغیب والترہیب ص ۳۹۵)

حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام دن رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور حضور سے جدا نہیں ہوتے تھے تا کہ سید عالم ﷺ کی ضروریات میں خدمت کی جائے۔ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ اپنے دولت خانہ سے باہر نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہوا، حضور ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں حضور اکرم ﷺ نے نماز پڑھی اور سر جہدے میں رکھا اور جہدہ اتنا لمبا کیا کہ میں روئے لگ گیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارکہ قبض کر لی ہے، پھر سر کا رکھنے سے سر مبارک اٹھایا اور مجھے بلا کر فرمایا تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اتنا لمبا جہدہ کیا کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کی روح مبارکہ کو قبض فرمایا۔ اب میں حضور ﷺ کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گا، تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھ پر میرے رب کریم نے انعام کیا تو میں نے جہدہ شکر ادا کیا ہے۔ انعام یہ ہے کہ میری امت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی رسولک المختار سید الابرار وعلی آلہ واصحابہ الاخیار .

حدیث ۲۲: عن انس ؓ قال خرج النبی ﷺ یبرز دفلم یجد احداً یتبعہ ففرع عمر فاتبعہ بمطهرة یعنی داوة فوجدہ ساجداً فی شربة فتنخی عمر فجلس وراہ حتی رفع راسہ قال فقال احسنت یا عمر حین وجدتنی ساجداً ففصحیت عنی ان جبرئیل اتانی فقال من صلی علیک واحداً صلی اللہ علیہ عسراً ورفعه عشر درجۃ اخرجہ

نبی اکرم ﷺ باہر فضا کی طرف تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا۔ حضرت عمرؓ دیکھ کر گھبرائے اور لوٹنے لکر پیچھے ہوئے، تو دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ ایک بالا خانہ میں سر سنجو دیں۔ حضرت عمرؓ پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکارِ دو عالم ﷺ نے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا اے عمر! تو نے بہت اچھا کیا جبکہ تو مجھے سر سنجو دو دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب جو کوئی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ اس حدیث پاک کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الادب المفرد میں نقل کیا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وازواجه الطاهرات امہات المؤمنین وذریاتہ الی یوم الدین والحمد للہ رب العلمین۔

حدیث ۲۳: عن عمر بن الخطابؓ قال قال رسول اللہﷺ من صلی علی صلاۃ اللہ علیہ عشرًا فلیقل عبد اولیکثر۔ (القول البدیع ص ۱۰۷)

سیدنا فاروق اعظمؓ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔

مولای صل وسلم دانمًا ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حدیث ۲۴: عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ان النبیﷺ قال من صلی علی کتب اللہ بها عشر حسناتٍ ومحا عنه بها عشر سیئاتٍ ورفعه بها عشر درجاتٍ وکن له عدل عشر رقاب

(القول البدیع ص ۱۰۸، الترغیب والترہیب ص ۳۹۶ ج ۲)

حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس درود پاک کے بدلے اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۲۵: عن عامر بن ربیعۃؓ قال سمعت رسول اللہﷺ یخطب ویقول من صلی علی صلاۃ لم تنزل الملائکۃ تصلی علیہ ما صلی علی فلیقل عبد منکم اولیکثر۔ (القول البدیع ص ۱۱۳)

حضرت عامر بن ربیعہؓ صحابیؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے دورانِ خطبہ فرماتے سنا ”بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ ونبیہ وخیلہ رحمۃ للعلمین وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حدیث ۲۶: عن ابی بکر الصدیقؓ قال سمعت رسول اللہﷺ یقول من صلی علی کنت شفیعہ یوم القیامۃ۔ (القول البدیع ص ۱۱۴)

سیدنا صدیق اکبرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے میں اس کی قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی حبیبک المختار سید الابوار وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین۔ والحمد للہ رب العلمین۔

حدیث ۲۷: عن ابی کاہلؓ قال قال رسول اللہﷺ یا ابا کاہل من صلی علی کل یوم ثلاث مراتٍ وکل لیلۃ ثلاث مراتٍ حباً لی وشوقاً الی کان حقاً علی اللہ ان یغفر له ذنوبہ تلک اللیلۃ وذلک الیوم۔

(القول البدیع ص ۱۱۷، الترغیب والترہیب ص ۵۰۲ ج ۲)

سیدنا ابوکاہلؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا اے ابوکاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور رات کو تین تین بار میری محبت اور میری

طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔

صلی اللہ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کل یوم وليلة مائة الف مرة الى يوم الدين۔  
حدیث ۲۸: عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ من سره ان یلقى اللہ راضیا فلیکثر الصلاة علی۔  
(القول البدیع ص ۱۳۲، کشف الغمہ ص ۲۷۱، سعادة الدارين ص ۷۹)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربار الہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہئے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔

اللہم صلی وسلم وبارک علی حبیبک الامین ورسولک الکریم وعلی آلہ واصحابہ کثیرا کثیرا کثیرا والحمد للہ رب العلمین۔

حدیث ۲۹: اذا نسیت شيئا فصلوا علی تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (سعادة الدارين ص ۷۷)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو، انشاء اللہ تعالیٰ یاد آجائے گی۔

فائدہ: باوثوق ذرائع سے فقیر تک یہ بات پہنچی کہ حضرت خواجہ خواجگان قاضی محمد سلطان عالم میرپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بارگشت میں علمائے کرام آتے اور مسائل علمی پر گفتگو ہوتی اور آپ فرماتے مولوی صاحب اس کتاب سے یہ مسئلہ تلاش کرو، جب بسیار ورق گردانی کے باوجود مسئلہ نہ ملتا تو آپ کتاب کو اپنے دست مبارک میں لیتے اور کتاب بند کر کے درود پاک پڑھتے اور پھر کتاب کھول کر علماء کرام کے سامنے رکھ دیتے تو وہی مسئلہ نکلتا جس کی تلاش ہوتی تھی۔

فالحمد للہ رب العلمین والصلاة والسلام علی حبیبہ اطیب الطیبین اطہر الطاہرین اکرم الاولین والاخرین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

حدیث ۳۰: اکثر وامن الصلاة علی لان اول ما تسئلون فی القبر عنی

(سعادة الدارين ص ۵۹، کشف الغمہ ص ۲۶۹)

”اے میری امت مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔“

تقریباً: اس مقام پر اولیت کو اہمیت کے معنی میں لیا جائے تو مطلب واضح ہو جاتا ہے یعنی قبر میں منکر نکیر جتنے سوال کریں گے ان میں سے اہم سوال میرے متعلق ہوگا اور حضور ﷺ نے درود پاک کی کثرت کی تاکید اس لئے فرمائی کہ درود پاک کی کثرت سے نبی اکرم ﷺ کی محبت اور عظمت درود پاک پڑھنے والے کے دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اور وہاں محبوب کبریا ﷺ کی پہچان محبت و عظمت کی بنا پر ہوگی۔ اسی لیے حدیث پاک میں فرمایا کہ جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ منکر نکیر کے سوال کے جواب میں بلا تجھک اور برملا کہے گا ہذا محمد جاءنا بالبینات یعنی اے فرشتو! یہی تو میرے آقا ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ ہے۔ یہی آقا ہمارے پاس روشن دلیلیں لے کر تشریف لائے تھے، منکر نکیر کہیں گے بے شک تو کامیاب ہوا۔ ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا، ہم کنسومة العروس اور وہ منافق جس کا دل محبت و عظمت مصطفیٰ ﷺ سے خالی ہوگا، جب اس سے منکر نکیر سوال کریں گے کہ تو ان کو پہچانتا ہے تو وہ کہے گا۔ ”ہا ہا لا ادری کنت اقول ما یقول الناس“ ہائے ہائے میں ان کو نہیں جانتا، دنیا میں لوگ ان کو جو کچھ کہتے تھے میں بھی کہا کرتا تھا، اس جواب کو سن کر فرشتے کہیں گے ہاں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا، پھر اس پر قبر کا عذاب مسلط کر دیا جائے گا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو باعث ایجاد عالم نور محمد خرم آدم وبنی آدم ﷺ کی عظمت اور رفعت شان سن کر دل میں کڑھتے رہتے ہیں اور اگر کہیں مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و شان کا جلسہ ہو تو جب تک جوانی جلسہ نہ کریں، ان کو چین نہیں آتا۔ بخاری شریف ہاتھ میں لیے منبر پر چڑھ کر ہرزہ سرائی کرتے ہیں، اگر نبی کو علم غیب ہوتا تو یہ کیوں ہوا؟ وہ کیوں ہوا؟ اگر نبی کو اختیار ہوتا تو امام حسین ﷺ کو کیوں نہیں بچا لیا۔ حضرت عثمان ﷺ کو کیوں نہ بلوائیوں سے چھڑوا لیا وغیرہ وغیرہ۔ بھائی! دنیا میں تو پھونکا کچا کی چل جائے لیکن اگر قبر میں جواب دینا پڑ گیا تو کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہوش عطا فرمائے۔ وہو نعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

لیکن ایسی نصیحت وی غرض قبول کرے گا جس کے نصیب اچھے ہوں، قسمت بہت بلند ہو جیسے کہ بعض علماء کرام بیان فرماتے ہیں ایک وقت دو مولوی صاحبان کے درمیان مناظرہ منعقد ہوا۔ مناظرہ طول پکڑ گیا، کئی دن لگ گئے، ایک دن جب صبح صبح دونوں مولوی صاحبان مناظرہ کے لئے آئے تو آٹھ منٹے سبج لگ گئے ایمان اور محبت والے مولوی صاحب نے اس دن کی پہلی تقریر میں فرمایا: لوگو! بات سنو!



مناظرہ کا انجام جو ظاہر ہوگا وہ اپنی جگہ ہے لیکن اپنی اپنی قسمت کو دیکھو مجھے سات دن ہو گئے، مجھے آرام، سکون میسر نہیں، دن بھر مناظرہ کرتا ہوں اور رات بھر ورق گردانی کرتا ہوں۔ کتاہیں دیکھتا ہوں کہ کہیں مجھے رسول اکرم ﷺ کے کمالات کی، حضور انور ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی، اختیاری، شفاعت کی کوئی بات، کوئی اعجازی شان ملے، میں اسے جمع کرتا ہوں اور یقیناً میرا مقابل بھی رات بھر نہیں سوتا ہوگا وہ بھی یوں ہی ورق گردانی کرتا ہوگا، لیکن وہ تنقیص کی باتیں تلاش کرتا ہوگا کہ کہیں سے کسی کتاب میں مجھے یہ مل جائے کہ حضور کو فلاں بات کا علم نہیں تھا، حضور کو فلاں بات کا اختیار نہیں تھا وغیرہ وغیرہ، کیوں کہ اس نے مناظرہ میں میرے سوالوں کا جواب دینا ہوتا ہے۔ مسلمان بھائیو! غور کرو قسمت کس کی اچھی ہے جو حبیب خدا ﷺ کے کمال تلاش کرے اس کی، یا اس کی جو اس باعث ایجاد عالم، رحمت دو عالم ﷺ کی ذات گرامی کے لئے عیب تلاش کرے۔ (العبد ذبا للہ) جب اتنی بات کہی اور یہ بات دوسرے مناظر مولوی صاحب نے سنی تو اس کی قسمت جاگ اٹھی اور اعلان کر دیا، لوگو! سنو واقعی یہی بات ہے مجھے آرام کرنا، سونا، کھانا پینا بھولا ہوا ہے۔ میں حضور ﷺ کی ذات پاک کے لئے عیب اور تنقیص کی باتیں ہی تلاش کرتا رہا۔ مجھ جیسا بد قسمت کون ہے؟ لہذا میں اعلان کرتا ہوں کہ میں جھوٹا، میرا عقیدہ جھوٹا اور آج سے میں اس جھوٹے مذہب سے چکی تو بہ کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی کئی اور خوش قسمت لوگ بھی تائب ہو گئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وهو الموفق وصلى الله تعالى عليه وآله واصحابه وسلم۔

حدیث ۳۱: ذکر فی بعض الاخبار مکتوب علی ساق العرش من اشتاق الی رحمته ومن سألنی اعطیته ومن تقرب الی بالصلاة علی محمد غفرت له ذنبه ولو کانت مثل زبد البحر۔ (دائل الخیرات ص ۱۳ مطبع کانپور)

بعض روایتوں میں ہے کہ ساق عرش پر لکھا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو میں اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب پر درود پاک پڑھ کر میرا قرب چاہے میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندر کی کی جھاگ کے برابر ہوں۔

اللهم صل وسلم وبارک علی حبیبک المختار سید الابرار وعلی آلہ واصحابہ الاخیار۔

حدیث ۳۲: قال رسول الله ﷺ من قال اللهم صلی علی محمد و انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القيامة وجبت له شفاعتی

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص یوں درود پاک پڑھے ”اللهم صلی محمد و انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القيامة“ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۳۳: ما من عبد بن متحابین یستقبل احدہما صاحبہ فیصافحان ویصلیان علی النبی ﷺ لم ینفرقا حتی یغفر لہما ذنوبہما ما تقدم فہما منہم وما تاخر۔

(نزہۃ الناظرین ص ۳۱، سعادة الدارين ص ۷۷، الترغیب والترہیب ص ۵۰۴، الزواہد ص ۱۱۷)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے گلے چپکے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اللهم صل علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ وسلم تسلیماً۔

حدیث ۳۴: عن زید بن ثابت ؓ قال خرجنا مع رسول الله ﷺ حتی وقفنا فی مجمع طرق فطلع اعرابی فقال السلام علیک یا رسول اللہ ورحمته وبرکاتہ فقال وعلیک السلام ای شئی قلت حین جئتنی قال قلت اللهم صل علی محمد حتی لا یبقی صلاة اللهم بارک علی محمد حتی لا یبقی بركة اللهم سلم علی محمد حتی لا یبقی سلام اللهم ارحم محمدًا حتی لا یبقی رحمة فقال ﷺ انی اری الملائكة قد سدوا لافق۔ (سعادة الدارين ص ۶۲)

حضرت زید صحابی ؓ نے فرمایا ایک دن حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہم باہر نکلے، جب ہم ایک چوراہے پر کھڑے ہوئے تو ایک اعرابی آیا اس نے سلام عرض کیا، رسول اکرم ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا اے اعرابی جب تو آیا تھا تو تو نے کیا پڑھا تھا، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فرشتوں نے آسمانوں کے کناروں کو بھرا ہوا ہے۔ اعرابی نے عرض کیا حضور ﷺ میں نے یہ درود پاک پڑھا تھا: اللهم صل علی محمد حتی لا یبقی صلاة اللهم بارک علی محمد حتی لا یبقی بركة اللهم سلم علی محمد حتی لا یبقی سلام اللهم ارحم محمدًا حتی لا یبقی رحمة۔

حدیث ۳۵: عن عبد الرحمن بن سمرة ؓ قال خرج علينا رسول الله ﷺ فقال انی رأیت البارحة عجبًا رأیت رجلاً من امتی یزحف علی الصراط مرةً ویحبو مرةً ویعلق مرةً فجاءته صلاتہ علی فاحذت ببیدہ فاقامته علی

حضرت عبدالرحمن بن سرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سرور عالم ﷺ تشریف لائے تو فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا، میں نے دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط پر سے گزرنے لگا، کبھی وہ چلتا ہے، کبھی گرتا ہے، کبھی لٹک جاتا ہے، تو اس کا مجھ پر درود پاک پڑھا ہوا آیا اور اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اس کو پار کر دیا۔ اللھم صل وسلم وبارک علی الحبيب الملیب الحسب المحبیب النبی الامی الکریم القریب وعلی آلہ واصحابہ اجمعین یا روف یا مجیب .

مشکل جو سرپا پڑی، تیرے ہی نام سے ٹٹی

مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام

حدیث ۳۶: الصلاة علی نور لکم یوم القیامة عند ظلمة الصراط ومن اراد ان یکمال له بالمکیال الاوفی یوم القیامة فلیکثر من الصلاة علی (سعادة الدارين ص ۶۸)

اے میری امت تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لئے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے گا کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔

بر محمدی رسا من صد سلام

آں شفیق مجرماں یوم القیام

صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۳۷: صلاتکم علی محرزہ لدعائکم ومرضاۃ لربکم وزکاة اعمالکم (سعادة الدارين ص ۶۸)

اے میری امت! تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لئے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔

سلام علیک اے نبی مکرم

مکرم تر از آدم و نسل آدم

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین.

حدیث ۳۸: کان لا یجلس بین النبی ﷺ و بین ابی بکر ﷺ احد فجاء رجل یوماً فاجلسه علیہ الصلوۃ والسلام بینہما فعجب الصحابة من ذلك فلما خرج قال النبی ﷺ هذا یقول فی صلاحہ علی اللھم وصل علی محمد کما تحب وترضی له او نحو ذلك . (سعادة الدارين ص ۷۳)

شاہ کوئین اور حضرت صدیق اکبر رحمہ اللہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے اسے اپنے اور صدیق اکبر رحمہ اللہ کے درمیان بٹھالیا، اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے، جب وہ چلا گیا تو حضور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا یہ میرا امتی ہے، جب مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے: اللھم صل علی محمد کما تحب وترضی له او کما قال ﷺ

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے سب کچھ جانتے ہیں اور ہر ایک کے عمل کی خبر رکھتے ہیں، چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اپنی تفسیر عزیزی میں زیر آیت ”و یكون الرسول علیکم شہیدا“ تحریر فرماتے ہیں:

تمہارے رسول قیامت کے دن تم پر اس وجہ سے گواہی دیں گے، کیوں کہ وہ نور نبوت سے ہر زیندار کے مرتبے کو جانتے ہیں کہ میرا فلاں امتی کس منزل پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس جواب کی وجہ سے ترقی نہیں کر سکا، لہذا وہ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں، تمہارے نیک و بد اعمال کو بھی جانتے ہیں۔ اور وہ ہر کسی کے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں۔

(تفسیر عزیزی فارسی سورہ بقرہ ص ۵۱۸)

اسی لیے عارف رومی قدس سرہ نے فرمایا:

در نظر بودش مقامات العباد

لا جرم نانش خدا شاہد نہاد

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کو قرآن پاک میں اس لئے شاہد فرمایا ہے کہ ان کی نظر میں ساری امت کے مقامات (درجات) ہیں۔ اس مسئلہ کی تفصیل دیکھنا ہو تو فقیر کے رسالہ ”الیواقیت والحوابر“ کا مطالعہ کریں۔

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ وسلم صلاۃً وسلاماً علیک یا رسول اللہ۔

حدیث ۳۹: عن سمرة ؓ قال کنا عند رسول اللہ ﷺ اذ جاءه رجل فقال یا رسول اللہ ما اقرب الاعمال الی اللہ تعالیٰ قال صدق الحدیث واداء الامانة قلت یا رسول اللہ زدنا قال صلاۃ اللیل وصوم الہواجر قلت یا رسول اللہ زدنا قال کثرة الذکر والصلاۃ علی تفقر قلت زدنا قال من ام قوماً فلیخفف فان فیہم الکبیر والعلیل والصغیر (القول البدیع ص ۱۲۹، سعادت الدارین ص ۱۱۳)

حضرت سرہ ﷺ نے فرمایا ہم دربار نبوت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے قریب تر اعمال کیا ہیں! فرمایا بچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا۔ عرض کیا گیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا تہجد کی نماز اور گرمیوں کے روزے، پھر میں نے عرض کیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا ذکر الہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر درود پاک پڑھنا تنگدستی کو دور کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا جو کسی قوم کا امام بنے تو ہلکی نماز پڑھے۔ کیوں کہ مقتدیوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں، بیمار بھی، بچے بھی اور کام کاج والے بھی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الروف الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین .

حدیث ۴۰: من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ یستغفرون له ما دام اسمی فی ذلک الکتاب

(سعادت الدارین ص ۸۳، نزہۃ الناطقین ص ۳۱)

جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا، تو جب تک میرا نام (مبارک) اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ .

حدیث ۴۱: من کتب عنی علماً فکتب معہ صلاۃً علی لم یزل فی اجر ما قرئ ذلک الکتاب

(سعادت الدارین ص ۸۳)

جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی خیر البریۃ وسید العلمین الفضل الخلق ورحمة اللعالمین علی آلہ واصحابہ واولیاء امۃ وعلماء ملتہ الیوم الدین .

حدیث نمبر ۴۲: یحشر اللہ اصحاب الحدیث واهل العلم یوم القیامۃ وحبرہم خلوق یفوح فیقفون بین یدی اللہ

تبارک وتعالیٰ فیقول لہم طالما کنتم تصلون علی نبی انطلقو بہم الی جنۃ . (سعادت الدارین ص ۷۷)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ محدثین کرام اور علماء دین کو انھارے گا اور ان کی سیابی مہکتی خوشبو ہوگی، وہ دربار الہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم عرصہ دراز تک میرے حبیب پر درود پاک پڑھتے رہتے تھے۔ فرشتوں کو جنت میں لے جاؤ۔

اللہم صل وسلم وبارک علی اکرم الاولین والآخرین وعلی آلہ واصحابہ کلما ذکرک و ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک و ذکرہ الغافلون .

حدیث ۴۳: جاء رجل الی النبی ﷺ فشکا الیہ الفقر وضیق العیش والمعاش فقال له رسول اللہ ﷺ اذا دخلت

منزلک فسلم ان کان فیہ احد اولم یکن فیہ احد ثم سلم علی و اقر اقل هو اللہ احد مرة واحدة ففعل الرجل فا

دار اللہ علیہ الوزق حتی افاض علی جیرانہ وقرابانہ . (القول البدیع ص ۱۲۹، سعادت الدارین ص ۶۳)

ایک شخص نے دربار نبوت میں حاضر ہو کر تفریق اور تنگی معاش کی شکایت کی تو اس کو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو السلام علیکم کہہ چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر سلام عرض کرو والسلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ اور ایک مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھ۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کھول دیا، حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچا۔

الصلاة والسلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته .

حدیث ۴۴: عن الحسن البصري ؓ قال قال رسول الله ﷺ من قرأ القرآن وحمد ربه وصلى على النبي ﷺ فقد التمس الخير من مظانه۔ (القول البدیع ص ۱۳۰)  
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن حکیم پڑھا اور اپنے رب کریم کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اس نے خیر کو اس کی جگہوں سے ڈھونڈ لیا۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حدیث ۴۵: من صلی علی فی یوم خمسين مرة صافحة يوم القيامة . (القول البدیع ص ۱۳۶)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر دن بھر میں پچاس بار درود پاک پڑھے، قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔

صلی اللہ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم.

حدیث ۴۶: لكل شئ طهارة وغسل وطهارة قلوب المؤمنين من الصداق الصلاة علی ﷺ (القول البدیع ص ۱۳۵)

ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کی زنگ سے طہارت مجھ پر درود پاک پڑھنا ہے۔

صلی اللہ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم.

حدیث ۴۷: عن علی بن ابی طالب ؓ ان رسول الله ﷺ قال من صل علی صلاة کتب الله له قیراطاً والقیراط مثل احد.

(القول البدیع ص ۱۱۸)

حضرت مولیٰ علی شیر خدا ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک

قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

اللهم صل وسلم وبارک حبیبک المجتبیٰ ورسولک المرتضیٰ وعلی آلہ واصحابہ واهل بیتہ اجمعین.

حدیث ۴۸: قال النبی ﷺ من اکثر الصلاة علی فی حیاته امر الله تعالیٰ جمیع المخلوقات ان یستغفرو له عند مماته.

(نزہۃ المجالس ص: ۱۱۰، ج: ۲)

فرمایا شیخ المذنبین ﷺ نے جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو فر

مائے گا اس بندے کے لئے استغفار کرو، بخشش کی دعائیں کرو۔

اللهم صل وسلم وبارک حبیبک ورسولک وصفیک وخلیک وعلی آلہ واصحابہ بعدد رمل الصحاری

والقفار وبعد اوراق الاشجار وبعد قطر الاقطار الیٰ مطار الیٰ یوما القرار.

حدیث: ۴۹: ان جبرائیل علیہ السلام قال النبی ﷺ ان الله تعالیٰ قد اعطاک قبة فی الجنة عرضها ثلاثمائة عام

قد حفتها ریح الکرامة لا یدخلها الا من اکثر الصلاة علیک . (نزہۃ المجالس ص ۱۱۱)

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں ایک قبة عطا کیا ہے جس کی چوڑائی تین سو سال کی

مسافت ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قبة مبارکہ میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو حضور ﷺ کی ذات گرامی پر

کثرت سے درود پاک پڑھتے ہیں۔

اللهم صل وسلم وبارک علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کلما ذکرک و ذکرہ

الذاکرون و کلما غفل عن ذکرک و ذکرہ الغافلون

حدیث ۵۰: عن النبی ﷺ انه قال ثلاثة تحت ظل عرش الله يوم القيامة يوم لا ظل الا ظله قبل من هم یارسل الله

قال من فوج عن مکروب من امتی و احیا سنتی و اکثر الصلاة علی (القول البدیع ص: ۱۲۳، سعادة الدارين ص: ۶۳)

رسول اکرم ﷺ شفع اعظم رحمت و دعا لم نور جسم ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن تین شخص عرش الہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن کہ اس کے

سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا ایک وہ جس نے میرے

کسی مصیبت زدہ امتی کی پریشانی دور کی، دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا، تیسرا وہ شخص کہ جس نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی۔

اللهم صل وسلم وبارك على رسولك المصطفى وبيك المرتضى وعلی آلہ واصحابہ بعدد كل ذرة  
مائة الف مرة.

وصل الله على نور كزود نور با پیدا  
زمیس در حب اوساکن فلک در عشق او شیدا

حدیث ۵۱: اذا صلى احدكم فليبدأ بتحميد ربه والثناء عليه و يصل على النبي ﷺ ثم يدعو بعد بما شاء (سعادة الدارين ص: ۵۷)

تم میں سے جو کوئی نماز ادا کرے اسے چاہیے کہ پہلے وہ رب تعالیٰ جل جلالہ کی حمد و ثنائیاں کرے اس کے بعد درود پاک پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے۔

اس ارشاد گرامی میں دعا مانگنے کے آداب سکھائے گئے ہیں، جیسے سائل کسی کریم کے دروازے پر مانگنے کے لئے جاتا ہے تو سوال سے پہلے اس کریم کی تعریف کرتا ہے پھر اس کے اہل و عیال کی خیر مانگتا ہے زان بعد سوال کرتا ہے۔ بلاشبہ جب کوئی اللہ کریم سے دعا کرتا چاہے اسے چاہیے کہ حمد و ثناء کے بعد درود پاک کا وسیلہ پیش کرے تو اللہ تعالیٰ جو نہایت ہی جواد و کریم ہے سوالی کے سوال کو رد نہیں کرے گا۔

حدیث ۵۲: ان الله سيارة من الملائكة اذا مرو بحلق الذكر قال بعضهم لبعض اقعدوا فاذا دعا القوم امنوا على دعائهم فاذا صلو على النبي ﷺ صلوا معهم حتى يفرغوا ثم يقول بعضهم لبعض طوبى لهؤلاء يرجعون مغفوراً لهم (القول البدیع ص: ۱۱)

رسول اکرم حبیب محترم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے سیاحت کے لئے مقرر ہیں، جب وہ ذکر کے حلقہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں بیٹھو، بیٹھو اور جب وہ لوگ دعا مانگتے ہیں تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب لوگ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں اور جب لوگ فارغ ہو جاتے ہیں تو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے اب یہ اپنے گھروں کو بخشے ہوئے جا رہے ہیں۔

مولای صل وسلم دائماً ابدا  
علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حدیث ۵۳: ان الله سيارة من الملائكة يطلعون حلق الذكر فاذا اتوا عليها حضوا بهم ثم بعثوا يداهم الى السماء الى رب العزة تبارك وتعالى فيقولون ربنا اتينا على عبادك يعظمون الا لك و يتلون كتابك و يصلون على نبيك محمد ﷺ و يسئلونك لا تحرمتهم و دنياهم فيقول تبارك و تعالى غشوهم رحمتي فيقولون يا رب ان فيهم فلاناً الخطاء انما اعتبقهم اعتباراً فيقول تبارك و تعالى غشوهم رحمتي فهم الجلساء لا يشقى بهم جليسهم.

(سعادة الدارين ص: ۶۱)

فرمایا رحمت و دعا عالم نور محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو ذکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں، پس جب کسی حلقہ ذکر پر آتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں، پھر اپنے میں سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف رب العزہ جل شانہ کے دربار بھیجتے ہیں۔ وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں یا اللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم ﷺ پر درود پاک بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دنیا کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب کریم ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گناہگار ہے وہ کسی کام کے لئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بدنصیب نہیں رہتا۔

اللهم صل وسلم وبارك على حبیبک المکرم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین .

حدیث ۵۴: عن عقبه بن عامر ﷺ قال قال رسول الله ﷺ ان للمساجد اوتاداً جلساتهم الملائكة ان غابوا فقدوهم وان مرضوا عادوهم وان راؤهم رحبوا بهم وان طلبوا حاجة اعانوهم فاذا جلسوا حفت بهم الملائكة من لدن اقدامهم الى عنان السماء بايديهم قراطيس الفضة و اقلام الذهب يكتبون الصلاة على النبي ﷺ ويقولون

اذکروا رحمکم اللہ زیدوا زادکم اللہ فاذا استفتحوا ذکر ابواب السماء واستجاب لهم الدعاء وتطلع عليهم الحور العين واقبل الله عز وجل عليهم بوجهه مالم يخوضوا في حديث غيره ويتفرقوا فاذا تفرقوا اقام الزوار يلتصمون حلق الذكر .

رسول مکرم ﷺ نے فرمایا ” کچھ لوگ مسجدوں کے اوتا دھوتے ہیں، ان کے ہم نشین فرشتے ہیں کہ اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی بیمار پرسی کرتے ہیں اور جب فرشتے ان کو دیکھتے ہیں تو ان کو مرہا۔ کہتے ہیں اور اگر وہ کوئی حاجت طلب کریں تو فرشتے ان کی امداد و اعانت کرتے ہیں اور جب وہ بیٹھے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک انہیں ٹھیکر لیتے ہیں ان فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جن سے وہ رسول اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں اور وہ فرشتے کہتے ہیں تم ذکر درود پاک زیادہ کرو، تم پر اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرے۔ تم زیادہ پڑھو تمہیں اللہ تعالیٰ زیادہ انعام و اکرام سے نوازے اور جب وہ ذکر کرتے ہیں تو ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان کی دعا قبول کی جاتی ہے اور ان پر خوبصورت آنکھوں والی حوریں جھانکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت خاصہ ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے جب تک کہ وہ دنیا کی باتوں میں نہ مشغول ہو جائیں یا اٹھ کر نہ چلے جائیں اور جب وہ چلے جاتے ہیں تو ان کی زیارت کرنے والے وہ فرشتے بھی اٹھ جاتے ہیں اور وہ ذکر کے حلقے تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم الامین رحمۃ للعلمین وعلی آلہ واصحابہ اولیاء امتہ وعلماء ملتہ بعدد خلقی اللہ وزینۃ عرش اللہ وبعدد کلمات اللہ .

حدیث ۵۵: اذا سمعتم الموزن فقولوا ۱۱ مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلاۃ ۱۱ بها عشر اثم سلو اللہ تعالیٰ لی الوسیلۃ فانہا منزلة فی الجنة لا تبغی الا لعبد من عباد اللہ تعالیٰ وارجو ان اکون هو انا فمن سأل لی الوسیلۃ حلت له شفاعتی (سعادة الدارين ص ۵۶)

جب تم اذان سنو تو تم بھی ایسے ہی کہو جیسے موزن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پاک پڑھو، کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر اس درود پاک کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مکان ہے وہ صرف اور صرف ایک ہی بندے کے لئے بنایا گیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ میں ہی ہوں، لہذا جو شخص میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا وہ میری شفاعت سے نصیب یافتہ ہوگا۔ اللھم صل وسلم وبارک علی حبیبک شفیع المذنبین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین .

فائدہ: علامہ دینوری اور علامہ نمیری رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف بن اسباط نے فرمایا مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اذان ہو اور بندہ یہ دعائے پڑھے اللھم رب هذه الدعوة المستمعة المستجاب لها صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وزوجنا من الحور العين تو جنت کی حوریں کہتی ہیں کہ یہ بندہ ہمارے بارے میں کتنا بے رغبت ہے۔

(سعادة الدارين ص ۵۶)

حدیث ۵۶: عن النبی ﷺ انه قال اکثر کم علی صلاۃ اکثر کم ازواجاً فی الجنة .

(القول البدیع ص ۱۲۶، سعادة الدارين ص ۵۸، دلائل الخیرات ص ۱۰، کانپوری کشف الغمہ ص ۲۷۱)

نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الخیر والثناء والتسلیم نے فرمایا اے میری امت تم میں سے جو مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھے گا اس کو جنت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم .

## جمعہ کو درود پاک پڑھنے کی فضیلت

حدیث نمبر ۵۷: اکثر والصلوة علی فی اللیلة الفراء والیوم الا زھر فان صلاتکم تعرض علی (جامع صغیر ص ۵۴ ج اول)

فرمایا احمد مجتہد محمد مصطفیٰ ﷺ نے جمعہ کی چمکتی و بکری رات میں اور جمعہ کے چمکتے دیکھتے دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ تمہارا درود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم .

حدیث ۵۸: اکثر الصلاة علی فی یوم الجمعة فانه يوم مشهود تشهدہ الملئحة وان احدا لن یصلی علی الا  
عرضت علی صلاتہ حتی یفرغ منها . (جامع صغیر ص ۵۴ ج اول)

فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ دن مشہود ہے۔ اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بے شک تم میں سے کوئی جب درود پاک پڑھتا ہے تو اس کے درود پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود پاک میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔

اللہم صل وسلم وبارک علی رسولک المبعوث رحمة للعالمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

حدیث ۵۹: اکثرُوا من الصلاة علی فی کل یوم الجمعة فان صلاة امتی تعرض علی کل یوم الجمعة فمن کان کثرهم علی صلاة کان اقربهم منی منزلة . (جامع صغیر ص ۵۴ ج ۱)

اے میری امت! مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ میری امت کا درود پاک مجھ پر ہر جمعہ کے روز پیش ہوتا ہے، لہذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔

اللہم صل وسلم وبارک علی رسولک المصطفیٰ ونبیک المجتبیٰ وحبیک المرتضیٰ وعلی آلہ واصحابہ کلما ذکرک و ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک و ذکرہ الغافلون۔

حدیث ۶۰: اکثرُوا من الصلاة علی فی یوم الجمعة وليلة الجمعة فمن فعل ذلک کنت له شهيدًا و شافعًا یوم القيامة . (جامع صغیر ص ۵۴ ج ۱)

میری امت مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔

بر محمدی رستم صد سلام  
آں شفیق مجرماں یوم القیام  
ہر کہ باشد عامل صلو ادا  
آتش دوزخ شود بروے حرام

حدیث ۶۱: اذا کان یوم الخمیس بعث اللہ ملئکتہ معهم صحف من فضة و اقلام من ذهب یکتبون یوم الخمیس وليلة الجمعة اکثر الناس صلاة علی النبی ﷺ . (سعادة الدارين ص ۵۷)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتے ہیں جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور جمعہ کی رات کو نبی کریم ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھتا ہے۔

اللہم صل وسلم وبارک علی حبیبک المصطفیٰ ورسولک المرتضیٰ وعلی الہ وازواجہ الطاهرات مطہرات امہات المومنین بعدد کل ذرة مائة الف الف مرة۔

حدیث ۶۲: اذا کان یوم الجمعة وليلة الجمعة فاکثروا الصلاة علی (سعادة الدارين ص ۵۷)

جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آئے تو تم مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حدیث ۶۳: عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من صل علی یوم الجمعة مائة مرة جاء یوم القيامة ومعہ نور لو قسم ذلک النور بین الخلائق کلہم لو سعمہم۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص ۱۲)

حضرت مولانا علی شیر خدامشکلی (باذن اللہ) رحمہ اللہ ورحمہم اجمعین سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود شریف پڑھے، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ سب کو کافی ہو۔

اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا محمد شفیع المذنبین رحمة للعالمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین .

حدیث ۶۴: ان اقربکم منی یوم القيامة فی کل موطن اکثرکم علی صلاة فی الدنیا من صلی علی فی یوم

الجمعة و ليلة الجمعة قضى الله له مائة حجة سبعين حجاج الاخرة و ثلاثين حوائج الدنيا ثم يوكل الله بذلك ملكاً يدخله في قبرى كما تدخل عليكم الهدايا يخبرنى بمن صلى على باسمه و نسبته الى عشيرته فائتبه عندى في صحيفة بيضاء۔

(سعادة الدارين ص: ٦٠)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روز قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی سوحا جتیں پوری فرمائے گا۔ سوحا جتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی، پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو کہ اس درود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے بہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں امی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے، اس نے بھیجا ہے، تو میں اس درود پاک کو نور کے سفید حصے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔

اللهم صل وسلم وبارک علی حبیبک النبی المختار سید الابرار و علی آلہ و اصحابہ و اهل بیتہ اجمعین۔

حدیث ۶۵: ان الله ملئکة خلقو من النور لایبھطون الا لیلۃ الجمعة و یوم الجمعة بایديهم اقلام من ذهب و دوی من فضة و قراطیس من نور لایکتبون الا الصلاة علی النبی ﷺ۔

(سعادة الدارين ص: ۶۱)

حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کچھ نور فرشتے وہ ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اترتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں، وہ صرف نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم الامین و علی آلہ اصحابہ اجمعین۔

حدیث ۶۶: من افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق آدم و فیه قبض و فیه النفخة و فیه الصعقة فاکثرو فیه من الصلاة علی فان صلاتکم معروضة علی قالو یا رسول الله و کیف تعرض صلاتنا علیک و قد ارمیت یعنی ہلیت قال ان الله عزو جل حرم علی الارض ان تا کل اجساد الانبیاء۔ (سعادة الدارين ص: ۷۸)

تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے، اسی دن میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن میں ان کا وصال ہوا، اسی دن قیامت ہوگی اسی دن مخلوق پر بیہوشی وار ہوگی، لہذا تم اس دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ تمہارا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیسے حضور کے دربار میں درود پاک پیش ہوگا، حالانکہ انسان قبر میں جا کر بوسیدہ ہو جاتا ہے، تو سرور انبیاء، محبوب کبریاء ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے (یعنی انبیاء کے جسم پاک صحیح و سلامت رہتے ہیں) لہذا تمہارا درود پاک میرے وصال کے بعد بھی میرے دربار میں اسی طرح پیش کیا جائے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم الامین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

حدیث ۶۷: من صلی صلاة العصر یوم الجمعة فقل قبل ان یقوم من مکانہ اللهم صل علی محمد النبی الامی و علی آلہ و سلم تسلیماً ثمانین مرة غفرت له ذنوب ثمانین عاماً و کتب له عبادۃ ثمانین سنة۔

(سعادة الدارين ص: ۸۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نماز عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھنے ہوئے اسی (۸۰) بار یہ درود پاک پڑھا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً تو اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دئے جائیں گے اور اس کے نامہ اعمال میں اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اللهم صل علی حبیبک و رسولک و نبیک النور المکنون و السر المخزون و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

**سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ خود درود پاک سنتے ہیں**

حدیث ۶۸: ان الله تعالیٰ ملکا اعطاه سمع العباد فلیس من احد یصلی علی الا ابلاغیها و انی سألت ربی ان لایصلی علی عبد صلاة الا صلی علیہ عشر امثالها (جامع صغیر ص: ۹۳، ج: ۱)

بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، لہذا جب کوئی بندہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ درود پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے رب کریم سے سوال کیا ہے کہ مولا کریم جو بندہ مجھ پر



یک بار درود پاک پڑھے تو اس پر دس رحمتیں نازل فرما۔

(القول البدیع ص: ۱۱۲)

مولای صل و سلم دائماً ابداً

علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

اس حدیث پاک سے فرشتوں کے دروازے سے سن لینے کی صفت کا ثبوت ملتا ہے اور اس سے بعض کا ملین نے سید دو عالم نور مجسم ﷺ کے دروازے مسافت سے سن لینے کا استنباط فرمایا ہے، چنانچہ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شریقی قدس سرہ العزیز نے فرمایا:

”اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو دروازے سے سننے اور پہچاننے کی طاقت عطا فرما سکتا ہے تو کیا نبی کریم ﷺ کے کان مبارک دور سے سننے والے نہیں بنا سکتا؟“

(انقلاب حقیقت ص: ۲۸)

دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

اور مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ بھی اس پر شاہد عدل ہیں۔

حدیث ۶۹: عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اکثرو الصلاة علی یوم الجمعة فانه یوم مشہود تشہدہ الملائکۃ لیس من عبد یصلی علی الا بلغنی صوتہ حیث کان قلنا و بعد وفاتک قال و بعد وفاتی ان اللہ حرم علی الارض ان تاكل اجساد الانبیاء۔

(جلاء الافہام ابن قیم تلخیص ابن تیمیہ ص: ۶۳)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ صحابی نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ یوم مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ بندہ جہاں بھی ہو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک درود پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی؟ فرمایا ہاں بعد وصال بھی سنوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ حرام کر دیے ہیں، یعنی ہمیشہ صحیح و سالم رہتے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم الامین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

سلام علیک اے ز آبائے علوی

بصورت مؤخر بمعنی مقدم

سلام علیک اے زائے حسنی

جمال تو آئینہ اسم اعظم

حدیث ۷: قیل لرسول اللہ ﷺ ارایت صلاة المصلین علیک ممن غاب عنک و من یاتی بعدک ما حالہما عندک فقال اسمع صلاة اهل محبتی و اعرفہم و تعرض علی صلاة غیرہم عرضاً۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص: ۱۸)

حضور کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ یہ فرمائیے جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو حضور کریم ﷺ کے وصال شریف کے بعد آئیں گے، ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم و علی آلہ و اصحابہ و سلم۔

حدیث ۸: عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ انه قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان اللہ تعالیٰ وعدنی اذا مت ان یسمعی صلاۃ من صلی علی و انا فی المدینۃ و امتی فی مشارق الارض مغاربہا و قال یا ابا امامۃ ان اللہ یجعل الدنیا کلہا فی قبری و جمیع ما خلق اللہ اسمعہ و انظر الیہ فکل من صلی علی صلاۃ واحدة صلی اللہ بہا عشرًا و من صلی علی عشرًا صلی اللہ علیہ مائۃ۔

(درة الناحیین ص: ۲۲۵)

سیدنا ابوامامہ صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب میرا وصال ہوگا تو وہ مجھے ہر ایک درود پاک پڑھنے والے کا درود پاک سنائے گا، حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق و مغرب میں ہوگی اور فرمایا اے ابوامامہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو میرے روضہ مقدسہ میں کر دے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آوازیں سن لوں گا اور جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس درود پاک کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود

پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر سورتیں نازل فرمائے گا۔

اللہم صل وسلم وبارک وسلم علی الحبيب المختار والنبي الامی سید الابرار وعلی آلہ واصحابہ اولی الابدی والابصار۔

اس مسئلہ کی تفصیل ووضاحت درکار ہو تو فقیر کا رسالہ ”الواقیت والجواهر“ کا مطالعہ کریں۔

حدیث ۷۲: عن النبی ﷺ انه قال اکثر من الصلاة علی يوم الجمعة و ليلة الجمعة فان فی سائر الايام تبلغنی الملائكة صلاتکم الی ليلة الجمعة و يوم الجمعة فانی اسمع صلاتی ممن یصلی علی باذنی۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۱۰، ج ۲)  
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں، مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں میں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔  
اللہم صل وسلم وبارک وسلم علی النبی الکریم الامین وعلی آلہ واصحابہ کما تحب وترضی۔ فالحمد لله رب العالمین۔

تیری عطا عطاے حق تیری رضا رضائے حق  
وہی خدا ہے تیرا کلام تجھ پر درود اور سلام

درود پاک نہ پڑھنے کی وعید

حدیث ۷۳: عن ابن عباس ؓ قال قال رسول الله ﷺ من نسی الصلاة علی خطنی طریق الجنة

(القول البدیع ص ۱۳۵)

سیدنا ابن عباس ؓ سے ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستے سے ہٹ گیا۔  
صلی اللہ علی النبی الامی الکریم الامین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

یومر باقوام یوم القيامة الی الجنة فیخطون الطريق فقیل یا رسول الله و لم ذالک قال سمعوا باسمی و لم یصلوا علی۔  
(نزہۃ المجالس ص ۱۱۰)

کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت جانے کا حکم ہوگا، لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے، عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں اور کیوں راستہ بھول جائیں گے؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے میرا نام پاک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

حدیث ۷۴: عن ابی ہریرہ ؓ قال قال رسول الله ﷺ من نسی الصلاة علی نسی وفی رواية خطنی طریق الجنة۔  
(القول البدیع ص ۱۴۰)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

فائدہ: درود پاک بھول جانے سے مراد درود پاک نہ پڑھنا ہے خصوصاً جبکہ سید عالم نور مجسم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سے اور جنت کا راستہ بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ دیگر اعمال صالحہ کی بدولت جنت کا حقدار بھی ہو گیا تو وہ جنت جاتے ہوئے بھٹکتا پھرے گا، اسے جنت کا راستہ نمل سکے گا (معاذ اللہ تعالیٰ) کو اللہ تعالیٰ اعلم! اس کی وضاحت میں بعض احادیث مہارکہ بھی ہیں جو کہ آئندہ اسی باب میں مذکور ہوں گی۔

حدیث ۷۵: قال رسول الله ﷺ البخيل من ذکرک عندہ فلم یصل علی رسول الله ﷺ نے فرمایا بخیل وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔  
صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۷۶: عن عائشة ؓ عنہا قالت قال رسول الله ﷺ لا یروی وجهی ثلاثة انفس العاق لوالدیه وتارک سنتی ومن لم یصل علی اذا ذکرک بین یدیه  
(القول البدیع ص ۱۵۱)

ام المؤمنین حبیبہ رب العالمین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے (العیاذ باللہ تعالیٰ) ۱۔ اپنے والدین کا نافرمان ۲۔ میری سنت کا تارک ۳۔ جس کے سامنے میرا ذکر

ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی حبیبک المصطفیٰ ورسولک المرتضیٰ ونبیک المجتبیٰ وعلی آلہ واصحابہ کلما ذکرک و ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک و ذکرہ الغفلون .

حدیث ۷۷: عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ما اجتمع قوم ثم تفرقوا عن ذکر اللہ عزوجل وصلاة علی النبی ﷺ الا قاموا عن انتن جيفة۔  
(القول البدیع ص ۱۵۰)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کوئی قوم (لوگ) جمع ہوتے ہیں پھر اٹھ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، نہ بنی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں وہ یوں اٹھ جیسے بدبودار مردار کھا کر اٹھے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)  
اللہم صل وسلم وبارک علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ دائماً ابداً۔

حدیث ۷۸: عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال لا یجلس قوم مجلساً لا یصلون فیہ علی النبی ﷺ الا کان علیہم حسرة وان دخلوا الجنة لما یرون من الثواب  
(القول البدیع ص ۱۵۰)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا مصطفیٰ کریم ﷺ نے جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نبی اکرم ﷺ پر درود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگرچہ جنت میں داخل ہوں گے لیکن ان پر حسرت طاری ہوگی، وہ حسرت کھائیں گے جب وہ جزا کو دیکھیں گے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الذی بالمومنین روف رحیم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین .

حدیث ۷۹: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

الا کان علیہم من اللہ قرة يوم القيامة فان شاء عذبهم وان شاء غفر لهم  
جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، نہ سید عالم ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں ان کو قیامت کے دن نقصان ہوگا، پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے بخش دے۔ صلی اللہ علی سیدنا حبیب رب العلمین وعلی آلہ واصحابہ وسلم .

حدیث ۸۰: عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ الا اتبکم با بخل البخل الا اتبکم باعجز الناس من ذکرک عنده فلم یصل علی ۔  
(القول البدیع ص ۱۳۷)

میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز ترین کون ہے؟ وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر پاک ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کلما ذکرک و ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک و ذکرہ الغفلون .

حدیث ۸۱: عن عبد اللہ بن جراح رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال من ذکرک عنده فلم یصل علی دخل النار۔

(القول البدیع ص ۱۳۶)  
جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ دوزخ میں جائے گا (معاذ اللہ تعالیٰ) صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم .

حدیث ۸۲: من الجفاء ان اذکر عند رجل فلا یصلی علی  
یہ جفا ہے کہ میرا کسی بندے کے پاس ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حدیث ۸۳: عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من ذکرک عنده فلم یصل علی فقد شقی

(القول البدیع ص ۱۳۵)

جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ بد بخت ہے صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم ۔

حدیث ۸۴: عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ رقی المنبر فلما رقی الدرجة الاولى قال آمین ثم رقی الثانية فقال آمین ثم

رفی الثالثة فقال آمین فقالوا یا رسول الله سمعناک تقول آمین ثلاث مرات قال لما رقت الدرجة الاولى جاء نبی جبرئیل (علیه السلام) فقال شقی عبد ادرك رمضان فانسلك منه ولم يغفر له فقلت آمین ثم قال شقی عبد ذكرت عنده فلم يصل عليك فقلت آمین ثم قال شقی عبد ادرك والديه او احدهما فلم يد خلاه الجنة فقلت آمین .

(رواہ البخاری، القول البدیع ص ۱۳۲)

حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ حضور نبی کریمؐ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو فرمایا آمین یوں ہی دوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی حضور اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا بد بخت ہوا وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک پایا پھر رمضان المبارک نکل گیا اور وہ بخشا نہ گیا، میں نے کہا آمین! دوسرا بد بخت وہ شخص ہے جس نے اپنے زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انہوں نے (خدمت کے سبب) اسے جنت میں نہ پہنچایا! (یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا) میں نے کہا آمین! تیسرا وہ شخص بد بخت ہے جس کے پاس آپ کا ذکر پاک ہوا اور اس نے آپ پر درود پاک نہ پڑھا، تو میں نے کہا آمین!

اللهم صل علی حبیبک ورسولک ونبیک وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم بعد رمل الصحارے والقفار وبعده وراق النباتات والاشجار وبعده قطر الامطار .

حدیث ۸۵: ان عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا كانت تخط شيئاً فی وقت السحر فضلت الابرة وطفی السراج فدخل علیہا النبیؐ فاضاء البيت بضوئه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ووجدت الابرة فقالت ما اضاء وجهک یا رسول اللہ قال ویل لمن لا یرانی یوم القيامة قالت ومن لا یراک قال البخیل قالت ومن البخیل قال الذی لا یصلی علی اذا سمع باسمی (القول البدیع ص ۱۳۷، نزہۃ الناظرین ص ۳۱)

ام المؤمنین محبوبہ محبوب رب العلمین العقیقۃ العلمیۃ الزاہدۃ الصدیقۃ العائشۃ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سحری کے وقت کچھ سیڑھی چھیں تو سوئی گر گئی اور چراغ بجھ گیا، پس اچانک حضورؐ تشریف لے آئے تو آپ کے چہرہ انور کی ضیاء سے سارا گھر روشن ہو گیا، حتیٰ کہ سوئی مل گئی، اس پر ام المؤمنین نے عرض کیا حضور آپ کا چہرہ انور کتنا روشن ہے تو حضورؐ نے فرمایا ویل (ہلاکت) ہے اس بندے کے لئے جس نے مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ کون ہے جو حضور کو نہ دیکھ سکے گا فرمایا وہ بخیل ہے۔ عرض کی بخیل کون ہے؟ فرمایا جس نے میرا نام مبارک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

اللهم صل وسلم وبارک علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین .

حدیث ۸۶: مر رجل بالنبیؐ ومعہ طیبة قد اصطاها فانطق اللہ سبحانہ الذی انطق کل شئی الطیبة فقالت یا رسول اللہ ان لی اولاداً وانا ارضعهم وانهم الان جیاع فار هذا ان یخلعنی حتی اذهب فارضع اولادی واعود قال فان لم تعودى قالت ان لم اعد فلعلنی اللہ کمن تذکر بین یدیه فلا یصلی علیک او کنت کمن صلی ولم یدع فقال النبیؐ اطلقها وانا ضامنہا فذهبت الطیبة ثم عادت فنزل جبریل علیہ السلام وقال یا محمد اللہ یقرنک السلام ویقول وعزتی وجلالی انا ارحم بامتک من هذه الطیبة باولادها وانا اردھم الیک کما رجعت الطیبة الیک .

(القول البدیع ص ۱۳۸)

نزہۃ المجالس میں اتنا زیادہ ہے "فاطلقها واسلم" یعنی اس شکاری نے اس ہرنی کو چھوڑ دیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔ ایک شخص نے ایک ہرنی شکاری اور وہ اسے پکڑ کر جا رہا تھا۔ جب نبی رحمت شفیق امت مرجع خالقؐ کے پاس سے گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قوت گویائی عطا فرمادی، تو ہرنی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرے چھوٹے چھوٹے بچے دودھ پیتے ہیں اور اس وقت وہ بھوکے ہیں، لہذا آپ شکاری کو ارشاد فرمائیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے، میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی۔ شاؤ کو منینؐ نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے جواب دیا اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، جیسے اس شخص پر لعنت ہوتی ہے جس کے سامنے آپ کا ذکر پاک ہوا اور وہ آپ پر درود پاک نہ پڑھے یا جیسی لعنت اس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور پھر دعائے مانگے، پھر سرکارؐ نے اس شکاری کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا، ہرنی بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی، پھر جبرئیل علیہ السلام بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی یا حبیب اللہؐ! اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں

آپ کی امت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسے کہ اس ہرٹی کو اپنی اولاد کے ساتھ شفقت ہے اور میں آپ کی امت کو آپ کی طرف لانا گا جیسے کہ یہ ہرٹی آپ کی طرف لوٹ کر آئی ہے۔

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی الامی الکریم الامین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کلما ذکرک و ذکرہ الذاکرون و کلما غفل عن ذکرک و ذکرہ الغفلون .

حدیث ۸۷: قال رسول اللہ ﷺ کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بذکر اللہ ثم بالصلاة علی فہو اقطع اکتع۔

(مطالع المسرات ص: ۶)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہر ماقصد کام جو بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود پاک کے شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حدیث ۸۸: کل کلام لا یذکر اللہ تعالیٰ فیہ فیبداء ابہ وبالصلاة علی فہو اقطع ممحوق من کل برکۃ۔

(مطالع المسرات ص: ۶)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر وہ کلام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو، بغیر ذکر الہی اور بغیر درود پاک پڑھے شروع کر دیا جائے وہ دم کٹا ہے

وہ ہر برکت سے خالی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ اطیب الطیین اطہر الطاہرین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

فالحمد للہ رب العلمین۔

فائدہ: فقیر پر تقصیر نے ”تذکرۃ الواعظین“ میں یہ ارشاد گرامی پڑھا تھا اے ابو ہریرہ! جس بستی والے روزانہ مجھ پر سو بار بھی درود پاک نہ

پڑھیں تو اس بستی سے بھاگ جا، کیونکہ اس بستی پر عذاب آنے والا ہے۔ او کما قال، واللہ تعالیٰ الموافق لما یحب ویرضی۔

حدیث ۸۹: قال رسول اللہ ﷺ انم القبر روضة من ریاض الجنة او حضرة من حضر النار۔

(رواہ الترمذی عن ابی سعید الخدریؓ (مکتوۃ)

سیدنا ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں

سے ایک گڑھا ہے۔

حضرت خواجہ احمد بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید مکہ مکرمہ میں فوت ہوا اور اس کو جنت المعلیٰ میں دفن کر دیا گیا۔ جب دفن کیا تو وہاں

ایک بزرگ صاحب کشف بھی تھے، انہوں نے کشف کی نظر سے دیکھا کہ حضرت ملک الموت علیہ السلام اس مرنے والے کی قبر میں جنت سے

فرش لا رہے ہیں کبھی جنت سے قتلہیں لا رہے ہیں اور حضرت ملک الموت علیہ السلام نے خود قبر میں فرش بچھایا، قتلہیں نصب کیں اور قبر

تاجہ نظر کھل گئی اور جب صاحب کشف نے یہ منظر دیکھا تو دل میں رشک پیدا ہوا کہ کاش مجھے بھی اللہ تعالیٰ ایسی ہی قبر نصیب کرے، اتنا دل

میں خیال آتا تھا کہ حضرت ملک الموت نے اس صاحب کشف کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ کون سی مشکل بات ہے جو مومن بھی وہ درود پاک

پڑھے جو شیخ احمد بن ادریس کی طرف منسوب ہے، اسے اللہ تعالیٰ ایسی ہی قبر عطا کرے گا اور وہ درود پاک یہ ہے:

اللہم انی اسئلك بنور وجه اللہ العظیم الذی ملاء ارکان عرش اللہ العظیم وقامت بہ عوالم اللہ العظیم ان

تصلی علی مولانا محمد ذی القدر العظیم وعلی آل نبی اللہ العظیم بقدرۃ عظمتہ ذات اللہ العظیم فی کل لمحۃ

ونفس عدد ما فی علم اللہ العظیم صلاة دائمة بدو اللہ العظیم تعظیما لحقک یا مولانا (یا حبیب اللہ) یا ذا الخلق

العظیم وسلم علیہ وعلی آلہ مثل ذلک واجمع بینی وبینہ کما جمعت بین الروح والنفس ظاہر او باطن یا بقظۃ

ومنما واجعله یا رب روحا لذاتی من جمیع الوجوه فی الدنیا قبل الآخرة یا عظیم۔

(جامع کرامات الاولیاء ص: ۹۷ جلد ۱)

نوٹ: اگر کسی کو مندر بالا درود پاک نہ یاد ہو تو وہ جو بھی درود پاک محبت سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل و کرم سے مندرجہ بالا

انعام عطا کرے گا کیوں کہ جتنے بھی درود پاک بزرگان دین سے مروی ہیں وہ برکت و عظمت سے خالی نہیں بلکہ ہر درود پاک پر اللہ تعالیٰ کی

طرف سے ان گنت اور بے شمار انعامات ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر اس مومن کو جو اس کے پیارے حبیب ﷺ کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جائے

اسے محروم نہیں کرتا۔ ان اللہ علی کل شئی قدید۔ وهو حسینا ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

## مفرق

حدیث ۹۰: قال النبی ﷺ من عسرت علیہ حاجة فلیکثر من الصلاة علی فانہا تكشف الهموم والغموم والکروب وتکثر الارزاق وتقضى الحوائج۔  
(دلائل الخیرات کانپوری ص ۱۳، نزہۃ الناظرین ص ۳۱)

جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے، کیونکہ درود پاک پریشانیوں، دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں بر لاتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۹۱: عن عمر بن الخطاب ﷺ قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منه شئی حتی تصلی علی نبیک ﷺ۔  
(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ص ۸۷)

سیدنا عمر فاروق اعظم ﷺ نے فرمایا دعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے جب تک تو حبیب خدا ﷺ پر درود پاک نہ پڑھے اور نہیں جاسکتی۔

وصلی اللہ علی نور کز وشد نور ہا پیدا زمیں درحب اوساکن عرش در عشق او شیدا

حدیث ۹۲: عن بعض الصحابة رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین انه قال ما من مجلس یصلی فیہ علی سیدنا محمد ﷺ الا قامت منه رائحة طيبة حتی تبلغ عنان السماء فتقول الملكة هذا المجلس صلی فیہ علی محمد ﷺ۔  
(دلائل الخیرات ص ۱۳، سعادت الدارین ص ۱۳۳)

بعض صحابہ کرام ﷺ نے فرمایا جس مجلس میں سیدہ العلمین ﷺ پر درود پاک پڑھا جاتا ہے اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو مہکتی ہے جو کہ آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔ اس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں زمین پر کسی مجلس میں رسول اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا جا رہا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واولیاء امتہ وعلماؤ ملتہ الی یوم الدین۔ فالحمد للہ رب العلمین۔

اس حدیث پاک کی شرح میں بعض عشاق نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اطیب الطیبین اور اطہر الطاہرین ہیں، لہذا جب کسی مجلس میں حضور کا کر شریف ہوتا ہے اور درود پاک پڑھا جاتا ہے تو حضور اکرم ﷺ کی خوشبو مبارک کی وجہ سے وہ مجلس معطر ہو جاتی ہے اور اس کی خوشبو آسمانوں تک پہنچتی ہے اور اولیائے کرام جنہوں نے ملکوت کا مشاہدہ کیا ہے وہ بھی اس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کہ فرشتے کر لیتے ہیں اور بعض اولیاء کاملین جب اللہ تعالیٰ کا اور اس کے پیارے حبیب پاک صاحب لوا ﷺ کا ذکر پاک کرتے ہیں تو ان کے سینے سے ایسی خوشبو مہکتی ہے جو کہ کستوری اور عنبر سے بھی بہتر ہوتی ہے، لیکن ہمارے ذوق وجدان دنیا کی حرص و ہوا کی وجہ سے بدل چکے ہیں، اس لئے ہم اس نعمت سے محروم ہیں جیسے کہ وہ مریض جس کو صغراء کے ٹلپے کی وجہ سے ہر مٹھی چیز کڑی معلوم ہوتی ہے وہ وہ کڑواہٹ اس مٹھی چیز میں نہیں بلکہ مریض میں موجود ہے۔ یوں ہی یہ حجاب بھی ہماری طرف سے غفلت کی وجہ سے ہے۔ (سعادت الدارین ص ۱۳۳)

بلغ العلی بکمالہ

کشف الدجے بجمالہ

حسنّت جمیع خصالہ

صلو اعلیہ وآلہ

حدیث ۹۳: عن ابی سعید الخدری ﷺ عن رسول اللہ ﷺ قال ایما رجل مسلم لم تکن عنده صدقة فلیقل دعائہ الہم صل علی محمد عبدک ورسولک وصل علی المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات فانہا زکاة وقال لا یشبع المومن خیر حتی تكون منتہاء الجنة

(القول البدیع: ۱۲۷، الترغیب والترہیب: ۵۰۴ جلد ۲)

رسول اکرم روح عالم شفیع معظم نور مجسم ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے پاس کوئی چیز ایسا نہ ہو کہ وہ صدقہ کر سکے، تو وہ یوں کہے: اللہم صل علی سیدنا محمد عبدک ورسولک وصل علی المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات۔

تو یہ اس کا صدقہ (زکوٰۃ) ہوگا اور فرمایا مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ جنت پہنچ جائے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وسلم۔

حدیث ۹۴: روئے عن النبی ﷺ انه قال لعائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا عائشة لا تنامی حتیٰ تعملي اربعة اشياء حتیٰ تختمی القرآن وحتیٰ تعملي الانبياء لك شفعا يوم القيامة وحتیٰ تعملي المسلمين راضين عنك وحتیٰ تعملي حجة وعمره فدخل عليه الصلاة والسلام فی الصلاة فقیلت علی فراشی حتی اتم الصلاة فلما اتمها قلت یا رسول اللہ فدخل فکلمنی باربعة اشياء لا اقدر فی هذه الساعة ان افعلها فتبسم رسول اللہ ﷺ وقال اذا هرات قل هو اللہ احد ثلاثا فكانک ختمت القرآن واذا صلیت علی وعلی الانبياء من قبلی فقد صرنا لك شفعا يوم القيامة واذا استغفرت للمومنین یرضون عنک واذا قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا اله الا اللہ واللہ اکبر فقد حججت واعتمرت۔

(درة الناحین مصری عربی ص ۸۹)

سیدنا سرور دو عالم محمد بن آدم ﷺ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سونے سے پہلے چار کام کر لیا کرو۔ سونے سے پہلے قرآن کریم ختم کیا کرو اور انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے قیامت کے دن کے لئے شفیع بنالو اور مسلمانوں کو اپنے رضی کرلو اور ایک حج و عمرہ کرلو۔ یہ فرما کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے نماز کی نیت باندھ لی۔ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے مجھے اس وقت چار کام کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ میں اس قلیل وقت میں نہیں کر سکتی تو حضور نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا اے عائشہ! جب تو قل هو اللہ احد تین مرتبہ پڑھ لے گی تو تو نے گویا قرآن حکیم ختم کر لیا، جب تو مجھ پر اور مجھ سے پہلے نبیوں پر درود پاک پڑھے گی تو ہم سب تیرے لیے قیامت کے دن شفیع ہوں گے اور جب تو مومنوں کے لئے استغفار کرے گی تو وہ سب تجھ سے رضی ہو جائیں گے اور جب تو کہے گی، سبحان اللہ والحمد للہ ولا اله الا اللہ واللہ اکبر، تو تو نے حج و عمرہ کر لیا۔

اللهم صل علی حبیبک المکرم ورسولک المحترم ونبیک المعظم وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حدیث ۹۵: انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدہم اذا جمعوا وانا خطیبہم اذا صمتوا وانا شفیعہم اذا حوسبوا وانا مبشرہم اذا انسوا واللواء الکریم یومئذ بیدی ومفاتیح الجنان بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی ولا فخر یطوف علی الف خادم کانہم لؤلؤ مکنون وما من دعاء الا بینہ وبين السماء حجاب حتی یصلی علی فاذا صلی علی انخرق الحجاب وصعد الدعاء۔

(سعادة الدارين ص ۲۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو میں سب سے پہلے نکلوں گا اور جب لوگ جمع ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب سب خاموش ہو جائیں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور جب لوگ حساب کتاب کے لئے پیش ہوں گے تو میں ان کا شفیع ہوں گا اور جب سب ناامید ہوں گے تو میں ان کو خوشخبری سناؤں گا اور کرامت کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میری عزت دربار الہی میں سب بنی آدم سے زیادہ ہوگی اور میں فخر سے نہیں کہتا، میرے گرد گرد ہزار خادموں پھریں گے جیسے کہ وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور کوئی دعا نہیں مگر اس کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب (پردہ۔ رکاوٹ) ہے، تاوقتیکہ مجھ پر درود پاک پڑھ لیا جائے اور جب مجھ پر درود پاک پڑھ لیا جائے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا اوپر کی طرف قبولیت کے لئے چڑھ جاتی ہے۔

اللهم صل وسلم علی حبیبک محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم

مولای صل وسلم دائم ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حدیث ۹۶: عن جابر بن عبد اللہ ﷺ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تجعلونی کقدح الراكب قبل وما قدح الراكب قال ان المسافر اذا فرغ حاجة صب فی قدح ماء فان کان الیہ حاجة توضا منه او شربه والا اهرقه اجعلونی فی اول الدعاء واول وسطہ واکثرہ۔

(سعادة الدارين ص ۷۴)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھے مسافر کے پیالے کی طرح نہ بنالو۔ دربار نبوت میں عرض کیا گیا حضور ﷺ مسافر کا پیالہ کیسے ہوتا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا مسافر جب ضروریات سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اس پیالہ میں پانی ڈال دیتا ہے زان بعد اگر اسے ضرورت محسوس ہوتی تو اس سے پانی پی لیا اور نہ پانی کو گرا دیتا ہے۔ تم ایسا نہ کرو، بلکہ جب دعا مانگو تو اس کے شروع میں بھی مجھے رکھو اور درمیان میں اور آخر میں بھی۔

صلی اللہ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

فائدہ: جب رب العالمین سے دعا مانگو تو بغیر وسیلہ کے نہ مانگو، بلکہ بار بار اس کے دربار میں اس کے پیارے حبیب ﷺ کا وسیلہ پیش کرو اور درود پاک پڑھو۔

ہر کہ ساز دورِ جاں صلی علی

حاجت دارین او گرد در وا

حدیث ۹۷: عن النبی ﷺ اذا سئلتهم اللہ حاجة فابدوا بالصلاة علی فان اللہ تعالیٰ اکرمن ان یسئال حاجتین فیقضی احدہما یرد الخری۔ (نزہۃ المجالس ۱۰۸ ج ۲)

رسول خدا سید الانبیاء ﷺ سے مروی ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو پہلے درود پاک پڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دودعا مانگی جائیں تو وہ ایک کو قبول کر لے اور دوسری کو رد کر دے۔

فائدہ: درود پاک بھی دعا ہے اور بزرگان دین کا یہ فیصلہ ہے کہ ہر عبادت مقبول بھی ہو سکتی ہے اور مردود بھی سوائے درود پاک کے کہ درود پاک کبھی رد نہیں ہوتا تو جب درود پاک دعا کے ساتھ مل جائے گا تو اللہ کریم ورحیم کے کرم وفضل سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ درود پاک کو دعا سے الگ کر کے اسے تو قبول کر لے اور دوسری دعا کو رد کر دے، بلکہ درود پاک کی برکت سے وہ دعا بھی قبول ہو جاتی ہے اگرچہ اس کا اثر انجام کسی بھی رنگ میں ظاہر ہو۔

اللہم ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیباً مبارکاً فیہ اللہم صل وسلم وبارک علی رسولک المصطفیٰ ونبیک المجتبیٰ حبیبک المرتضیٰ وعلی آلہ واصحابہ الی یوم الحزاء والحمد لله رب العالمین۔

حدیث ۹۸: عن انس رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ کل دعاء محبوب حتی یصلی علی النبی ﷺ۔ (سعادة الدارین ۷۳)

نور مجسم سید دو عالم ﷺ نے فرمایا ہر دعا روک دی جاتی ہے، تاوقتیکہ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ بعدد کل ذرة مائة الف مرة۔

حدیث ۹۹: انکم تعرضون علی با سمانکم وسمیامکم فاحسنوا الصلوة علی۔ (سعادة الدارین ۶۲)

تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے پیروں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہو، لہذا مجھ پر اچھے طریقے سے درود پاک پڑھا کرو۔

اللہم صل علی سیدنا ومولانا محمد النبی الامی الکریم الامین وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا حدیث ۱۰۰: من سلم علی عسرا فکانما اعتق رقبة

رسول اکرم نبی محترم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر دس بار درود سلام پڑھا، گویا اس نے غلام آزاد کیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیما حدیث ۱۰۱: من صلی علی صلاة واحدة صلی اللہ علیہ عسرا ومن صلی علی عسرا صلی اللہ علیہ مائة ومن صلی علی مائة صلی اللہ علیہ الفا ومن صلی علی الفا زاحمت کتفه کتفی علی باب الجنة

(سعادة الدارین ۸۰ القول البدیع ۱۰۸)

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ہزار بار درود پڑھے، جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ چھو جائے گا۔

ہر کہ باشد غافل صلو ادم

آتش دوزخ شود بروئے حرام

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی المصطفیٰ والحبیب المجتبیٰ والرسول المرتضیٰ وعلی آلہ واصحابہ بعدد کل ذرة مائة الف مرة۔

حدیث ۱۰۲: ان اللہ لینظر الی من یصلی علی ومن نظر اللہ الیہ لا یعذبه ابدًا۔

(کشف الغمہ جلد ۱ ص ۲۶۹)



بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے پر نظرِ رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر درودِ پاک پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے، اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم ابدًا  
حدیث ۱۰۳: زینو امجا لسکم بالصلاة علی النبی ﷺ وبذکر عمر بن الخطاب ؓ۔

(کشف الغمہ جلد ۱ ص ۲۶۹)

تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھنے اور عمر بن خطاب ؓ کے ذکرِ خیر سے مزین کرو۔

اللہم صل وسلم وبارک علی حبیبک المصطفیٰ وعلی آلہ واصحابہ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین  
حدیث ۱۰۴: من قال اللہم صل علی روح محمد فی الا روح وعلی جسده فی الا جساد وعلی قبره فی القبور  
رانی فی منامہ ومن رانی فی منامہ رانی یوم القيامة ومن رانی یوم القيامة شفعت له ومن شفعت له شرب من  
حوضی وحرم اللہ جسده علی النار۔ (کشف الغمہ جلد اول ص ۲۶۹، القول البدیع ص ۴۳)

جو شخص یہ درودِ پاک پڑھے

اللہم صل علی روح محمد فی الا روح وعلی جسده فی الا جساد علی قبره فی القبور  
اس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن  
دیکھے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کروں گا وہ حوضِ کوثر سے پانی پئے گا اور اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام  
کر دے گا۔

صل اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۱۰۵: وکان النبی ﷺ یقول ان اللہ تعالیٰ جعل لامتی فی الصلاة وعلی افضل الدرجات  
رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے بالتحقیق اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے مجھ پر درودِ پاک پڑھنے میں بہترین درجے مخصوص کر رکھے ہیں۔

مولای صل وسلم دانمنا ابدًا

علی حبیبک غیر الخلق کلہم

حدیث ۱۰۶: اقرب ما یکون احدکم منی اذا ذکرنی وصلی علی۔ (کشف الغمہ ص ۲۷۱ جلد ۱)

تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے۔

اللہم صل علی حبیبک النبی الامی الکریم الامین وعلی آلہ واصحابہ وازواجه الطہارات امہات المومنین  
وذریۃ اجمعین

حدیث ۱۰۷: من صل علی طہر قلبہ من النفاق کما یطہر الثوب المآء۔ (کشف الغمہ ص ۲۷۱ جلد ۲)

جو مجھ پر درودِ پاک پڑھے تو درودِ پاک اس کا دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۱۰۸: من قال صلی اللہ علی محمد فقد فتح علی نفسه سبعین باباً من الرحمة والقی اللہ محبته فی قلوب  
الناس فلا یبغضہ الا من فی قلبہ نفاق (کشف الغمہ ص ۲۷۱ جلد ۱)

جس نے مجھ پر درودِ پاک پڑھا ہے شک اس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لئے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس  
کی محبت ڈال دیتا ہے، لہذا اس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی سید السادات ومنیع البرکات وعلی آلہ واصحابہ اجمعین فالحمد لله رب العلمین۔  
حدیث ۱۰۹: من لم یصل علی فلا دین له۔ (کشف الغمہ ص ۲۷۲ جلد ۱)

جس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا، اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۱۱۰: کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لا وضو لمن لم یصل علی النبی ﷺ -

(کشف الغمہ ص ۲۷۲ جلد ۱)

جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، اس کا وضو نہیں ہے۔

اللہم صل وسلم وبارک علی رسولک المصطفیٰ ونبیک المجتبیٰ اطیب الطیبین اطہر الطاہرین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین .

(بہار الخصال ص ۴۱۳ جلد ۲)

حدیث ۱۱۱: الدعاء بین الصلاتین لا یرد۔

وہ دعا جو کہ دو درودوں کے درمیان ہو وہ روکنے کی جائے گی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ الطاہرات والمطہرات امہات المؤمنین ذریئہ اجمعین وبارک وسلم ابدًا .

باب دوم

اقوال مبارکہ

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا فرمان

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

۱۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی فرمایا اے میرے پیارے کلیم! اگر دنیا میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے ایک دانہ تک پیدا ہوتا اور بھی بہت سی چیزیں ذکر فرمائیں، یہاں تک کہ فرمایا اے میرے پیارے نبی! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قرب آپ کو نصیب ہو جیسے کہ آپ کے کلام کو آپ کی زبان کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کے دل کے خطرات کو آپ کے دل کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کی جان کو آپ کے جسم کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کی نظر کو آپ کی آنکھ کے ساتھ قرب ہے، موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی ”ہاں! یا اللہ میں ایسا قرب چاہتا ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو یہ چاہتا ہے تو میرے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

(القول البدیع ص ۱۳۲، سعادت الدارین ص ۸۷) (معارج النہد ص ۳۰۸ جلد ۱، مقاصد السالکین ص ۵۴)

۲۔ مسالک الحنفیاء میں ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی، اے موسیٰ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے دن کی پیاس نہ لگے۔ عرض کی، ہاں یا اللہ! تو ارشاد باری تعالیٰ ہوا اے پیارے کلیم میرے حبیب ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

۳۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو آپ نے آنکھ کھولی اور عرش پر محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لکھا دیکھا۔ عرض کی یا اللہ تیرے نزدیک کوئی مجھ سے بھی زیادہ عزت والا ہے فرمایا اس نام والا پیارا حبیب جو کہ تیری اولاد میں سے ہوگا، وہ میرے نزدیک تجھ سے بھی مکرم ہے۔ اے پیارے آدم اگر میرا حبیب جس کا یہ نام مبارک ہے نہ ہوتا تو نہ میں آسمان پیدا کرتا نہ زمین نہ جنت نہ دوزخ، پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی پہلی سے پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے دیکھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جسم اطہر میں شہوت بھی پیدا فرمادی تھی، آدم علیہ السلام نے عرض کی، یا اللہ یہ کون ہے، فرمایا یہ حوا ہے۔ عرض کی، یا اللہ اس کے ساتھ میرا نکاح کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پہلے اس کا مہر دو عرض کی یا اللہ اس کا مہر کیا ہے، فرمایا جو عرش پر نام لکھا ہے اس نام والے میرے حبیب پر دس مرتبہ درود پاک پڑھ۔ عرض کی یا اللہ اگر درود پاک پڑھوں تو حوا کے ساتھ میرا نکاح کر دے گا۔ فرمایا ہاں تو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے درود پاک پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حضرت حوا کے ساتھ نکاح کر دیا، لہذا حضرت حوا کا مہر حبیب پاک پر درود پاک ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (سعادت الدارین ص ۸۸)

افضل الخلق بعد الانبیاء، سیدنا صدیق اکبر ﷺ کا قول مبارک:

۴۔ سیدنا صدیق اکبر ﷺ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور

رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجتا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسول اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کرنا اللہ کی راہ میں تلوار

چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔ (القول البدیع ص ۱۲، سعادۃ الدارین ص ۸۸)

ام المؤمنین حبیبہ حبیبہ رب العلمین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول مبارک:

۵۔ مجلسوں کی زینت نبی کریم ﷺ پر درود پاک ہے لہذا مجالس کو درود پاک سے مزین کرو۔

(سعادۃ الدارین ص ۸۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی:

۶۔ آپ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا یہ جنت کا راستہ ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۸۸)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی:

۷۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن وہب سے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آئے تو رسول اللہ ﷺ پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھنا ترک نہ کرو۔ (القول البدیع ص ۱۹۰، سعادۃ الدارین ص ۸۸)

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان:

۸۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ درود پاک پڑھنا درود پاک پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔

(سعادۃ الدارین ص ۸۹)

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا فرمان:

۹۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

(سعادۃ الدارین ص ۸۹، القول البدیع ص ۱۹۷)

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک:

(سعادۃ الدارین ص ۸۹)

۱۰۔ فرمایا نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام جگر گوشہ شہید کر بلا رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی:

۱۱۔ امام عالی مقام امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل سنت و جماعت کی علامت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرنا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۸۹)

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا فرمان عالی:

۱۲۔ آپ نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر اتارتا ہے ان کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور وہ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص ۸۹، القول البدیع ص ۱۹۵)

سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک:

۱۳۔ فرمایا میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درود پاک کثرت سے پڑھے۔

(سعادۃ الدارین ص ۸۹)

حضرت ابن نعمان رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

۱۴۔ فرمایا کہ اہل علم کا اس پر اجماع (اتفاق) ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا سب عملوں سے افضل ہے اور اس سے انسان دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابیاں حاصل کر لیتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۸۹)

حضرت علامہ علیی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز ارشاد:

۱۵۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کرنا، یہ ایمان کا راستہ ہے اور یہ بھی مسلم کی تعظیم کا درجہ محبت سے بھی بالاتر ہے، لہذا ہم پر لازم ہے کہ جیسے غلام اپنے آقا کی یا بیٹا اپنے باپ کی تعظیم و توقیر کرتا ہے اس سے بھی بدرجہا زیادہ سرور عالم ﷺ کی تعظیم و توقیر کریں، پھر اس کے بعد آپ نے آیات و احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے ذکر فرمائے جو کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی کمال تعظیم و توقیر پر دلالت کرتے ہیں اور فرمایا یہ ان حضرات کا حصہ تھا جو سر کی آنکھوں سے حضور ﷺ کا مشاہدہ کرتے تھے اور آج تعظیم و توقیر کے طریق میں یہ بھی ہے کہ

جب حضور ﷺ کا ذکر پاک جاری ہو تو ہم صلوة وسلام پڑھیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی حضور ﷺ پر درود پاک بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرستے بھی، حالانکہ فرشتے شریعت مطہرہ کے پابند نہیں ہیں، تو وہ درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں، لہذا ہم ان فرشتوں سے زیادہ اولیٰ، احق، احری، اخلق ہیں کہ درود پاک پڑھیں اور قرب حاصل کریں۔

(سعادة الدارين ص ۸۹)

غوثوں کے غوث محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی:

۱۶۔ آپ نے فرمایا علیکم بلزوم المساجد و كثرة الصلوة علی النبی ﷺ یعنی اے ایمان والو تم مسجدوں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ پر درود پاک کو لازم کرلو۔

حضرت عارف صاوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان مبارک:

۱۷۔ فرمایا کہ درود پاک انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ باقی اذکار (اورادو و غنائف) میں شیطان دخل اندازی کر لیتا ہے اس لیے مرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن درود پاک میں مرشد خود سیدو عالم ﷺ ہیں، لہذا شیطان دخل اندازی نہیں کر سکتا۔

(سعادة الدارين ص ۹۰)

علامہ حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

۱۸۔ امام سخاوی نے بعض بزرگوں سے نقل فرمایا: ایمان کے راستوں میں سے سب سے بڑا راستہ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ، ادائے حق کی خاطر، تعظیم و توقیر کے لئے اور درود پاک پر موانعت (بھگتی) کرنا یہ ادائے شکر ہے، اور رسول اللہ ﷺ کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ حضور ﷺ کے ہم پر بڑے بڑے انعام ہیں۔ رسول کرم شفیع معظم ﷺ ہماری دوزخ سے نجات کا سبب ہیں، وہ ہمارے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں، وہ ہمارے معمولی معمولی عملوں سے فوہ عظیم حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں، وہ ہمارے شاندار اور بلند ترین مراتب حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

علامہ قلیشی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول مبارک:

۱۹۔ فرمایا کہ وہ کون سا وسیلہ شفاعت ہے اور کون سا عمل ہے جو زیادہ نفع دینے والا ہو، اس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنے سے جس ذات یا برکات پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود پاک بھیجتے ہیں، بس اس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنا تو برا عظیم ہے اور یہ وہ تجارت ہے جس میں خسارہ نہیں اور درود پاک پڑھنا اولیائے کرام کے لئے صبح و شام کی عادت بن چکی ہے۔

اے میرے عزیز تو درود پاک کو مضبوط پکڑ لے، اس کی برکت سے تیرا غیب پاک ہوگا اور تیرے اعمال پاکیزہ ہوں گے اور تو انتہائی امیدوں کو حاصل کر لے گا اور تو قیامت کے دشوار ترین دن کے ہولوں سے امن میں رہے گا۔ (سعادة الدارين ص ۹۰، القول البدیع ص ۱۳۶)

حضرت علامہ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول مبارک:

۲۰۔ فرمایا اے میرے عزیز تو اس ذات پر درود پاک کی کثرت کر جو سید السادات (سارے سرداروں کے سردار) ہیں جو سعادتوں کی کان ہیں کیونکہ اس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنا خوشیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور نفیس ترین رحمتوں کے حاصل کرنے اور ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے اور تیرے لئے ہر درود پاک کے بدلے زمین و آسمان کے مالک کی طرف سے دس رحمتوں کا نزول اور دس گناہوں کا مٹانا اور دس درجوں کے بلند کرنے کا انعام ہے اور ساتھ ہی فرشتوں کی تیرے لئے رحمت و بخشش کی دعائیں شامل ہیں۔

(سعادة الدارين ص ۹۱)

عارف باللہ سیدنا امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک:

۲۱۔ فرمایا کہ ہم سے رسول اکرم ﷺ کی طرف سے عہد لیا گیا ہے کہ ہم صبح و شام حضور کی ذات یا برکات پر درود پاک کی کثرت کریں اور یہ کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو درود پاک پڑھنے کا جرو ثواب بتائیں اور ہم ان کو سید دو عالم ﷺ کی محبت و عظمت کے اظہار کے لئے درود پاک پڑھنے کی پوری رغبت دلائیں اور اگر مسلمان بھائی روزانہ صبح و شام ہزار سے دس ہزار بار تک درود پاک پڑھنے کا ورد بنالیں تو یہ سارے عملوں سے افضل ہوگا اور درود پاک پڑھنے والے کو چاہئے کہ وہ با وضو ہو اور حضور قلب کے ساتھ پڑھے، کیونکہ یہ بھی مناجات ہے نماز کی طرح۔ اگر چہ اس میں وضو شرط نہیں ہے نیز فرمایا کہ درود پاک رسول اللہ ﷺ کے دربار میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور حضور ﷺ جیسا کائنات میں کوئی اور نہیں ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں صاحب حل و عقد اور صاحب بست و کشاد (مختار) بنایا ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لہذا جو شخص اس آقا کی صدق و محبت کے ساتھ خدمت کرے (درود پاک پڑھے) اس کے لئے بڑے بڑوں کی گردنیں جھک

جاتی ہیں اور سب مسلمان اس کی عزت کرتے ہیں جیسے کہ بادشاہوں کے مقرریوں کے بارے میں مشاہدہ کیا جاسکتا ہے، پھر فرمایا کہ شیخ نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ دس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد زاوی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ چالیس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ (سعادة الدارين ص ۹۱)

سیدنا ابوالعباس تھانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی:

۲۲۔ فرمایا جب کہ نبی اکرم حبیب محترم ﷺ پر درود پڑھنا ہر خیر کی چابی ہے، غیوب و معارف کی چابی ہے، انوار و اسرار حاصل کرنے کی چابی ہے تو جو شخص اس سے الگ ہو گیا وہ کٹ گیا اور دھکا کرا گیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے قرب سے کچھ حصہ نہیں ہے۔ (سعادة الدارين ص ۹۲)

نیز آپ نے کسی مرید کی طرف بطور نصیحت خط لکھا تو اس میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سے وہ ذکر جس کا فائدہ بہت بڑا ہے اور جس کا پھل بڑا میٹھا ہے۔ جس کا انجام شاندار ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھنا حضور قلب کے ساتھ کیونکہ درود پاک دنیا و آخرت کی ہر خیر کا جالب (کھینچنے والا) ہے اور ہر شر کا دافع ہے اور جس نے یہ نسخہ استعمال کر لیا وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے دوستوں میں سے ہوگا۔ (سعادة الدارين ص ۹۲)

حضرت خواجہ عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی:

۲۳۔ فرمایا کہ جو شخص نفلی نماز روزہ نہیں کر سکتا تو چاہئے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دس درود بھیجتا ہے، تو اگر انسان عمر بھر کی ساری نیکیاں بجالائے اور ادھر ایک بار حبیب خدا نبی مصطفیٰ ﷺ پر درود پاک پڑھے تو یہ ایک بار کا درود پاک عمر بھر کی نیکیوں سے وزنی ہوگا، کیونکہ اے عزیز تو ان پر درود پاک پڑھے گا اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ جل شانہ تجھ پر رحمت بھیجے گا اپنی شان ربوبیت کے مطابق اور یہ اس وقت ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک بھیجے اور اگر وہ ایک کے بدلے دس بھیجے تو کون اندازہ کر سکتا ہے۔

(سعادة الدارين ص ۹۳)

والحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على حبيبنا سيدنا محمد وعلى آله واصحابه وازواجه الطاهرات  
المطهرات امهات المؤمنين وذريته الى يوم الدين .

امام محدث علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

۲۴۔ فرمایا کہ اس محبوب کریم اور رسول عظیم ﷺ کا سب سے اوّلیٰ و اعلیٰ، فضل، اکمل، اشہی، ازہر، انور ذکر پاک آپ کی ذات پاک پر درود پاک پڑھنا ہے (سعادة الدارين ص ۹۴)

اللهم ارزقنا هذا في كل وقت وحين يا رب العالمين والصلاة والسلام على حبيبنا ورسوله ونور عرشه وزينه  
فرشه وقاسم رزقه وسيد خلقه ومهبط وحيه وعلى آله واصحابه وبارك وسلم۔

حضرت شاہ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

۲۵۔ آپ نے فرمایا ”بھا و جلدنا ما و جلدنا“۔

یعنی ہم نے جو کچھ بھی پایا (خواہ وہ دنیاوی انعامات ہوں خواہ اخروی) سب کا سب درود پاک کی برکت سے پایا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان مبارک:

۲۶۔ یعنی درود پاک کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں رہتی۔

سید المکرم حضرت علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی:

۲۷۔ فرمایا جس کسی کو کوئی حجت درپیش ہو تو وہ ہزار مرتبہ پوری توجہ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے  
انشاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی۔ (حجة الله على العالمين ص ۴۴ جلد ۲)

پیکر و عشق و محبت علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی علیہ الفضل الربانی کا قول مبارک:

۲۸۔ آپ نے نقل فرمایا کہ درود پاک الصلوة والسلام علیک یا سیدی یا رسول الله قلت حیلنی ادر کنی روزانہ تین سو بار دن رات میں پڑھے اور مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت ایک ہزار بار پڑھے، یہ حل مشکلات کے لئے تریاق مجرب ہے۔ (حجة الله على العالمين ص ۴۴ ج ۲)

حضرت شیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی:

۲۹۔ آپ نے تسبیح التماس سے نقل فرمایا کہ ساری نسل عبادتوں سے درود پاک افضل ہے۔

(نزہۃ النظرین ص ۳۲)

شیخ الحدیث شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کا قول مبارک:

۳۰۔ آپ اخبار الاخیار کے اختتام پر دربار الہی میں دعا کرتے ہیں یا اللہ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری درگاہ بے کس پناہ کے لائق ہو۔ میرے سارے عمل کوتاہیوں اور فسادیت سے سے ملوث ہیں سوائے ایک عمل کے، وہ عمل کون سا ہے، وہ ہے تیرے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں نہایت انکساری کا جزی اور محتاجی کے ساتھ درود و سلام کا تحفہ حاضر کرنا۔ اے میرے رب کریم: وہ کون سا مقام ہے جہاں اس درود و سلام کی مجلس کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور رحمت کا نزول ہوگا۔ اے میرے پروردگار سچا یقین ہے کہ یہ (درود و سلام والا) عمل تیرے دربار الہی میں قبول ہوگا اس عمل کے رد ہو جانے یا رازیکان جانے کا ہرگز ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ جو اس درود و سلام کے دروازے سے آئے اس کے رد ہونے کا خوف نہیں ہے۔

(اخبار الاخیار ص ۳۲۶)

فقیر ابولیت سمرقندی رحمہ اللہ کا قول مبارک:

۳۱۔ فرمایا اگر درود پاک کا کوئی اور فائدہ نہ ہوتا سوائے اس کے کہ اس میں شفاعت کی نوید ہے تو بھی عقل مند پر واجب تھا کہ وہ اس سے غافل نہ ہوتا چہ جائیکہ اس میں بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر صلوات ہیں۔

(تنبیہ الغافلین ص ۱۶۱)

حضرت توحید شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے:

۳۲۔ فرمایا کہ بندہ جب عبادت اور یاد خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائش بکثرت وارد ہوتی ہیں اور درود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کا درود رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلا نہیں آتا اور حفاظت الہی شامل حال ہو جاتی ہے (ذکر خیر ص ۱۹۴)

۳۳۔ نیز فرمایا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بلیات جب اترتی ہیں تو گھروں کا رخ کرتی ہیں مگر جب درود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آتی ہیں تو وہ فرشتے جو درود پاک کے خادم ہیں اس گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے بلکہ ان کو پڑوس کے گھروں سے بھی دور پھینک دیتے ہیں۔

(ذکر خیر ص ۱۹۴)

شیخ الاولیاء خواجہ حسن بھری قدس سرہ کا ارشاد مبارک:

۳۴۔ فرمایا جو شخص چاہتا ہو کہ اسے حوض کوثر سے بھر بھر کر جام پلایا جائے وہ یوں درود پاک پڑھے:

اللہم صل علی محمد وآلہ واصحابہ وازواجه واولادہ وذریئہ واهل بیتہ واصحابہ وانصارہ واشیاعہ ومحبہ وعلینا معہم اجمعین یا ارحم الراحمین

(نزہۃ المجالس ص ۱۰۵، ج ۲)

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمہ اللہ کا قول مبارک:

۳۵۔ سوال: جنت صرف درود پاک سے کیوں وسیع ہوتی ہے؟

(الابرار ص ۵۵۴)

جواب: اس لئے کہ جنت نور مصطفیٰ ﷺ سے پیدا شدہ ہے۔

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ کربانوالے کا ارشاد گرامی:

(خزینہ کرم ص ۶۹)

۳۶۔ آپ درود پاک کو اسم اعظم قرار دیتے تھے

جیسے اسم اعظم سے سارے کام ہو جاتے ہیں، یوں ہی درود پاک سے بھی سارے کے سارے کام خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اخروی پورے ہو جاتے ہیں۔ تو ان کا بن کر تو دیکھو اور اگر تو ان سے بیگانہ رہے اور کہتا پھرے میرا فلاں کام نہیں ہوا اور فلاں نہیں ہوا تو قصور تیرا پنا ہے۔

(فقیر ابوسعید غفرلہ)

شیخ المشائخ سید محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی:

۳۷۔ دربار الہی میں عرض کرتے ہیں یا، اللہ درود بھیج اس ذات پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، یا اللہ درود بھیج اس ذات گرامی پر کہ جس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنے سے اولیاء کرام کے درجے حاصل ہوتے ہیں، یا اللہ درود بھیج اس حبیب پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے چھوٹوں پر بھی تیری رحمت نچھاور ہوتی ہے، اور بڑوں پر بھی، یا اللہ درود بھیج اس پیارے رسول ﷺ پر کہ جس پر

دروود پاک پڑھنے سے ہم اس جہان میں بھی ناز و نعمت میں رہیں اور اس جہاں میں بھی۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

حضرت علامہ قاسی صاحب مطالعہ السمرات رحمہ اللہ کا ارشاد گرامی:

۳۸۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے درود پاک کو اپنی رضا اور اپنے قرب حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے، لہذا جو شخص جتنا درود پاک زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضا اور قرب کا حق دار ہوگا اور زیادہ اس بات کا لائق ہوگا کہ اس کے سارے کام انجام پذیر ہوں اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اس کا دل روشن ہو۔  
(مطالعہ السمرات ص ۳)

خواجہ شیخ مظہر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی:

۳۹۔ فرمایا بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی عادت ہے کہ جوان کے دوستوں کی عزت و توقیر کرے اس کی عزت افزائی کرتے ہیں، اس سے اظہار محبت کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ سارے بادشاہوں کا بادشاہ ہیں وہ اس وصف کمال کے زیادہ لائق ہے، لہذا جو شخص اس کے حبیب ﷺ کی تعظیم و عزت کرے ان سے محبت کرے ان پر درود پاک پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے صلہ میں رحمت حاصل کرے گا، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے درجے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا۔  
(ورق الناصین ص ۱۶۷)

مفسر قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقی کا ارشاد گرامی:

۴۰۔ فرمایا بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ توبہ کے وقت عاجزی کرے اور حبیب خدا ﷺ پر درود پاک پڑھے کیونکہ نبی کریم ﷺ تو ہر نبی اور ہر ولی کے شفیع ہیں، اسی لئے سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام نے بوقت توبہ اللہ تعالیٰ کے دربار اس کے حبیب محمد ﷺ کا وسیلہ پیش کیا تھا۔  
(تفسیر روح البیان ص ۳۹۵ ج ۳)

حضرت مولانا مامین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

۴۱۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غمی اور غیغہ محتاج ہونے کے باوجود اپنے محبوب ﷺ پر درود بھیج رہا ہے، لہذا مومنین کے لئے تو زیادہ درود پاک پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں ہیں صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکرم و علی آلہ واصحابہ وسلم  
(معارج النبوۃ ص ۳۱۲، ج ۱)

۴۲۔ نیز ریاض الانس سے نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو امت کے لئے شفیع بنایا ہے۔ حضور قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے اور آج اس دنیا میں امت اپنے آقا پر درود پاک پڑھ کر آخرت میں حضور شفیع المذنبین ﷺ کی شفاعت کی مستحق ہو رہی ہے، لہذا درود پاک قبولیت شفاعت کا بیعانہ ہے جو کہ رب العالمین جل جلالہ کی بارگاہ میں جمع رہے گا۔

(معارج النبوۃ ص ۳۱۸، ج ۱)

مفسر قرآن امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی:

۴۳۔ فرمایا حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ روح انسانی جو کہ جبلی طور پر ضعیف ہے اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلیات قبول کرنے کی استعداد حاصل کرے، جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دان سے اندر چھاکنی ہیں تو اس سے مکان کے درود یوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اس پر پڑیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور در و دیوار چمک اٹھتے ہیں، یوں ہی امت کی روضیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں، وہ نبی اکرم ﷺ کے روح انور سے جو کہ سورج سے بھی روشن تر ہے، اس کی نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکالیتی ہے اور یہ استفادہ صرف درود پاک سے ہوتا ہے اسی لئے حضور کریم ﷺ نے فرمایا انا اولی الناس ہی یوم القيامة اکثر ہم علی صلوٰۃ

(معارج النبوۃ ص ۳۱۸، ج ۱)

حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی مجددی قدس سرہ کا قول مبارک:

۴۴۔ فرمایا کہ جاننا چاہئے کہ سب سے بڑھ کر سعادت اور بہترین عبادت سید دو عالم ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہے اس لئے کہ درود پاک کی کثرت سے حبیب خدا ﷺ کی محبت غالب آ جاتی ہے جو کہ تمام سعادتوں کی سردار ہے اور اس کے ذریعے سے انسان اللہ تعالیٰ کی پاک و رگہ میں قبولیت حاصل کر لیتا ہے اور درود پاک کی برکت سے سب سینات حسنات سے تبدیل ہو جاتی ہے (مقاصد السالکین ص ۵۳)

سیدنا کعب رحمہ اللہ کا قول مبارک:

۴۵۔ فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ جس دن میں ستر ہزار فرشتے روزہ منور پر حاضری نہ دیتے ہوں روزانہ ستر ہزار فرشتے دربار

رسالت میں حاضری دیتے ہیں اور روضہ انور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے نورانی پروں کے ساتھ روضہ مظہرہ کو چھوتے ہیں اور درود پاک پڑھتے رہتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو وہ آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور ستر ہزار اور آ جاتے ہیں۔ صبح ہوتی ہے تو وہ پرواز کر جاتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار حاضر ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ جب قیامت کا دن آنے کا تو سرکارِ دو عالم ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے اور انہیں فرشتوں کے ساتھ میدانِ حشر کی طرف روانہ ہوں گے۔

مولایا صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام کا ارشاد گرامی ہے:

۳۶۔ دونوں حضرات علیہم السلام فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول پاک ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

سیدنا امام شمرانی قدس سرہ کا ارشاد گرامی:

۳۷۔ درود پاک کی کثرت کی کم از کم مقدار کے متعلق فرمایا بعض علماء کا قول ہے کہ کثرت کی کم از کم تعداد سات سو بار دن کو اور سات سو بار رات کو روزانہ اور بعض علماء نے فرمایا کثرت کی کم از کم مقدار تین سو پچاس بار دن کو اور تین سو پچاس بار رات کو روزانہ ہے۔

(افضل الصلوٰۃ ص ۳۱)

۳۸۔ نیز فرمایا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم درود پاک کی اتنی کثرت کریں کہ ہم حالتِ بیداری میں سید دو عالم ﷺ کے حضور حاضر ہوں جیسے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہوتے تھے اور ہم سرکار سے دینی امور کے بارے میں اور ان احادیث مبارکہ کے بارے میں سوال کریں جن کو حفاظ نے ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ حاضری نصیب نہ ہو تو ہم درود پاک کی کثرت کرنے والوں سے شمار نہ ہوں گے۔

(افضل الصلوٰۃ ص ۳۱)

جیسے کہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ بیداری کی حالت میں جاتے ہوئے ۷۵ بار سید دو عالم ﷺ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوئے۔ خود فرماتے ہیں کہ ”میں اب تک بیداری کی حالت میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت سے ۷۵ بار نوازا گیا ہوں اور جن احادیث مبارکہ کو محدثین نے ضعیف کہا ہے میں ان کے بارے میں رسول ﷺ کے پوچھ لیا کرتا ہوں“ (میزان کبریٰ، ص ۴۲ جلد ۱)

۳۹۔ نیز امام شمرانی نے فرمایا اے بھائی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب تر راستہ ہے رسول کریم ﷺ شفیع الاعظم ﷺ پر درود پاک پڑھنا لہذا جو شخص سید دو عالم ﷺ کی درود پاک والی خاص خدمت نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو وہ محال کا طالب ہے یعنی یہ ناممکن ہے ایسے شخص کو حجاب حضرت اندر داخل ہی نہیں ہونے دے گا اور ایسا شخص جاہل ہے اسے دربار الہی کے آداب کا پتہ ہی نہیں، ایسے کی مثال اس کسان کی ہے جو بادشاہ کے ساتھ بلا واسطہ ملاقات کرنا چاہتا ہے۔

(افضل الصلوٰۃ ص ۳۱)

۵۰۔ نیز فرمایا اے میرے عزیز تجھ پر لازم ہے کہ تو درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ جو رسول کریم ﷺ کے خدام ہوں گے سید الکوینین ﷺ کے اکرام کی وجہ سے قیامت کے دن ان کے ساتھ دوزخ کے زبانیہ (فرشتے) کسی قسم کا تعرض نہیں کریں گے۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۲)

حشر میں ڈھونڈا ہی کریں ان کو قیامت کے سپاہی

پر وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو

۵۱۔ نیز فرمایا اے میرے عزیز! اگر اعمال میں کوتاہی ہو مگر سرورِ دو عالم ﷺ کی حمایت حاصل ہو تو یہ زیادہ نافع ہے اس سے کہ اعمال صالحہ بہت ہوں لیکن سید دو عالم ﷺ کی حمایت حاصل نہ ہو۔

(افضل الصلوٰۃ ص ۳۱)

۵۲۔ شیخ اکبر، شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ نے فرمایا اہل محبت کو چاہیے کہ وہ درود پاک پڑھنے پر صبر و استقلال کے ساتھ چمکی کریں یہاں تک کہ بخت جاگیں اور وہ جانِ جہاں خود قدم رنجاں فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔

(”نور بصیرت“ از میا عبدالرشید روزنامہ نوائے وقت)

۵۳۔ ڈاکٹر عبدالمجید ملک نے علامہ محمد اقبال سے دریافت کیا کہ آپ حکیم الامت کیسے بن گئے؟ تو علامہ اقبال نے بلا توقف فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں، آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں ملک صاحب نے اسباب سے پوچھا وہ کیسے تو علامہ اقبال نے فرمایا میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھا ہے اگر آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔



## واقعات

### دنوی مصیبتوں اور پریشانیوں کا دفعیہ درود پاک سے

#### قرض کی ادائیگی

(کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا اور واپسی کی تاریخ مقرر ہو گئی، جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو، ہوتا وہی ہے۔ اس شخص کا کاروبار معطل ہو گیا اور وہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔

قرض خواہ نے تاریخ مقررہ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اس مقررہ میں معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اس مقررہ کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اس مقررہ کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔ وہ مقررہ عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں؟ ممکن ہے کہ اس نے کہیں سے یہ پڑھا ہو یا علمائے کرام سے یہ سنا ہو کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ”جس بندے پر کوئی مصیبت کوئی پریشانی آجائے تو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ درود پاک مصیبتوں پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے۔“ الحاصل اس نے عاجزی اور زاری کے ساتھ مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ جب ستائیس دن گزر گئے تو اسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا کوئی کہنے والا کہتا ہے:

”اے بندے! تو پریشان نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا راز ہے تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔ تو علی بن عیسیٰ وزیر سلطنت کے پاس جا اور جا کر اسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لیے مجھے تین ہزار دینا دے دے۔“

فرمایا: جب میں بیدار ہوا تو بڑا خوشحال تھا۔ پریشانی ختم ہو چکی تھی لیکن یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ دوسری رات ہوئی جب آنکھ سونگی تو قسمت جاگ اٹھی۔ مجھے آقا نے دو جہاں رحمتِ دو عالم شفیعِ اعظم ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور ﷺ نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا، جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی۔ تیسری رات پھر اُمت کے والی ﷺ تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اسے یہ فرمان سنا دو۔ عرض کی ”یا رسول اللہ! (فسداک ابسی وامسی) میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ اس ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو۔“ یہ سن کر حضور ﷺ نے میری عرض کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر وزیر تجھے سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دینا اس کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نماز فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار درود پاک کا تحفہ دربار رسالت میں پیش کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ اور کرنا ما کا تین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ فرما کر سید دو عالم ﷺ تشریف لے گئے۔ میں بیدار ہوا نماز فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہینہ پورا ہو چکا تھا میں وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصہ کہہ سنایا، جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی اور میں نے حضور محبوب کبریا ﷺ کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی اور مسرت سے چمک اٹھے اور فرمایا ”مرحبا! ہو رسول اللہ حقاً“ اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آ گئے۔ ان میں سے تین ہزار گن کر میری جھولی میں ڈال دیئے اور فرمایا ”یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کے لیے“ اور پھر تین ہزار اور دیئے کہ یہ تیرے بال بچے کا خرچہ اور پھر تین ہزار اور دیئے اور فرمایا ”یہ تیرے کاروبار کے لیے“ اور ساتھ ہی الوداع کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی! تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے خدا را یہ تعلق محبت والا نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام، کوئی حاجت درپیش ہو، بارود نوک آجانا میں آپ کے کام دل و جان سے کیا کروں گا۔ فرمایا کہ میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور فریقین کو بلاوا ہوا تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مہبوت کھڑا ہے۔

میں نے تین ہزار دینار قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیے۔ قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تو یہ اتنی دولت کہاں سے لے آیا؟ حالانکہ تو مفلس تھا، کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی صاحب یہ سن کر خاموشی سے اٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آ گئے اور فرمایا ”ساری برکتیں وزیر صاحب نے ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی اسی سرکار کا غلام ہوں، تیرا قرضہ میں ادا کرتا ہوں، جب صاحب دین (قرض خواہ) نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا کہ ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو، میں بھی ان کی رحمت کا حقدار ہوں“ یہ کہہ کر

اس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اس کا قرض اللہ جل جلالہ و رسول ﷺ کے لیے معاف کر دیا اور پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا ”آپ کا شکریہ! لیجیے اپنی رقم سنبھال لیجیے“۔ تو قاضی صاحب نے فرمایا ”اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں یہ آپ کا ہے آپ اسے لے جائیں“۔

تو میں بارہ ہزار دینار لے کر گھر آ گیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا۔ یہ برکت ساری کی ساری درود پاک کی ہے۔

(جذب القلوب ص ۲۶۳ مع تصرف)

مشکل جو سر پر آ پڑی تیرے ہی نام سے ملی

مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود اور سلام

دو ہزار پانچ سو درہم

(۲) ایک شخص کے ذمہ پانچ صد درہم قرضہ تھا، مگر حالات ایسے تھے کہ وہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو نبی اکرم ﷺ کا عالم رویا میں دیدار نصیب ہوا اور اپنی پریشانی کی شکایت کی۔ حضور ﷺ نے اپنے امتی کی پریشانی کی کہانی سن کر فرمایا۔ ”تم ابوالحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اسے کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے وہ نیشاپور میں ایک نئی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے اور اگر وہ کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز دربار رسالت میں سو بار درود پاک کا تحفہ حاضر کرتے ہو، مگر کل تم نے درود پاک نہیں پڑھا“۔

وہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسائی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حال زار بیان کیا مگر اس نے کچھ توجہ نہ دی پھر حضور ﷺ کا پیغام دیا تو اس نے نشانی طلب کی اور جب نشانی بیان کی تو ابوالحسن سنتے ہی تخت سے زمین پر گر پڑا اور دربار الہی میں سجدہ شکر ادا کیا اور پھر کہا ”اے بھائی! یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا، کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درود پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔

پھر ابوالحسن کیسائی نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اسے پانچ سو کے بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دے دو اور ابوالحسن کیسائی نے عرض کیا ”اے بھائی! یہ ہزار درہم آقا ﷺ کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ اور یہ ہزار درہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا شکرانہ اور پانچ سو درہم سرکار کے حکم کی تعمیل ہے“ اور مزید کہا کہ آپ کو آئندہ کوئی ضرورت درپیش ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔

(معارج النبوة ص ۳۲۹ جلد اول)

تکمیل مراد

(۳) ایک مولوی صاحب نے ایک شخص کو بطور وظیفہ روزانہ پڑھنے کے لئے درود پاک بتا دیا اور ساتھ ہی کچھ فوائد درود پاک کے سنا دیئے۔ وہ شخص بڑے شوق و ذوق سے دن رات درود پاک پڑھتا رہا اور ایسا اس میں محو ہوا کہ دنیا کے کام چھوٹ گئے اس کی بیوی فاجرہ تھی جب کبھی خاوند کو دیکھتی تو اس کے منہ سے درود پاک کا ورد جاری رہتا اسے بے حد ناگوار معلوم ہوتا۔ ایک دن وہ عورت بولی ”ارے بد بخت! کیا ہر وقت صلے علی محمد کہتے رہتے ہو اس کو پھوڑ دو اور آوی ہو، کچھ کما کراؤ، مگر اس کا خاوند باوجود ایسی طعن و تشنیع کے درود کا ورد نہ چھوڑتا تھا۔ اتفاق سے وہ شخص کسی مہاجن کا مقروض تھا اس کے ذمہ سو روپیہ مہاجن کا قرضہ تھا۔ اس نے مطالبہ کیا یہ نہ دے سکا، مہاجن نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔

اب اس کی عورت کو اور بھی موقع مل گیا۔ خوب زبان درازی کی اور خاوند کو برا بھلا کہا وہ مرد صالح تنگ آ کر آدھی رات کو اٹھا اور دربار الہی میں نہایت ہی زاری کی اور عاجزی سے عرض کی ”یا اللہ! تو سب کچھ جانتا ہے میں بیوی اور مہاجن سے لاچار ہو گیا ہوں تو بے سہارا ہوں تو بے سہارا ہے تو حاجت مندوں کا حاجت روا ہے“۔ دریاے رحمت جوش میں آیا اور اس مرد صالح پر اللہ تعالیٰ نے نیند مسلط کر دی اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت سامنے آئے اور نہایت شیریں زبان سے گویا ہوئے۔ ”اے پیارے! کیوں اتنے بے قرار ہو؟ گھبراؤ نہیں! تمہارا سارا کام بن جائے گا میں خود تمہارا مددگار ہوں“۔ اس مرد صالح نے عرض کی کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا ”میں وہی ہوں جن پر تو درود پاک پڑھتا رہتا ہے“۔

یہ سن کر بہت خوش ہوا اور دل کی ساری کی ساری بے قراری دور ہو گئی اور پھر سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ”گھبرانے کی ضرورت نہیں تم صبح وزیر اعظم کے پاس جانا اور اس کو وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سنانا“۔ جب وہ مرد ویش بیدار ہوا اور صبح کو اپنے ٹوٹے پھوٹے لباس کے ساتھ وزیر اعظم کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ دروازہ پر جا کر دربانوں سے کہا ”میں وزیر صاحب سے ملنا چاہتا ہوں“ دربان اس کی

حیثیت اور لباس دیکھ کر مسکرا دیئے اور کہا ”کیا آپ وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات کرنے کے قابل ہیں، چلو یہاں سے بھاگو“۔

لیکن ان دربانوں میں ایک رحم و مہلت بھی تھا۔ اس کو رحم آگیا اور کہا بھائی ٹھہر جا، میں وزیر صاحب سے عرض کرتا ہوں اگر اجازت ہوگی تو ملاقات کر لینا۔ جب وزیر صاحب سے ماجرا بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا ”اس آدمی کو بلاؤ“ جب وہ وزیر کے ہاں پہنچا تو وزیر کے استفسار پر سارا واقعہ بیان کر دیا۔ وزیر اعظم وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سن کر بہت خوش ہوا اور اسے بجائے ایک سو کے تین سو روپیہ دے کر رخصت کیا۔ جب وہ مرد صالح وہ روپیہ لے کر گھر پہنچا اور بیوی کو دیا تو وہ بھی خوش ہو گئی اور وہ مرد صالح بیوی کو روپے دے کر اپنے کام یعنی درود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو وہ سو روپیہ لے کر عدالت میں جا پہنچا اور حاکم کے سامنے رکھ دیا اور وہ قرض خواہ مہاجن روپیہ دیکھ کر حاکم سے کہنے لگا ”جناب! یہ روپیہ کہیں سے چوری کر کے لایا ہے کیونکہ اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا“۔ یہ سن کر حاکم نے پوچھا ”بتاؤ! یہ روپیہ کہاں سے لیا ہے؟ ورنہ قید کر لئے جاؤ گے“۔ اس نے کہا ”یہ بات وزیر اعظم سے معلوم کرو کہ میرے پاس روپیہ کہاں سے آیا ہے“۔

حاکم نے وزیر اعظم کی خدمت میں خط لکھا، وزیر صاحب نے خط پڑھ کر جواب لکھا ”جج صاحب! خبردار! خبردار! اگر اس بندے کے ساتھ ذرا بھی بے ادبی کرو گے تو معزول کر دیئے جاؤ گے“۔ جج صاحب یہ جواب پڑھ کر خوفزدہ ہو گئے اور اس مرد صالح کو اپنی کرسی پر بٹھایا اور بڑی خاطر داری کی اور جو سو روپیہ اس مرد صالح نے دیا تھا وہ واپس کر کے مہاجن کو اپنی طرف سے سو روپیہ دے دیا۔ مہاجن نے جب یہ منظر دیکھا تو خیال کیا کہ جب وزیر اعظم اور حاکم بھی اس کے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اس کے ساتھ ہے۔ اس نے وہ سو روپیہ واپس دے دیا۔ معلوم ہوا کہ درود پاک دونوں جہانوں کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر کہ سازد درو درو جان صلی علی  
حاجت دارین اوگر درو

(وعظ بے نظیر ص: ۲۵)

سبق

ان تینوں واقعات سے اور آئندہ کے واقعات سے یہ روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہر امتی کو جانتے ہیں اور ان کی پریشانیوں سے بھی واقف ہیں اور یہی عقیدہ اکابر اہل سنت و جماعت کا ہے، چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ تفسیر عزیزی میں آیت مبارکہ ”وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہارے رسول تم پر قیامت کے دن بدیں وجہ گواہی دیں گے کہ وہ نور نبوت سے ہر مومن کے رتبے کو جانتے ہیں کہ اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ میرے فلاں امتی کی ترقی میں کیا چیز رکاوٹ بنی ہوئی ہے؟

الحاصل رسول اکرم ﷺ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور وہ تمہارے اچھے برے عملوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے اخلاص و اتفاق کو بھی جانتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی ص: ۵۱۸، سورہ بقرہ)

بلکہ سرورِ دو عالم نور مجسم شفیع اعظم ﷺ نے خود فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میرے سامنے کر دی ہے اور میں دنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت کے دن تک اس میں ہونے والا ہے سب کچھ دیکھ رہا ہوں، جیسے کہ میں اپنی تتلی کو دیکھ رہا ہوں۔“

اس حدیث کو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز صاحب تفسیر ”روح المعانی“ نے اپنی تفسیر میں آیت مبارکہ ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ انْأِمْسِكِ الْأَسْلَافَ شَاهِدًا“ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے: ”اے پیارے نبی! ہم نے آپ کی امت پر آپ کو شاہد بنایا ہے کہ آپ ان کے احوال کی گمراہی فرماتے ہیں اور ان کے عملوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور آپ کی امت سے تصدیق و تکذیب یا ہدایت و گمراہی جو کچھ صادر ہوتا ہے آپ اس کے بھی گواہ ہیں۔“

(تفسیر روح المعانی ص: ۴۵، جز: ۲۲)

(اور اس مسئلہ کی تفصیل درکار ہو تو فقیر کا رسالہ ”الباوقیت و الجواہر“ کا مطالعہ کریں)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقائد اہل سنت و جماعت پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ بالخیر ہو۔

قبولیت دُعا

(۴) حضرت ابو عبد اللہ رضاع اپنی کتاب تحفہ میں لکھتے ہیں کہ بعد ازیں ایک شخص فقیر حاجت مند عیال دار صابر و عابد رہتا تھا۔ ایک دن وہ رات کو نماز کے لئے اٹھا تو اس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے بچوں اور بیوی کو بلایا اور کہا بیٹھو اور اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیسے درود پاک کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے اپنے فضل و جود اور احسان سے، لہذا وہ سب بیٹھ گئے اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ درود پاک پڑھتے پڑھتے بچے تو سو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اس مرد صالح پر بھی نیند طاری کر دی۔ جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی اور وہ شاہ کوٹھن ﷺ کے دیدار کی دولت سے مشرف ہوا اور آقا ؑ کے دو جہاں ﷺ نے تسلی دی اور فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبح ہوگی تو اے پیارے اُمّی! تجھے فلاں بجوی کے گھر جانا ہوگا اور اسے میرا سلام کہنا، نیز یہ کہنا کہ تیرے حق میں جو دعا ہے وہ قبول ہو چکی ہے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے رسول فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے میں سے مجھے (یعنی قاصد کو) دے۔“

یہ فرما کر رسول اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور وہ مرد صالح بیدار ہوا تو مسرت و شادمانی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، لیکن اس نے دل میں سوچا کہ جس خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا اس نے الحق حضور ﷺ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان حضور ﷺ کی شکل میں نہیں آ سکتا اور یہ بھی محال ہے کہ حضور ﷺ مجھے ایک آگ کے بجاری بجوی کی طرف بھیجیں اور پھر اس کو سلام بھی فرمائیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر سو گیا تو پھر قسمت کا ستارہ چمکا پھر نبی اکرم ﷺ نے وہی حکم دیا۔

جب صبح ہوئی تو بجوی کے گھر پوچھتا ہوا پہنچ گیا۔ بجوی کا گھر تلاش کرنا کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ وہ بہت مالدار تھا اس کا کاروبار وسیع تھا۔ جب بجوی کے سامنے ہوا تو چونکہ بجوی کے کارندے کافی تھے اس نے اسے اجنبی دیکھ کر پوچھا ”کیا آپ کو کوئی کام ہے؟“ اس مرد صالح نے فرمایا ”وہ میرے تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے۔“

اس نے نوکروں غلاموں کو حکم دیا کہ وہ باہر چلے جائیں، جب تنہا ہو گیا تو مرد صالح نے کہا ”تجھے ہمارے نبی ﷺ نے سلام فرمایا ہے“ یہ سن کر بجوی نے سوال کیا ”کون تمہارا نبی ہے؟“ فرمایا ”ﷺ“ یہ سن کر بجوی نے سوال کیا ”کیا آپ کو پتا ہے میں بجوی ہوں اور آپ کے دین کو نہیں مانتا۔ اس پر مرد صالح نے فرمایا ”میں جانتا ہوں لیکن میں نے وہ بار حضور ﷺ کو دیکھا ہے اور مجھے اسی بات کی تاکید فرمائی ہے“ یہ سن کر بجوی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی نے بھیجا ہے اس نے کہا اللہ تعالیٰ شاہد ہے اور مجھے یہی فرمایا ہے۔“

پھر بجوی نے پوچھا ”اور کیا کہا ہے؟“ اس نیک مرد نے کہا نیز حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دعا قبول ہے۔“ اس بجوی نے پوچھا تجھے معلوم ہے کہ وہ کون سی دعا ہے؟ اس نے جواب فرمایا مجھے علم نہیں پھر بجوی نے کہا میرے ساتھ اندر آ میں تجھے بتاؤں وہ کون سی دعا ہے۔ جب میں اندر گیا اور بیٹھے تو بجوی نے کہا ”آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں اور اس نے ہاتھ پکڑ کر کہا:

اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھدان محمد رسول اللہ ﷺ

اسلام قبول کر لینے کے بعد اس نے اپنے ہم نشینوں کو کارندوں کو بلایا اور فرمایا ”سن لو! میں گمراہی میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے، میں نے ہدایت قبول کر لی اور میں نے تصدیق کی اور میں ایمان لایا ہوں اللہ تعالیٰ سبحانہ پر اور اس کے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ پر۔“

لہذا تم میں سے جو ایمان لے آئے تو اس کے پاس جو میرا مال ہے وہ اس پر حلال ہے اور جو ایمان نہ لائے وہ میرا مال ابھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے نہ میں اسے دیکھوں۔“ تو چونکہ اس کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی اس کے اعلان سے اکثر ان میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے وہ اس کا مال واپس کر کے چلے گئے، پھر اس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا ”بیٹا! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے، لہذا اگر تو اسلام قبول کر لے تو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ورنہ آج سے نہ تو میرا بیٹا اور نہ میں تیرا باپ۔“

یہ سن کر بیٹے نے کہا ”ابا جان! جو آپ نے راستہ اختیار کیا ہے میں اس کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا۔ لیجئے سن لیجئے اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھدان محمد رسول اللہ ﷺ

پھر اس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو کہ اپنے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا۔ اس باپ نے اپنی بیٹی سے بھی وہی کہا جو اس نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ یہ سن کر بیٹی نے کہا مجھے قسم ہے خدا کی میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفرت رہی ہے۔ اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھدان محمد رسول اللہ ﷺ یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا پھر اس نے مرد صالح سے کہا ”کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو وہ دعا بتاؤں جس کی مقبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور وہ کیا چیز ہے پھر اس نے رسول اکرم نبی محترم ﷺ کو مجھ سے راضی کیا ہے؟“ مرد صالح نے فرمایا ہاں ضرور بتائیں۔

اس نے کہا ”جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلاتا رہا حتیٰ کہ کیا شہری، کیا دیہاتی سب کھا گئے، جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چونکہ میں تھک کر چور ہو چکا تھا۔ میں نے مکان کی چھت پر بستر لگوا دیا تاکہ آرام کروں۔ میرے پڑوس میں ایک سید زادی جو کہ سیدنا امام حسن ؑ کی اولاد میں سے ہے اور اس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں۔ جب میں اوپر لینا تو میں نے ایک صاحبزادی کو سنا وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھیں ”امی جان! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پڑوسی مجھ سے کیا کیا ہے؟ ہمارا اس نے دل دکھایا ہے سب کو کھلایا مگر ہمیں اس نے پوچھا تک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہماری طرف سے اچھی جزا دے۔“

جب میں نے اس شاہ زادی سے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹ گیا اور سخت کوفت ہوئی ہائے! میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اتر اور پوچھا کہ یہ کتنی شاہ زادیاں ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ تین شاہ زادیاں ہیں اور ایک ان کی والدہ محترمہ ہے۔ میں نے کھانا چنا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لئے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ ان کے گھر بھیجا اور خود میں دوبارہ مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وہ چیزیں جو میں نے حاضری تھیں ان کے ہاں پہنچیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شاہ زادیوں نے کہا ”امی جان! ہم کیسے یہ کھانا کھالیں حالانکہ بھیجنے والا مجھ سے ہے۔ یہ سن کر ان شاہ زادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا ”بیٹی! یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے اس نے بھیجا ہے تو شاہ زادیوں نے کہا ”ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کھانے کو کیسے کھالیں جبکہ بھیجنے والا مجھ سے ہی ہے۔ پہلے اس کے لئے اپنے نانا جان کی شفاعت سے اس کے مسلمان ہونے اور اس کے جنتی ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔“

ان شاہ زادیوں نے دعا کرنا شروع کی اور ان کی والدہ محترمہ آمین کہتی رہیں، لہذا یہ وہ دعا ہے کہ جس کی قبولیت کی بشارت حبیب خدا ﷺ نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے اور اب میں حضور ﷺ کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائیداد میں سے نصف ان کے لڑکے کو دی تھی اور نصف میں نے رکھی تھی اور اب چونکہ ہم سب مسلمان ہو گئے ہیں اور اس مبارک اسلام نے دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جدائی کر دی ہے اب وہ مال جو ان کو دیا تھا وہ آپ کا ہے آپ لے جائیں۔“ (سعادۃ الدارین ص: ۱۳۵)

## سبق

اس واقعہ سے یہ سبق ملا کہ سادات کرام کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ راضی ہوتے ہیں اور اس کے عوض جنت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے اور یہ کہ نبی کریم ﷺ اپنی امت کے ہر فرد سے باذن اللہ واقف ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

## تنبیہ

سوال: حضور ﷺ کی شریعت مطہرہ کا قانون ہے کہ غیر مسلم کو سلام مت کہو تو خود حضور ﷺ نے اس مجوسی کو کیوں سلام فرمایا تھا؟  
جواب: ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے اس مجوسی کے دل میں ایمان دیکھ لیا تھا اور اس کے ایمان کی بنا پر اسے سلام بھیج دیا۔ مگر جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دلوں کے حالات کا علم نہیں ان پر یہ وزنی اعتراض ہے کہ ان کے نزدیک نبی کریم ﷺ حکم شرع کی خلاف ورزی کرنے کی بنا پر (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) گنہگار ٹھہرتے ہیں۔

اللھم احفظنا من تفوھ مثل هذا القول الخبیث ووقفنا لتمسک مسلک اهل السنۃ و الجماعۃ و احشرنا معہم

## درد و شریف کی برکت

(۵) مستری بابانو محمد سوڈیال والے بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ گیا وہاں ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میرے پاس سے خرچہ ختم ہو گیا۔ کوئی روپیہ پیسہ نہ تھا، میں مزدوری کے لیے نکلا تو مجھے کوئی کام نہ ملا۔ یوں ہی تین دن گزر گئے ایک دن میں نے حرم شریف میں بیٹھ کر صبح صبح درد پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ اچانک مجھے اونگھ آ گئی۔

جب طبیعت سنبھلی تو دیکھا میرے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور مجھے کہہ رہا تھا میرے سر میں درد ہے مجھے دم کر دو۔ میں نے اسے دم کیا اور وہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ ہر سو موڑ کو آتا اور دم کرتا پھر وہ مجھے دس ریال دے کر چلا جاتا۔ اس وقت مجھے حضرت صاحب کارا شاد مبارک یاد آیا کہ درد و شریف پڑھنے سے تمام مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ (خزینہ کرم ص: ۲۵۴)

اللھم صل وسلم علی حبیبک المصطفیٰ و نبیک المجتبیٰ و علی آلہ واصحابہ کلما ذکرک و ذکرہ الذاکرون و کلما غفل عن ذکرک و ذکرہ الغافلون۔

(۶) حضرت قاضی شرف الدین باذری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب توشیح غری الایمان میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا:

شیخ ابن نعمان نے فرمایا ۶۳ھ میں ہم حج سے واپس لوٹے، قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اترا، پھر مجھ پر خند غالب ہوگئی اور میں سو گیا اور بیدار اس وقت ہوا جبکہ سورج غروب ہونے کو تھا۔ میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا اور ایک طرف چل دیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرف جانا ہے اور ادھر رات کی تاریکی چھا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی، پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام و نشان تک نہ تھا گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔

زندگی سے ناامید ہو کر رات کی تاریکی میں یوں ندا دی:

یا محمد، یا محمد، انا مستغیث بک

یا رسول اللہ! یا حبیب اللہ! میں آپ سے فریاد کرتا ہوں میری فریاد سی جائے۔

میں نے ابھی یہ کلام پورا بھی نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سنی ”ادھر آؤ!“ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ بس ان کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی نہ پیاس اور مجھے ان سے انس سا ہو گیا پھر وہ مجھے لے کر چلے۔ چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی جاہیوں کا قافلہ جا رہا تھا اور میرا قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔

اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے میں مارے خوشی کے پکار اٹھا اور ان بزرگ نے فرمایا ”یہ تیری سواری ہے“ اور مجھے اٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا اور وہ واپس ہونے پر فرمانے لگے ”جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اسے نامراد نہیں چھوڑتے“ اس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو حبیب خدا ﷺ ہیں یہی تو اُمت کے والی اور اُمت کے غنّواری ہیں اور جب سرکار واپس تشریف لے جا رہے تھے تو اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کے اندھیرے میں حضور ﷺ کے انوار چمک رہے تھے پھر مجھے سخت شدید کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت! میں نے حضور ﷺ کی دست بوسی کیوں نہ کی؟ ہائے میں کیوں آپ کے قدموں سے نہ لپٹ گیا؟

(نزہۃ الناظرین، ص: ۳۳)

## مہمان کی خدمت

(۷) کتاب مصباح الظلام میں ہے کہ حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ حاضر ہوا ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا، بھوک سخت لگی ہوئی تھی یوں ہی چند روز گذر گئے۔ جب میں زیادہ ہی نڈھال ہو گیا تو میں نے اپنا پیٹ روضہ مقدسہ کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درود پاک پڑھا اور عرض کی ”یا رسول اللہ! اپنے مہمان کو کچھ کھلائیے بھوک نے نڈھال کر دیا ہے“۔ وہیں پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نیند غالب کر دی اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر حضور ﷺ کے دائیں جانب اور فاروق اعظم بائیں جانب ہیں اور حیدر کرار سامنے ہیں۔

مجھے مولاعلیٰ شیر خدا ﷺ نے بلایا اور فرمایا ”اٹھ! سرکار تشریف لائے ہیں“۔ میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے دو جہاں ﷺ نے مجھے روٹی عنایت فرمائی، میں نے آدھی کھائی اور آنکھ کھل گئی میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ المصطفیٰ و رسولہ المجتبیٰ و علی الہ و اصحابہ وسلم

(سعادة الدارين، ص: ۱۳۳، نزہۃ الناظرین، ص: ۳۳)

یہ دو واقعات ہیں فقیر نے دونوں کو ملا کر ایک ہی بیان کر دیا ہے۔

## طوفان تھم گیا

(۸) حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ شوردریا میں بحری جہاز پر سوار ہوا۔ اچانک طوفان آ گیا اقلابیہ کی آمدھی چل گئی اور یہ ایسا طوفان تھا کہ جو اس کی زد میں آیا شاید ہی کوئی بچا ہو۔

پریشانی حد سے بڑھ گئی جہاز والے زندگی سے ناامید ہو گئے۔ میری آنکھ لگ گئی۔ آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ میں زیارت جمال

مصطفیٰ ﷺ سے سرفراز ہوا امت کے والی فرما رہے ہیں۔ ”اے میرے امتی! پریشانی نہ ہو، جہاز پر سوار لوگوں کو کہہ دے کہ وہ ہزار مرتبہ درود بخوانی پڑھیں“ یہ فرمایا اور میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے جہاز والوں سے کہا ”گھبراؤ نہیں! کوئی فکر کی بات نہیں اٹھو! درود پاک پڑھو!“ ہم نے ابھی تین صد بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا ختم گئی، طوفان ختم ہو گیا اور ہم درود پاک کی برکت سے صحیح سلامت منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ یہ بیان کر کے علامہ شمس الدین سخاوی قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی اسوانی کا ارشاد ہے جو شخص کسی مہم یا پریشانی اور مصیبت میں ہو اور اس درود پاک کو ہزار مرتبہ محبت و شوق سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت نال دے گا اور وہ اپنی مراد میں کامیاب ہوگا۔ (القول المہدیٰ ص: ۲۱۹، نزہۃ النظرین ص: ۳۱)

## کافر مسلمان ہو گئے

(۹) ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اس نے ان سے کچھ سوال کیا۔ انہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی کے پاس جاؤ۔ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس آیا اور اس نے کہا ”لَئِلَہُ! مجھے کچھ دیجئے“ شکرگست ہوں۔

آپ ﷺ کے پاس اس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کے لیے بھیجا ہے۔ آپ نے دس بار درود پاک پڑھ کر سائل کی تہنیتی پر پھونک مار کر فرمایا ”تہنیتی کو بند کر اور وہاں جا کر کھولنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا تجھے کیا دیا ہے اس نے مٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔

(راحۃ القلوب ملفوظات شیخ الاسلام فرید الدین گنج شکر قدس سرہ، ص: ۶۱)

## بیمار تندرست ہو گیا

(۱۰) ایک بادشاہ بیمار ہوا بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے، کہیں سے آرام نہ آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ یہاں آئے ہوئے ہیں اس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں جب آپ ﷺ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا ”فکر نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج سے آرام ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے درود پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت وہ تندرست ہو گیا یہ برکت ساری درود پاک کی ہے۔ (راحۃ القلوب ص: ۶۱)

## کھجور کی گٹھلیاں

(۱۱) جب شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے مندرجہ بالا درود پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”بیٹھ جاؤ“ وہ بیٹھ گئے اور عرض کی ”ہم مسافر ہیں، خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے مہربانی فرمائیے۔“ یہ سن کر حضرت خواجہ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر کھجور کی گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر ان پر پھونکا اور ان درویشوں کو دے دیں وہ حیران ہو گئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے۔

شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ”حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی“ جب دیکھا تو وہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدر الدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نے درود پاک پڑھ کر پھونکا تھا اور گٹھلیاں درود پاک کی برکت سے دینار بن گئے تھے۔ (راحۃ القلوب ص: ۶۱)

## بے سہاروں کے سہارے

(۱۲) محمد بن فائک نے بیان کیا ہم شیخ القراء ابو بکر بن مجاہد رحمہ اللہ سے پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پھٹی پرانی پگڑی باندھی ہوئی تھی اور پچھرا پانا اس کا لباس تھا۔

ہمارے استاد اٹھے اور اسے اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پوچھی اس آنے والے نے عرض کی ”آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھمی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے۔“ شیخ ابو بکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سو یا تو غریبوں کے والی، بے سہاروں کے سہارے حبیب خدا ﷺ جلوہ گر ہوئے اور فرمایا یہ کیا پریشانی ہے؟ جاؤ علی بن عیسیٰ وزیر کے ہاں اور اسے میرا سلام کہو اور اسے حکم دو کہ وہ اس شخص کو سودینار دے دے اور اس کی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم ہر جمعہ کی رات ہزار بار مجھ پر درود پاک پڑھتے ہو اور گزشتہ شب جمعہ تم نے سات سو بار درود پاک پڑھا کہ بادشاہ کی طرف سے آپ کو بلاوا گیا تھا۔ آپ وہاں گئے اور باقی درود

پاک آپ نے واپس آ کر پڑھا تھا۔

حضرت شیخ ابو بکر اٹھے اور اس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے، پہنچ کر وزیر سے فرمایا ”وزیر صاحب! یہ آپ کی طرف رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قاصد ہے۔“ یہ سنتے ہی وزیر صاحب فوراً کھڑے ہو گئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی اور ان کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو حکم دیا کہ وہ دیناروں والی تھیلی لائے۔

وزیر صاحب نے ہزار دینار لا کر سامنے رکھ دیئے اور عرض کیا ”اے شیخ! آپ نے سچ فرمایا ہے یہ بھید میرے اور میرے رب کے درمیان تھا۔“ پھر وزیر صاحب نے عرض کیا ”حضرت! یہ سودینار قبول کریں یہ اس بچے کے باپ کے لئے ہیں اور پھر سودینار نگران کرا اور حاضر کئے اور کہا یہ اس لئے کہ آپ سچی بشارت لے کر تشریف لائے ہیں اور پھر سودینار اور حاضر کئے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اٹھانا پڑی یوں کرتے کرتے وزیر صاحب نے ہزار دینار حاضر کیے، مگر حضرت شیخ ابو بکر نے فرمایا ”ہم اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقا نے دو جہاں ﷺ نے لینے کو فرمایا ہے یعنی ایک سودینار۔“

(سعادة الدارين، ص: ۱۳۳، رونق المجالس، ص: ۱۱)

## بازا شہب

(۱۳) حضرت ابو محمد جزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دروازے پر باز شہب (شامی باز) آیا تھا، لیکن ہائے میری قسمت کہ میں اسے شکار نہ کر سکا اور چالیس سال گزرنے کو ہیں بہترے جال پھینکتا ہوں مگر ایسا باز پھر ہاتھ نہ آیا۔ کسی نے پوچھا ”وہ کون سا باز شہب تھا تو فرمایا“ ایک دن جبکہ میں رباط (سرائے) میں تھا، نماز عصر کے بعد ایک درویش سرائے میں داخل ہوا وہ نوجوان تھا زرد رنگ، بال نکھرے ہوئے، برہنہ سر، پاؤں ننگے۔

اس نے آکر تازہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر سرگرمی میں ڈال کر بیٹھ گیا اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا، مغرب تک یونہی درود پاک میں مشغول رہا۔ نماز مغرب کے بعد پھر اسی طرح مشغول ہو گیا۔ اچانک شامی پیغام آیا کہ آج سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔ میں اس درویش کے پاس بھی گیا اور پوچھا ”تو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا؟“ اس نے کہا مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن آپ میرے لئے گرم گرم حلوہ لیتے آئیں۔ میں نے اس کی بات کو پھینک دیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتا (ہم اس کے باپ کے نوکر نہیں ہیں) اور میں نے یہ سوچا کہ یہ بیچارہ ابھی نیا نیا اس راہ پر چلا ہے اسے کیا معلوم؟

الحاصل ہم اسے چھوڑ کر چلے گئے اور شامی مہمان بن گئے، وہاں ہم نے کھانا کھانا نعت خوانی ہوتی رہی، رات کے آخری حصہ میں ہم فارغ ہو کر واپس لوٹ آئے۔ جب میں سرائے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ درویش اسی طرح بیٹھا ہوا درود پاک میں مشغول ہے۔ میں بھی مصطفیٰؐ بچھا کر بیٹھ گیا، لیکن مجھے نیند نے دبا لیا۔ آنکھ لگ گئی تو دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ اجتماع ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ حبیب خدا ﷺ ہیں اور یہ ارد گرد انبیاء کرام ہیں علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام، میں آگے بڑھا اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو حضور ﷺ نے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو حضور ﷺ نے رخ انور دوسری طرف کر لیا۔ کئی بار ایسا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے کون سی غلطی ہو گئی کہ حضور توجہ نہیں فرما رہے ہیں۔“

فرمایا ”میری امت کے ایک درویش نے تجھ سے ایک خواہش ظاہر کی تھی (حلوہ طلب کیا) مگر تو نے اس کی پروا نہیں کی“ یہ سن کر میں گھبرا کر بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اس درویش کو جسے میں نے معمولی جان کر نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ یہ تو سچا موتی ہے یہ تو یگانہ روزگار ہے، یہ وہ ہے جس پر حبیب خدا ﷺ کی نظر عنایت ہے، میں اسے ضرور کھانا لا کر دوں گا، لیکن میں جب اس جگہ پر پہنچا جہاں وہ بیٹھ کر درود پاک پڑھ رہا تھا، وہ جگہ خالی تھی وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

ہائے قسمت کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا۔ اچانک میں نے سرائے کے گیٹ کے بند ہونے کی آہٹ سنی، خیال کیا شاید وہی بند ہو، میں نے جلدی سے باہر نکل کر جھانکا تو وہی جا رہا ہے، میں آوازیں دیتا رہا لیکن کون سنے، آخر میں نے آواز دی ”اے اللہ کے بندے! آئیں تجھے کھانا لا کر دوں۔“

یہ سن کر اس نے فرمایا ”ہاں! میری ایک روٹی کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی رسول (علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ) سفارش کریں تو پھر تو مجھے روٹی لا کر دے مجھے تیری روٹی کی ضرورت نہیں ہے اور وہ مجھے اسی (حیرانی) کی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا۔ (سعادة الدارين، ص: ۱۳۳)

اللہ تعالیٰ لاکھوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ایسے لوگوں پر جن کے دل میں عشق رسول بستا ہے۔ جنہوں نے ”درود پاک“ کے ذریعہ



نبیوں کے نبی، رسولوں کے رسول حبیب خدا کا قرب حاصل کر لیا اور وہ اس میدان میں بازی جیت کر گئے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ و رفع درجاتہم۔

## شرمن ٹینک تباہ

(۱۳) ۱۹۶۵ کی پاک و بھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شرمن ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خود کار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ تو ایسے زہری کا بیان ہے۔ مجھے حکم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کر دو۔ چنانچہ میں اور میرے ساتھی صرف چار ٹینکوں کے ساتھ درود پاک پڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھ دوڑے۔ بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک آگ میں لپٹ چکے تھے اور جس غرور کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ کیا تھا وہ خاک میں مل چکا تھا۔ (روزنامہ اخبار کوہستان ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

## اسم اعظم

(۱۵) انور قدوائی صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد امیر الدین قدوائی کے علامہ راغب احسن کے ساتھ برادرانہ تعلقات تھے پاکستان کے معرض وجود میں آنے پر علامہ صاحب کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے علامہ صاحب کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند دیگر افسران علاقہ کے ساتھ آپ کی گرفتاری کے لیے آیا اور اس مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ صاحب کو بھی خبر لگی آپ نے اپنے ضروری کاغذات بغل میں لئے اور کمرہ سے باہر آ گئے، درود پاک پڑھا شرع کر دیا۔ آپ سیزھیاں اتر رہے تھے اور عملہ پولیس سیزھیاں چڑھ رہا تھا، مگر کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا، حالانکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کو جانتا اور پہچانتا تھا۔ علامہ صاحب ہوائی اڈا پر پہنچے اپنے نام پر ڈھاکہ کے لئے ٹکٹ خریدا اور بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ یہ سارا واقعہ علامہ صاحب نے ایک خط میں اپنے دوست امیر الدین قدوائی کو تحریر کیا اور درود شریف کی برکت بیان کی کہ یہی اسم اعظم ہے۔ (خزینہ کرم ص: ۶۹۱)

## اُونٹ بول بڑا

(۱۶) ایک شخص دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص پر دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کر لیا ہے اور یہ دو گواہ بھی لے آیا۔ ان دونوں نے گواہی دے دی۔

نبی اکرم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی علیہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! آپ اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجئے اور اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید کرتا ہوں کہ اونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا۔“ چنانچہ حضور ﷺ نے اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیا، اونٹ آیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ”اے اونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماہر کیا ہے؟“ اونٹ فصیح زبان سے بولا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اٹھا ہا یا رسول اللہ! اس میرے مالک کے ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کی عداوت اور دشمنی کی بنا پر میرے مالک کے ہاتھ کاٹوانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ حضور ﷺ نے اونٹ کے مالک سے پوچھا وہ کون سا عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچا لیا ہے؟ عرض کیا حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ اٹھتا بیٹھتا میں حضور ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھتا رہتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس عمل پر قائم رہو۔

اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کر دے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کیا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص: ۱۳۷) اور ”نزہۃ المجالس“ میں اتنا زیادہ ہے کہ حضور ﷺ نے اسے فرمایا ”اے میرے پیارے صحابی جب تو پل صراط پر گزرنے لگے گا تو تیرا چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔“ (نزہۃ المجالس ص: ۱۰۶، ۲)

یہ ساری برکتیں درود پاک کی ہیں اللھم صل وسلم علی النبی الامی الکریم و علی آلہ واصحابہ واولادہ وازواجه الطہرات المطہرات الطیبات امہات المؤمنین الی یوم الدین

## ظلم سے نجات

(۱۷) ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا عتاب نازل ہوا۔ اس کا بیان ہے کہ میں جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ ایک جگہ ایک خط کھینچ کر یہ تصور کیا

کہ یہ آقائے دو جہاں ﷺ کا روضہ مقدسہ ہے اور میں نے ایک ہزار بار درود پاک پڑھ کر دربار الہی میں عرض کیا ”یا اللہ! میں اس روضہ پاک والے کو تیرے دربار میں شفیع بنانا ہوں مجھے اس ظالم بادشاہ کے خوف سے امن عطا فرما“۔ باتف سے ندا آئی ”میرا حبیب بہت اچھا شفیع ہے وہ اگرچہ مسافت میں بہت دور ہے لیکن مرتبے اور بزرگی میں قریب ہے۔ جا! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا“۔ جب میں واپس آیا تو پتہ چلا کہ وہ ظالم بادشاہ مر گیا ہے۔

(نزہۃ المجالس ۲، ۱۰۷)

### بیماری سے شفاء

(۱۸) ایک شخص کو انحصار بول (پیشاب کی بندش) کا عارضہ لاحق ہوا جب وہ علاج معالجہ سے عاجز آ گیا تو اس نے عالم زاہد عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو خواب میں دیکھا اور ان کی خدمت میں اس عارضہ کی شکایت کی آپ نے فرمایا ”ارے بندہ خدا! تو تری قیامی مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھرتا ہے۔ لے پڑھ:

اللھم صل وسلم وبارک علی روح سیدنا محمد فی الارواح و صلی وسلم علی قلب سیدنا محمد فی القلوب و صل وسلم علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد و صلی وسلم علی قبر سیدنا محمد فی القبور

جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ درود پاک پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی۔ (نزہۃ المجالس ۲، ۱۱۰)

والحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد و علی الہ واصحابہ اجمعین

### پانی کی ٹھنڈک

(۱۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ صحابی فرماتے ہیں کہ میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا سلام کرنے کے لئے تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”مرحبا اے بھائی! میں نے رات عالم رویا میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے، مجھے حضور ﷺ نے پانی کا ڈول دیا میں نے اس میں سے سیر ہو کر پیا ہے جس کی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں“

میں نے پوچھا ”حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے؟“

فرمایا ”کثرت درود پاک کی وجہ سے“۔

(سعادة الدارين، ص: ۱۳۳)

مولای صل وسلم دائماً ابداً  
علی حبیبک خیر الخلق کلہم

### وزارت مل گئی

(۲۰) علی بن عسائی وزیر نے فرمایا کہ میں کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز گوش پر سوار ہوں اور پھر دیکھا کہ آقائے دو جہاں رحمت اللعالمین ﷺ تشریف فرما ہیں، میں براہ ادب جلدی سے سواری سے اتر کر پیدل ہو لیا تو حضور ﷺ نے فرمایا ”اے علی! اپنی جگہ واپس چلا جا“۔ آنکھ کھل گئی صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سونپ دی یہ برکت درود پاک کی ہے۔“

(سعادة الدارين ص ۱۳۴)

اس واقعہ میں رسول اکرم ﷺ کا وزیر صاحب کو فرمانا کہ اپنی جگہ واپس جاؤ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمہیں کرسی وزارت پر بحال کر دیا۔

کشتی نوح میں نار نمرود میں  
بطن مای میں، پئس کی فریاد پر  
آپ کا نام نامی اے صل علی  
ہر جگہ، ہر مصیبت میں کام آ گیا

### ۸۱۱ ہجری کا واقعہ

(۲۱) حضرت ابوسعید شعبان قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ میں ۸۱۱ھ میں بیمار ہو گیا، ایسا بیمار ہوا کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ قصیدہ جس میں میں نے دو جہاں کے سردار رفیع الشان شفیع اعظم ﷺ کی مدح لکھی تھی پڑھ کر جناب الہی میں فریاد کی اور شفا طلب کی اور میری زبان درود پاک کے ورد سے تر تھی۔ جب صبح ہوئی تو مکہ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا اور کہا ”آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ حرم شریف میں باب عمرہ کے پاس کھڑا ہوں اور کعبہ

مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک!! رسول اکرم ﷺ تشریف لائے۔ حضور ﷺ چل رہے ہیں اور خلقِ خدا محوِ ظاہر ہے۔

میرے آقا ﷺ بابِ مدرسہ منصور یہ سے گذر کر بابِ ابراہیم کی طرف تشریف لا کر رہا طحوری کے دروازے کے پاس ضیاء حموی کے چبوترے پر تشریف لائے اور تو اس چبوترے پر بیٹھا تھا۔ تیرے نیچے سبز رنگ کا جائے نماز تھا اور رکنِ یمانی کی طرف منہ کر کے بیت اللہ کی زیارت کر رہا تھا۔

جب حضور ﷺ تیرے سامنے تشریف لائے تو اپنے داہنے دست مبارک کی شہادت کی انگشت مبارکہ سے اشارہ فرمایا اور دوسرے ہاتھ فرمایا۔  
 ”وعلیک السلام یا شعبان!“ یہ میں اپنے کانوں سے سن رہا تھا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اس وقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا ”یا سیدی! یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک و علیٰ الکر و اصحابک“۔ پھر حضور ﷺ بابِ صفاتے اوپر چڑھ گئے۔ یہ سن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا ”اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ پر احسان کرے اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیتا۔  
 (سعادۃ الدارین، ص: ۱۴۰)

## تیز خوشبو پھیل گئی

(۲۲) شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے گھر شیخ ابو عمران بردی تشریف لائے اتفاق سے وہاں حضرت شیخ ابوبلی خراز بھی موجود تھے میں نے دونوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ میرے والد ماجد کو زکام کا ایسا عارضہ تھا کہ ان کا ناک بند رہتا تھا۔ یہ معلوم کر کے شیخ ابو عمران نے شیخ ابوبلی سے کہا ”آپ ابوالقاسم کے والد صاحب کی ہتھیلی میں دم کریں۔“

انہوں نے جب میرے والد ماجد کی ہتھیلی میں پھونک لگا کی تو اللہ تعالیٰ کی قسم! نہایت تیز خوشبو کستوری جیسی مہکی اور اس خوشبو نے میرے والد ماجد کے ننھے پھاڑ دیئے اور خون رسنے لگا۔ خوشبو سارے گھر میں پھیل گئی بلکہ ہمارے ہمسائیوں کے گھروں تک پہنچ گئی۔

(سعادۃ الدارین، ص: ۱۴۲)

اللہم صلی علی سیدنا و مولانا محمد رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین و علی الہ واصحابہ و ذریتہ و ازواجہ الطہارات امہات المومنین بعدد رمل الصحاری والفقار و بعدد وارق النباتات والا شجار و بعدد قطر الامطار و بعدد کل ذرة و ورقته و قطرة مائتہ الف الف مرة والحمد لله رب العالمین

## ایمان افروز واقعہ

(۲۳) بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو کہ بہت مالدار صاحب ثروت تھا اس کا کاروبار اتنا وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اس کے قافلے رواں دواں رہتے تھے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آگئے۔ کاروبار ختم ہو گیا قرضے سر پر چڑھ گئے ہاتھ خالی ہو گئے۔ قرض خواہوں نے پریشان کر دیا ایک صاحب دین آیا اس نے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے معذرت کی لیکن صاحب دین نے کہا ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا مگر تجھ میں وفائیں پائی۔ مقروض نے کہا، ”خدا کے لئے مجھے رسوا نہ کر، میرے ذمے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں آپ کے ایسا کرنے سے وہ بھی بھڑک اٹھیں گے، حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔“ صاحب دین نے کہا میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا اور اسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔

قاضی صاحب نے پوچھا تو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے؟ مقروض نے کہا ہاں لیا تھا، لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں۔ قاضی صاحب نے ضامن مانگا ”ضامن دو، ورنہ جیل جاؤ!“ ضامن لینے گیا مگر کوئی شخص ضمانت اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوا۔

صاحب دین نے اسے جیل بھیجے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے منت سماجت کی لیکن کسی کو رحم نہ آیا۔ آخر کار صاحب دین سے عرض کیا کہ اللہ کے نام پر مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے، کل میں خود حاضر ہو جاؤں گا اور پھر مجھے بے شک جیل بھیج دینا، پھر میری قبر بھی وہیں ہوگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی سبیل بنا دے۔

یہ سن کر صاحب دین نے ایک رات کے لئے بھی ضامن مانگا۔ مقروض نے کہا اس رات کے لیے میرے ضامن مدینے کے تاجدار ﷺ ہیں۔ صاحب دین نے منظور کر لیا اور وہ مقروض گھر آ گیا، لیکن غمزدہ حدود سے کا پریشان۔ دیکھ کر بیوی نے سبب پوچھا تو سارا ماجرا کہہ سنایا

اور بتایا کہ آج کی رات کے لئے آقا ﷺ کو ضامن دے کر آیا ہوں۔

بیوی جو کہ نہایت بیدار بخت عورت تھی اس نے تسلی دی کہ غم نہ کھا، فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔ جس کے ضامن رسول ﷺ ہوں وہ کیوں مغموں و پریشان ہو؟ یہ سن کر غم کا فورہ ہونے ڈھارس بندھ گئی، رات کو درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور درود پاک پڑھتے پڑھتے سو گیا۔ جب سویا تو امت کے والی ﷺ تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت سنائی (میرے پیارے امتی کیوں پریشان ہے، فکر مت کر) تم صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اسے کہنا تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسول نے سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ میری طرف سے پانچ صدقہ بیکار خدہ ادا کرو، کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجنے کا حکم صادر کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حبیب کی ضمانت پر آج باہر ہوں اور اس امر کی صداقت کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یوں فرمایا ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ آپ محبوب کبریا ﷺ پر ہر رات ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتے ہیں، لیکن گزشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا گیا ہے یا نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری ہی تھی۔

یہ فرما کر امت کے والی تشریف لے گئے اور وہ مقروض بیدار ہوا بڑا ہی خوش تھا۔ مسرت سے پھولانٹیں سماتا تھا۔ صبح نماز پڑھ کر وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وزیر صاحب دروازے پر کھڑے تھے اور سواری تیار تھی، پہنچ کر فرمایا ”السلام علیکم!“ وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا ”کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟“ فرمایا ”آیا نہیں ہوں بھیجا گیا ہوں“ وزیر نے استفسار کیا ”کس نے بھیجا ہے؟“ فرمایا ”مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے بھیجا ہے“ پوچھا کس لیے بھیجا ہے؟ فرمایا اس لئے بھیجا ہے کہ آپ میرا قرضہ جو کہ پانچ صدقہ بیکار خدہ ادا کر دیں۔ وزیر نے نشانی طلب کی تو سید العالمین ﷺ کا فرمان سنا دیا۔

وزیر صاحب سنتے ہی اسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ بٹھا کر عرض کیا، ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سنا دیجئے۔ وزیر سن کر باغ باغ ہو گیا اور اس آنے والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمت و دو عالم، امت کے والی ﷺ کی زیارت کر کے آیا ہے نیز وزیر صاحب نے کہا ”مرحبا رسول اللہ ﷺ“

پھر وزیر صاحب نے اسے پانچ صدقہ بیکار خدے کی یہ آپ کے گھر والوں کے لئے، پھر پانچ سو دیا کہ یہ آپ کے بچوں کے لئے پھر پانچ سو دیا کہ یہ اس لئے کہ آپ خوشخبری لائے ہیں اور پھر پانچ سو بیکار پیش کئے کہ آپ نے سچا خواب سنایا ہے۔ وہ مقروض یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھر آیا اور ان میں سے پانچ صدقہ بیکار گن کر لے لئے اور صاحب دین کے گھر آیا اور اسے کہا چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلو اور اپنا قرضہ وصول کرو!

جب قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور قاضی صاحب نے اس مقروض کو مؤدبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ رات مدینے کے تاجدار احمد مختار ﷺ عالم رویا میں تشریف لائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اس مقروض کا قرضہ ادا کر دے اور اتنا اپنے پاس سے دیدے۔ یہ سن کر صاحب دین نے کہا میں نے قرضہ معاف کیا اور پانچ سو اس کو بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں، کیونکہ مجھے بھی سرکارِ دو عالم حبیب مکرم ﷺ نے یوں ہی حکم دیا ہے وہ شخص خوشی خوشی گھر واپس آ گیا تو اس کے پاس چار ہزار دروید تھے۔ برکت درود پاک کی۔

(سعادۃ الدارین، ص: ۱۳۷)

مشکل جو سر پر آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی  
مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام  
دامن مصطفیٰ سے جو لپٹا بیگانہ ہو گیا  
جس کے حضور ﷺ ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

عید کی خوشیاں

(۲۳) حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ پابند شرع اور متبع سنت اور درود پاک کی کثرت کرنے والے تھے، فرماتے ہیں کہ مجھ پر گردش کے دن آگئے، فقر و فاقہ کی نوبت آگئی اور عرصہ گزر گیا، یہاں تک کہ عید آگئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کرا سکوں نہ کوئی کپڑا، نہ کوئی چیز کھانے کو۔

جب عید کی رات آئی، وہ رات میرے لئے نہایت ہی کرب و پریشانی کی رات تھی۔ رات کی کچھ گھڑیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ہیں۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ ہیں۔ انہوں نے شمعیں (قندیلیں) اٹھائی ہوئی ہیں اور ان میں سے ایک سفید پوش جو کہ اپنے علاقے کا رئیس تھا وہ آگے آیا۔ ہم حیران رہ گئے کہ یہ اس وقت کیوں آئے ہیں۔ اس رئیس نے بتایا کہ میں آپ کو بتاؤں، ہم کیوں آئے ہیں؟ آج رات میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہ کو نین امت کے والی ﷺ

تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا کہ ابوالحسن اور اس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔

خجے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا! جا کر ان کی خدمت کر اس کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ، اور دیگر ضروریات خرچہ وغیرہ تا کہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں، لہذا یہ کچھ سامان عید قبول کیجئے! اور میں درزی بلا کر ساتھ لایا ہوں جو یہ کپڑے ہیں لہذا آپ بچوں کو بلائیں تاکہ ان کے لباس کی پیمائش کر لیں ان کے کپڑے سل جائیں پھر اس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو بعد میں بڑوں کے لہذا صبح ہونے سے پہلے سب کچھ تیار ہو گیا اور صبح کو گھر والوں نے خوشی خوشی عید منائی۔

(سعادة الدارين، ص: ۱۳۸)

یہ برکتیں ساری کی ساری درود پاک کی ہیں۔

عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم

اللہ تعالیٰ کے حبیب کو اپنی امت پر ایسی شفقت ہے کہ اتنی والدین کو اپنی اولاد پر شفقت نہیں ہو سکتی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم

سارے گھر میں خوشبو

(۲۵) ایک نیک صالح بزرگ محمد بن سعید بن مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہوا تھا کہ اتنی مقدار درود پاک پڑھ کر سو یا کروں گا اور روزانہ پڑھتا رہا۔ ایک دن میں اپنے بالا خانے میں درود پاک پڑھ کر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی، اتفاق سے میری بیوی اسی بالا خانے میں سوئی ہوئی تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ذات گرامی جس پر میں درود پاک پڑھا کرتا تھا یعنی آقائے دو جہاں رسول مکرم ﷺ بالا خانے کے دروازے سے اندر تشریف لے آئے حضور ﷺ کے نور سے بالا خانہ جگمگا اٹھا، نور ہی نور ہو گیا، پھر سرکار محبوب کبریا صاحب لولاک ﷺ میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا اے میرے پیارے امتی جس منہ سے تو مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا ہے لا! میں اس کو بوسہ دوں۔

مجھے یہ خیال کر کے (چہ نسبت خاک را با عالم پاک) شرم آئی تو میں نے اپنا منہ پھیر لیا، رحمت و دعاء عالم نور مجسم ﷺ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا تو ایسی خوشبو مہکی کہ کتھوری کیا ہوتی ہے اور اس خوشبو کی مہک کی وجہ سے میری بیوی بیدار ہو گئی اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے مہک رہا ہے، بلکہ میرے رخسار سے آٹھ دن تک خوشبو کی پٹھیں نکلتی رہیں۔

(القول البدیع ص: ۱۳۵، سعادة الدارين ص: ۱۲۳، جذب القلوب ص: ۲۲۵)

اللهم صلی وسلم علی حبیبک اطیب الطیبین اطہر الطاہرین اکرم الاولین و الاخرین و علی آلہ واصحابہ

و ذریاتہ و ازواجه الطاہرات الطیبات امہات المؤمنین الی یوم الدین کل یوم مائۃ الف مرۃ

۸۰ سال کے گناہوں کی بخشش

(۲۶) ایک شخص خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے۔

(نزہۃ المجالس ۲: ۱۱۳)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیب سیدنا محمد و آلہ وسلم

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم

(۲۷) ایک بزرگ فرماتے ہیں میں حج کرنے گیا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے۔ حرم شریف میں دیکھا، طواف کرتے دیکھا، منیٰ میں دیکھا، عرفات میں دیکھا، قدم اٹھاتا تو درود پاک، قدم رکھتا تو درود پاک۔ آخر میں نے سوال کیا اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں تو نفل ہیں مگر تو ہر جگہ درود پاک ہی پڑھتا ہے، دعا کی جگہ بھی درود پاک کو نفل کی جگہ بھی درود پاک ہی پڑھتا ہے۔

یہ سن کر اس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا، جب ہم کوفہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور پھر بیماری دن بدن بڑھتی گئی حتیٰ کہ میرا باپ فوت ہو گیا تو میں نے اس کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ گدھے کا سا ہو گیا ہے میں بہت سخت گھبرا ااور پریشان ہوا اور مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو

کیسے کہہ سکتا ہوں کہ تجھ پر عین میں میری اعانت کرو۔

میں باپ کی میت کے پاس مغموم و پریشان ہو کر اپنا سر زانو میں ڈال کر بیٹھ گیا۔ اگلے آگئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت تشریف لائے اور قریب آ کر میرے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور ایک نظر میرے باپ کے چہرے کو دیکھا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا اور پھر مجھے فرمایا تو پریشان کیوں ہے؟

میں نے عرض کی میں کیوں پریشان اور غمگین نہ ہوں حالانکہ میرے باپ کا یہ حال ہے۔ فرمایا تجھے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل و کرم کر دیا ہے اور کپڑا ہٹا کر مجھے دکھایا۔ میں نے دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے ان کا دامن تھام لیا اور عرض کیا کہ آپ یہ تو بتاتے جائیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کا تشریف لانا ہمارے لئے باعث برکت و رحمت ہوا آپ نے میری بے کسی میں مجھ پر رحم فرمایا۔

یہ سن کر فرمایا میں ہی شفیع مجرماں ہوں، میں ہی گناہگاروں کا سہارا ہوں میرا نام محمد مصطفیٰ (ﷺ) ہے۔ یہ سن کر میرا دل باغ باغ ہو گیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! خدا کے لئے یہ تو فرمائیے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا؟

فرمایا کہ تیرا باپ سود خور تھا ورنہ قانون قدرت ہے کہ سود خور کا چہرہ یا دنیا میں تبدیل ہو گا یا آخرت میں اور تیرے باپ کا چہرہ دنیا میں ہی تبدیل ہو گیا تھا لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے سو بار (اور بعض کتابوں میں تین سو بار اور بعض کتابوں میں ہے کہ وہ کثرت سے) مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا اور جب اس پر یہ مصیبت آئی تو اس نے مجھ سے فریاد کی تھی۔

وانا غیاث لمن یکثر الصلوة علی

”یعنی میں ہر اس شخص کا فریاد رس ہوں جو مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔“

(سعادة الدارین ص: ۱۲۵، نزہۃ الناظرین ص: ۳۲، روتق المجالس ص: ۱۰، تنبیہ الغافلین ص: ۱۶۱)

وعظ بے نظیر میں اتنا زیادہ ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ چاروں طرف سے جوق در جوق آ رہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ ان کو کس نے خبر کر دی ہے میں نے ان آنے والوں سے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا انہوں نے بتایا کہ ہم نے ایک ندائی ہے کہ جو چاہے کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں وہ فلاں جگہ فلاں شخص کی نماز جنازہ میں شریک ہو جائے، پھر نہایت ہی احتیاط سے تجھ پر عین کی گئی اور بڑی عزت و شان کے ساتھ نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا گیا۔

چہرہ چمک اٹھا

(۲۸) حضرت شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”میں حج کے لئے روانہ ہوا تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا، میں نے اس کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہو تو درود پاک بیٹھا ہو تو درود پاک جائے تو درود پاک آئے تو درود پاک پڑھتا رہا۔ میں نے اس سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کچھ سال ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوا جب ہم حاضری دے کر واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اترے اور آرام کیا، میں سو گیا تو خواب میں کسی نے آ کر کہا اے اللہ کے بندے! اٹھ! تیرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس کا حال دیکھ۔ اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے، میں گھبرا کر اٹھا باپ کے منہ سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا فوت ہو چکا تھا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔ میں غمزدہ اور پریشان کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آ گئی، میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سو ڈانی کھڑے ہیں ان کے ہاتھوں میں لوہے کی گزریں ہیں، ایک سر کے پاس تھا، ایک پاؤں کے پاس، ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا۔ ابھی وہ مارنے نہ پائے تھے کہ اچانک ایک بزرگ حسین و جمیل چہرہ، ہنر بھرا بن زبیب تن ہے، تشریف لائے۔

آتے ہی فرمایا ”بیچھے ہٹ جاؤ! یہ سن کر وہ چاروں بیچھے ہٹ گئے اور اس مرد بزرگ نے میرے باپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور منہ پر ہاتھ مبارک بھیر دیا۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اٹھ! اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ منور اور روشن کر دیا ہے“ میں نے عرض کی آپ کون ہیں؟ تو فرمایا میں محمد رسول اللہ (ﷺ) ہوں۔ میں اٹھا اور میں نے کپڑا اٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن تھا جگمگا رہا تھا، پھر میں نے اچھے طریقے سے کفن دفن کر دیا اور بتایا کہ میرا باپ کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا۔

(سعادة الدارین ص: ۱۲۶)

ہر کہ باشد عامل صلہ مدام

آتش دوزخ شود بروے حرام

## عجیب و غریب واقعہ

(۲۹) زہرۃ الریاض میں ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے آج ایک عجیب و غریب واقعہ دیکھا ہے حضور ﷺ نے پوچھا وہ واقعہ کیا ہے؟

جبریل علیہ السلام نے عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا، مجھے وہاں آہ و فغاں رونے چلانے کی آوازیں سنائی دیں، جدھر سے آوازیں آ رہی تھیں میں ادھر کو گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے اس سے پہلے آسمان پر دیکھا تھا جو کہ اس وقت بڑے اعزاز و اکرام سے رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا، ستر بزرگ فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ فرشتے سانس لیتا تو اللہ تعالیٰ اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا، لیکن آج میں نے اسی فرشتہ کو کوہ قاف کی وادی میں سرگرداں و پریشان آہ و زاری کندہ دیکھا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کیا حال ہے؟ اور کیا ہو گیا؟

اس نے بتایا ”معرج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا، میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی اکرم ﷺ گذرے تو میں نے حضور ﷺ کی تعظیم و تکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو میری یہ ادا، یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا، پھر اس نے کہا اے جبریل! اللہ کے دربار میں میری سفارش کرو کہ اللہ تعالیٰ اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے پھر بحال کر دے۔“

یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دربارے نیاز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربار الہی سے ارشاد ہوا اے جبریل! اس فرشتہ کو بتادو اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی ﷺ پر درود پاک پڑھے۔“

یا رسول اللہ ﷺ جب میں نے اس فرشتہ کو فرمان الہی سنایا تو وہ سنتے ہی حضور ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر ٹکٹنا شروع ہو گئے اور پھر وہ ذلت و پستی سے اڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسند پر براجمان ہو گیا۔  
(معارج النبوة ص: ۳۱۷ جلد اول)

## توبہ قبول ہوگئی

(۳۰) شب معراج سرور دو عالم ﷺ نے جو عجاibat دیکھے ان میں سے ایک یہ دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک فرشتہ دیکھا اس کے پر جلے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر فرمایا کہ اے جبریل! اس فرشتہ کو کیا ہوا؟ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس فرشتہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر تباہ کرنے کے لیے بھیجا تھا اس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے کو دیکھا تو اسے رحم آ گیا یہ اسی طرح واپس آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے یہ سزا دی ہے۔

یہ سن کر حبیب خدا ﷺ نے فرمایا اے جبریل! کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی قرآن پاک میں موجود ہے۔ و انی لغفار لمن تاب یعنی جو توبہ کرے میں اسے بخش دیتا ہوں۔

یہ سن کر سید دو عالم ﷺ نے دربار الہی میں عرض کی یا اللہ! اس پر رحمت فرما! اس کی توبہ قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کی توبہ یہ ہے کہ آپ ﷺ پر دس بار درود پاک پڑھے آپ ﷺ نے اس فرشتے کو حکم سنایا تو اس نے دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کو پر اور بال عطا فرمائے اور وہ اوپر کواڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے ”کرو بین“ پر رحم فرمایا ہے۔

(رواق المجالس ص: ۱۱)

اللھم صل وسلم دائماً ابداً  
علی حبیك خیر الخلق کلھم

## فرشتوں نے نعت پڑھی

(۳۱) ایک دن حضرت توکل شاہ صاحب نے فرمایا ہمارا ہمیشہ معمول تھا کہ عشاء کے وقت درود پاک کی دو تصبیح پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاقاً ایک دن نائغہ ہو گیا۔ ہم نے وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ فرشتے بہت ہی خوش الحانی سے رسول کریم ﷺ کی نعت پڑھ رہے ہیں تعریف کر رہے ہیں اور اسی اثناء میں فرشتوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اے وضو کرنے والو! دو تصبیح درود پاک کی پڑھ لیا کرو، نائغہ نہ کیا کرو۔ (ذکر خیر ص: ۱۹۶)

بزرگ بار درود پاک

(۳۲) حضرت ابوسعید خدریؓ نے ابن حامد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی وفات کے بعد عالم رویا میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا، فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا، پھر ابوالحسن بغدادی نے کہا مجھے ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے میں جنتی ہو جاؤں۔

ابن حامد نے فرمایا ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ہزار بار قل ھو اللہ احد پڑھ۔ ابوالحسن نے کہا مجھ میں اتنی طاقت نہیں ابن حامد نے فرمایا اگر یہ نہیں کر سکتا تو ہر رات رسول اکرم ﷺ پر ہزار بار درود پاک پڑھا کر۔ (القول البدیع ص: ۱۱۷)

تو صدیقیوں سے

(۳۳) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی برکات دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ میرا ایک دوست فوت ہو گیا اور میں نے اسے خواب میں دیکھا۔ میں نے اس کے احوال دریافت کئے تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے عزت و اکرام عطا کیا ہے، پھر میں نے پوچھا اے بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا اے بھائی! تجھے بشارت ہو کہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقیوں سے ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے تو اس نے بتایا کہ اس وجہ سے کہ تو نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی۔

خیر کثیر

(۳۴) نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا حکومت کے دو سپاہی تھے جن کو میں جانتا ہوں وہ دونوں فوت ہو گئے۔ بعد ازاں میں نے ان دونوں کو دیکھا تو میں نے پوچھا کیا تم دونوں فوت نہیں ہو چکے؟ دونوں نے کہا ہاں! ہم فوت ہو چکے ہیں، پھر میں نے پوچھا خدا کے لئے مجھے بتاؤ کہ تمہارا کیا حال ہے؟ دونوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمایا ہے۔

میں نے کہا تم جب فوت ہوئے تھے تو تم حکومت کے سپاہی تھے۔ انہوں نے کہا ہاں! ایسے ہی ہے لیکن ہم طاعون سے مرے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم فرمایا اور ہمیں بخش دیا۔ میں نے سوال کیا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ صدیقیوں میں سے ہیں۔

پھر میں نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر اور رسول اکرم ﷺ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ وہ سچ ہے؟ دونوں نے کہا ہاں اللہ کی قسم! آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر کثیر ہے میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے؟ تو دونوں نے بتایا کہ آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے اس وجہ سے یہ اجر ہے، پھر میں نے ایک دوست کے متعلق سوال کیا جو فوت ہو چکا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ خیریت سے ہے، پھر میں بیدار ہو گیا اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہمیں نفع دے اور رسول اکرم ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھنے کی محبت عطا فرمائے۔ (سعادة الدارين ص: ۱۱۳)

WWW.NAFSEISLAM.COM

جنوں میں جان پہچان

(۳۵) نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی نے فرمایا جو میں نے درود پاک پڑھنے کے فیوض و برکات دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن میں رات کے آخری حصے میں اٹھا، وضو کیا، نماز تہجد پڑھی اور دیوار کے ساتھ پشت لگا کر صبح کے انتظار میں بیٹھ گیا تو مجھے نیند آگئی کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ میرے قریب چل رہے ہیں میں ان کے ساتھ چلا اور میں ایک نوجوان نو عمر کے پاس پہنچ گیا، چونکہ وہ میرا ہم عمر تھا۔ اس لئے مجھے اس سے انس ہوا تو میں جلدی سے اس کی طرف گیا تاکہ اس سے پوچھوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ میں نے اس کے قریب جا کر سوال کیا۔ اے اللہ کے بندے! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اس کے حبیب پاک ﷺ کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ کس مخلوق سے ہیں؟

اس نے کہا ہم جن ہیں اور ہم مسلمان ہیں اور ہم جنوں میں سے ایک بزرگ (عابد) جن کی زیارت کے لئے جارہے ہیں، مگر یہ اس نے پست آواز سے کہا، پھر میں نے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے نام پر اور ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیاء کرام علیہم السلام کے نام سے سوال کرتا ہوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ تو اس نے بلند آواز سے کہا ہم مسلمان جن ہیں۔ اس کی اس بات کو سب نے سن لیا۔

پھر ہم چلتے گئے یہاں تک کہ ایک شہر پہنچے جسے کو میں نہیں جانتا تھا۔ ہم شہر میں داخل ہوئے تو اس نوجوان ساتھی نے مجھے قسم دے کر کہا کہ ہمارے گھر چلو تاکہ والدہ آپ کی زیارت کرے، میں اس کے ساتھ اس کے گھر چلا تو اس ساتھی نے اپنی والدہ سے کہا امی جان! یہ ہے احمد بن ثابت۔



یہ سن کر اس کی والدہ نے پوچھا آپ احمد بن ثابت ہیں؟ تو میں نے اس کو سلام کیا اور پھر پوچھا آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہے کہ میں احمد بن ثابت ہوں؟ اس پر اس ساتھی کی والدہ نے کہا ہم اس وقت سے آپ کو جانتے ہیں جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی تھی، پھر میں نے سوال کیا کہ کیا تم کسی ولی اللہ کو جانتے ہو؟ جس کے ساتھ تم ولیوں کا مقابلہ کرتے ہو اور اس کی خدمت کرتے ہو، تو اس کی والدہ نے کہا کہ ہم صرف سید محمد سعدی کو جانتے ہیں جو کہ علاقہ عروہ کے باشندے ہیں۔

میں نے کہا ”سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کا ولی صرف سید محمد سعدی ہی ہے تو اس نے کہا ہم صرف ان کو جانتے ہیں اور وہ کو نہیں جانتے۔ وہ، وہ مرد ہے کہ تمہارے نزدیک چھپا ہوا ہے لیکن ہمارے جنوں کے ہاں اس کی ولایت ظاہر ہے۔“

پھر میرے اس ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اس اللہ والے کے پاس لے گیا جس کی زیارت کے لیے ہم چلے تھے تو میں نے انہیں اونچے مکان میں دیکھا کہ ایک جماعت ان کے ساتھ ہے اور وہ ذکر الہی میں مشغول ہیں اور حبیب خدا ﷺ پر درود پاک پڑھ رہے ہیں اور بار یوں عرض کرتے ہیں

ما طلعت شمس ولا قمر اضواء من وجهک یا سید البشر

”یعنی اے انسانوں کے سردار! انہیں چمکا کبھی سورج نہ چاند جو آپ کے چہرہ انور سے زیادہ روشن ہو۔“

اور جب اس بزرگ نے مجھے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کرنے کے بعد اپنے پاس بٹھالیا اور جو لوگ وہاں حاضر تھے وہ خاموش ہو گئے وہ بزرگ اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ ہے احمد بن ثابت۔

یہ سن کر ان کے ہم نشین کھڑے ہو گئے اور میرے پاس آگئے پھر میں نے کہا اے میرے آقا! میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے پہچانا، ہو سکتا ہے کہ وہ احمد بن ثابت کوئی اور ہو جس کی تعریف آپ نے اپنے معتقدین سے کی ہے۔ فرمایا نہیں! بلکہ وہ آپ ہی ہیں۔

پھر میں نے پوچھا کہ آپ مجھے کب سے جانتے ہیں تو فرمایا جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی ہے اس وقت سے ہم آپ کو جانتے ہیں۔ آپ کے لئے بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کے لیے خیر و بھلائی ہے اور آپ ڈریں نہیں پھر میں نے کہا اے آقا! مجھے خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے لئے بتائیں کہ آپ کا نام اور نسب کیا ہے؟

فرمایا میرا نام عبد اللہ بن محمد ہے اور میں شہر واقع واقع کارہنہ والا ہوں میں یہاں جنوں کی ملاقات کے لئے آیا ہوں اور پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور وصیت فرمائی کہ درود پاک کی کثرت رکھنا اور فرمایا کہ اس سے آپ کو فوائد کثیرہ حاصل ہوں گے۔

(سعادة الدارين ص: ۱۱۶)

## درود پاک کی قبولیت

(۳۶) نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی نے فرمایا کہ جب میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی، میں غار ملع میں (جو کہ شیخ علی مکی رحمہ اللہ کی قبر مبارک کے قریب ہے) تھا۔ میں نے تقریباً دو باب لکھے تھے کہ میرے پاس میرے پیر بھائی حضرت احمد ابراہیم حیدر رحمہ اللہ تعریف لائے اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔

جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا اپنا وظیفہ پڑھا تو اپنے اپنے بستر پر لیٹ گئے، میرے ساتھی تو سو گئے اور میں درود پاک کے متعلق سوچ رہا تھا۔ جب ایک تہائی رات گزری تو شیخ احمد بن ابراہیم بیدار ہوئے۔

انہوں نے تازہ وضو کیا تو نفل پڑھے اور دعا مانگ کر پھر سو گئے اور میں اپنے کام میں مشغول رہا۔ وہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا اے بھائی! میرے لئے دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے اس دعا سے نفع عطا کرے، میں نے کہا آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے کہ میں آپ کے لئے دعا کروں۔

یہ سن کر فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے جو کوئی رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اچانک ایک مکان سامنے آ گیا اس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب کھلے چنانچہ میں آگے بڑھا تا کہ دروازہ کھولوں۔

میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا اور پھر آپ نے کہا پیچھے آ جاؤ! میں کھولتا ہوں آپ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو کھل گیا۔ جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پیچھے کر کے خود آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا دیکھا تو رسول اکرم ﷺ جلوہ افروز ہیں۔

میں نے جب حضور ﷺ کو دیکھا تو سر کا ردو عالم ﷻ نے اپنا چہرہ انور مجھ سے دوسری طرف پھیر لیا بلکہ چہرہ انور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا اے فلاں! پیچھے ہٹ جا اور نبی کریم ﷺ نے آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا۔ تو میں پریشان ہو کر بیدار ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے کچھ تلاوت کی اور یہ دعا کر کے سو گیا کہ ”یا اللہ! مجھے پھر اپنے حبیب پاک ﷺ کی زیارت کرا“۔

جب میں سو گیا تو پھر منادی کی صدا سنائی دی پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بھاگنا شروع کیا۔ جب اس مکان پر پہنچے تو اسی طرح سے بند پایا اور لوگ کھٹنے کے انتظار میں کھڑے ہیں پھر میں اسی طرح آگے بڑھا، مجھ سے نہ کھلا اور پھر آپ نے آگے بڑھ کر کھولا اور پھر میں آپ سے آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا حبیب کبریا ﷺ جلوہ افروز ہیں پھر مجھے فرمایا ”اے فلاں! مجھ سے دور ہو جا اور جب آپ حاضر ہوئے حضور ﷺ نے آپ پر شفقت فرمائی اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا، تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا کوئی عمل ہے جس نے رحمتہ اللعالمین ﷺ کو آپ سے راضی کر دیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعاے خیر کریں۔

اس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیت خیر ہے اور میرا درود پاک مقبول ہے مردود نہیں ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا اور ہم پر اپنے حبیب کی زیارت سے احسان فرمائے گا۔ بحرمت اس ذات والا صفات کے جس پر وہ خود اور اس کے جن وانس سب درود بھیجتے ہیں۔

(سعادة الدارين ص ۱۰۳)

شیخ احمد اور نبی معظم کی گفتگو

(۳۷) نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا کہ میں نے درود پاک کے فضائل جو دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں ایک نے کہا آمیرے ساتھ چل رسول اکرم ﷺ سے فیصلہ کرا لیں۔ چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی اُن کے پیچھے ہولیا دیکھا تو سید دو عالم ﷺ ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہیں، جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اس شخص نے مجھ پر گھر جلا دینے کا الزام لگایا ہے۔

یہ سن کر شاہ کونین ﷺ نے فرمایا اس نے تجھ پر افترا کیا ہے اسے آگ کھا جائے گی، پھر میں بیدار ہو گیا اور میں دربار رسالت میں کوئی عرض نہ کر سکا، پھر میں نے دربار الہی میں دعا کی یا اللہ! مجھے پھر زیارت ﷺ سے شرف فرما۔ دعا کے بعد میں سو گیا، دیکھتا ہوں کہ منادی ندا کر رہا ہے کہ جو شخص رسول اکرم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ اس ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خدا کے لئے اور رسول اکرم ﷺ کے لئے مجھے بتاؤ کہ حضور ﷺ کہاں تشریف فرما ہیں؟

اس نے کہا کہ سرکار دو عالم ﷺ فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں۔ یہ سن کر میں نے دعا کی یا اللہ! درود پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب پاک ﷺ تک ان لوگوں سے پہلے پہنچا دے تاکہ میں تنہائی میں زیارت کر سکوں اور اپنی مراد حاصل کر سکوں تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور ﷺ کے دربار میں حاضر کر دیا۔ جب حاضر ہوا تو دیکھا کہ سرکار دو عالم ﷺ تنہا قبلہ رو تشریف فرما ہیں اور حضور ﷺ کے چہرہ انور سے نور چمک رہا ہے میں نے عرض کی:

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

یہ سن کر حضور ﷺ نے مرحبا فرمایا: تو میں اپنے چہرے کے ساتھ آپ ﷺ کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہو گیا، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ فرمایا درود پاک کی کثرت کرو، پھر میں نے عرض کی حضور! آپ اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ولی بن جائیں۔ تو فرمایا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہوگا پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہو جائے، لہذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

میں نے عرض کی ہاں! یا رسول اللہ مجھے منظور ہے، پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے۔ میں یہ دربار رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پاک کی کثرت کو لازم پکڑو اور اس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے۔ ہم اس کو پورا کریں گے۔

پھر میرے دل میں اس بات کا شہمت و رعب پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکان، زمین و آسمان کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے

اور کیا چاہیے؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہر نبی و رسول بروی اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضور ﷺ کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور کے بحرِ خاں سے سب نے چلو بھرا ہے تو جب مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہوگی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

ازاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور وہ بلند آواز سے پڑھتے آرہے تھے۔  
الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

جب وہ حاضر ہوئے تو میں آقائے دو جہاں ﷺ کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔

رسول اکرم ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بشارتیں دیں، لیکن ان کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اس کو حضور ﷺ نے شکار دیا اور فرمایا اے مردود! اے آگ کے چہرے والے، تو پیچھے ہٹ جا! میں نے اس کی صورت دیکھی تو وہ آنے والوں جیسی نہ تھی کیونکہ وہ شیطان تھا اور پھر سید دو عالم نور مجسم ﷺ ان حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا اب تم جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا کرے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کر کے) رہنے دو۔

تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں سید ہوں؟ فرمایا ہاں! تو سید ہے۔ میں نے عرض کی کیا میں حضور کی اولادِ پاک سے ہوں؟ فرمایا ہاں تو میری نسلِ پاک سے ہے، تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، پھر میں نے عرض کیا حضور مجھے کوئی نصیحت فرمائیے جس کے ساتھ اللہ مجھے نفع دے تو فرمایا تجھ پر لازم ہے کہ درودِ پاک کی کثرت کرے اور تو کھیل تماشے سے پرہیز کرے۔

میں بیدار ہوا تو میں نے سوچا وہ کون سا کھیل تماشہ ہے کہ میں اسے ترک کر دوں، میں نے بہتر اغور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے۔ پھر میں نے خیال کیا شاید کوئی آئندہ رونما ہونے والی کوئی بات ہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ فعل بد سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔  
(سعادة الدارين ص: ۱۰۵)

حضور ﷺ نے سلام بھیجا

(۳۸) ابو الفضل قرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور فرمایا ”مجھے خواب میں رسول اکرم ﷺ کا دیدار ہوا ہے میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ مسجد نبوی (شرق اللہ تعالیٰ) میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تو ہمدان میں جائے تو فضل بن زریک کو میرا سلام کہہ دینا تو میں نے عرض کیا حضور اس پر ایسا کرم کس وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ روزانہ سو بار مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے جب اس آنے والے نے سرکارِ کا پیغام مبارک پہنچا دیا تو پھر مجھ سے پوچھا کہ وہ درودِ پاک مجھے بھی بتا دیجئے تو فرمایا میں روزانہ سو بار یا اس سے زیادہ یہ درودِ پاک پڑھتا ہوں۔

اللہم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد جزی اللہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنا ما هو اھلہ  
اس نے مجھ سے یہ درودِ پاک یاد کر لیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں آپ کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی آپ کا نام جانتا تھا مجھے آپ کا نام اور پتہ رسول اکرم ﷺ نے بتایا ہے، پھر میں نے اس آنے والے کو ہدیہ دینا چاہا مگر اس نے قبول نہ کیا اور کہا کہ میں سید دو عالم ﷺ کے پیغام مبارک کو حطام دنیا کے بدلے نہیں بیچنا چاہتا اور وہ چلا گیا۔  
(سعادة الدارين ص: ۱۴۳)

خوابِ شبلی کے ساتھ حسن سلوک

(۳۹) ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ حضرت شیخ شبلی تشریف لائے تو ابوبکر مجاہد اٹھ کر کھڑے ہو گئے ان سے معافتہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا آپ شبلی کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں حالانکہ اہل بغداد ان کو دیوانہ خیال کرتے ہیں۔

تو آپ نے فرمایا میں نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ان کے ساتھ کرتے دیکھا ہے اور وہ یوں کہ میں عالمِ رو یا میں حضور ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں اور میں نے دیکھا کہ خوابِ شبلی وہاں حاضر ہوئے تو سید دو عالم ﷺ نے قیام فرمایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شبلی پر اتنی عنایت کس وجہ سے ہے؟ فرمایا شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے۔

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالموئین رؤف رحیم۔ فان تولوا فقل  
حسبی اللہ لا الہ الا هو علیہ توکلت وهو رب العرش العظیم۔

اور اس کے بعد تین بار درودِ پاک صلی اللہ علیک یا سیدنا یا محمد پڑھتا ہے اور پھر خوابِ شیخ شبلی تشریف لائے تو میں

نے ان سے پوچھا تو انہوں نے ایسا ہی ذکر کیا۔

(سعادة الدارين ص: ۱۲۴)

تنبیہ بعض محققین نے فرمایا ہے کہ جہاں سرکارِ دو جہاں ﷺ کے ذاتی نام نامی کے ساتھ خطاب مذکور ہو وہاں صفاتی نام ذکر کرنا چاہیے، لہذا اگر بصیغہ نداءِ رود پاک پڑھنا ہو تو یوں ”صلی اللہ علیک یا سیدنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک یا سیدنا یا حبیب اللہ“ پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ حسینا اللہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر ط ابن بشکوال نے اس واقعہ کو ابوالقاسم خفاف سے نقل کیا ہے اس میں ہے کہ جب حضرت ابوبکر بن مجاہد شیخی کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تو شاگردوں نے چمکیاں کیں اور پھر حضرت ابوبکر بن مجاہد سے عرض کی کہ آپ کے پاس جب مملکت کا وزیر علی بن عیسیٰ آتا ہے تو آپ اس کے لئے کھڑے نہیں ہوتے مگر شیخی کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو فرمایا کیا میں ایسے بزرگ کے لئے کھڑا نہ ہوں جس کا اکرام حبیب خدا ﷺ نے فرمایا ہو۔ میں نے خواب میں شفیع معظم ﷺ کی زیارت کی تو مجھے فرمایا اے ابن مجاہد! کل تیرے پاس ایک جنتی مرد آئے گا اس کی تعظیم کرنا اس لئے میں نے شیخی کی تعظیم کی ہے، پھر چند راتوں بعد مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تجھے اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے جو تم نے ایک جنتی کی عزت کی۔ یا رسول اللہ! یہ کس سبب سے اس اکرام کا مستحق ہوا ہے؟ تو فرمایا یہ پانچوں نمازوں کے بعد مجھے یاد کرتا ہے (رود پاک پڑھتا ہے) اور پھر آیت مذکورہ پڑھتا ہے اور اسی (۸۰) سال گزارے یوں ہی کرتا ہے۔

عظیم عمل

(۴۰) حضرت یحییٰ کرمانی نے فرمایا کہ ایک دن میں ابوعلی بن شاذان کے پاس تھا کہ ایک نوجوان داخل ہوا جس کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ اس نے ہمیں سلام کیا اور پوچھا تم میں سے ابوعلی بن شاذان کون ہے ہم نے ان کی طرف اشارہ کیا تو اس نے کہا اے شیخ! میں خواب میں سیدِ دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ ابوعلی بن شاذان کی مسجد پوچھ کر وہاں جانا اور جب ان سے ملاقات کرے تو میرا سلام ان کو کہنا۔

یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا اور حضرت ابوعلی آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا کہ جس سے میں اس کرم و عنایت کا مستحق ہوا ہوں مگر یہ کہ میں عمر کے ساتھ حدیثِ مصطفیٰ ﷺ پڑھتا ہوں اور جب بھی نبی کریم ﷺ کا نام یاد کر پاؤں آتا ہے تو میں درود پاک پڑھتا ہوں اس کے بعد شیخ ابوعلی دو یا تین ماہ زندہ رہے پھر وصال فرما گئے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

(سعادة الدارين ص: ۱۲۷)

منہ کو بوسہ

(۴۱) حضرت ابوالموہب شاذلی فرماتے ہیں میں خواب میں زیارتِ مصطفیٰ ﷺ سے نوازا گیا تو دیکھا کہ آقاؐ کے دو جہاں ﷺ نے میرے منہ کو بوسہ دیا اور فرمایا میں اس منہ کو بوسہ دیتا ہوں جو مجھ پر ہزار بار دن میں اور ہزار بار رات میں درود پڑھتا ہے۔ پھر فرمایا انا اعطینک الکھوثر کتنا اچھا درود ہے اگر تو اس کورات میں پڑھا کرے اور فرمایا تیری یہ دعا ہونی چاہیے۔

اللہم فرج کربنا اللہم اقل عثرتنا اللہم اغفر لانا

اور درود پاک پڑھ کر یوں کہا کرے۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۲)

وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

ایک لاکھ کی شفاعت

(۴۲) نیز حضرت شیخ ابوالموہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اے شاذلی! تو میری امت کے ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا میں نے عرض کیا اے آقا! میرے لئے یہ انعام کس وجہ سے ہے؟ تو فرمایا تو میرے بار بار میں درود پاک کا یہ پیش کرتا رہتا ہے۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۲)

(۴۳) نیز ابوالموہب شاذلی قدس سرہ نے فرمایا میں نے ہزار بار درود پاک پڑھنا تھا تو میں نے جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تو مجھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے شاذلی! تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔  
پھر فرمایا ”آہستگی اور ترتیب سے یوں پڑھو“

اللہم صلی علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد

ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی جلدی پڑھنے میں برج نہیں ہے، پھر فرمایا یہ جو میں نے تجھ سے کہا ہے کہ آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھ! یہ افضل ہے ورنہ جیسے بھی تو پڑھے یہ درود پاک ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اول آخر درود تامہ پڑھ لے خواہ ایک ہی بار پڑھے اور درود تامہ یہ ہے:

اللہم صلی علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا ابراہیم و  
بارک علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا ابراہیم فی  
العالمین انک حمید مجید

(سعادة الدارين ص: ۱۳۲)

السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ وبرکۃ.

تفسیر: اس واقعہ سے اور اس کے ماقبل و مابعد دیگر واقعات سے معلوم ہوا کہ درود پاک میں لفظ سیدنا کہنا محبوب و مرغوب ہے۔

پگڑی کا شملہ

(۴۴) حضرت شریف نعمانی جو کہ حضرت شیخ محمد کے متوسلین میں سے تھے۔ فرمایا میں نے خواب میں سید دو عالم ﷺ کو دیکھا ایک بڑے خیمہ میں جلوہ گر ہیں اور اُمت کے اولیاء کرام حاضر ہو کر یکے بعد دیگرے سلام عرض کر رہے ہیں اور کوئی صاحب کبرہ ہے ہیں کہ یہ فلاں ولی اللہ ہے اور یہ فلاں ہے اور آنے والے حضرات عرض کر کے ایک جانب بیٹھتے جاتے ہیں۔

حتیٰ کہ ایک جم غفیر اور بہت سارے لوگ اکٹھے آ رہے ہیں اور نداء دینے والا کبرہا ہے یہ محمد حنفی آ رہے ہیں جب وہ سید العالمین اکرام الاولین والاخرین کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آقاؐ نے انہیں پاس بٹھالیا، پھر سید دو عالم ﷺ، سیدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظمؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں اس سے محبت کرتا ہوں مگر اس کی پگڑی جو کہ بغیر شملہ کے ہے اور محمد حنفی کی طرف اشارہ فرمایا۔  
یہ سن کر سیدنا صدیق اکبرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ اجازت ہو تو میں اس کے سر پر پگڑی باندھ دو نے عرض کی یا رسول اللہ اجازت ہو تو میں اس کے سر پر پگڑی باندھ دو فرمایا ”ہاں“۔ تو صدیق اکبرؓ نے اپنا عمامہ مبارک لے کر حضرت محمد حنفی کے سر پر باندھ دیا اور بائیں جانب شملہ چھوڑ دیا۔

یہ خواب ختم ہوا اور جب حضرت شریف نعمانی نے یہ خواب حضرت محمد حنفی کو سنایا تو وہ اور ان کے ہم نشین آبدیدہ ہو گئے، پھر حضرت محمد حنفی نے شیخ شریف نعمانی سے فرمایا آئندہ جب آپ کو سید دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہو تو آپ عرض کریں کہ محمد حنفی کے کون سے عمل کی وجہ سے یہ نظر عنایت ہے۔

پھر کچھ دنوں کے بعد شیخ شریف نعمانی زیارت کی نعمت سے سرفراز ہوئے اور وہ عرض پیش کر دی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا وہ جو درود پاک ہر روز مجھ پر خلوت میں مغرب کے بعد پڑھتا ہے اور وہ یہ ہے:

اللہم صلی علی محمد النبی الامی و علی آلہ و اصحابہ و سلم عدو ما علمت و زنتہ و ملء ما علمت

اور جب یہ واقعہ حضرت محمد حنفی سے بیان کیا گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے سچ فرمایا اور پھر پگڑی لی اور اس کو سر پر باندھا اور اس کا شملہ چھوڑا پھر سب نے اپنی اپنی پگڑیاں اتاریں اور دوبارہ باندھیں اور ان کے شملے چھوڑے۔ (سعادة الدارين ص: ۱۳۲)

کثرت درود پاک

(۴۵) مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری درود پاک بہت پڑھا کرتے تھے، خصوصاً جمعہ کی رات کو جاگ کر درود پاک کی کثرت کیا کرتے تھے۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو مہکتی رہی۔ (کتاب درود شریف ص: ۵۶)

(۳۶) لکھنؤ میں ایک کاتب تھا اس نے ایک بیاض (کاپی) رکھی ہوئی تھی اور اس کی عادت تھی کہ صبح کے وقت جب وہ کتابت شروع کرتا تو شروع کرنے سے پہلے اس کاپی پر درود پاک لکھ لیتا جب اس کا آخری وقت آیا تو آخرت کی فکر غالب ہوئی گھبرا کر کہنے لگا دیکھتے ہیں وہاں جا کر کیا ہوتا ہے؟ اتنے میں ایک مست مجذوب آپہنچے اور فرمانے لگے ”بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض (کاپی) سرکار کے دربار پیش ہے اور اس پر صادق رہے ہیں۔“ (زاد السعید ص: ۱۳)

### شہد کی مٹھاس

(۳۷) ایک دن آقائے دو جہاں رحمۃ اللہ علیہ لشکر کے ساتھ جہاد کے لئے تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھا لو۔ جب کھانا کھانے لگے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ”یا رسول اللہ! روٹی کے ساتھ (نان خورش) سالن نہیں ہے پھر صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے جھنجھٹاتی ہے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا ”یہ کہہ رہی ہے کہ کھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس سالن نہیں حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا مچھہ لگایا ہوا ہے وہ کون لائے کیونکہ یہ تو اسے لانیں سکتیں۔“

پھر فرمایا ”پیارے علی! اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ!“ چنانچہ حضرت علی حیدر کرار رحمۃ اللہ علیہ ایک چوٹی پیالہ پکڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے وہ مکھی آگے آگے اس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد صاف صفا نچوڑ لیا اور دربار رسالت رحمۃ اللہ علیہ میں حاضر ہو گئے سرکار دو عالم رحمۃ اللہ علیہ نے وہ شہد تقسیم فرمایا۔ جب صحابہ کرام کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آگئی اور جھنجھٹانا شروع کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ”یا رسول اللہ! مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے۔“ تو فرمایا میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اس کا جواب دے رہی ہے میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔

میں نے پوچھا ”پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی بد مزہ بھی ہوتے ہیں تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے۔“ تو مکھی نے جواب دیا ”یا رسول اللہ! ہمارا ایک امیر اور سردار ہے اور ہم اس کے تابع ہیں جب ہم پھولوں کا رس چوتی ہیں تو ہمارا امیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مقدسہ پر درود پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ مل کر درود پاک پڑھتی ہیں تو وہ بد مزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درود پاک کی برکت سے مٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفاء بن جاتا ہے۔

گفت چوں خوانم بر احمد درود

میشود شیریں و ستیغی را ربود

اگر درود پاک کی برکت سے کڑوے اور بد مزہ پھولوں کا رس نہایت مٹھا شہد بن سکتا ہے، ستیغی، شیرینی میں بدل سکتی ہے تو درود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔

(مقاصد السالکین ص: ۵۳)

یوں ہی درود پاک کی برکت سے ہماری ناکمل نمازیں اور ناکمل عبادتیں بھی قبول ہو سکتی ہیں۔

آپ ﷺ کا نام نامی اے صل علی!

ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

### بخشش ہوگئی

(۳۸) ابوصالح صوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بعض محدثین کرام کو کوصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ حضرت کیا حال ہے؟ تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ میری بخشش ہوگئی۔

پوچھا کس سبب سے؟ تو فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں سید دو عالم، شفیع معظم رحمۃ اللہ علیہ پر درود پاک لکھا ہے، لہذا درود پاک کی برکت سے بخشش ہوگئی۔

(سعادة الدارين ص: ۱۲۹)

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام

## درد و پاک کا نور

(۳۹) عبد اللہ بن محمد مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ماجد رات کو آپس میں حدیث پاک کا تکرار کرتے تھے تو جس جگہ بیٹھ کر تکرار کیا کرتے تھے نور کا ایک ستون دیکھا گیا جو کہ آسان کی بلند یوں تک جاتا تھا۔ پوچھا گیا یہ کیسا نور ہے؟ تو جواب ملا کہ یہ حدیث پاک کی تکرار کرتے وقت جو درد و پاک کی کثرت ہوتی ہے یہ اس درد و پاک کا نور ہے۔ (سعادة الدارين ص: ۱۲۹)

## ابن رشیق کی مجلس

(۵۰) حضرت ابو العباس خیاط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ گوشہ نشین تھے مجلسوں میں نہیں آتے تھے ایک دن وہ علامہ محمد ابن رشیق کی مجلس میں آئے شیخ ابو العباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم پڑھو، اپنا کام کرو، میں تو اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ میں خواب میں سید دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں، مجھے آقاؐ نے دو جہاں سید انس و جان ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابن رشیق کی مجلس میں جایا کرو کہ وہ مجھ پر درد و پاک بہت پڑھتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم۔ (سعادة الدارين ص: ۱۳۰)

## در بار الہی میں شفاعت

(۵۱) حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو کہ بادشاہ کا ملازم تھا اور فسق و فجور اور غفلت میں مشہور تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ سید دو عالم ﷺ کے دست مبارک میں ہاتھ دبا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ بدکردار بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے۔ تو اس نے اپنا ہاتھ سرکار کے دست مبارک میں کیسے رکھ دیا، تو میرے آقا رحمۃ دو عالم ﷺ نے فرمایا میں اس کی حالت کو جانتا ہوں اور میں اسے در بار الہی میں لے جا رہا ہوں اور اس کے لئے در بار الہی میں شفاعت کروں گا۔

میں نے یہ ارشاد سن کر عرض کیا ”یا رسول اللہ! کس سبب سے اس کو یہ مقام حاصل ہوا ہے اور کس وجہ سے اس پر سرکار کی نظر عنایت ہے؟ فرمایا اس کے درد و پاک کی کثرت کرنے کی وجہ سے، کیونکہ یہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ درد و پاک پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ غفور رحیم میری شفاعت کو قبول فرمائے گا، پھر میں بیدار ہوا اور جب صبح ہوئی تو دیکھا وہی شخص مسجد میں داخل ہوا وہ رور ہا تھا اور میں اس وقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سن رہا تھا۔

وہ آیا اور سلام کر کے میرے سامنے بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں کیوں کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے بھیجا ہے کہ عبدالواحد کے ہاتھ پر جا کر توبہ کر لے، پھر میں نے اس سے رات والے خواب کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا رات سرکار دو عالم ﷺ تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں تیرے لئے اپنے رب کریم کے در بار میں شفاعت کرتا ہوں اور مجھے در بار الہی میں لے جا کر شفاعت کر دی اور فرمایا پچھلے گناہ میں نے معاف کر دیئے ہیں اور آئندہ کے لئے صبح جا کر شیخ عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کر لے اور اس توبہ پر قائم رہ۔ (سعادة الدارين ص: ۱۳۵)

بر محمد ﷺ سے رسام صد سلام

آں شفیق مجرماں یوم القیام

## رضا کی بشارت

(۵۲) حضرت محمد کریمی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ”باقیات صالحات“ میں لکھا کہ مجھ پر جو اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا۔ تو میں خواب میں سید الکونین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجھے میرے آقا ﷺ نے گود میں اٹھالیا یوں کہ میرا سینہ سرکار کے سینہ انور اور میرا منہ حضور ﷺ کے منہ مبارک اور میری پیشانی حضور ﷺ کی پیشانی مبارک کے برابر تھی، اور فرمایا ”مجھ پر درد و پاک کی کثرت کیا کرو“ اور مجھے سرکار نے اپنی رضا کی بشارت دی جو کہ رضائے الہی کی جامع ہے، تو میں آبدیدہ ہو گیا کہ سرکار دو عالم ﷺ کا مجھ پر اتنا کرم عظیم ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ میری اس حالت کو دیکھ کر امت کے والی ﷺ کی چشمان مبارک سے بھی آنسو جاری ہیں اور میں بیدار ہوا تو میری

آنکھیں اشک بار تھیں میں اٹھا اور مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہو گیا اور میں نے روضہ مقدسہ کے اندر سے سنا کہ حبیب خدا شاہ انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم علیہم اجمعین نے مجھے ایسی ایسی بشارتیں دیں کہ میں عوام کے سامنے بیان نہیں کر سکتا اور میں بڑا خوش ہو کر سلام عرض کر کے واپس ہوا تو میں نے سلام کا جواب سید دو عالم ﷺ کی زبان پاک سے سنا، حالانکہ میں جاگ رہا تھا اور مجھے حق یقین حاصل ہوا کہ سید العالمین ﷺ روضہ انور میں حیات ہیں اور مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم

## مولیٰ علی کی مشکل کشائی

(۵۳) سیدی عبدالخلیل مغربی نے ”تنبیہ الانام“ کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب میں درود پاک کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ میں خچر پر سوار ہوں اور میں اس قوم کے ساتھ ملنا چاہتا ہوں جو کہ کسی امر کی تلاش میں مجھ سے آگے جا چکے ہیں، میرا خچر پیچھے رہ گیا میں نے اسے ڈانٹا تو وہ تیز چلنے لگا اور ایک آدمی نے لگام سے پکڑ کر روک لیا اور میں اس کی اس حرکت سے پریشان ہو گیا۔ اچانک ایک صاحب تشریف لائے جو کہ نہایت پاکیزہ صورت پاکیزہ سیرت تھے۔

انہوں نے اس شخص کو ڈانٹا اور میرے خچر کو اس کے ہاتھ سے یہ کہہ کر چھڑایا کہ چھوڑ اس کو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی ہے اور اس کو اس کے گھر والوں کے لئے شفاعت کنندہ بنایا ہے اور اس سے غل (بوجھ) اتار دیا ہے۔

میں بیدار ہوا تو خوش تھا اور میرے دل میں آیا کہ جس شخص نے مجھے مذکور کے ہاتھ سے چھڑایا اور مندرجہ بالا کلمات فرمائے ہیں یہ سیدی مولیٰ علی شیر خدا ﷺ تھے اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ ساری عنایت سید الانام ﷺ پر درود پاک پڑھنے کی برکت سے ہے۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۶)

## آسمانوں میں ذکر

(۵۴) صاحب تنبیہ الانام قدس سرہ نے فرمایا مذکورہ بالا زیارت کے کچھ عرصہ بعد پھر مجھے خواب میں دیدار نصیب ہوا، یوں کہ آقائے دو جہاں ﷺ میرے گھر تشریف لائے ہیں اور میرا گھر سرکارِ درود عالم ﷺ کے چہرہ انور کے نور سے جگمگا رہا ہے اور میں نے تین مرتبہ کہا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ حضور ﷺ! میں آپ ﷺ کے جوار میں ہوں اور حضور ﷺ کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔

جب یہ عرض کیا تو رحمتِ دو عالم شفیع اعظم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے بوسہ دیا اور فرمایا ای واللہ ای واللہ ای واللہ نیز میں نے دیکھا کہ ہمارا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تو حضور ﷺ کے خدام سے ہے جو کہ سرکار کی مدح سرائی کرنے والے ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا تھا اور حضور ﷺ مسکرا رہے تھے۔ میں بیدار ہو گیا اور نہایت ہی ہشاش بشاش تھا۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۶)

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ملاء الاعلیٰ میں چرچا

(۵۵) نیز صاحب تنبیہ الانام ﷺ نے فرمایا اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب میں اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ بڑے ہی خوش تھے۔ تو میں نے عرض کیا ”بابائی! کیا میری وجہ سے آپ کو کچھ فائدہ پہنچا ہے؟“ فرمایا اللہ کی قسم! مجھے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ تو والد صاحب نے فرمایا تیرے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنے سے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم کہ میں نے کتاب لکھی ہے؟ فرمایا تیرا چرچا تو ملاء الاعلیٰ میں ہو رہا ہے۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۶)

## آگ سے برأت نامہ

(۵۶) سید محمد کردی رحمۃ اللہ علیہ نے باقیات صالحات میں لکھا ہے۔ میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا (مصنف کے نانا جان) نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور جب مجھے غسل دے لیا جائے، تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رقعہ گرے گا۔ اس میں لکھا ہوگا کہ یہ آگ سے محمد کے لئے برأت نامہ ہے اور اس رقعہ کو میرے کفن میں رکھ دینا۔

چنانچہ غسل کے بعد وہ رقعہ گرا اس پر لکھا ہوا تھا۔

هذه براءة محمد العالم بعلمه من النار



اور اس کا غڈ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا، پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا تھا؟ تو امی جان نے فرمایا ان کا عمل تھا ہمیشہ ذکر اور درود پاک کی کثرت۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۷)

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم و علی الہ واصحابہ اجمعین

بیداری میں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ

(۵۷) شیخ مسعود رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ بلاد فارس کے صلحاء میں سے تھے۔ ان کا طرہ امتیاز یہ تھا کہ وہ عاشقِ رسول ﷺ تھے۔ ان کا شغل یہ تھا کہ وہ وقوف میں جہاں مزدور لوگ آکر بیٹھتے ہیں تاکہ ضرورت مند لوگ ان کو مزدوری کے لئے لے جائیں، جاتے اور جتنے مزدور مل جاتے ان کو اپنے مکان میں لے آتے اور ان مزدوروں کو گمان ہوتا کہ شاید کوئی تعمیر وغیرہ کا کام ہوگا جس کے لئے ہم بلائے گئے ہیں، مگر حضرت موصوف ان کو بٹھا کر فرماتے کہ درود پاک پڑھو اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے جب بوقت عصر چھٹی کا وقت آتا تو جیسے کام کرانے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں ”تھوڑا سا کام اور کرلو“ ایسے ہی حضرت موصوف ان سے فرماتے:

زیدو اما تیسر بارک اللہ فیکم

پھر ان کو پوری پوری مزدوری دے کر رخصت کرتے اور شیخ مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے عشق و محبت کی بناء پر بیداری میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۷)

درود پاک لکھا جا رہا ہے

(۵۸) ابن ہبیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں شیخ اعظم رسول اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن میں درود پاک پڑھ رہا تھا اور میری آنکھیں بند تھیں، تو میں نے دیکھا کہ ایک لکھنے والا سیاہی کے ساتھ میرا درود پاک لکھ رہا ہے اور میں کا غڈ پر حروف دیکھ رہا تھا۔ میں نے آنکھ کھولی تاکہ اس کو آنکھ کے ساتھ دیکھوں تو وہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نے اس کے کپڑوں کی سفیدی دیکھی۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۸)

صحیفوں میں لکھائی

(۵۹) امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا مجھے شیخ احمد سروی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ انہوں نے ملائکہ کرام کو قلم کے ساتھ لکھتے دیکھا ہے کہ درود پاک پڑھنے والے جو کلمہ منہ سے نکالتے ہیں اس کو فرشتے صحیفوں میں لکھ لیتے ہیں۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۸)

سلام کا جواب

(۶۰) سلیمان بن حکیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں خواب میں سید دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربارِ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سمجھ لیتے ہیں، فرمایا ہاں اور میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔

(سعادة الدارين ص: ۱۴۱)

روضہ انور سے آواز

(۶۱) ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوا اور پھر جب میں روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا تو میں نے سلام عرض کیا میں نے روضہ انور کے اندر سے آواز سنی: وعلیک السلام یا ولدی

(سعادة الدارين ص: ۱۴۱)

تو زندہ ہے واللہ! تو زندہ ہے واللہ!

میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

سرورِ عالم ﷺ کے پیچھے نماز

(۶۲) عارف باللہ علی بن علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو ان کو شیخ معظم نبی محترم ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور ﷺ سے پوچھ لیتے اور نبی محترم ﷺ جواب سے سرفراز فرمادیتے اور جب شیخ موصوف تشہد یا غیر تشہد میں عرض کرتے:

السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ

تو سن لیتے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

وعلیک السلام یا شیخ ورحمۃ اللہ و برکاتہ

اور کبھی کبھی السلام علیک ایہا النبی کو بار بار پڑھتے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں تو فرماتے ہیں جب تک آقائے دو جہاں سے جواب نہ سن لوں آگے نہیں پڑھتا۔ نیز امام شعرانی قدس سرہ سے منقول ہے فرمایا کہ کچھ حضرت ایسے بھی ہیں جو پانچویں نمازیں سرور دو عالم ﷺ کے پیچھے پڑھتے ہیں۔

اور حضرت سیدی علی النواص نے فرمایا کہ کسی کا ولایت محمدیہ میں قدم راسخ نہیں ہو سکتا جب تک کہ سید الوجود رحمت دو عالم ﷺ اور خضر الیاس علیہما السلام کی زیارت سے مشرف نہ ہو، پھر فرمایا کہ بعض لوگ جو اس دولت سے محروم ہیں ان کے انکار کو کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۱)

نیز فرمایا کہ شیخ ابو العباس مری قدس سرہ نے فرمایا: رات دن میں سے اگر ایک گھڑی بھی میں حضور ﷺ کے دیدار سے محروم ہو جاؤں تو میں اپنے آپ کو فقراء سے شمار نہ کروں۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۲)

## آپ دہن کی برکت

(۶۳) حضرت سید محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات ﷺ ایک جگہ تشریف لے گئے اور وہاں پر نماز کا وقت ہو گیا آپ نے وضو کا ارادہ کیا دیکھا تو انواں ہے جس میں پانی موجود ہے لیکن اس پر کوئی پانی نکالنے کا سامان (ری ڈول) وغیرہ نہیں ہے۔ فرمایا: میں اسی فکر میں تھا کہ ایک بچی نے مکان کے اوپر سے جھانکا اور پوچھا آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ فرمایا بیٹی مجھے وضو کرنا ہے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

اس نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا ”مجھے محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں“۔ یہ سن کر اس بچی نے کہا اچھا آپ ہی ہیں کہ جن کی مدح و ثناء کے ڈنکے بج رہے ہیں مگر کنویں سے پانی نہیں نکال سکتے۔

یہ سن کر بچی نے کنویں میں اپنا آب دہن ڈال دیا تو آنا فانا پانی کناروں تک آ گیا بلکہ زمین پر بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اس بچی سے پوچھا: بیٹی میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتا تو نے یہ کمال کیسے حاصل کیا؟

بچی نے کہا ”یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ اس ذات گرامی ﷺ پر درود پاک کی برکت ہے جو کہ اگر جنگل میں تشریف لے جائیں تو درندے چرندے آپ ﷺ کے دامن میں پناہ لے لیں تو حضرت شیخ جزولی قدس سرہ نے وہاں قسم کھائی کہ درود پاک کے متعلق کتاب لکھوں گا اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام دلائل الخیرات ہے۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۳)

WWW.NAFSEISLAM.COM

## کستوری کی خوشبو

(۶۴) یہی وہ حضرت شیخ جزولی ہیں جن کے متعلق یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچی ہوئی ہے کہ آپ کی قبر مبارک سے کستوری کی خوشبو بہتی تھی کیونکہ آپ اپنی زندگی میں درود پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔

(مطالع المسرات ص: ۴)

## درود پاک کی بہاریں

(۶۵) نیز حضرت شیخ جزولی صاحب ”دلائل الخیرات“ قدس سرہ کے وصال کے ستتر (۷۷) سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا جب آپ کا جسد مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ بالکل صحیح و سالم ہیں جیسے کہ آج ہی لیٹے ہیں۔

نہ تو زمین نے آپ کو چھپڑا ہے نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے بلکہ جب آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور ستتر (۷۷) سال کے بعد جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے، بلکہ کسی نے براہ امتحان آپ کے رخسار مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا اور انگلی اٹھائی تو اس جگہ سے خون بہا گیا اور وہ جگہ سفید نظر آرہی تھی، پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہو گئی جیسے کہ زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے اور دبانے سے یوں ہی ہوتا ہے اور یہ ساری بہاریں درود پاک کی کثرت سے برکت سے ہیں۔

(۶۶) موصوف ان لوگوں میں سے تھے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں سب و شتم کرتے ہیں (معاذ اللہ) فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ کرخ کی جامع مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں نے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا نیز دیکھا کہ حضور ﷺ کے ساتھ دو آدمی اور ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے دربار رسالت میں سلام عرض کیا تو سرکار نے میرے سلام کا جواب نہ دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں تو حضور کی ذات کرامی پر دن رات اتنا اتنا درود پاک پڑھتا ہوں لیکن حضور نے میرے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے اور میرے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی بھی کرتا ہے“، میں نے یہ سن کر عرض کیا میرے آقا! میں حضور کے دست مبارک پر توبہ کرتا ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ میرے اس عرض کرنے یعنی توبہ کر لینے کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا وعلیک السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ (سعادة الدارين ص: ۱۳۹)

تنبیہ: اس واقعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوئی کہ شخص نبی اکرم ﷺ شفیق معظم نور مجسم ﷺ کے صحابہ کرام کی شان میں بے ادبی گستاخی کرے اس سے حبیب خدا ﷺ کبھی راضی نہ ہوں گے خواہ وہ کیسے ہی عمل کرے۔ دوسرے یہ بھی واضح ہوا کہ درود پاک کی برکت سے عقائد بھی درست ہو جاتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ درود پاک پڑھنے والوں کی خود اصلاح فرما دیتے ہیں۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

جنت کا دروازہ

(۶۷) ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کے سامنے عظمت و محبت مصطفیٰ ﷺ اور فضائل درود پاک عموماً بیان کیا کرتے تھے ان کے شاگرد نے خواب دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے۔ جس میں مخلوق خدا جمع ہے۔ حشر کا دن ہے سب لوگ مارے ڈر کے کانپ رہے ہیں ایک طرف دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ کھڑے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے اچانک ہمارے قریب سے ہمارے استاد گذرے اور اس طرف جارہے ہیں جس طرف سرکارِ دو عالم ﷺ جلوہ افروز تھے۔ میں نے اپنے ساتھ والے طالب علموں سے کہا دیکھو! استاد صاحب جارہے ہیں اور ہم بھی پیچھے ہوئے جب استاد صاحب حبیب خدا ﷺ کے قریب پہنچے تو سرکار نے ہاتھ مبارک سے لوگوں کو اشارہ کیا کہ راستہ چھوڑ دو۔

لوگوں نے راستہ چھوڑ دیا، جب استاد صاحب حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو سید دو عالم ﷺ نے اپنی روا (چادر) مبارک اٹھائی اور اس میں استاد صاحب کو چھپا لیا۔ استاد صاحب کی چادر کا صرف ایک کونہ باہر رہ گیا تو ہم نے وہ کونہ تھام لیا کہ کہیں استاد صاحب غائب نہ ہو جائیں۔

تھوڑی دیر بعد رسول اکرم ﷺ نے چادر مبارک اٹھائی اور فرمایا اب جاؤ! اب کوئی فکر نہیں ہے، یہ سن کر استاد صاحب چلے تو ہم بھی ان کے پیچھے چل دیے۔ ہم آگے گئے تو دیکھا کہ پل صراط ہے وہاں پہرہ لگا ہوا تھا۔ دونوں طرف فرشتے کھڑے ہوئے تھے جب ہم پل سے گذرنے لگے تو ایک پہریدار نے پکارا تم کون ہو؟ اور کہاں جا رہے ہو؟

لیکن ہمارے استاد صاحب نے اس کے پکارنے کی کوئی پروا نہ کی اور چلتے رہے۔ پہریدار نے دو تین دفعہ آوازیں دیں اور پھر خاموش ہو گیا اور ہم چلتے رہے جب ہم پل صراط سے پار ہوئے تو دیکھا کہ رحمت دو عالم نور مجسم ﷺ وہاں تشریف فرما ہیں اور استاد صاحب سے پوچھا کہ خیریت سے پہنچ گئے؟ عرض کی جی حضور! خیریت سے پہنچ گئے ہیں، پھر سرکار نے فرمایا یہ سامنے جنت کا دروازہ ہے داخل ہو جاؤ! اور آنکھ کھل گئی۔

دامن مصطفیٰ سے جو لپٹا لگانا ہو گیا

جس کے حضور ﷺ ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ اطیب الطیبین اطہر الطاہرین وعلی آلہ و اصحابہ وازواجه الطاہرات

المطہرات امہات المومنین و ذریئہ الی یوم الدین و الحمد للہ رب العالمین

(۶۸) ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کو درود پاک کی عموماً ترغیب دیتے رہتے تھے اور خود بھی لوگوں میں بیٹہ کر درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ ان کا شاگرد ج کرنے گیا۔ جب وہ مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اس کا بیان ہے کہ میں روضہ انور کے مواجد شریف کے سامنے کھڑا نعت پاک پڑھ رہا تھا اسی حالت میں نیند آگئی۔

دیکھا کہ سید دو عالم ﷺ جلوہ افروز ہیں اور ایک طرف سیدنا صدیق اکبر ﷺ اور دوسری طرف سیدنا فاروق اعظم ﷺ بیٹھے ہیں اور پیچھے کافی لوگ بیٹھے ہیں اور میں اس حالت میں بھی نعت پاک پڑھ رہا ہوں۔ جب نعت پاک ختم ہوئی تو سرکار دو عالم ﷺ نے میری جھولی میں کچھ ڈال دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو صدیق اکبر ﷺ کا ج کرنے آیا ہوں اور انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا۔

یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر ﷺ نے بھی کچھ میری جھولی میں ڈال دیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کی حضور! کوئی اور بھی فرمان ہے؟ تو فرمایا اپنے استاد صاحب کو ہمارا سلام کہہ دینا۔ والحمد للہ رب العالمین

## بال مبارک عطا ہوئے

(۶۹) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ایک بار مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی، حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہو گئی اس دوران مجھے غنودگی ہوئی، تو میں نے دیکھا کہ شیخ عبدالعزیز تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں بیٹا! رسول اکرم ﷺ تیری عیادت کے لئے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چار پائی کی پابنتی ہے، لہذا اپنی چار پائی کو پھیر لو تاکہ تیرے پاؤں اس طرف نہ ہوں۔

یہ سن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی میں نے حاضرین کو اشارہ سے سمجھایا کہ میری چار پائی پھیر دو۔ انہوں نے میری چار پائی پھیری ہی تھی کہ شاہ کونین ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا کیف حالک یا بنیسی ”اے میرے بیٹے! کیا حال ہے؟“ اس ارشاد گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آ گیا اور زاری و بے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی، پھر مجھے میرے آقا امت کے والی ﷺ نے اس طرح گود مبارک میں لے لیا کہ حضور ﷺ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور ﷺ کا بچہ اہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا، پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ مدت گذر گئی اس شوق سے کہ کہیں سے سرکار دو عالم ﷺ کے بال مبارک دستیاب ہوں کتنا کرم ہوگا اگر آقا مجھے یہ دولت عنایت فرمائیں۔ بس یہ خیال آنا ہی تھا کہ حضور ﷺ میرے اس خطرہ پر مطلع ہوئے اور شاہ کونین ﷺ نے اپنی ریش مبارک پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور وہ بال مبارک مجھے عنایت فرمائے۔

پھر مجھے یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ نعت (بال مبارک) میرے پاس رہے گی یا نہیں تو حضور ﷺ نے فوراً فرمایا بیٹا یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے۔ ازاں بعد سرکار دو عالم ﷺ نے صحت کلی اور درازی عمر کی بشارت دی تو مجھے اسی وقت آرام ہو گیا۔ میں نے چراغ منگایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں وہ موئے مبارک نہ تھے میں نمکین ہو کر پھر دربار رسالت کی طرف متوجہ ہوا تو غیبت واقع ہوئی اور دیکھا کہ آقائے دو جہاں ﷺ جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹا ہوش کر! میں نے دونوں بال تیرے نکیہ کے نیچے احتیاط سے رکھ دیئے ہیں وہاں سے لے لو۔

میں نے بیدار ہوتے ہی نکیہ کے نیچے سے لے لئے اور پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لئے، ازاں بعد چونکہ بخار ایک دم اتر گیا تو کمزوری غالب آ گئی، حاضرین نے سمجھا شاید موت کا وقت آ گیا ہے اور وہ رونے لگے چونکہ مجھ میں بات کرنے کی طاقت نہ تھی اس لئے میں اشارہ کرتا رہا، پھر کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہو گئی اور میں بالکل تندرست ہو گیا۔ نیز حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ ان دونوں موئے مبارک کا خاصہ تھا کہ آپس میں لپٹے رہتے تھے لیکن جب درود پاک پڑھا جاتا تو دونوں علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ دوسرے یہ دیکھا کہ ایک مرتبہ تین آدمی جو اس معجزے کے منکر تھے آئے اور آزمائش چاہی، میں بے ادبی کے خوف سے آزمانے پر رضامند نہ ہوا، لیکن جب مناظرہ طول پکڑ گیا تو عزیزوں نے وہ بال مبارک پکڑے اور دھوپ میں لے گئے اسی وقت بادل آیا اور اس نے سایہ کر دیا حالانکہ سخت دھوپ تھی اور بادل کا موسم بھی نہ تھا۔ یہ دیکھ کر ان میں سے ایک نے توبہ کر لی اور مان گیا۔

دوسرے دونوں نے کہا یہ اتفاقی امر تھا۔ دوسری بار پھر وہ موئے مبارک دھوپ میں لے گئے تو پھر بادل نے آکر سایہ کر دیا دوسرا بھی تابع ہوا۔ تیسرے نے کہا اب بھی اتفاقی امر ہے۔ تیسری بار پھر دھوپ میں لے گئے تو پھر فوراً بادل نے سایہ کر دیا تو تیسرا بھی تابع ہو کر

مان گیا۔

سوم یہ کہ ایک بار کچھ لوگ موئے مبارک کی زیارت کے لئے آئے تو میں موئے مبارک والے صندوق کو باہر لایا۔ لوگ کافی جمع تھے میں نے تالا کھولنے کے لئے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا۔ بڑی کوشش کی مگر میں تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا، پھر میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ان لوگوں میں فلاں آدمی جیسی ہے اس کی شامت ہے کہ تالا نہیں کھل رہا، میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ! دوبارہ طلبہارت کر کے آؤ۔ جب وہ جیسی مجمع سے باہر ہوا تو تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب میرے والد ماجد نے آخری عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک بال مبارک مجھے بھی عنایت ہوا۔ والحمد للہ رب العالمین۔  
(انفاس العارفین ص: ۳۹)

## شعلہ زن آگ میں قیام

(۷۰) حضرت عبداللہ شاہ صاحب اپنے پیر و مرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک آدھ آیا جس میں آگ بھڑک رہی تھی خلیفہ صاحب نے فرمایا عبداللہ شاہ تم ہماری بات مانو گے، انہوں نے کہا: ہاں۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا اچھا اس پزادے (آدھے) میں جا کر کھڑے ہو جاؤ۔

یہ حکم سنتے ہی عبداللہ صاحب اس بھڑکتی ہوئی شعلہ زن آگ میں جا کھڑے ہوئے۔ خلیفہ صاحب باہر جنگل کو چلے گئے، جب جنگل سے فارغ ہو کر اندازاً آدھ گھنٹے بعد واپس آئے تو دیکھا عبداللہ شاہ صاحب اسی پزادہ میں کھڑے ہیں اور آگ خوب جل رہی ہے مگر ان کا کپڑا تک نہیں جلا۔

آخر ان کو بلایا گیا تو وہ خاموش کھڑے رہے بہت آوازیں دیں تو وہ کسی قدر باہر آئے پھر لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا، بدن پر پسینہ تھا خلیفہ صاحب نے پوچھا ”کیا حال ہے؟“ عرض کیا جب اس پزادہ میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے درود شریف پڑھنے لگا اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نور آیا اس نور کو میں نے چادر کی طرح اپنے تمام جسم پر پلٹ لیا اور آگ کی گرمی مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پسینہ ہے یہ آگ کی گرمی سے نہیں بلکہ اس نور کی گرمی سے آیا ہے۔  
(ذکر خیر: ص: ۱۳۹)

## آتش دنیا سے نجات

(۷۱) ایک مرتبہ کسی سوداگر کا بحری جہاز سمندر میں جا رہا تھا اس میں ایک آدمی روزانہ درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن وہ درود پاک پڑھ رہا تھا دیکھا کہ ایک مچھلی جہاز کے ساتھ آ رہی ہے اور وہ درود پاک سن رہی ہے۔ ازاں بعد وہ مچھلی اتفاق سے شکاری کے جال میں پھنس گئی۔ شکاری اس کو پکڑ کر بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے گیا۔ وہ ایک صحابی رحمۃ اللہ علیہ نے خریدی کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی دعوت کروں گا۔ وہ مچھلی لے کر گھر گئے اور بیوی صاحبہ سے فرمایا کہ اس کو اچھی طرح بنا کر پکاؤ، اس نے مچھلی کو ہنڈیا میں ڈال کر چو لھے پر رکھا اور نیچے آگ جلائی مچھلی کا پکانا تو درکنار آگ بھی نہ جلتی تھی، جب آگ جلاتے بچھ جاتی، تھک بار کر دربار رسالت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کیا گیا۔ حضور سرورِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ”دنیا کی آگ کیا، اسے تو دوزخ کی آگ بھی نہیں جلا سکتی، کیونکہ جہاز پر سوار ایک آدمی درود پاک پڑھ رہا تھا یہ سنتی رہی ہے۔“  
(منقول از ”وعظ بے نظیر“ ص: ۲۲)

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام  
آتش دوزخ شود بروے حرام

## گناہ معاف ہو گئے

(۷۲) بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت گنہگار اور مجرم تھا اس نے سو سال یا دو سو سال فسق و فجور میں گزار دیئے جب وہ مر گیا۔ تو لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کی جگہ ڈال دیا، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی، اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے۔ آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اسے وہاں سے اٹھائیں۔ تجھیرو تکفین کر کے آپ اس کا جنازہ پڑھیں اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

جب کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے تو اس میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تعمیل حکم کے بعد عرض کی ”یا اللہ! یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو مجھے سزا کے یہ اس عنایت کا حقدار کیسے ہوا؟“ فرمان آیا کہ بے شک یہ بہت بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا لیکن اس نے ایک دن توبہ

مبارک کھولی اور اس میں میرے حبیب محمد مصطفیٰ کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا، محبت سے اسے بوسہ دیا اور درود پاک پڑھا، تو اس نام پاک کی عظیم کرنے کی وجہ سے میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔  
(مقاصد السالکین ص: ۵۰) (القول البدیع ص: ۱۱۸)

## موت کی تلخی سے امن

(۷۳) ایک مریض نزع کی حالت میں تھا اس کا دوست بیمار داری کے لئے آیا اور دیکھ کر پوچھا اے دوست! جاں کنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟ جواب دیا مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ میں نے علماء کرام سے سن رکھا ہے کہ جو شخص حبیب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرے اسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔  
(نزہۃ المجالس: ۱۰۹، ۲)

## آتشِ دوزخ سے نجات

(۷۴) خلا دین کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جب جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو ان کے سر کے نیچے سے ایک ٹکڑا کاغذ کا ملا جس پر لکھا ہوا تھا:  
هذا براۃ من النار خلا دین کثیر  
اس کے گھر والوں سے پوچھا کہ اس کا عمل کیا تھا؟ جواب ملا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔  
اللہم صلی علی النبی الامی وآلہ وسلم  
(القول البدیع ص: ۱۹۷)

## ابو جہل ملعون کا حال

(۷۵) جب احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایک رات تہجد کے لئے اٹھا تہجد پڑھ کر بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا، پڑھتے پڑھتے مجھے اونگھ آگئی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو پکڑے ہوئے گھسیٹنے لے جا رہے ہیں جس کے گلے میں طوق تھا، کندھک کا لباس جو کہ ٹخنوں تک پہنچا ہوا تھا اور وہ بڑے جسم والا بڑے سرو والا آدمی تھا۔ اس کا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور منہ پر چپک کے داغ تھے۔ میں نے ان گھسیٹنے والوں سے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ، یہ کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا یہ ابو جہل ملعون ہے۔ تو میں نے اس سے کہا اے خدا تعالیٰ کے دشمن! تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اس کی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے ساتھ کفر کرے پھر میں نے دعا کی یا اللہ! یہ تو تھا تیرا اور تیرے پیارے نبی کا دشمن۔ یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب ﷺ کے دیدار سے مشرف فرما! یا اللہ! مجھے یہ انعام عطا کر، تو ارحم الراحمین ہے، پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ میں ہوں جس کو میں پہچانتا نہیں اچانک ایک جان پہچان والا دوست ملا جو کہ حاجی اور نیک بزرگ تھا میں نے اسے سلام کہا اس نے جواب دیا میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟

فرمایا میں رسول اکرم ﷺ کی مسجد شریف کو جا رہا ہوں۔ میں بھی اس کے ساتھ ہوا، ایک گھڑی گزری تھی کہ ہم مسجد نبوی شریف میں پہنچ گئے تو ساتھی نے فرمایا یہ ہے ہمارے آقا ﷺ کی مسجد مبارک۔

میں نے کہا یہ تو حضور ﷺ کی مسجد ہے لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں؟ اس نے کہا ہذا صبر کرو! ابھی حضور تشریف لانے والے ہیں تو شاہ کونین تشریف لے آئے اور ان کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے جن کے چہرہ انور میں نور تھا، میں نے آقائے دو جہاں ﷺ کے حضور سلام عرض کیا تو حضور نے فرمایا اللہ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام عرض کرو، پھر میں نے ان کی خدمت بابرکت میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں سے دعا کی تو درخواست کی تو دونوں حضرات نے دعا فرمائی، پھر میں نے دونوں کے حضور عرض کی کہ آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں تو آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا میں تیرے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا، پھر میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے۔ یہ سن کر فرمایا ”ذی الصلوٰۃ علی“ یعنی مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب میں درود پاک پڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا درود پاک سنتے ہیں تو فرمایا ہاں سنتا ہوں اور تیری مجلس میں ملائکہ مقررین بھی آتے ہیں پھر میں نے عرض کی حضور! میرے متوسلین کے بھی ضامن ہو جائیں۔ فرمایا میں ان کا بھی ضامن ہوا۔

میں نے عرض کی حضور! میرے متوسلین میں سے فلاں بھی ہے۔ فرمایا وہ نیکو کاروں سے ہے، پھر میں نے اپنے شیخ کے متعلق عرض کی تو فرمایا۔ وہ اولیاء اللہ میں سے ہے، پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ حضور ان سب کے ضامن ہو جائیں۔ جو میری اس

کتاب کو پڑھیں جو میں نے درود پاک کے متعلق لکھی ہے فرمایا میں اس کتاب کے پڑھنے والوں کا اور جو اس میں مندرجہ درود پاک پڑھنے والے ہیں سب کا ضامن ہوا اور تجھ پر لازم ہے کہ تو اس درود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے اور تیرے لئے ہر وہ نعمت جو تو نے سوال کیا۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے درود پاک کی کثرت کی توفیق عطا فرمائے گا اور یہ کہ وہ ہمیں اپنے حبیب پاک ﷺ کی زیارت سے دونوں جہان میں محروم نہیں رکھے گا۔ (سعادة الدارين ص: ۱۰۶)

## قبر میں انعام

(۷۶) امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم ؓ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا، لیکن اسے درود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت وہ درود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اس کا آخری وقت آیا اور جانگی کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی، حتیٰ کہ جو دیکھتا ڈر جاتا تو اس نے جانگی کی حالت میں ندا دی، اے اللہ تعالیٰ کے محبوب! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔

ابھی اس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے اپنا پر اس آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا فوراً اس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ مکملہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا اور پھر جب اس کی تجہیز و تکفین کر کے قبر کی طرف لے گئے اور اسے لحد میں رکھا تو ہاتھ سے آواز سنی۔ ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اس درود پاک نے جو یہ میرے حبیب پر پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اٹھا کر جنت پہنچا دیا ہے۔

یہ سن کر بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے۔ ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما۔

(درة الناصحین ص: ۱۷۳)

آپ کا نام نامی اے صلی علی  
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

## روشنی اور نور

(۷۷) حضرت سیدی المکرم سید امام علی شاہ قدس سرہ مکان شریف والوں کی مسجد میں روزانہ عصر کے بعد ایک لاکھ پچیس ہزار بار درود پاک (خضریٰ) پڑھا جاتا تھا۔ کسی صاحب کشف نے دیکھا کہ آپ کی مسجد کثرت ذکر اور کثرت درود پاک سے روشن اور منور رہتی تھی۔ گویا نور سے جگمگا رہی ہے۔ (ماہنامہ سلسبیل شوال ۱۲۸۲ھ ص: ۳۸)

## جنت میں داخلہ

(۷۸) شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ جب فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین حلیہ زیب تن کیا ہوا ہے اور ان کے سر پر تاج ہے جو موتیوں سے جڑا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور میرا کرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔ پوچھا کس سبب سے؟ تو جواب دیا کہ میں نبی اکرم رسول محترم ﷺ پر درود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا یہی عمل کام آیا ہے۔ (القول البدیع ص: ۱۱۷)

## ابوصالح کے حالات

(۷۹) شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ! میں خواب میں ابوصالح مؤذن کو دیکھنا چاہتا ہوں چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں مؤذن کو دیکھا کہ بہت شاندار حالت میں ہے میں نے پوچھا اے ابوصالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات سے خبر دو۔ تو فرمایا اگر مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں تباہ و ہلاک ہو گیا ہوتا۔ (سعادة الدارين ص: ۱۴۰)

## بغیر حساب کتاب جنت

(۸۰) ابو کفض کاغذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے فوت ہو جانے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ اور اللہ تعالیٰ

نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں بھیج دیا۔

دیکھنے والے نے پھر سوال کیا۔ کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے؟ تو فرمایا کہ جب میں دربار الہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اس کے گناہ شمار کرو! چنانچہ فرشتوں نے میرے نامہ اعمال سے میرے صغیرہ، کبیرہ، غلطیاں، لغزشیں سب شمار کر کے دربار الہی میں پیش کر دیئے۔

پھر فرمان الہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب پر جتنا درود پاک پڑھا ہے وہ بھی شمار کرو۔ جب فرشتوں نے درود پاک شمار کیا تو وہ گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا، تو مولیٰ کریم جل مجدہ الکریم نے فرمایا اے فرشتو! میں نے اس کا حساب بھی معاف کر دیا ہے، لہذا اسے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں لے جاؤ!۔ (القول البدیع ص ۱۱۸) (سعادة الدارين ص ۱۲۰)

## اعمال بد سے نجات

(۸۱) ایک نیک صالح آدمی نے خواب میں ایک مہیب (ڈراؤنی) اور قبیح صورت دیکھی اور گھبرا کر پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں تیرے عمل ہوں، پھر اس سے پوچھا کہ تجھ سے نجات کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرنے سے نجات ہو سکتی ہے۔ (سعادة الدارين ص: ۱۲۰)

## منکر نکیر سے خلاصی

(۸۲) حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ میرا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ اس نے جواب دیا حضرت! آپ کیا پوچھتے ہیں؟ بڑے بڑے خوفناک منظر میرے سامنے آئے، منکر نکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بڑا ہی خوفناک اور دشوار آیا حتیٰ کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا ایمان پر خاتمہ ہوا ہے کہ نہیں۔ اچانک مجھ سے کہا گیا کہ دنیا میں تیری زبان بیکار رہی اس وجہ سے تجھ پر مصیبت آئی ہے پھر جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے مارنے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور ان فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہو گیا جو کہ نہایت حسین و جمیل تھا اور اس کے جسم پاک سے خوشبو مچکتی تھی۔ منکر نکیر کے سوالات کے جوابات وہ مجھے پڑھاتا گیا اور میں فرشتوں کو جواب دیتا گیا اور میں کامیاب ہوتا گیا۔ اس نے جواب دیا میں تیرا وہ درود پاک ہوں جو تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ پر پڑھا کرتا تھا۔ اب تو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا۔ قبر میں، حشر میں، پل صراط، میزان پر ہر مشکل مقام پر تیرے ساتھ رہوں گا اور تیرا مددگار رہوں گا۔ (القول البدیع ص: ۱۲۱، سعادة الدارين ص: ۱۲۰، جذب القلوب ص: ۲۶۶)

## بال مبارک کی تقسیم

(۸۳) بیخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا اس کے دولڑکے تھے اور خوش نصیب کے پاس دنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمت عظمیٰ یہ تھی کہ اس کے پاس سید دو عالم ﷺ کے تین بال مبارک تھے۔ جب وہ خوش بخت فوت ہوا تو اس کے دونوں بیٹوں نے باپ کی جائیداد آپس میں تقسیم کر لی اور جب موئے مبارک کی باری آئی تو بڑے لڑکے نے ایک بال خود لے لیا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے بال مبارک کے متعلق بڑے نے کہا ہم اس کو آدھا آدھا کر لیں۔ چھوٹے نے کہا اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں ہوں دوں گا کون ہے جو رسول اکرم نبی محترم ﷺ کے بال مبارک کو توڑے۔

بڑے نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی تقاضا دیکھا تو بولا کہ اگر تجھے اس بال کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے تو یوں کر کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور باپ کی جائیداد کا اپنا حصہ مجھے دے دے۔ چھوٹے نے یہ سن کر کہا واہ رے قسمت مجھے اور کیا چاہیے (ایمان والا ہی اس نعمت عظمیٰ کی قدر جانتا ہے، دنیا دار کمینہ کیا جانے)، چنانچہ بڑے نے دنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں موئے مبارک لے لیے اور انہیں بڑے ادب و احترام سے رکھ لیا، جب شوق غالب ہوتا تو ان موئے مبارک کی زیارت کرتا اور درود پاک پڑھتا اور پھر اس بے نیاز جل جلالہ کی بے نیازی دیکھو کہ اس بڑے بھائی کا مال چند دنوں میں ختم ہو گیا اور وہ فقیر و کال ہو گیا۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

دنیا چھپے دین و نہایا تے دنی نہ چلی ساتھ

بیر کو ہاڑا ماریا! مورکھ اپنے ہاتھ



اور اللہ تعالیٰ نے چھوٹے کے مال میں برکت دی کہ اس کا مال بہت زیادہ ہو گیا، پھر جب وہ حبیب خدا ﷺ کا جائنار یعنی بھائی فوت ہوا تو کسی بزرگ نے رات خواب میں محمد مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا اور ساتھ اسے بھی دیکھا۔

سید دو عالم ﷺ نے فرمایا اے میرے امتی! تو لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت، کوئی مشکل درپیش ہو، وہ اس کی قبر پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ اس نے بیدار ہو کر اعلان کر دیا تو اس عاشق رسول کی قبر مبارک کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ دھڑا دھڑا اس قبر مبارک پر حاضر ہونے لگے، اور پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی سوار ہو کر اس مزار کے پاس سے گذرتا تو براہ ادب سواری سے اتر جاتا اور پیدل چلتا۔

اور نزہۃ المجالس میں ہے کہ بڑے بھائی کا مال جب ختم ہو گیا اور وہ بالکل فقیر ہوا تو اس نے خواب میں رسول اکرم ﷺ کو دیکھا اور اپنی حالت کی شکایت کی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے بد نصیب تو نے موئے مبارک پر دنیا کو ترجیح دی اور تیرے بھائی نے وہ بال مبارک لے لئے اور جب وہ ان مبارک بالوں کو دیکھتا ہے مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو دونوں جہان میں نیک بخت اور سعید کر دیا ہے پھر وہ بیدار ہوا تو بھائی کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے خادموں میں شامل ہو گیا۔

(نزہۃ المجالس ص: ۱۱۱)

۵۰ ہزار مردوں پر انعام و اکرام

(۸۴) ایک عورت نے حضرت خولجہ حسن بھری قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

حضرت خولجہ حسن بھری ﷺ نے فرمایا جا کر نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھ! اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ الہاکم النکاح اور ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھتی پڑھتی سو جا۔

اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سو گئی تو اس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے گندھک کا لباس پہنا ہوا ہے ہاتھوں میں جھنڈیاں پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ہیں۔

یہ دیکھ کر گھبرا کر بیدار ہوئی اور پھر حضرت خولجہ قدس سرہ کی خدمت میں واقعہ بیان کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا کچھ صدقہ کر شاید اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے، ازاں بعد حضرت خولجہ قدس سرہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ ہے، باغ میں تخت بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ اس نے دیکھ کر عرض کی حضرت آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت خولجہ نے فرمایا نہیں! عرض کیا حضرت میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات کے لئے پوچھا تھا اور آپ نے پڑھنے کو بتایا تھا۔ اس پر حضرت خولجہ نے فرمایا اے بیٹی! تیری والدہ نے تو تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔

یہ سن کر لڑکی نے عرض کی حضرت جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا اس طرح صرف میری حالت ہی نہیں تھی بلکہ اس قبرستان میں ستر ہزار مرد تھا جن کو عذاب ہو رہا تھا۔ ہماری خوش نصیبی کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول گذرنا اور اس نے درود پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب سے عذاب معاف کر دیا ہے اور سب کو یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔

(القول البدیع ص: ۱۳۱، نزہۃ المجالس ص: ۳۲)

آواز بلند درود پاک

(۸۵) ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو کہ آواز بلند کا فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ میں اسے تو بہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا، جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے، میں نے اس سے پوچھا تو یہاں کیسے، اور کس عمل کی وجہ سے تجھے جنت نصیب ہوئی۔ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو یہ بیان کرتے سنا کہ کوئی محمد مصطفیٰ ﷺ پر بلند آواز سے درود پاک پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور سب حاضرین نے بلند آواز سے درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخشش دیا اور جنت عطا کر دی۔

(نزہۃ المجالس ص: ۱۱۲، ۲)

یہ لکھ کر علامہ صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے المورّد العذاب میں حدیث پاک دیکھی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اس پر صلوات کے لئے آواز بلند کرتے ہیں۔

(۸۶) علامہ ابن نعمان نے فرمایا بہت سارے علماء کرام کو جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ ان کے وصال کے بعد ان کو بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا۔ جب ان سے پوچھا گیا تو بتایا یہ انعام نبی کریم ﷺ کی ذات مقدسہ پر درود پاک بھیجنے کی وجہ سے ہے۔ (سعادة الدارين ص: ۱۱۸)

### آسمانوں میں منبر

(۸۸) منصور ابن عمار کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا کہ مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا تو منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کی اے رب العالمین میں ہی منصور بن عمار ہوں، پھر فرمایا تو ہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا اور خود دنیا میں راغب تھا۔

میں نے عرض کی یا اللہ یوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا تو پہلے تیری حمد و ثنا کی اس کے بعد تیرے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھا اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔

اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے اور حکم دیا اے فرشتو! اس کے لئے آسمانوں میں منبر رکھو تا کہ جیسے دنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آسمانوں میں یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔ (سعادة الدارين ص: ۱۲۶)

### صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(۸۹) ہناد بن ابراہیم نسفی نے بیان کیا کہ میں خواب میں سید الکونین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ میری طرف سے متقبض ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں اصحاب حدیث سے ہوں اور اہل سنت سے ہوں اور غریب ہوں۔

یہ سن کر آقائے دو جہاں ﷺ نے تبسم فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے، تو سلام کیوں چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے بعد جب بھی میں درود پاک لکھتا تو صرف صلی اللہ علیہ نہیں بلکہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھتا۔ (سعادة الدارين ص: ۱۲۸)

### دور پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات

(۹۰) سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبرہ آدم علیہ السلام عرش الہی کے پاس بزرگہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ میں لے جاتے ہیں۔ اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ سید انبیاء والمرسلین ﷺ کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ میں لے جا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر نندا دیں گے اے اللہ تعالیٰ کے حبیب! ﷺ آپ کے ایک امتی کو ملائکہ کرام دوزخ میں لے جا رہے ہیں۔ سید دو عالم ﷺ فرماتے ہیں یہ سن کر میں اپنا تہ بند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے رب تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ!

فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ کی حکم عدولی نہیں کر سکتے اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربار الہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ اپنی ریش مبارک پکڑ کر دربار الہی میں عرض کریں گے۔ اے میرے رب کریم! کیا تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری امت کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا۔

تو عرش الہی سے حکم آئے گا اے فرشتو! میرے حبیب کی اطاعت کرو! اور اس بندے کو واپس میزان پر لے چلو! فرشتے اس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا اوزنی ہو جائے گا۔

اچانک ایک شور برپا ہوگا کہ کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا، اس کو جنت میں لے جاؤ! جب فرشتے اسے جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو! اس بزرگ سے کچھ عرض کروں!

تب وہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے، آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کر لیا۔ آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں اور یہ تیرا درود پاک تھا جو تو

نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا، وہ میں نے تیرے آج کے دن کے لئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

(۹۱) حضرت احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جو برکتیں درود پاک کی دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چٹیل میدان ہے اس میں ایک منبر ہے، میں نے اس پر چڑھنا شروع کر دیا۔ جب میں کچھ درجے چڑھ گیا۔ زمین کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ منبر ہوا میں ہے اور اوپر جا رہا ہے اور زمین سے کافی اونچا چکا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ میں اوپر کے درجے تک چڑھتا ہوں۔ جہاں تک مجھے اللہ تعالیٰ لے جائے، جاؤں گا، حالانکہ واپس آنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ جب میں اور بلندی تک پہنچا اور نیچے کود دیکھا تو نیچے والے درجے غائب ہیں، جب میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہوا ہی ہوا ہے۔ میں نے دربار الہی میں دعا کی یا اللہ! مجھے درود پاک کی برکت سے سلامتی کے راستہ پر لے چل!

اس کے بعد میں نے ایک باریک سادھا گد دیکھا جو کہ اندھیرے میں کھنچا ہوا ہے، گویا وہ ہل صراط ہے۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو اپنے آپ کو کچھ تھکے پرفسوس! کہ تو ہل صراط پر پہنچ گیا ہے لیکن تیرے پاس کوئی عمل نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور درود پاک کے، اچانک میں نے ہاتھ کی آواز سنی اے احمد! اگر تو ہل صراط کو عبور کر گیا تو رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا اور میں نے درود پاک کا وسیلہ پیش کر کے دعا کی۔

کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نور کا بادل نمودار ہوا اور اس نے مجھے ہل صراط کے پار اتار کر سید دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر کر دیا۔ آقائے دو جہاں ﷺ جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف سیدنا صدیق اکبر، بائیں جانب سیدنا فاروق اعظم، پیچھے سیدنا عثمان غنی ذوالنورین آگے سیدنا مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضور آپ میرے ضامن ہو جائیں! فرمایا میں تیرا ضامن ہوں اور تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ میں نے دعا کی درخواست کی تو فرمایا تجھ پر درود پاک کی کثرت لازم ہے اور تو لبو (کھیل) سے پرہیز کر، میں سیدنا حیدر کرار ﷺ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی ماموں جان آپ میرے لئے دعا کریں۔

یہ سن کر سیدنا مولیٰ علی شیر خدا ﷺ نے میرا کندھا پکڑ کر جھٹکا دیا اور فرمایا میں تیرا ماموں کیسے ہوا؟ میں تیرا دادا ہوں اور سید دو عالم ﷺ بھی تیرے جدِ کرم (نانا جان) ہیں اور اسی جھٹکے سے مرعوب ہو کر بیدار ہو گیا اور کافی دیر تک میرا کندھا رد کرتا رہا، ایک عرصہ تک شرمسار ہا کہ یہ میری جہالت اور غفلت تھی کہ میں نے حضرت علی شیر خدا ﷺ کو ماموں کہا۔

میں نے غور کیا وہ ”لبو“ کیا ہے زان بعد معلوم ہوا وہ رشتہ داری کا جھگڑا تھا جس میں میں ملوث ہو گیا اور ایک سال تک زیارتِ مصطفیٰ ﷺ سے محروم رہا۔ اس کوتاہی سے میں نے توبہ کی اور درود پاک کا وسیلہ پیش کر کے دربار الہی میں عرض کی یا اللہ! مجھے اپنے حبیبِ کرم ﷺ کی زیارت سے مشرف فرما۔

میں نے دوسری بار عالم رویا میں دیکھا کہ میں دربار الہی میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے ڈانٹ رہے ہیں اور تنبیہ فرما رہے ہیں کہ میں ہر واجب اور دنیا کے جھگڑے میں ملوث کیوں ہوا اور میں عرض کئے جا رہا ہوں یا اللہ تیری رحمت! یا اللہ تیرا فضل! یا اللہ تیرا کرم! لیکن مجھ پر مسلسل ڈانٹ پڑ رہی ہے، تو میں نے خیال کیا شاید میں دوزخی ہوں۔

مگر فریاد آیا میں کیسے دوزخ والوں سے ہو سکتا ہوں میرے تو ضامنِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، تو میں نے دربار الہی میں عرض کی یا اللہ! میں تیرے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھتا ہوں اور وہ میرے ضامن ہیں! اتنا عرض کرنا تھا دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ موجود ہیں اور فرما رہے ہیں میں صاحبِ شفاعت ہوں، میں صاحبِ عنایت ہوں، میں صاحبِ وسیلہ ہوں۔

تب میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے یا اللہ! کیا یہ دوزخ والوں سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں! یہ دوزخ سے امن میں ہے اور میں بیدار ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی کریم بارگاہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہم پر اپنی رحمت سے احسان فرمائے گا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا۔

(سعادة الدارين ص ۱۰۹)

(۹۲) ایک شخص مسطح نامی جو کہ آزاد طبع نفسانی خواہشات کا پیروکار تھا، وہ فوت ہو گیا تو کسی صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا، پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس سبب سے بخش ہوئی؟ کہا میں نے ایک محدث صاحب کے ہاں حدیث پاک با سند پڑھی، حضرت شیخ محدث نے سید دو عالم ﷺ پر درود پاک پڑھا اور میں نے بھی بلند آواز سے درود پاک پڑھا اور جب

ابن کثیر نے سنا تو انہوں نے بھی درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ہم کو بخش دیا ہے۔ (القول البدیع ص ۱۱۷)

(۹۳) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ایک دن درود پاک کے متعلق کتاب لکھتے ہوئے دیوار کے ساتھ پشت لگا کر قبلہ رو بیٹھا تھا، قلم میرے ہاتھ میں، جنتی گود میں تھی، مجھے نیند آگئی، میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ خالی زمین میں ہوں کوئی عمارت وغیرہ نہیں ہے جبکہ کچھ لوگ جامع مسجد کے دروازے میں موجود ہیں اور باقی مسجد کے اندر ہیں، میں اندر گیا اور دیکھا کہ بیٹھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

ایک آدمی نے اشارہ کیا، میں اس کے پاس گیا اور میں نے اپنے دائیں طرف ایک نوجوان کو جو نہایت حسین و جمیل تھا دیکھا۔ اس کا نورانی چہرہ دیکھ کر میں بے حد متاثر ہوا اور مجھے شوق و امن گیر ہوا کہ میں اس کا نام و نسب پوچھوں۔ میں نے اس سے کہا تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اور آپ کا نسب کیا ہے؟

اس نے کہا آپ کو میرا نام و نسب معلوم کر کے کیا حاصل ہوگا! میں نے کہا میری نظر میں آپ نیک آدمی ہیں اور میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں، اس نے کہا میرا نام رومان ہے اور میرا نسب یہ ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔

میں نے کہا تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام و نسب کیا ہے؟ یہ سن کر کہا اے اللہ کے بندے میرا نام رومان ہے اور میں ملائکہ کرام سے ہوں، پھر میں نے تیسری بار پوچھا تو اس نے تیسری بار بھی یہی بتایا۔

میں نے پوچھا کہ آپ آدمیوں میں کیوں آئے ہیں؟ فرمایا یہ جو آپ کو نظر آ رہے ہیں یہ سب فرشتے ہیں۔

میں نے کہا میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں! اس نے کہا کیا آپ ہمیشہ صحبت میں رہنا چاہتے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا نہیں! آپ ایک گھڑی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتے، لیکن میں آپ کو ایک ایماندار جن اور جہیہ کے ساتھ کر دیتا ہوں جو آپ کے ساتھ رہیں گے۔

میں نے کہا ہاں! اور میں نے دل میں خیال کیا کہ جن کے ساتھ رہیں گے تو میری حفاظت کریں گے اور میرے دشمنوں پر قبہ کریں گے، تب فرشتہ نے دو جنوں کو آواز دی وہ جن اور جہیہ فوراً حاضر ہو گئے۔ اس نے حکم دیا کہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہو! تو جنوں نے عرض کی یہ شخص چاہتا ہے کہ ہماری وجہ سے لوگوں پر قبہ روزیادی کرے! ہمیں اس پر قدرت نہیں ہے، یہ تو قصا کے سامنے حائل ہونے والی بات ہے جو ناممکن ہے۔ مجھے یہ سن کر نفرت سی پیدا ہو گئی اور میں نے کہہ دیا مجھے آپ کی صحبت کی ضرورت نہیں ہے۔

اور اس فرشتہ سے عرض کی حضور! یہ تو فرمائیں کہ ان فرشتوں میں کون کون ہے؟ فرمایا ان میں جبرائیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، عزرائیل علیہ السلام ہیں۔

میں نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا واسطہ دے کر کہا آپ مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام دکھائیں، جو ہمارے آقا حبیب خدا ﷺ کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں۔ اچانک محراب کے پاس سے آواز آئی، اے اللہ تعالیٰ کے بندے! میں جبریل یہاں ہوں! میں نے دیکھا کہ وہ حد درجہ حسین و جمیل ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور ان پر لوث پوث ہو گیا اور میں نے دعائے خیر کی طلب کی۔ آپ نے دعا فرمائی، تب میں نے قسم دے کر عرض کی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے مجھے فائدہ ہو! فرمایا تیرے سامنے ایک بیودہ امر آئے گا، اس سے بچ کر رہنا اور امانت کو ادا کرو۔

پھر میں نے واسطہ دے کر عرض کی میں میکائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں! ایک لخت ان بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک بولے میں ہوں میکائیل! میں ان کے پاس حاضر ہوا اور دست بوی کرنے کے بعد دعا کی درخواست کی، انہوں نے دعا فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی مفید نصیحت کیجئے! فرمایا عدل کرو اور عہد پورا کرو!

میں نے سوال کیا کہ میں سیدنا اسرافیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں تو دیکھا کہ ان میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا میں ہوں اللہ تعالیٰ کا بندہ اسرافیل ان کا چہرہ پر نور تھا۔ میں نے آگے جا کر دست بوی کی اور دعائے خیر طلب کی، انہوں نے دعا فرمائی۔

پھر مجھے خیال آیا کہ واقعی یہ فرشتے ہیں یا میں غلطی پر ہوں؟ یہ اسرافیل کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ حدیث پاک ہے کہ اسرافیل علیہ السلام کا سر عرش تک ہے اور پاؤں ساتویں زمینوں کے نیچے تک ہیں۔ یہ خیال آتے ہی دیکھا کہ اسرافیل علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے سر آسمانوں تک اور پاؤں زمین کے نیچے چھن گئے تو میں ان سے لپٹ گیا اور عرض کی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دیتا ہوں۔۔۔ کہ آپ اس پہلی صورت میں آجائیں! میں مانتا ہوں کہ آپ واقعی اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ میں نے عرض کی مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں، تو فرمایا دنیا کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ میں نے واسطہ دے کر عرض کی میں عزرائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ فوراً ایک بہت ہی

حسین و جمیل صاحب اٹھے اور فرمایا میں ہوں اللہ تعالیٰ کا بندہ عزرائیل۔ میں حاضر ہوا اور دست بوی کر کے دعائے خیر کی درخواست کی۔ آپ نے دعا فرمائی۔

آخر میں میں نے ایک التجا پیش کی کہ حضور! جان تو آپ ہی نے نکالی ہے، لہذا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ میری جان نکالتے وقت مجھ پر نری کریں! فرمایا ہاں! لیکن شرط یہ ہے کہ آپ رسول اکرم ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کریں! میں نے کہا حضور! آپ مجھے کوئی مفید نصیحت کریں فرمایا لذتوں کو توڑنے والی، بچوں کو یتیم کرنے والی، بھائیوں، بہنوں میں جدائی ڈالنے والی (موت) کو یاد رکھا کریں، اس پر میں بیدار ہو گیا اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی دعاؤں سے مجھے نفع دے گا، اور ان کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے کر موت کے وقت آسانی عطا فرمائے گا اور اپنے حبیب ﷺ کی زیارت سے دونوں جہان میں انعام کرے گا۔

(۹۴) برادر مکرم مولانا احسان الحق دامت برکاتہم نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، رمضان کا مہینہ تھا، میں مسجد نبوی شریف میں اعتکاف بیٹھ گیا۔ ایک دن ایک دوسرے دوست کی جائے اعتکاف میں گیا وہ وہاں موجود نہیں تھے اور وہاں ایک اور صاحب بیٹھے تھے، وہ روضہ الطہر کی طرف منہ کر کے ”دلائل الخیرات“ کھولے بڑی محبت اور توجہ سے درود پاک پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام کیا تو وہ ایسے خوش تھے کہ گویا انہوں نے سنا ہی نہیں میں چند منٹ وہاں بیٹھ کر واپس اپنی جگہ آ گیا۔ ازاں بعد جب وہ دوست ملے جن کی جائے اعتکاف میں گیا تھا، تو میں نے ان سے پوچھا آپ کی اعتکاف کی جگہ میں کون صاحب بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا وہ بڑے عجیب آدمی ہیں۔ اس دوست نے ان صاحب کی بات سنا لی۔ فرمایا وہ ہیں جن کو سید عالم ﷺ نے یہاں رکھا ہوا ہے تفصیل یوں ہے کہ سندھ دے ایک پیر صاحب یہاں آئے تھے وہ طبیب بھی تھے انہوں نے کسی وزیر کے ایک مریض کا علاج کیا وہ تندرست ہو گیا۔ اس کے سبب پیر صاحب کا وقار بن گیا اور ان کو اختیار مل گیا کہ اتنے اتنے اقامے (سعودی عرب میں رہنے کے اجازت نامے) حاصل کر سکتے ہیں۔

پیر صاحب موصوف نے اپنے ملک کے ان لوگوں کی فہرست بنانا شروع کی جن کے پاس اقامہ نہیں تھا اور اس درود پاک پڑھنے والے سے بھی پوچھا کہ آپ اقامہ بنوانا چاہتے ہیں! انہوں نے کہا ہاں! اگر اقامہ مل جائے تو نعمت ہے۔ پیر صاحب نے اس کا نام لکھ لیا، لیکن اگلے دن یہ شخص پیر صاحب کو تلاش کر رہا تھا۔ جب وہ مل گئے تو کہنے لگا پیر صاحب! میرا نام فہرست سے خارج کر دیجئے۔

پیر صاحب نے پوچھا کیوں؟ تو خاموش رہے اور پیر صاحب نے اصرار کیا تو بتایا کہ رات مجھے سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور سرکار ﷺ نے فرمایا میرے عزیز! تجھے اقامہ وغیرہ کی ضرورت نہیں! تجھے میں نے رکھا ہوا ہے، تجھے کوئی نہیں نکال سکتا، لہذا پیر صاحب میرا نام فہرست سے حذف کر دیجئے۔

دامن مصطفیٰ سے جو لپٹا لگا نہ ہو گیا  
جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ المصطفیٰ و رسولہ المرتضیٰ و علی آلہ واصحابہ و ازواجہ و ذریئہ اجمعین الی  
یوم الدین۔

(۹۵) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا میں دوزخ میں ہوں (اللہ تعالیٰ ہمیں دوزخ سے محفوظ رکھے) اور درود پاک پڑھ رہا ہوں اور دوزخ کی آگ نے مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کیا اور میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جس کا خاوند میرا دوست تھا۔

مجھے دیکھ کر وہ کہنے لگی اے شیخ احمد! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں۔ یہ سن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا کہ میرا دوست دوزخ میں ہے، میں اس کے گھر میں (دوزخ والے ٹھکانہ میں) داخل ہوا اور دیکھا کہ بٹڈیا ہے جس میں کھولتا ہوا گندھک ہے اور اس عورت نے کہا یہ آپ کے دوست کے لئے پینے کی چیز ہے۔ (معاذ اللہ) میں نے پوچھا کہ سے یہ سزا کیوں کھائی؟ حالانکہ وہ ظاہر میں نیک آدمی تھا، تو اس کی بیوی نے جواب دیا اس نے مال جمع کیا تھا خواہ وہ حلال تھا یا حرام۔ اس کے علاوہ میں نے دوزخ میں بڑی بڑی آگ کی خندقیں اور وادیاں دیکھیں، (اللہ تعالیٰ ہمیں پناہ بخشے) تب میں نے آسمان کی طرف پرواز کی حتیٰ کہ میں آسمان کے قریب پہنچ گیا اور میں نے فرشتوں کو سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور توحید بیان کر رہے ہیں۔ اس وقت میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا اے شیخ احمد! تجھے خیر

کی بشارت ہو کہ تو اہل خیر سے ہے۔

میں نیچے آ کر آیا جہاں سے اوپر گیا تھا۔ دیکھا کہ وہی عورت کھڑی ہے اور دروازہ کھلا ہے تو اس کا خاندان نکلا، اس نے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ نے تیری وجہ سے اور درود پاک کی برکت سے نجات عطا فرمادی ہے۔ اس کے بعد میں وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچ گیا جس سے اچھی جگہ شائد ہی کسی نے دیکھی ہو، اس میں ایک بالا خانہ دیکھا جو نہایت عالی شان اور بلند ہے اور اس میں ایک عورت کہ اس جیسی حسین عورت نہیں دیکھی، بیٹھی آنا گوئد رہی ہے۔

میں نے اس آئے میں ایک ہال دیکھا۔ تو عورت سے کہا اللہ تعالیٰ پر رحم کرے، اس کو آئے میں سے نکال دے کہ اس نے سارا آٹا خراب کر رکھا ہے۔ وہ بولی یہ ہال میں نہیں نکال سکتی، یہ تو ہی نکال سکتا ہے اور یہ ہال تیرے دل میں دنیا کی محبت کا ہال ہے، لہذا اگر تو چاہے تو اس کو نکال دے چاہے تو رہنے دے اور یہ سن کر میں بیدار ہو گیا۔ (سعادة الدارين ص ۱۱۸)

(۹۶) ابنِ نبان اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول کریم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے۔

فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ مجھ پر ایسا درود پاک پڑھتے ہیں جیسا کسی اور نے نہیں پڑھا میں نے عرض کی حضور! وہ کون سا درود پاک ہے؟ فرمایا امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں:-

اللهم صل علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وصل علی محمد کلما غفل عن ذکرہ الغفلون۔

(سعادة الدارين ص ۱۲۹)

(۹۷) سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا پانچ کلموں کے سبب جن کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ وہ پانچ کلمات کون سے ہیں؟ فرمایا وہ یہ ہیں:

اللهم صل علی محمد عدد من صلی علیہ وصل علی محمد عدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما امرت ان یصلی علیہ وصل علی محمد کما تحب ان یصلی علیہ وصل علی محمد کما تنبغی ان یصلی علیہ۔

(سعادة الدارين ص ۱۲۹)

(۹۸) عبد اللہ بن حکم فرماتے ہیں میں نے خواب میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور میرے لئے جنت یوں سجائی گئی جیسے کہ دہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے دولہا پر نچھاور کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا رسالہ میں جو درود پاک لکھا ہے اس کے سبب۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا وہ یوں ہے:

صلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون وعدد ما غفل عن ذکرہ الغفلون۔

میں بیدار ہوا صبح کو میں نے رسالہ دیکھا تو وہی لکھا ہوا دیکھا جو انہوں نے خواب میں فرمایا تھا۔ (سعادة الدارين ص ۱۱۸)

(۹۹) شیخ اکبر محمد بن الدین ابن عربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے درود پاک پر کما حقہ تہنیتی کرنے والا سوائے ایک عظیم فرد کے اور کوئی نہیں دیکھا۔ وہ ہسپانیہ کا ایک لوہار تھا اور وہ "اللهم صل علی محمد" کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا۔ جب میں نے اس سے ملاقات کی تو میری درخواست پر اس نے دعا کی جس کا مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو مرد، عورت یا بچہ آ کر کھڑا ہوتا اس کی زبان پر بھی درود پاک جاری ہو جاتا۔

مفترقات

(۱۰۰) ایک بزرگ نے فرمایا میں نے یمن میں ایک شخص دیکھا جو کہ اندھا، گونا گونا اور کوڑھی تھا۔ میں نے اس کے متعلق کسی سے پوچھا تو بتایا گیا یہ بالکل صحیح و سالم تھا اس کی آواز بہت اچھی تھی اور بہت اچھے طریقے سے قرآن پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے آیت مبارکہ ان اللہ وملئکنہ یصلون علی النبی پر بھی اور علی النبی کی جگہ اس نے پڑھ دیا یصلون علی علی اس دن سے اس کی یہ حالت ہو گئی ہے۔

(۱۰۱) ایک اور بزرگ نماز پڑھ رہے تھے، جب تشہد میں بیٹھے تو نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارت مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوئے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اے میرے امتی! تو نے مجھ پر درود پاک کیوں نہیں پڑھا! عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں ایسا تو ہوا کہ درود پاک پڑھنا یاد نہیں رہا۔ یہ سن کر آقا نے دو جہاں ﷺ نے فرمایا کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں، عبادتیں اور دعائیں روک دی جاتی ہیں، جب تک مجھ پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔

سن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربارِ الہی میں سارے جہان والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر درود پاک نہ ہو تو ساری کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر ماری جائیں گی اور ایک بھی قبول نہ ہوگی۔ (درۃ الناصحین ص ۱۷)

اس واقعہ میں عبرت ہے ان لوگوں کے لئے جو حبیبِ خدا ﷺ کے وسیلہ کے بغیر اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کے خواہاں ہیں۔

فاعبیروا یا اولی الابصار

(۱۰۲) ایک شخص فرماتے ہیں میں موسم ربیع (بہار) میں باہر نکلا اور یوں گویا ہوا یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب ﷺ پر درختوں کے پتوں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے نبی ﷺ پر پھولوں کی گنتی کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے رسول ﷺ پر! سمندر کے قطروں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے محبوب ﷺ پر ریگستان کی ریت کے ذروں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب ﷺ پر ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم، تو ہاتھ سے آواز آئی اے بندے! تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے اور تو رب کریم کی بارگاہ سے جنتِ عدن کا حقدار ہوا اور وہ بہت اچھا گھر ہے۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۰۹ جلد ۲)

(۱۰۳) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ فرماتے ہیں میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ جب میری شادی ہو گئی تو میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ کچھ طلبہ ہونے چاہئیں تاکہ نماز باجماعت پڑھی جا سکے اور دیگر دینی فوائد حاصل ہوں اور خیر خواہی کے طور پر ارادہ کر لیا کہ قرآن مجید پڑھنے والے طلبہ رکھ لیں تاکہ ان کی خدمت کرنے سے نفع حاصل ہو اور اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان طالب علموں کے ساتھ حشر کے دن اٹھائے گا۔ اور جب طالب علم زیادہ ہو گئے تو ان کی کثرت کی وجہ سے ہمیں زیادہ اہتمام و انتظام کرنا پڑا اور ان کے کھانے پینے کی ضروریات کے لئے ہمیں حیلہ کرنا پڑا اور اس وجہ سے میں دنیا کے دروازے میں داخل ہو گیا اور دنیا نے مجھے ایسا شکار کیا کہ دن رات اسی دھن میں گزرتے گئے اور اباحت کی حدود میں رہتے ہوئے ہمیں کچھ کماتا پڑا اور اس کو ہم شریعتِ مطہرہ کی رو سے مستحسن جانتے تھے۔

میرے بعض مخلص دوست مجھے اس سے منع کرتے رہے لیکن میں نے ان کی نصیحت ان سنی کر کے اپنے اس شغل کو جاری رکھا، حتیٰ کہ میں نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ کچھ حوروں جیسی لڑکیاں ہیں جو اپنے حسن و جمال میں بے مثال ہیں، انہوں نے سبز حلے پہن رکھے ہیں۔ وہ مجھے دیکھ کر میری طرف آئیں، جب وہ میرے قریب آ گئیں تو میں نے ان میں سے اپنی نانی صلابہ کو پہچان لیا، وہ شریفہ الطریقین سید زادی اور بڑی ہی نیک و پارسا خاتون تھیں۔ میں نے انہیں سلام کیا اور پوچھا کیا آپ فوت نہیں ہو چکی تھیں؟ فرمایا ہاں! میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے دربار میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل و کرم سے نوازا ہے، عزت و اکرام عطا کیا اور میں خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پڑوس میں رہتی ہوں اور وہ تشریف لارہی ہیں۔

جب سیدۃ النساء الجیدہ تشریف لائیں تو ایک نور کا بالہ سا بن گیا فرمایا کیا یہ ہے احمد بن ثابت؟ جو کہ رسول اکرم ﷺ پر درود پاک کثرت سے پڑھتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کام کی توفیق عطا کی ہے۔ یہ سن کر فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے کہ دنیا میں مشغول ہو کر ہم سے پیچھے ہٹ گیا ہے۔ دنیاوی شغل ترک کر دے اور یہ اہتمام چھوڑ دے۔

میں نے عرض کی بہت اچھا۔ فرمایا ہم تجھے ایسے نہیں چھوڑیں گی، تا وقتیکہ تو ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر ہو! اور حضور ﷺ تجھ سے عہد و میثاق لیں کہ تو آئندہ ایسا نہیں کرے گا۔ ہم چلتے رہے حتیٰ کہ ایک شہر آ گیا جسے میں نہیں پہچانتا تھا، وہاں بہت سارے لوگ تھے جو بلند آواز سے درود پاک پڑھ رہے تھے۔ میں نے بھی درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے درمیان چلتا جاتا تھا، یہاں تک کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے دربار حاضر ہو گئے اور سیدۃ النساء خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے سیدہ کو نمین ﷺ کے حضور کھڑا کر دیا۔ حضور ﷺ حضراتِ عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں نے آپ کے دست مبارک میں بکری کے بازو کا ایک ٹکڑا دیکھا جس سے آپ گوشت تناول فرما رہے تھے اور ساتھ ساتھ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم صحابہ کرام سے گفتگو فرما رہے تھے تو اس لمحے براہِ ادب میں سلام

عرض کرنے سے رک گیا اور دل میں کہا کھانے سے فارغ ہو لیں تو سلام عرض کروں گا۔ میرے ساتھ آنے والے لوگ درود پاک پڑھتے رہے اور ان کے ساتھ میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت کرتا رہا اور انہیں ساتھیوں کے بازو بلند درود پاک پڑھنے سے میں بیدار ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بار بار اپنے حبیب ﷺ کی زیارت سے ہم پر احسان فرمائے۔ والحمد لله رب العلمین

(سعادة الدارين ص ۱۱۰)

(۱۰۴) نیز فرمایا میں نے خواب میں سیدی علی الحاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعد وصال دیکھا اور پوچھا حضرت آپ کے ساتھ دربارِ الہی میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مجھے اکرام عطا فرمایا ہے اور میں نے رب تعالیٰ جل شانہ کو بڑا ہی رحیم و کریم پایا ہے اور میں نے ان دوستوں کے متعلق پوچھا جو کہ پاس ہی مدفون تھے۔ فرمایا وہ سب خیریت سے ہیں۔ میں نے عرض کی آپ مجھے کچھ وصیت کریں! فرمایا تجھ پر اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے، کیونکہ وہ بڑی نیک ہے۔ تب میں نے التجا کی میں آپ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے نام سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو ہمارے حال سے کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں؟

فرمایا تجھے بڑی تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ پر درود پاک کی کثرت رکھو اور جو آپ نے درود پاک کے متعلق لکھا اس کو پڑھو ورنہ زیادہ پڑھو! میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے، حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے۔ فرمایا اللہ کی قسم! اس کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں چمک رہا ہے (سعادة الدارين ص ۱۱۱)

(۱۰۵) نیز فرمایا میں نے ایک رات خواب میں منادی سنی کہ جو شخص رسول اکرم ﷺ کی زیارت کرتا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے، تو میں اس کے ساتھ چل دیا، کچھ لوگ دوڑے آرہے تھے۔ جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ سرورِ دو عالم ﷺ ایک بالا خانہ میں جلوہ افروز ہیں۔ میں بائیں کو پھراتا کہ دروازہ مل جائے تو لوگوں نے بلند آواز سے کہا کہ دروازہ دائیں جانب ہے۔ میں دائیں مڑا تو دروازہ مل گیا، میں داخل ہو گیا دیکھا کہ شاہِ کونین صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور جب میں قریب ہوا تو میرے اور حضور ﷺ کے درمیان ایک بادل حائل ہو گیا جس کی وجہ سے میں کسی کا چہرہ نہ دیکھ سکا، میں نے پڑھنا شروع کیا۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ و علیٰ آلک و اصحابک و اہل بیتک یا حبیب اللہ

اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہی میری عادت نہیں ہے؟

فرمایا میرے اور تیرے درمیان دنیا کے حجاب (پردے) حائل ہو گئے ہیں اور مجھے سرکارِ زجر فرماتے رہے کہ ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ دنیا اور دنیا کے اہتمام سے باز آ جا اور تو بائیں آتا اور رحمۃ اللعالمین سرکارِ دو عالم ﷺ مجھے دیر تک نصیحت فرماتے رہے۔ میں نے دل میں کہا یہ میری بد بختی ہے ساتھ ہی رونے لگا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں؟

فرمایا ہاں تو جنتی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اس کے دربارِ جو آپ کی عزت و آبرو ہے اس کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس حجاب کو دور فرمادے۔

انتاعرض کرتا تھا کہ وہ بادل آہستہ آہستہ اٹھنا شروع ہوا حتیٰ کہ میں نے سید دو جہاں ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی اور میں آپ کے قدموں میں لوٹ پوٹ ہو گیا اور عرض کرتا رہا کیا حضور میرے ضامن نہیں ہیں؟ تو فرمایا بے شک تو جنتی ہے۔ یہ بھی فرمایا ہم تجھے دنیا کا اہتمام ترک کر دینے کو کہتے ہیں اور تو چھوڑنا نہیں اور میں بیدار ہو گیا۔

(۱۰۶) حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ علیہ الرحمہ نے فرمایا میں خواب میں سید دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا اور میں نے دربارِ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں تو فرمایا اکثر من الصلوٰۃ علی ”مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کر“۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

(۱۰۷) حضرت ابوالموہب شاذلی قدس سرہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے درود پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تا کہ میرا ورد جو کہ ایک ہزار بار روزانہ کا تھا جلدی پورا ہو جائے تو شاہِ کونین ﷺ نے فرمایا اے شاذلی تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ فرمایا یوں پڑھ! اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ پڑھ! ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی پڑھنے میں حرج نہیں ہے، نیز فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھے ہدایت کی یہ افضلیت کے طور پر ہے ورنہ جیسے بھی درود پاک پڑھو وہ درود ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اول اور آخر درود تمام پڑھ لیا کرے اگرچہ ایک ایک بار ہی پڑھے اور وہ یہ ہے:

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا



ابراہیم و بارک علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید۔ السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ (سعادت الدارین ص ۱۲۱)

تسمیہ: اس مبارک واقعہ سے یہ روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ درود پاک میں سید دو عالم ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے ساتھ لفظ سیدنا کا اضافہ کرنا سرکار دو عالم ﷺ کو پسند ہے نیز یہ کہ بصیغہ خطاب درود پاک پڑھنا جیسے کہ السلام علیک ایہا النبی ہے باریب جائز ہے۔

واللہ الہادی الی ما یحب و یرضی (از مرتب و مصنف کتب ہدایا)

(۱۰۸) حضرت شیخ شاذلی علیہ الرحمہ نے مزید فرمایا میں خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا آپ کے شیخ ابوسعید صغریٰ مجھ پر درود تمام بہت پڑھتے ہیں، آپ ان سے کہیں کہ جب درود پاک ختم ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

(سعادت الدارین ص ۱۳۲)

(۱۰۹) نیز فرمایا ایک مرتبہ جب میں زیارت سے نوازا گیا تو میں نے حضور ﷺ کو دیکھ کر پڑھا

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

شاہ کوئین ﷺ نے فرمایا میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تو میرا بندہ ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہاں میں اس پر راضی ہوں، فرمایا اگر تو راضی ہے تو مجھ پر درود تمام کیوں نہیں پڑھتا، عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ لہا ہے اس لئے میں کوئی چھوٹا درود پاک پڑھ لیتا ہوں۔ فرمایا درود تمام پڑھا کر! خواہ ایک ہی مرتبہ، اول و آخر پڑھ لیا کر، میں نے عرض کی وہ درود تمام کیا ہے؟ تو سرکار نے فرمایا درود تمام یہ ہے:

اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا ابراہیم و بارک علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید۔ السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ (سعادت الدارین ص ۱۳۲)

(۱۱۰) ”تحفۃ الاخیار“ میں یہ حدیث پاک کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درود پاک پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا، نقل کرنے کے بعد فرمایا ایک نیک عقیدہ آدمی نے یہ حدیث سنی تو اس نے محبت اور شوق سے مذکورہ تعداد میں درود پاک پڑھنا شروع کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کو غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا کیا کہ اسے پتہ بھی نہ چل سکا، حالانکہ وہ اس سے پہلے حاجتمند اور مفلس تھا۔

پھر صاحب ”تحفۃ الاخیار“ نے فرمایا اگر کوئی شخص تعداد مذکورہ میں روزانہ درود پاک پڑھے اور تب بھی اس کا فقر دور نہ ہو تو یہ اس کی نیت کا فتور ہوگا یا اس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے ہے ورنہ جو شخص درود پاک سے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا، خواہ اس کے پاس دنیا کی کوئی چیز نہ ہو، کیونکہ قناعت غنا ہے بلکہ قناعت و مخزانہ ہے جو کہ ختم ہونے والا نہیں ہے اور یہ دنیاوی مال سے افضل ہے اور یہی حیات طیبہ ہے جو کہ اللہ کے فرمان ”من عمل صالحا من ذکر او انفی و ہم مومن فینحییہ حیاۃ طیبہ“ میں مذکور ہے۔

(سعادت الدارین ص ۱۳۵)

(۱۱۱) حضرت خواجہ سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے جب اس شخص کا واقعہ سنا جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور بوجہ سود خوری اس کے باپ کا چہرہ تبدیل ہو گیا تھا اور درود پاک کی برکت سے سید دو عالم ﷺ کی تشریف آوری ہوئی اور دستِ رحمت پھیرنے سے چہرہ منور اور درست ہو گیا۔ تو حضرت خواجہ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور ﷺ کی امت کو سناؤ، تاکہ درود پاک کی برکت سے دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کر سکیں۔

(معارج النبوة ص ۳۲۸ جلد ۱)

(۱۱۲) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں شیخ یونس کو عبدالنبی کے نام سے اس لئے پکارا جاتا تھا کہ وہ لوگوں کو اجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے اور ان سے درود پاک پڑھایا کرتے تھے۔

(انفاس العارفين ص ۳۷۶)

درود پاک میں بخل کرنے والوں کے واقعات

(۱۱۳) ابوبلی عطار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میرے لئے ابوطاہر نے کچھ اجزا لکھے تو میں نے ان اجزا میں دیکھا جہاں کہیں نبی اکرم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لکھا، ساتھ لکھا صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً کثیراً۔ تو میں نے ابوطاہر سے پوچھا یہ آپ نے کس لئے لکھا ہے؟ تو فرمایا ابتداً جہاں کہیں حضور ﷺ کا اسم مبارک لکھتا تو ساتھ درود پاک نہ لکھتا، ایک دن مجھے خواب میں سید الکوئین ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور میں نے سلام عرض کی:

سید دو عالم ﷺ نے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا، میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو میرے آقا نے دوسری طرف چہرہ انور پھیر لیا، تب میں نے سامنے سے حاضر ہو کر عرض کیا اے میرے آقا! (ﷺ) آپ میری طرف سے چہرہ انور کیوں پھیر لیتے ہیں؟ فرمایا اس لئے کہ تو کتاب میں میرا ذکر لکھتا ہے تو ساتھ درود پاک شامل نہیں کرتا۔ شیخ ابوطاہر فرماتے ہیں اس دن سے جب بھی میں شاہ کوئین ﷺ کا اسم گرامی لکھتا ہوں تو ساتھ یہ لکھتا ہوں ”صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیراً کثیراً۔“ (سعادة الدارين ص: ۱۳۰)

(۱۱۴) ایک شخص باوجود نیک، پرہیز گار اور پابند نماز، روزہ ہونے کے درود پاک پڑھنے میں کوتاہی و سستی کیا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں سید دو عالم ﷺ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا مگر حضور ﷺ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی، وہ بار بار کوشش کرتا اور شاہ کوئین ﷺ کے سامنے آتا اور ہر بار سرکار اس سے اعراض فرماتے رہے۔ آخر اس نے گھبرا کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا نہیں، عرض کی اگر نہیں تو حضور ﷺ مجھ پر نظر عنایت نہیں فرما رہے۔ فرمایا میں تجھے پہچانتا ہی نہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کی امت کا ہی ایک فرد ہوں اور میں نے علماء کرام سے سنا ہے کہ حضور ﷺ اپنی امت کو بیٹوں سے بھی عزیز رکھتے ہیں۔ فرمایا ایسا ہی ہے مگر تم مجھے درود پاک کا تحفہ نہیں بھیجتے۔ میری نظر عنایت اور شفقت اس امتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔

وہ شخص بیدار ہوا اور اس روز سے ہر روز بڑے شوق و محبت سے درود پاک پڑھتا رہا۔ ایک دن پھر وہ خواب میں زیارت مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ سرکار بڑے خوش ہیں اور فرماتے ہیں اب میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا ضامن ہوں لیکن درود پاک نہ چھوڑنا۔ (معارف النبی ص: ۳۲۸ جلد ۱)

(۱۱۵) ایک شخص جب کبھی نبی اکرم ﷺ کا ذکر پاک سنتا تو وہ درود پاک پڑھنے میں بخل کرتا تو اس کی زبان گونگی ہو گئی اور آنکھوں سے اندھا ہو گیا بالآخر وہ تمام کی نالی میں گر گیا اور پیسا مر گیا۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیات اعمالنا

(سعادة الدارين ص: ۱۳۳)

(۱۱۶) ایک عالم دین نے کسی رئیس کے لئے جو کہ موطا شریف سے بڑی محبت کرتا تھا، موطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا اور خوب اچھی طرح سے لکھا لیکن اس نے جہاں سید دو عالم ﷺ کا نام مبارک آیا وہاں سے درود پاک حذف کر دیا اور اس کی جگہ صرف ”ص“ لکھ دیا۔ لکھنے کے بعد جب اس رئیس کے ہاں پیش کیا تو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسے انعام و اکرام دینے کا ارادہ کیا، مگر اس نے انعام دینے سے پہلے اس کی خیانت کو دیکھ لیا اور بجائے انعام دینے کے اسے دھکے دے کر نکال دیا، پھر وہ عالم دین کنگال ہو گیا اور زلت کی موت مر گیا۔ نعوذ باللہ من ذالک

(سعادة الدارين ص: ۱۳۱)

(۱۱۷) حضرت ابو ذر کربا عابدی علیہ الرحمہ نے فرمایا مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ درود پاک لکھنا چھوڑ دیتا تھا، محض کاغذ کی بچت کے لئے، اس کے دائیں ہاتھ کو آکھ کی بیماری لگ گئی اور وہ اسی درد میں مر گیا۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۱)

(۱۱۸) ”شفاء الاقسام“ میں ہے کہ ایک کاتب تھا اور کتابت کرتے وقت جہاں نبی اکرم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم لکھا ہوتا وہ اس کی جگہ صرف ”صلعم“ لکھتا تو اس کا مرنے سے پہلے ہاتھ کٹ گیا۔ (سعادة الدارين ص: ۱۳۱)

(۱۱۹) ایک شخص حضور انور ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ صرف ”صلعم“ لکھتا تھا اس کی موت سے پہلے اس کی زبان کاٹ دی گئی۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۱)

(۱۲۰) ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے نام پاک کے ساتھ صرف ”علیہم“ لکھا کرتا تھا تو اس کے جسم کا ایک حصہ مارا گیا اور وہ مفلوج ہو کر مر گیا۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۱)

(۱۲۱) ایک اور شخص بھی یونہی کرتا تھا تو وہ آنکھ سے اندھا ہو گیا حتیٰ کہ وہ بازاروں میں گھومتا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا تھا۔ معاذ اللہ۔

(سعادة الدارين ص: ۱۳۱)

تنبیہ: مندرجہ بالا واقعات پر غور کریں کہ جب صرف درود پاک سے لاپرواہی کی ایسی سزائیں ہیں تو جو لوگ شان رسالت و نبوت میں گستاخی کرتے ہیں ان کی سزائیں کیا ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ گستاخیاں کرتے ہیں جب وہ مرنے لگتے ہیں تو طرح طرح کے عذاب سے دوچار ہوتے ہیں۔ زبانیں باہر نکل آتی ہیں، زبانیں کٹ جاتی ہیں، لعن پھیل جاتا ہے گویا کہ سامانِ عبرت چھوڑ جاتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

اس کے برعکس جو حضرات زندگی بھر محبوب کبریٰ ﷺ کی محبت و عظمت کا درس دیتے رہتے ہیں، لوگوں کو مشقِ مصطفیٰ ﷺ کے رنگ میں رنگ

جاتے ہیں جب وہ دنیا فانی سے سفر کرتے ہیں تو مجبب عجیب بشارتیں دکھائی جاتی ہیں، کہیں خوشبو مہک رہی ہے تو کہیں نور کی بارش اُٹھ آتی ہے اور کہیں ملائکہ کرام برکت حاصل کرنے زمین پر اتر آتے ہیں گویا ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہوتا ہے جو رنگارنگ کی بہاریں دکھاتا ہے۔

## چند واقعات سپرد قلم کئے جاتے ہیں

(۱) جب حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی علیہ الرحمہ مصنف ”دلائل الخیرات“ کا وصال شریف ہوا تو ان کی قبر مبارک سے کستوری کی سی خوشبو بھکتی رہتی تھی۔ کیونکہ وہ سید و عالم رحمہ اللہ کی ذات گرامی پرورد پاک خوب پڑھا کرتے تھے۔ ”مطالع المسرات“ میں ہے و ثبت ان انحة المسک توجد من قبره من کثرة صلاحه علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ یعنی یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ حضرت شیخ جزولی علیہ الرحمہ کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی تھی وہ درود پاک کی کثرت سے آتی تھی۔“ (مطالع المسرات ص: ۴۰)

(۲) ایک شخص کا لڑکا شہید ہو گیا تھا تو جس دن سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا وصال ہوا وہ شہید لڑکا اپنے باپ کو خواب میں ملا، باپ نے پوچھا بیٹا کیا تو فوت نہیں ہو چکا؟ تو لڑکے نے جواب دیا نہیں! اباجی میں تو شہید ہوں اور میں زندہ ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق بھی ملتا ہے۔

باپ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ جواب دیا اباجی! آج آسمانوں میں منادی کرائی گئی ہے کہ سارے نبی سارے صدیق سارے شہید عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے جنازہ پر پہنچ جائیں تو میں بھی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے آیا تھا، پھر شوق آیا کہ اباجی کو سلام کراؤں اس لئے آیا ہوں۔ (روض الریاحین ص: ۲۱۰)

(۳) جب حضرت سہل تسری رحمہ اللہ کا وصال ہوا تو لوگ ان کے جنازہ پر ٹوٹ پڑے اور ایک شور برپا ہو گیا۔ شہر میں ایک یہودی رہتا تھا جس کی عمر ستر سال تھی۔ اس نے جب یہ شور سنا تو وہ بھی دیکھنے کے لئے نکلا لوگ جنازہ مبارک اٹھائے جا رہے تھے جب اس نے دیکھا تو اس نے باواز بلند کہا اے لوگو! جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تم بھی دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے پوچھا تو کیا دیکھ رہا ہے؟ اس نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے اترنے والوں کی قطار لگی ہوئی ہے اور وہ جنازہ کے ساتھ برکت حاصل کرتے جاتے ہیں۔ وہ یہودی مسلمان ہو گیا اور وہ بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (روض الریاحین ص: ۲۱۱)

(۴) عاشق رسول سیدی و سندی محدث اعظم پاکستان مولانا سرور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ مبارک جب فیصل آباد سٹیشن سے جامعہ رضویہ لایا جا رہا تھا، پچھری بازار کے سرے پر پہنچا تو انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی تھی جو کہ عقیدت مندوں نے سر کی آنکھوں سے دیکھی، بلکہ دیکھنے والوں نے اپنے ساتھ چلنے والوں کو بھی دکھائی، اور اس نور کی بارش کو دیکھ کر کئی غلط عقیدہ والے تائب ہوئے۔ اس نور کی بارش کو جو کہ محدث اعظم پاکستان قدس سرہ کے جنازہ پر ہو رہی تھی، دیکھنے والے احباب اب بھی موجود ہیں اور یہ کرامت اس وقت کے مقامی اخبارات میں بھی شائع ہوئی تھی، جن میں سے کچھ اخبارات فقیر کے پاس اب بھی موجود ہیں۔ مثلاً روزنامہ سعادت ۳ شعبان ۱۳۸۲ھ، مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۶۲ء

## بے ادبی اور گستاخی کرنے والوں کے چند واقعات

میرے عزیز بھائی! شان رسالت و نبوت بڑی اعلیٰ و ارفع ہے، فقیر کہتا ہے کہ جو شخص حبیب خدا، سید الانبیاء، نور مجسم شفیع اعظم رحمہ اللہ کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو گیا۔ اس کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا انجام نہایت مکروہ اور بھیانک ہوتا ہے۔ ایسے ہی کچھ واقعات پڑھے اور ایمان محفوظ کیجیے!

(۱) ایک دن سید سلطان العارفین خوجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ پاؤں مبارک پھیل کر لیٹے ہوئے تھے اور ایک مرید پاس بیٹھا تھا، ایک شخص آیا اور حضرت خوجہ بسطامی قدس سرہ کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر آگے گزر گیا، یہ دیکھ کر اس مرید نے کہا تجھے معلوم نہیں کہ یہ خوجہ بایزید بسطامی لیٹے ہوئے ہیں اور تو اوپر پاؤں رکھ کر گزر گیا ہے یہ سن کر اس بد بخت نے کہا ”بایزید بسطامی ہے تو پھر کیا ہوا“۔ یہ کہہ کر چلتا بنا لیکن اس بے ادبی کا وبال اس پر یوں نازل ہوا کہ جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس کے دونوں پاؤں سیاہ ہو گئے اور اسی پر بس نہیں بلکہ آج تک اس بد بخت کی نسل میں بھی یہ چیز آ رہی ہے کہ جب اس کی اولاد میں سے کسی کا آخری وقت آتا ہے تو اس کے پاؤں سیاہ ہو جاتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک (رواق المجالس ص: ۱۷)

(۲) سلطان الہند حضرت خوجہ غریب نواز سرکارا جمیری قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک آدمی تھا وہ جب کبھی بزرگان دین کو دیکھتا ان سے منہ پھیر لیتا اور براہِ حسن ان کو دیکھنا پسند نہ کرتا۔ جب وہ مر گیا اور اس کو لوگوں نے قبر میں اتارا اور اس کا رخ قبلہ رخ کیا تو فوراً اسی کا منہ پھر کر

دوسری طرف ہو گیا اور بار بار ایسا ہی ہوا۔ لوگ بڑے ہی حیران ہوئے۔

اچانک ہاتھ سے آواز آئی اے لوگو! کیوں تکلیف اٹھاتے ہو، اس کو یوں ہی رہنے دو، کیونکہ یہ دنیا میں میرے پیاروں سے منہ پھیر لیا کرتا تھا اور جو شخص میرے دوستوں سے منہ پھیرے اس سے میری رحمت منہ پھیر لیتی ہے اور ایسا شخص راندہ درگاہ ہو جاتا ہے اور کل قیامت کے دن ایسے کو گلدھے کی صورت میں اٹھائیں گے۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ تعالیٰ (ذیل العارفين ص ۲۳)

(۳) مولانا عبد الجبار کو کسی نے بتایا کہ مولوی عبد العلی اہل حدیث جو کہ مسجد تنلیا نوالی امرتسر میں امام ہیں اور آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتے بھی ہیں۔ اس مولوی عبد العلی نے کہا ہے کہ امام ابو حنیفہ (سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے تو میں اچھا اور بڑا ہوں کیونکہ انہیں صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں۔ یہ سن کر مولانا عبد الجبار نے جو کہ بزرگوں کا نہایت ادب کیا کرتے تھے حکم دیا کہ اس نالائق عبد العلی کو مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ یہ عنقریب مرتد ہو جائے گا۔ اس کو مدرسہ سے نکال دیا گیا اور پھر ایک ہفتہ بھی نہ گزر رہا تھا کہ وہ مرزائی ہو گیا اور لوگوں نے اسے ذلیل کر کے مسجد سے بھی نکال دیا۔ بعد ازاں کسی نے مولانا عبد الجبار سے پوچھا آپ کو کیسے علم ہو گیا تھا کہ یہ کافر ہو جائے گا۔ فرمایا کہ جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی خبر ملی اسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آگئی من عادى لى وليا فقد اذنته بالحبوب یعنی جس شخص نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ (حدیث قدسی)

اور چونکہ میری نظر میں امام ابو حنیفہ ولی اللہ تھے جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں اس لئے اس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا؟ (۴) سنہار میں ایک شخص تھا جو کہ اولیاء کرام پر بلا وجہ طعن و تشنیع کیا کرتا تھا۔ وہ شخص جب بیمار ہو کر قریب المرگ ہوا تو اس وقت وہ ہر قسم کی باتیں کر سکتا تھا مگر کلمہ شہادت نہیں پڑھ سکتا تھا۔ بارہا لوگوں نے اسے کلمہ سنایا لیکن کسی طرح کلمہ نہیں پڑھ سکا۔ لوگ پریشان ہوئے اور دوڑ کر حضرت شیخ سوید سنہاری رحمۃ اللہ علیہ کو بلا لائے۔ آپ تشریف لا کر اس شخص کے پاس بیٹھے اور مرا تہ کیا۔ جب آپ نے سر مبارک اٹھایا تو اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور کئی بار پڑھا پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے ولی سوید سنہاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر طعن کیا کرتا تھا، اس وجہ سے اس کی زبان کو کلمہ شہادت پڑھنے سے روک دیا تھا جب میں نے یہ معلوم کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس کی سفارش کی۔

مجھ سے فرمایا گیا اے پیارے! ہم نے تیری سفارش قبول کی لیکن شرط یہ ہے کہ یہ میرے جن ولیوں کی شان میں بے ادبی کیا کرتا تھا وہ بھی راضی ہو جائیں یہ ارشاد سن کر میں مقام حضرت الشریفہ میں داخل ہوا اور حضرت معروف کرخی حضرت سری سقطی، حضرت جنید بغدادی، حضرت خواجہ بابزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم سے میں نے اس شخص کی طرف سے معافی چاہی اور انہوں نے معاف کر دیا۔ اس کے بعد اس شخص نے بیان کیا کہ جب کلمہ شہادت پڑھنا چاہتا تو ایک سیاہ چیز میری زبان کو پکڑ لیتی تھی اور کبھی تھی کہ میں تیری ہد بانی ہوں، پھر ایک چمکتا ہوا نور آیا اور اس نے اس کو بلا کر دفع کر دیا اور اس نور نے کہا میں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی رضا مندی ہوں۔ پھر اس شخص نے کہا مجھے اس وقت آسمان وزمین کے درمیان نورانی گھوڑے نظر آ رہے ہیں جن کے سوار بھی نورانی ہیں اور یہ سب سوار بہت زندہ ہو کر سرخوں ہیں اور پڑھ رہے ہیں سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح، پھر وہ شخص آخر دم تک کلمہ شہادت پڑھتا رہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا۔ والحمد للہ علی ذالک (قلائد الجواہر مترجم ص ۲۵۵)

مندرجہ بالا واقعات پر دقلم کئے ہیں تاکہ احباب عبرت حاصل کریں اور اس جماعت کے ساتھ رہیں جو کہ باادب ہے، کیونکہ ادب سے ہی سب کچھ ملتا ہے بلکہ بعض آئمہ کرام کا ارشاد ہے کہ دین سارے کا سارا ادب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب و احترام کرنے کا انجام بھی واقعات کی روشنی میں دیکھ لیجئے!

(۱) ایک شخص جو کہ بدکار اور فاسق و فاجر تھا ایک دن وہ دریائے دجلہ میں ہاتھ پاؤں دھونے گیا اتفاق سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دریا پر وضو کر رہے تھے اور وہ شخص اوپر بیٹھا تھا جس طرف سے پانی آرہا تھا، اس کو خیال آیا یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقبول امام وقت وضو کر رہا ہو اور میرے جیسا ایک نالائق انسان اس سے اوپر بیٹھ کر ہاتھ پاؤں دھوئے۔

یہ خیال آتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے نیچے بھاؤ کی طرف آ بیٹھا اور ہاتھ پاؤں دھو کر چلا گیا۔ جب وہ شخص مر گیا تو ایک بزرگ کو خیال آیا کہ فلاں آدمی بڑا اسی فاسق و فاجر تھا دیکھیں تو یہی اس کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ انہوں نے اس

کی قبر پہ جا کر مراقبہ کیا اور اس سے پوچھا بتا! تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟

اس نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری بخشش صرف ایک گھڑی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ادب کرنے کی وجہ سے ہوئی اور سارا قصہ سنا دیا۔  
(ذکر خیر ص ۲۳۰، تذکرۃ اولیاء)

شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ ایک نوجوان جو کہ بڑا فاسق و گنہگار تھا وہ ملتان شریف میں فوت ہوا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟

اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے پوچھا گیا کہ کس طرح بخشش ہوئی؟ اس نے بتایا ایک دن حضرت خواجہ بہاوالحق ذکر یا ملتان رحمۃ اللہ علیہ جا رہے تھے تو میں نے آپ کے دست مبارک کو محبت سے بوسہ دیا اور اسی دست بوسی کی وجہ سے مجھے بخش دیا گیا ہے  
(خلاصۃ العارفین ص ۲۰)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ادب کی توفیق عطا فرمائے اور بے ادبی سے بچائے۔

بجاء حبیبہ الکریم سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجه الطاهرات  
الطیبات امہات المومنین وذریئہ اجمعین۔



# درد شریف کی عبارت کا تحقیقی جائزہ

علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی

بعض حضرات کے نزدیک درود شریف میں آل رسول کا ذکر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ اسے کسی ایک فرقہ کا نظریہ گردانتے ہیں اس ضمن میں انہوں نے دو دلیل دی ہیں:

- ۱۔ آج تک مفسرین و فقہانے درود شریف میں ”آلہ“ کا لفظ استعمال نہیں کیا اور نہ ہی صحیح احادیث کے مجموعوں میں اس کا ذکر ہے۔
- ۲۔ نحوی قاعدہ ہے کہ ضمیر مجرور پر حرف جر کے اعادہ کے بغیر اسم ظاہر کا عطف جائز نہیں اور یہاں ”آلہ“ کا عطف ”علیہ“ کی ضمیر مجرور پر اعادہ حرف جر کے بغیر ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

ان اعتراضات کا جائزہ لینے کے لئے ہمیں تین باتیں پیش نظر رکھنا ہوں گی۔

۱۔ کیا واقعی کسی حدیث میں درود شریف میں آل کا ذکر نہیں؟

۲۔ کیا غیر انبیاء کے لئے صلوٰۃ (درود) کا استعمال جائز ہے؟

۳۔ کیا مذکورہ بالا نحوی قاعدہ متفق علیہ ہے؟

جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں بنظر اختصار ایک روایت بطور دلیل پیش کی جاتی ہے ورنہ اس مفہوم کی بے شمار احادیث صفحات کتب میں مرقوم ہیں۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ فرماتے ہیں میری کعب بن عجرہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا ”کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے“ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں مجھے وہ تحفہ دیجئے۔ انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ پر یعنی اہل بیت پر کیسے درود بھیجیں کیونکہ سلام کا پڑھنا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھا دیا ہے“۔ آپ نے فرمایا ”یوں کہو اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابیہم و علی آل ابیہم انک حمید مجید، آخر تک (مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)۔ حدیث مذکورہ بالا میں سائل نے کیفیت درود سے متعلق سوال کرتے ہوئے ”اہل بیت“ کا لفظ استعمال کیا اور نبی اکرم ﷺ نے جواباً یہ نہیں فرمایا کہ درود شریف میں آل کا ذکر نہیں ہونا چاہیے بلکہ وہ کلمات سکھائے جن میں درود و برکت کی دعا میں جعاً آل کو بھی رکھا گیا۔

معتزین کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ سلف صالحین کے ہاں درود شریف میں آل کا ذکر نہ تھا بلکہ وہ اضافہ کو ناپسند کرتے تھے حالانکہ معروف صوفی اور جید عالم دین حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ کا یہ کلام زبان زد خواص و عام ہے:

بلغ العلی بکمالہ

کشف الدجی بجمالہ

حسنّت جمیع خصالہ

صلو علیہ و آلہ

یہاں درود شریف میں آل کا ذکر ہے اور اس پر آج تک کسی نے اعتراض نہیں کیا کیونکہ یہ حدیث شریف کے عین مطابق ہے۔ یہ کہنا بھی خلاف واقعہ ہے کہ آل رسول کا ذکر کسی خاص فرقہ کا مطلوب و مقصود ہے کیونکہ تمام مسلمان آل رسول کی عزت و توقیر کو اپنے ایمان کا حصہ جانتے ہیں البتہ خوارج کا نقطہ نظر الگ ہے۔

جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے کہ غیر نبی کے لئے لفظ صلوٰۃ جائز ہے یا نہیں تو اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ لفظ صلوٰۃ کا ایک لغوی معنی ہے اور ایک اصطلاحی۔ لغوی معنی یعنی طلب رحمت و استغفار ہر مسلمان کے لئے جائز ہے قرآن پاک کی سورہ احزاب آیت ۴۳ میں ارشاد ہے ”وہی ذات پاک ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتی ہے اور اس کے فرشتے تمہارے لئے رحمت کی دعا مانگتے ہیں“۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ (ترجمہ) ”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور بکثرت سلام بھیجا کرو“ نازل ہوئی تو مہاجرین و انصار صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو خاص آپ کے لئے ہے کیا ہمارے لئے کچھ نہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت نازل فرما کر اس امت کو فضیلت و شرف سے نوازا (تفسیر قرطبی جلد ۴ ص ۱۹۸) اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف سے تمام مسلمانوں کے لئے صلوٰۃ کا ذکر ہے جس میں آل و اصحاب رضی اللہ عنہم بدرجہ اولیٰ شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی اونیؓ فرماتے ہیں جب کوئی قوم صدقہ کا مال لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتی تو آپ فرماتے ”اللھم صل

علیہم“ ایک مرتبہ میرے والد ماجد صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا ”اللہم صل علی آل ابی اوفی“ (تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۲۹۲) صلوة اصطلاحی جسے درود شریف کہا جاتا ہے یہ انبیاء کرام کے ساتھ خاص ہے، جس طرح ”عز وجل“ کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجتے ہوئے بالتبع آل واصحاب اور اصحاب تقویٰ کا ذکر جائز ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے ”لیکن اہل شرع یعنی محدثین و فقہا کی اصطلاح میں لفظ صلوة انبیاء کرام یا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے البتہ تبعاً دوسروں کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں غیر انبیاء کے لیے مستقل طور پر جائز نہیں البتہ تبعاً جائز ہے۔ ابن قیم کہتے ہیں، مختار بات یہ ہے کہ انبیاء کرام، فرشتوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات، آپ کی آل واولاد اور پرہیزگار لوگوں پر درود شریف بھیجا جائے کہ وہ اس کا شعار بن جائے۔ (تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۲۹۳) واضح ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ ہے کس پناہ میں ہدیہ درود بھیجتے ہوئے بالتبع آل کا ذکر بھی جائز ہے۔

تیسری بات نحوی قاعدہ سے متعلق ہے۔ یہ صحیح ہے کہ کتب نحو میں یہ قاعدہ مذکور ہے کہ ضمیر مجرور پر اسم ظاہر کا عطف اعادہ حرف جر کے ساتھ ہونا چاہیے لیکن یہ قاعدہ متفق علیہ نہیں۔ بصری نحویوں کے نزدیک ضرورت کے تحت مثلاً اشعار میں حرف جر کا اعادہ ترک بھی کیا جاسکتا ہے جیسے شیخ سعدی رحمۃ اللہ کے اشعار ابھی نقل کئے گئے ان میں ”صلو علیہ وآلہ“ کے الفاظ میں آلہ کا عطف ضمیر مجرور پر بغیر اعادہ حرف جر کے ہو رہا ہے۔ کوئی نحویوں کے نزدیک مطلقاً حرف جر کا اعادہ ضروری نہیں نثر ہو یا نظم اور اس کی دلیل قرأت سبعہ متواترہ کے ائمہ میں سے ایک امام حمزہ کی قرأت ہے۔ سورہ نساء کی آیت ”نساءلون وہ والادحام“ میں وہ ”الادحام“ کو مجرور یعنی میم پر زیر پڑھتے ہیں حالانکہ ”الادحام“ اسم ظاہر کا عطف ”ہ“ کی ضمیر مجرور پر ہو رہا ہے۔

”الادحام“ کے اعراب پر نحویوں کی تفصیلی بحث تفسیر قرطبی میں مذکور ہے لیکن تمام بحث کے بعد بطور فیصلہ عبدالرحیم بن عبدالکریم قشیری کا جوقول نقل کیا گیا ہے قارئین کے علمی ذوق کی تسکین کی خاطر پیش کیا جا رہا ہے، وہ فرماتے ہیں:-

”والادحام“ کے شروع میں واو (قسم کے لئے نہیں بلکہ) عطف کے لئے ہے اور ائمہ نحو کی بحث ائمہ دین کے نزدیک قابل قبول نہیں کیونکہ وہ قرأتیں جو ائمہ قرأت سے منقول ہیں وہ نبی اکرم ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں اور اہل فن اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں لہذا جب یہ قرأت نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے تو اس کو رد کرنا درحقیقت حضور علیہ السلام کی بات کو رد کرنا اور ناپسند کرنا ہے اور کوئی بھی مسلمان اس کی جرأت نہیں کر سکتا، لہذا اس ضمن میں ائمہ لغت و نحو کی تقلید نہیں کی جائے گی کیونکہ عربی زبان نبی اکرم ﷺ سے سیکھی گئی ہے اور آپ ﷺ کی فصاحت و بلاغت میں کوئی شبہ نہیں۔ (تفسیر قرطبی جلد ۳ ص ۴)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سات متواتر قرأتوں میں سے ایک معروف و متواتر قرأت میں وہی انداز اختیار کیا گیا جو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے، احادیث میں مذکورہ درود شریف میں آل کا ذکر موجود ہے اور اسلاف کے نزدیک بالتبع درود شریف میں آل واصحاب کا ذکر جائز ہے بنا بریں ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کے الفاظ بالکل صحیح ہیں۔



# درد و سلام

## مقدس فریضہ تبرک و تحفہ

الحاج محمد علی ظہوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ

دروودوسلام کے متعلق اگر صرف خداوند قدوس کا ہی فرمان و اعلان پیش نظر رکھا جائے جس میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ”میں اور میرے فرشتے اپنے محبوب پر درود و سلام بھیجتے ہیں پس اے ایمان والو! تم بھی سرور و دو عالم ﷺ پر درود و سلام پڑھتے رہو“ تو مزید کسی دلیل، جواز یا ثبوت کی حاجت نہیں رہتی۔

قرآن پاک کی یہ آیت اتنی واضح اور جامع ہے کہ اس کی تفسیر میں بے شمار مفسرین نے درود و سلام کو مسلمان کے لئے لازمی فریضہ قرار دیا ہے، بلکہ یہاں تک کہ اس کے بغیر مسلمان کی نماز کی تکمیل بھی نہیں ہوتی۔ اب اندازہ کیجئے کہ ارکان اسلام میں نماز کی جواہریت ہے اور اس کے متعلق جتنے احکامات اور تاکیدیں اور متعدد بار جس طرح ارشاد خداوندی ہوتا ہے اس سے سب مسلمان آگاہ ہیں لیکن اتنا اہم فریضہ بھی سرکارِ دو جہاں ﷺ پر درود و سلام بھیجے بغیر نامکمل رہتا ہے اور اس کی تکمیل بھی اسی حبرِ مکرم کے وظیفہ کے ساتھ مشروط کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشادِ گرامی سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ وہ نہ صرف خود اس عمل کو جاری رکھے ہوئے ہے بلکہ ایمان والوں کو بھی تاکید فرماتا ہے کہ اس کو اپنا معمول بنالو۔ پھر یہ بھی غور کرنے والی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اتنی مرتبہ یہ عمل کرو یا اس کے لئے دن اور رات میں سے کوئی اوقات مقرر کر دیئے گئے ہوں جبکہ نماز جیسے اہم فریضہ کے لئے پانچ کی تعداد فرمادی گئی اور عہدِ معراج اس امر کی گواہ ہے کہ پچاس نمازیں اور چھ ماہ کے روزے مقرر ہوئے تھے جبکہ آقائے دو جہاں ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بار بار مشورہ سے ان کی تعداد پانچ اور تیس تک مقرر کروائی۔ مگر درود و سلام کے بارے میں یہ کہیں بھی ذکر نہیں ملتا کہ اس کی کوئی تعداد مقرر ہے یا اس کا کوئی نظام الاوقات ہے بلکہ یہ ہمہ وقت جاری و ساری ہے۔ اللہ اور اس کے فرشتے اس کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور مومنین بھی جہاں جہاں دنیا کے خطے پر موجود ہیں شب و روز سرور و دو جہاں ﷺ پر درود و سلام کے نذرانے بھیجتے رہتے ہیں۔ صبح و شام ملائکہ جو روضۂ اطہر اور گنبدِ خضراء کی حاضری کے لئے آسمانوں سے تشریف لاتے ہیں وہ بھی اس نذرانے کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضری دیتے ہیں۔

قرآن پاک کے اس ارشاد کی روشنی میں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ درود و سلام چونکہ اللہ تعالیٰ کا معمول ہے اس لئے یہ اس وقت سے جاری ہے جب سے اللہ تعالیٰ کی ذات باریکات موجود ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا عرصہ تو متعین نہیں کیا جاسکتا وہ تو ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔ اسی سے درود و سلام کے حبرِ مکرم اور مقدس ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

قرآن پاک کے اس واضح ارشاد کے بعد اگر درود و سلام کے فضائل اور اس کی برکات کی بابت ارشاداتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں کچھ عرض کیا جائے تو ایک مکمل کتاب مرتب کی جاسکتی ہے۔ سر دست صرف چند ایک احادیث اس کے متعلق درج کی جا رہی ہیں۔ حضرت ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے ایک حاضری کے دوران حضور ﷺ کے چہرہ اقدس کی طرف دیکھا تو مجھے ایک عجیب چمک دکھائی دی جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی، میں نے اس کے متعلق سوال کیا تو حضور ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ابھی ابھی جبریل امین میرے پاس سے ہو کر گئے ہیں اور مجھے میرے رب کی طرف سے یہ خوش خبری دی گئی ہے کہ آپ کی امت میں سے جو ایک مرتبہ آپ پر صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجیں گے۔ مزید فرمایا جو شخص مجھ پر دس بار صلوٰۃ بھیجے گا اللہ اس پر سو بار صلوٰۃ بھیجے گا اور جو شخص مجھ پر سو بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر آگ اور نفاق سے نجات لکھ دے گا اور قیامت کے روز شہدائے ساتھ ٹھہرایا جائے گا۔ پھر فرمایا جب بھی میرا ذکر کرو مجھ پر کثرت سے درود و صلوٰۃ بھیجو ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو کثرت سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے گا جنت کے دروازہ پر وہ میرے کندھے سے کندھا ملائے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر دس بار درود و سلام بھیجتا ہے اس کا یہ عمل دس غلام آزاد کر دینے کے ثواب کے برابر ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اگر مجھے اللہ تعالیٰ کا ذکر بھول جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں آقائے دو جہاں ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کے سوا اور کوئی کام نہ کرتا۔ اللہ اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو صحابہ کرام اور اہل بیت میں جو خصوصیت حاصل ہے اس سے کون مسلمان آگاہ نہیں ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ درود و سلام کی اہمیت کا اندازہ صحابہ کرام کو کس قدر تھا اور ان کے معمولات میں بھی اس حبرِ مکرم کے وظیفہ کا تازیت دخل و عمل رہا۔

حضور ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت درود پڑھا کرو کیونکہ اس روز تمام امت کے درود میرے پاس بھیجے جاتے ہیں اور جو شخص سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوتا ہے اسے میرا زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ درود چونکہ اللہ تعالیٰ کے معمولات میں سے ہے۔ اس لئے جو بھی اس کی تقلید کرتا ہے اس کے اس عمل کے نامقبول یا نامنظور ہونے کا سوال ہی پیدا

نہیں ہوتا اس لئے کہ خداوند تعالیٰ کے اس فعل کو مخلوق خدا کو یہ کہنے کا حق ہی حاصل نہیں ہے کہ یہ منظور ہے یا نام منظور کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو پہلے ہی اپنے ارشاد میں اس کی وضاحت کر دی ہے کہ یہ معمول میرا اور میرے فرشتوں کا بھی ہے اس لئے اس کا خیر میں تمام مومن بھی شامل ہو جائیں۔ یہاں یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ عبادت مثلاً روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ میں سے اللہ تعالیٰ جس کو چاہے منظور کر دے جس کو چاہے نام منظور کر دے مگر آقا ؐ دو جہاں ۱۔ پر درود و سلام بھیجنے کے عمل کو اللہ تعالیٰ کبھی بھی نام منظور نہیں فرماتا۔ نہ صرف خود یہ کہ اس پر راضی ہوتا ہے بلکہ سرکارِ دو عالم ۱؎ بھی اپنے امتی کے اس عمل پر مسرور ہوتے ہیں اور اس کو جنت میں اپنا ساتھی ہونے کی بشارت بھی دیتے ہیں، اس لئے درود و سلام کا نذرانہ بھیجنے والے مومن کا اس پر پختہ یقین اور ایمان ہونا چاہیے کہ اس کا بھیجا ہوا یہ تحفہ حضور ۱؎ کی بارگاہ میں مقبول و منظور ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی پسندیدگی اور خوشنودی کی سند حاصل کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کے اس محبوب عمل اور سرور کو نین ۱؎ کی بارگاہ کے سب سے زیادہ پسندیدہ تحفہ درود و سلام کے متعلق صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے بھی جو طرز عمل اپنایا اس کے متعلق بے شمار روایات کتب سوانح اور تاریخ میں موجود ہیں۔ مضمون کی طوالت کے خوف سے اس سے زیادہ تفصیل سے کچھ عرض نہیں کیا جاسکتا۔ حضرت علی ۱؎ کا ارشاد نقل کیا جا چکا ہے۔ حضرت انس بن مالک ۱؎ سے جو حدیث مبارک منسوب ہے اس کو دیکھیں تو یہ چلتا ہے کہ درود و سلام کی فضیلت اور درجہ سرکارِ دو عالم ۱؎ کے نزدیک کیا ہے، آپ فرماتے ہیں جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اگر وہ کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر وہ بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

خداوند تعالیٰ کا محبوب عمل محبوب دو جہاں کی بارگاہ کا مقبول نذرانہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا متبرک فریضہ اگر کوئی ہے تو وہ درود و سلام ہے اور اس کے بعد قیامت تک اولیائے کاملین اور صوفیائے صادقین کا مقدس و طیفہ اگر کوئی ہے تو وہ بھی سرکار کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام ہی ہے۔ آپ اولیائے کرام کے تذکروں میں ان کے معمولات کی طرف اگر توجہ کریں تو آپ کو تمام بزرگان دین اس وظیفہ کا عامل نظر آئیں گے، بلکہ اس امر پر بھی تمام بزرگوں کا اتفاق ہے کہ درود و سلام کا کثرت سے معمول حضرت سرکارِ دو جہاں ۱؎ کی زیارت کا شرف بھی عطا کر دیتا ہے۔ اب اس سے بڑھ کر اس متبرک و طیفہ کی برکات اور کیا ہوں گی اور مسلمان کو حضور ۱؎ کی زیارت سے بڑا شرف اور کون سا ہوگا جس کی وہ تنہا کر سکے۔

یہی وجہ ہے کہ درود و سلام تقریباً ہر زبان میں موجود ہے اور اس موضوع پر نظم و نثر میں اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ کئی دفتر تیار ہو سکتے ہیں۔ درود تاج، درود لکھی، درود مستغاث، درود ہزارہ، درود ابراہیمی غرضیکہ ان گنت درود موجود ہیں اور سلام بھی اتنی کثرت سے ہر زبان میں لکھے جا چکے ہیں اور لکھے جا رہے ہیں کہ کسی اور موضوع پر اس قدر کثرت سے نہیں لکھا گیا۔ آج کے دور میں اعلیٰ حضرت بریلوی کا سلام ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“

کروڑوں مسلمانوں کے قلوب کی تسکین کا سامان بن چکا ہے۔ محافل و مجالس کی ابتدا بھی درود و سلام سے ہوتی ہے اور اختتام بھی درود و سلام پر ہوتا ہے۔

شعرائے کرام نے درود و سلام کے متعلق اپنے اپنے انداز میں عقیدت کے نذرانے پیش کئے ہیں اور اب تو درود و سلام کے موضوع پر مجموعے ترتیب دے کر شائع کئے جا چکے ہیں۔ جن میں صرف درود و سلام کو ہی موضوعِ سخن بنایا گیا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ آپ ۱؎ کی محفل میں بیٹھے ہوں یا تنہائی میں درود و سلام آپ کی زبان پر جاری ہو جائے تو ایک عجیب کیفیت سرشاری آپ پر طاری ہو جاتی ہے۔ آپ کی توجہ سرکارِ دو جہاں ۱؎ کی طرف مبذول ہو جاتی ہے اور آپ کے قلب میں ایک گداز اور سوز پیدا ہوتا ہے۔ یہ کیفیت کسی دوسرے عمل میں اتنی جلدی پیدا نہیں ہوتی اور اس کی سب سے بڑی وجہ ہے کہ درود و سلام کا عمل ایسا عمل ہے جو خدا تعالیٰ کو بھی محبوب ہے اس کے محبوب کو بھی محبوب ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اولیائے عظام اور تمام ایمان والوں کو بھی محبوب ہے اور یہ وہ عمل ہے جو بارگاہ خداوندی اور دربار رسالت میں ہمیشہ مقبولیت کی سند حاصل کرتا ہے اور تا قیام قیامت تا ابد حاصل کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس متبرک عمل کو اپنا معمول اور زبان کا وظیفہ بنانے کی توفیق دے۔

# دلائل الخیرات اور صاحب دلائل

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور تقدیس و تزیین جس طرح نبی اکرم سرور دو عالم ﷺ نے بیان کی ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے، مخلوق خدا میں سے کوئی شخصیت اس مقام کو نہیں پہنچی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم نبی معظم ﷺ کی عظمت شان کا چرچا کرنے کا جو اہتمام کیا ہے وہ بھی آپ کا ہی خاصہ ہے کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہے، آپ کا اسم مبارک احمد اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ آپ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا کرنے والے ہیں جبکہ آپ کا اسم گرامی محمد ﷺ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ ہی وہ ہستی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ تعریف کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ورفعنا لک ذکورک (الم نشر ۹۴/۴)

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا

کلمہ طیبہ، اذان، خطبہ، تشہد غرض جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، اس کے حبیب مکرم ﷺ کا بھی ذکر ہے، مولانا جمیل الرحمن قادری کہتے ہیں: اذانوں میں خطبوں میں شادی و غم میں، غرض ذکر ہوتا ہے ہر جات تمہارا۔ حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہمارے پاس جبریل امین تشریف لائے، اور کہنے لگے میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کا ذکر کس طرح بلند کیا؟ انا؟ ذکرت ذکورت معی جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے گا۔ (۱)

قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا ذکر ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کے ذکر جمیل کو فروغ دینے کا ایک اہتمام یہ فرمایا کہ اہل ایمان کو آپ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی۔ یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً (الاحزاب ۵۶/۳۳)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

سرکار دو عالم ﷺ کے ذکر کی رفعت کے لئے درود شریف کے حکم کے علاوہ اور کوئی صورت نہ بھی ہوتی تو بھی کائنات میں ہر سو آپ کے ذکر کا چرچا ہوتا۔

بول بالا ہے تیرا، ذکر ہے اونچا تیرا

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص نے ایک دفعہ ہم پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کی دس خطائیں معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے (نسائی شریف، مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)

حضرت ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ پر بکثرت درود شریف بھیجتا ہوں، میں آپ پر کتنا درود شریف بھیجوں؟ فرمایا جتنا چاہو، عرض کیا (فرائض و واجبات ادا کرنے کے بعد) چوتھائی وقت درود بھیجوں؟ فرمایا جتنا چاہو، اگر اس سے زیادہ وقت صرف کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے، عرض کیا نصف وقت؟ فرمایا، جیسے چاہو، اگر اس سے زیادہ ہو تو تمہارے لئے بہتر ہے، عرض کیا دو تہائی وقت؟ فرمایا۔ جیسے تمہاری مرضی، اگر اس سے زیادہ ہو تو تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا۔ میں تمام وقت آپ پر درود شریف بھیجوں گا۔ فرمایا تب تو تمہارے مقاصد پورے کئے جائیں گے اور گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)

حضرت فاروق اعظم عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں:

دعا ز میں و آسمان کے درمیان موقوف رہتی ہے، مقام قبولیت تک نہیں پہنچتی یہاں تک کہ تم نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجو۔

(ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف ص ۸۷)

اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں اہل ایمان و محبت پورے اخلاص اور کمال ذوق و شوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام کے تحفے اور ہدیے پیش کرتے ہیں اور دنیا و آخرت کی سعادتیں، برکتیں اور نعمتیں حاصل کرتے ہیں، درود و سلام پیش کرنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہمارے درود و سلام کی بدولت حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کے مراتب و درجات بلند ہوں، کیونکہ سرکار دو عالم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہے۔ و کسان فضل اللہ علیک عظیما (النساء ۱۱۳/۴) آپ کے درجات تو ہر لحظہ رو بہ ترقی ہیں و لا لا خسرۃ خیر لک من الاولی (الضحیٰ ۴/۹۳) بعد والی حالت آپ کے لئے پہلی حالت سے بہتر ہے بلکہ مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رحمتیں برکتیں اور فیوض حضور سید عالم ﷺ پر وارد ہوتے ہیں، آپ کے وسیلہ جلیلہ سے ہم فقیروں اور بے ثللوں پر بھی وارد ہوں اور ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے مستحق ہوں۔

یاد رہے کہ درود و سلام پیش کرنے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ کچھ مخصوص کلمات ہی ادا کئے جائیں، ملت اسلامیہ کے علماء اور اولیاء مختلف کلمات اور صیغوں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے حبیب مکرم ﷺ کی بارگاہ ناز میں عقیدت و محبت کے گلدستے پیش کرتے رہے ہیں اور قیامت تک پیش کرتے رہیں گے۔

درو شریف کے فضائل و برکات پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، اس طرح درود پاک کے مختلف کلمات اور صیغوں کے مجموعے بھی کثیر تعداد میں مرتب کئے گئے ہیں، ان میں سب سے زیادہ جسے مقبولیت حاصل ہوئی وہ دلائل الخیرات ہے۔ آئندہ سطور میں پہلے صاحب دلائل کا مختصر تذکرہ پیش کیا جائے گا پھر دلائل الخیرات کا تعارف پیش کیا جائے گا۔

## صاحب دلائل الخیرات رحمۃ اللہ تعالیٰ

امام علامہ، قطب زمانہ ابو عبد اللہ سید محمد بن سلیمان جزولی سملای حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ ۸۰۷ھ/۱۴۰۴ء میں (۲) بمقام سوس اقصیٰ (مراکش) میں پیدا ہوئے، آپ حسنی سادات میں سے تھے اور برقوم کے قبیلہ جزولہ کی شاخ سہلالہ سے تعلق رکھتے تھے، کچھ عرصہ وطن میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد فاس چلے گئے اور مدرسۃ الصغاریں میں داخل ہو گئے جہاں ان کا رہائشی حجرہ آج بھی محفوظ ہے، (۳) کہتے ہیں کہ انہوں نے فاس ہی میں کتاب مبارک دلائل الخیرات لکھی، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جامع قرویین (فاس) کے کتب خانہ کی کتابوں سے استفادہ کر کے یہ کتاب ترتیب دی۔

پھر فاس سے ساحل تشریف لائے تو یکتائے زمانہ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ امغار الصغیر کے دست اقدس پر بیعت ہوئے چودہ سال تک خلوت گزینی اختیار کر کے عبادت و ریاضت اور منازل سلوک طے کرنے میں مصروف رہے، پھر آسفی میں خلق خدا کی راہنمائی اور مریدین کی تربیت کا کام شروع کیا۔ بے شمار لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی، آپ کا چرچا دور دراز تک پہنچا، حیرت انگیز خوارق اور بڑی بڑی کرامات ظاہر ہوئیں، مریدین کی تعداد بارہ ہزار سے تجاوز کر گئی۔ (۴)

حضرت شیخ، احکام الہیہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر سختی سے کار بند تھے، کثرت سے اوراد و وظائف ادا کرتے تھے، عوام الناس کے بے پناہ ہجوم کو خطرہ محسوس کرتے ہوئے حاکم وقت نے انہیں آسفی سے نکال دیا، چنانچہ آپ آخر غال تشریف لے گئے اور رشد و ہدایت کا کام شروع کر دیا۔

علامہ فاسی فرماتے ہیں:

آپ کی برکت سے انوار جگمگا اٹھے، اسرار آشکار ہونے لگے، فقراء ہر طرف پھیل گئے، بلاد مغرب میں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام کے نغمے گونجنے لگے، آپ کی شہرت ہر سو پھیل گئی اور ہر طرف آپ کے مریدین دکھائی دینے لگے، بندگان خدا اور شہروں کوئی زندگی مل گئی، مغرب میں طریقت کے آثار مٹ چکے تھے اور انوار ماند پڑ چکے تھے، آپ نے طریقت کی تجدید فرمائی اور بہت سے مشائخ کو خلافت سے نوازا۔ (۵)

حضرت شیخ دعوت دین اور رشد و ہدایت کے لئے اپنے خلفاء کو مختلف شہروں میں بھیجتے تھے جو اپنے مریدین اور معتقدین کے ہمراہ جگہ جگہ تشریف لے جاتے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت اور ذکر الہی کی دعوت دیتے۔

آپ کے کثیر التعداد خلفاء میں سے صرف دو حضرات کے نام ملتے ہیں:

(۱) شیخ ابو عبد اللہ محمد السہلی۔

(۲) شیخ ابو محمد عبد الکریم المنذاری رحمہما اللہ تعالیٰ (۶)

حضرت شیخ جزولی مذہب مالکی تھے۔

آپ کی تصانیف میں درج ذیل کتب کے نام ملتے ہیں:

(۱) دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی الختار۔ یہ کتاب سینٹ میں ۱۸۴۲ء میں چھپی، مکنی بارقاہرہ اور قسطنطنیہ میں چھپ چکی ہے (پاک و ہند میں بے شمار مرتبہ چھپ چکی ہے)۔

(۲) حزب الفلاح یا برکت دعا، اس کا مخطوطہ برلن (عدد ۳۸۸۶) گوٹھا (عدد ۸۲۰) اور لاٹڈن (عدد ۲۲۰۰۳) میں موجود ہے۔

(۳) حزب الجزولی جو آج کل حزب سبحان الدائم لایزول کہلاتی ہے اور شاذلیوں میں متداول ہے اور مقامی زبان میں ہے۔ (۷)

آسفی کے حاکم نے یہ خیال کر کے کہ یہ وہی فاطمی ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے یعنی امام مہدی ہیں آپ کو زہر دے دیا۔ چنانچہ ۱۶ ارباب اول ۸۰/۸۱ کو افرغال میں صبح کی نماز کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے یا دوسری رکعت کے پہلے سجدے میں آپ کا وصال ہوا، اس دن نماز ظہر کے وقت آپ کی تعمیر کردہ مسجد کے وسط میں آپ کو دفن کیا گیا، رحمۃ اللہ تعالیٰ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد نہیں تھی۔ (۸)

آپ کے وصال کے ۷۷ سال بعد سلطان ابوالعباس احمد المعروف بہ الاعرج مراکش میں داخل ہوا تو اس نے آپ کے جسد مبارک کو لے جا کر مراکش کے قبرستان ریاض العروس میں دفن کیا اور اس پر گنبد تعمیر کیا، یہ مقبرہ آج بھی موجود ہے۔ (۹)

جب آپ کا جسد خاکی نکالا گیا تو طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی، وصال سے پہلے آپ نے حجامت بنوائی تھی اس کا اثر بدستور موجود تھا، ایک شخص نے آپ کے چہرے پر انگلی رکھی تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور جب انگلی اٹھائی تو پھر اپنی جگہ لوٹ آیا، جیسے کہ زندوں میں ہوتا ہے۔ مراکش میں آپ کے مزار پر عظیم ہیبت و جلالت پائی جاتی ہے، لوگ بڑی تعداد میں حاضر ہوتے ہیں اور دلائل الخیرات پڑھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بکثرت درود و سلام پیش کرنے کی برکت سے آپ کی قبر انور سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔

## دلائل الخیرات

اس کتاب کا پورا نام ہے

دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار  
غلیف لکھتے ہیں:

یہ کتاب نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام پر مشتمل ہے اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے مشرق و مغرب اور خاص طور پر روم کے شہروں میں باقاعدگی سے پڑھی جاتی ہے۔ (۱۰)

علامہ یوسف بن اسماعیل بھانی، مطالع المسرات کے حوالے سے شیخ جزولی کا تذکرہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ جزولی رحمہ اللہ اکابر اولیاء اللہ میں سے تھے۔ اسی لئے سیدنا محمد حبیب مختار رحمہ اللہ کے مقام و مرتبہ کی طرح ہر علاقے اور ہر زمانے میں امت محمدیہ ان کی اس کتاب، دلائل الخیرات کی طرف متوجہ اور متفق ہے۔ (۱۱)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ میں نے درود شریف کے موضوع پر کئی کتابیں لکھی ہیں تاہم، بہت ہی ضروری ایک کام رہ گیا اور وہ ہے دلائل الخیرات کی خدمت، کیونکہ یہ کتاب درود شریف کے موضوع پر بہت ہی مشہور اور کثیر الاشاعت ہے اس کی ترتیب بہت عمدہ اور اس کا نفع بہت عظیم ہے۔

حضرت مصنف کے زمانے سے لے کر آج تک بڑے بڑے علماء نے اس کی شرحیں اور حواشی لکھے ہیں، خصوصاً امام فاسی نے کئی جلدوں میں اس کی شرح لکھی پھر ایک جلد میں اس کی تفسیر کی جو چھپ چکی ہے۔ (۱۲)

## سبب تالیف

عارف باللہ شیخ احمد صاوی مصری نے صلوات اللہ علیہ کی شرح میں بیان کیا اور علامہ بھانی کے شیخ، علامہ حسن عدوی نے دلائل الخیرات کے حاشیہ میں اسے نقل کیا کہ امام جزولی نے فاس میں دلائل الخیرات لکھی اور تالیف کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن نماز کا وقت ہو گیا امام جزولی وضو کرنے کے لئے اٹھے تو کنوئیں سے پانی نکالنے کے لئے کوئی چیز میسر نہ تھی، شیخ پریشان تھے کہ کیا کریں؟ اتنے میں ایک بلند مکان سے پانی نہ دیکھا تو کہنے لگی آپ کون ہیں؟ شیخ نے اپنا نام بتایا تو کہنے لگی آپ وہی شخصیت ہیں جن کی نیکی کی بڑی تعریف کی جاتی ہے اس کے باوجود آپ پریشان ہیں کہ کنوئیں سے پانی کس چیز کے ذریعے نکالیں، اس لڑکی نے کنوئیں میں تھوک دیا، کنوئیں کا پانی اہل کر باہر آ گیا اور زمین پر بہنے لگا، شیخ نے وضو کرنے کے بعد اسے کہا میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے یہ مرتبہ کیسے حاصل کیا؟ اس نے کہا:

بکثرة الصلاة علی من کان اذا مشی فی البر الاقتصار تعلقت الوحوش باذیالہ

”اس ذات اقدس پر کثرت سے درود بھیجنے کی بدولت جو جنگل میں چلتے تو وحشی جانور ان کے دامن سے لپٹ جاتے“

یہ سن کر شیخ نے قسم کھائی کہ میں دربار رسالت ﷺ میں پیش کرنے کے لئے درود و سلام کی کتاب ضرور لکھوں گا۔

مشائخ عظام نہ صرف دلائل الخیرات کو بطور ورور پڑھتے رہے ہیں، بلکہ اپنے مشائخ سے باقاعدہ اجازت بھی حاصل کرتے رہے ہیں، علامہ نبھانی کے شیخ علامہ حسن عدوی مصری اپنے حاشیہ بلوگ المسرات علی دلائل الخیرات میں فرماتے ہیں کہ اس کتاب کی فضیلت و شرافت کے لئے یہ امر کافی ہے کہ اس کی مقبولیت اور افادیت حیرت انگیز ہے اور بعض عارفین نے اسے حضور سید المرسلین ﷺ سے حاصل کیا ہے، چنانچہ سیدی محمد مغربی تلمسانی اور سیدی محمد اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ سے دلائل الخیرات حاصل کی۔ (۱۳)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے دلائل الخیرات کی سند حضرت شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی سے حاصل کی۔ (۱۴)

حرمین شریفین میں علمی اور عملی کمالات کے جامع حضرات ہوئے ہیں جو نہ صرف دلائل الخیرات کے باقاعدہ حامل ہوتے تھے، بلکہ اہل حجت و معرفت ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے نسخوں کی تصحیح کرتے تھے اور ان سے اجازت بھی لیتے تھے، ایسے حضرات شیخ الدلائل کے محترم لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔

مولانا علامہ عبدالحی لکھنؤی ۱۲۸۱ھ میں دلائل کی تصحیح کے لئے مدینہ منورہ میں شیخ الدلائل علی بن یوسف ملک الباشلی الحریری المدنی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (۱۵)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی نے ۱۳۳۲ھ میں مسجد نبوی کے امام شیخ الدلائل سید محمد سعید مالکی کو تین نشستوں میں باریک بینی سے دلائل الخیرات پڑھ کر سنائی اور تحریری اجازت حاصل کی۔ (۱۶)

شیخ الدلائل مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر کی ۱۲۸۳ھ میں حرمین شریفین پہنچے اور پچاس سال تک طالبان علم و عرفان کو سیراب کرتے رہے۔ (۱۷)

۱۳۲۳ھ میں مولانا عبدالباری فرنگی محلی حرمین شریفین حاضر ہوئے تو شیخ الدلائل سید امین ابن رضوان سے اجازت و خلافت حاصل کیا۔ (۱۸)

۱۳۲۳ھ میں امام احمد رضا بریلوی، مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو شیخ الدلائل سید محمد سعید ابن علامہ سید محمد مغربی نے آپ سے حدیث مسلک سنی اور ان تمام علوم و فنون اور سلاسل کی اجازت و خلافت حاصل کی جن کی امام احمد رضا بریلوی کو اپنے مشائخ سے اجازت حاصل تھی۔ (۱۹)

یاد رہے کہ یہی وہ شیخ الدلائل ہیں جن سے علامہ نبھانی نے ۳۳۲ھ میں دلائل الخیرات کی اجازت حاصل کی تھی، جیسے کہ چند سطور پہلے ذکر ہوا۔

## نسخوں کا اختلاف

امام جزولی، دلائل الخیرات کی تالیف کے بعد مسلسل نظر و فکر کرتے رہے، جو نبی انہیں کوئی لفظ بہتر نظر آیا انہوں نے پہلے لفظ کی جگہ وہ لکھ دیا، چونکہ لوگ کثرت سے نقلیں حاصل کیا کرتے تھے، کسی نے تبدیلی سے پہلے نقل حاصل کی اور کسی نے بعد میں، اس طرح دلائل کے نسخے مختلف ہو گئے، تاہم معاملہ آسان ہے ایک نسخہ بہتر ہے تو دوسرا بہتر نہیں، تاہم سب سے زیادہ قابل اعتماد نسخہ مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر خلیفہ ابو عبد اللہ محمد الصغیر السہلی کا ہے جو حضرت مصنف کے وصال سے آٹھ سال پہلے ۶ ربيع الاول ۸۶۲ھ، ۱۳۵۸ء بروز جمعہ مکمل ہوا (۲۰) اور اس پر حضرت مصنف کے دستخط بھی تھے (۲۱) علامہ فاسی اسی نسخے کا حوالہ دیتے ہوئے العقیدہ (قدیمہ) السہلیہ اور کبھی المعتمدہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

## شروع

دلائل الخیرات کی کئی شرحیں اور حواشی لکھے گئے ہیں، لیکن بقول حاجی خلیفہ، معتبر ترین شرح علامہ فاسی کی ہے (۲۲)

چند شروع اور حواشی کے نام درج ہیں:

(۱): طالع المسرات: فاس، مراکش کے رہنے والے امام علامہ محمد المہدی الفاسی (۱۰۵۲ھ) نے پہلے کئی جلدوں میں عربی شرح لکھی، پھر ایک جلد میں اس کا اختصار کیا، راقم نے اس کا اردو ترجمہ شروع کیا تھا نصف تک پہنچا تھا کہ اشعثہ اللغات کے ترجمہ کا کام ڈسے لگ گیا، اللہ تعالیٰ ان دونوں کاموں کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۲): بلوغ المسرات علی دلائل الخیرات: علامہ نبھانی کے شیخ، علامہ حسن عدوی مصری کا حاشیہ بزبان عربی (۲۳)

(۳): شرح شیخ زروق مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ، عربی (۲۴)



(5): الدلالات الواضحات: علامہ یوسف بن اسماعیل مہبانی، سابق رئیس محکمہ الحقوق، بیروت نے دلائل پر مختصر حاشیہ لکھا ہے جس میں مشکل الفاظ کے معانی اور نسخوں کا اختلاف بیان کیا ہے، ابتداء میں چند روفاہ پر مشتمل بہت ہی مفید مقدمہ لکھا ہے، آخر میں ایمان افروز کا نوے خواہیں بیان کی ہیں اور سب سے آخر میں امام حجۃ الاسلام غزالی کا رسالہ مبارکہ قواعد العقائد بھی نقل کر دیا ہے۔

پاک و ہند میں اس کے کئی تراجم بڑا نام اوردو چھپے ہوئے ہیں، راقم نے بھی دلائل الخیرات کا اردو ترجمہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے امید ہے کہ اس مقدمہ کے ساتھ شائع ہو جائے گا فقیر کو مرشد کریم مفتی اعظم پاکستان علامہ البرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ اور چاشین مفتی اعظم ہند مولانا اختر خان ازہری مدظلہ العالی نے دلائل الخیرات کی اجازت عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ مجھے باقاعدگی کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

### ترتیب کتاب اور پڑھنے کا طریقہ

امام جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ شریف اور خطبہ کے بعد مقصد تالیف ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

اس کتاب میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درود پاک اور اس کے فضائل کا بیان کرنا مقصود ہے، ہم انہیں سندوں کا ذکر کئے بغیر بیان کریں گے تاکہ پڑھنے والے کے لئے یاد کرنا آسان ہو، اللہ تعالیٰ کا قرب چاہنے والے کے لئے یہ اہم ترین مقاصد میں سے ہیں۔

اس کے بعد ایک فصل میں درود پاک کے فضائل بیان کئے ہیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں، کچھ فضائل اس مقالے کی ابتدا میں بیان کیے گئے ہیں۔

اس فصل کے آخر میں امام جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ ایک حدیث لائے ہیں کہ رسول ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جو حضرات آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہیں اور جو آپ کے بعد آئیں گے وہ آپ کی بارگاہ میں درود شریف پیش کریں گے تو آپ کے ہاں ان کا کیا حال ہوگا؟ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:

اسمع صلاة اهل مجتبی و اعرفهم و تعرض علی صلاة غیرہم عرضاً ہم اپنی محبت والوں کا درود شریف سنتے ہیں اور انہیں پہچانتے ہیں اور دوسروں کا درود شریف ہم پر پیش کیا جاتا ہے۔

اللہ اللہ! کیا خوش قسمتی ہے ان محبین کی جن کا درود پاک سرورِ دو عالم ﷺ بنفس نفیس سماعت فرماتے ہیں، اگر وہ اس مقدمہ کے لئے اپنا سب کچھ بھی لٹا دیں تو بیچ ہے۔ حافظ شیرازی فرماتے ہیں:-

جاں می دہم در آرزو، اے قاصد آخر باز گو

در مجلس آں نازیں حرفے کہ از مای رسد

”میں اس آرزو میں جان دیتا ہوں، اے قاصد! ہمیں اتنا تو بتا دے کہ اس بارگاہ ناز میں ہماری کون سی بات پہنچتی ہے۔“

اس کے بعد امام جزولی نے نبی اکرم ﷺ کے دو سوا ایک اسماء مبارک بیان کئے ہیں، بہتر یہ ہے کہ ہر اسم مبارک سے پہلے سیدنا کا اضافہ کیا جائے اور ہر اسم مبارک کے ساتھ درود شریف پڑھا جائے، اس مسئلے پر علامہ مہبانی نے الدلالات الواضحات میں تفصیلی گفتگو کی ہے۔

علامہ شیخ ابو عمران زنائی نے تلاش اور جستجو کے بعد دو سوا ایک اسماء مبارک جمع کئے وہی اسماء مبارکہ اسی ترتیب کے ساتھ حضرت مصنف نے نقل کر دیے ہیں، یہ مبارک نام پوری کتاب میں متفرق مقامات پر مذکور ہیں ابتدا میں کچھ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی اکرم ﷺ کی عظمت و جلالت کا پتا چلے، آپ کی محبت و تعظیم کو جلا ملے اور بارگاہ رسالت میں بکثرت درود شریف پیش کرنے کا شوق پیدا ہو۔

امام سخاوی نے القول البدیع میں ساڑھے چار سو سے زیادہ، امام سیوطی نے تقریباً پانچ سو، امام زرقانی نے شرح مواہب میں آٹھ سو سے زیادہ اور علامہ مہبانی نے ایک قصیدے میں آٹھ سو تیس اسماء شریفہ بیان کئے ہیں۔ (۲۵) جزا ہم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

اسماء مبارکہ کے بعد بیت اللہ شریف اور روضہ مبارک کی تصویر ہے تاکہ ان کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کا تصور نظروں میں جمایا جاسکے۔

اس کے بعد کتاب آٹھ حصوں میں تقسیم کی گئی ہے، ہر حصے کو حزب کا نام دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو ہر روز پوری دلائل الخیرات پڑھی جائے، نہیں تو دو دن یا چار دن میں پڑھی جائے، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہفتے میں مکمل کی جائے، پھر کے دن فصل کیفیہ الصلاة

علی النبی ﷺ سے شروع کی جائے، آئندہ ہر کو آخوال حزب پڑھ کر اسی دن پھر پہلا حزب پڑھا جائے، درود شریف کے فضائل اور اس بار مبارکہ ہر روز پڑھے جائیں تو بہتر ورنہ کبھی کبھی پڑھ لیں تاکہ ذوق و شوق میں ترقی ہو۔

## آداب

بندۂ مؤمن کے لئے اللہ تعالیٰ کے فرائض و واجبات، تلاوت قرآن کریم، ذکر الہی اور اتباع سنت کے بعد سب سے زیادہ اہم و عظیمہ درود پاک ہے جس کے دنیاوی اور اخروی بے شمار فوائد ہیں۔ دلائل الخیرات کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام بجالائے، سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہو، بندوں کے حقوق ادا کرے، مسواک کے ساتھ وضو کرے، پاک صاف کپڑے پہنے، خوشبو لگائے، قبلہ رخ بیٹھ کر پورے اخلاص کے ساتھ دلائل شریف پڑھے۔

دلائل الخیرات کے بعض قدیم نسخوں میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں درود شریف پیش کرنے والے کا مقصد، اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل، نبی اکرم ﷺ کی تصدیق، آپ کی محبت، آپ کے دیدار کا شوق اور آپ کے عظیم مرتبہ کی تعظیم ہونا چاہیے اور یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ آپ ان تمام امور کے مستحق ہیں۔ (۲۶)

درود شریف کا فائدہ صرف پڑھنے والے کو ملتا ہے یا نبی اکرم ﷺ کو بھی فائدہ ہوتا ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے مختلف اقوال ہیں، علامہ عبدالرحمان بن محمد الغاسی نے اس سلسلے میں بڑی عمدہ بات کہی ہے، وہ فرماتے ہیں:

”اوپ یہ ہے کہ انسان یہ ارادہ کرے کہ صرف مجھے ہی فائدہ ملے، جہاں تک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا تعلق ہے تو اس کی کوئی حد نہیں ہے۔“ (۲۷)

(اس طرح علماء کے اقوال میں اختلاف نہیں رہے گا)

شیخ محقق، برکتہ المصطفیٰ فی الہند، شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں، اگر تمہیں خواب میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی ہے تو درود پاک پڑھتے وقت آپ کی بے مثل صورت مقدسہ کا تصور کرو اور اگر یہ سعادت حاصل نہیں ہے تو یہ تصور کرو کہ گویا سید عالم ﷺ اپنی حیات ظاہرہ میں تشریف فرما ہیں اور میں تمام تر تعظیم و اجلال، ہیبت اور حیا کے ساتھ آپ کی زیارت کرتے ہوئے درود شریف پیش کر رہا ہوں۔

یاد رہے کہ نبی اکرم ﷺ دیکھ رہے ہیں اور تمہارا کلام سن رہے ہیں کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتھ موصوف ہیں، اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ انا جلیس من ذکر فی (جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے قریب ہوتا ہوں)۔ نبی اکرم ﷺ کے لئے اس صفت سے کمال حصہ ہے۔

اور اگر یہ کیفیت بھی پیدا نہیں ہوتی اور تم نے روضہ مبارک کی زیارت کی ہوئی ہے تو اس کا تصور کر کے یہ خیال کرو کہ میں حضور سید عالم ﷺ کے سینہ اقدس کے سامنے کھڑا ہوں اور اگر روضہ شریف کی زیارت بھی نہیں کی تو اس تصور کے ساتھ ہمیشہ درود پڑھتے رہو کہ آپ ﷺ سن رہے ہیں اور پورے حضور قلب کے ساتھ درود شریف پڑھو، کیونکہ حضور قلب کے بغیر عمل کی وہ حیثیت ہے جو بے روح جسم کی ہوتی ہے۔ (ملخصاً) (۲۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اور اپنے حبیب اکرم ﷺ کی گہی محبت، اطاعت اور یاد کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دین و دنیا کی حاجتیں بر لائے۔

## حوالہ جات

- ۱۔ عیاض بن موسیٰ اندلسی، امام قاضی الشافعی، (طبع مائان) ج ۱ ص ۱۲
- ۲۔ خیر الدین زرکلی: الاعلام (طبع بیروت) ج ۶ ص ۱۵۱
- ۳۔ محمد بن شہید دائرۃ المعارف (پنجاب یونیورسٹی، لاہور) ج ۷ ص ۲۲۷
- ۴۔ یوسف بن اسماعیل نبھانی علامہ: جامع کرامات الاولیاء (مصطفیٰ البابی، مصر) ج ۶ ص ۲۷۶
- ۵۔ محمد مہدی فاسی علامہ: مطالعہ المسرات (المطبعة القا یۃ) ص ۳
- ۶۔ اسماعیل ہاشم بغدادی: ہدیۃ العارفین (مکتبۃ المثنیٰ، بغداد) ج ۲ ص ۲۰۴
- ۷۔ خیر الدین زرکلی: الاعلام (طبع بیروت) ج ۶ ص ۱۵۱
- ۸۔ محمد بن شہید دائرۃ المعارف پنجاب: ج ۷ ص ۲۲۸

۹۔ ایضاً: ج ۷ ص ۲۲۸

۱۰۔ محمد مہدی القاسمی علامہ: مطالعہ المسرات ص ۳

۱۱۔ محمد بن شہید دائرۃ المعارف پنجاب ج ۷ ص ۲۲۸

۱۲۔ محمد مہدی القاسمی علامہ مطالع المسرات ص ۴

۱۳۔ یوسف بن اسماعیل مہبانی علامہ: الدلالات الواضحات (مصطفیٰ الباہی، مصر، طبع ثانیہ) ص ۲۲

۱۴۔ ایضاً: ص ۴

۱۵۔ ایضاً: ص ۱۰

۱۶۔ یوسف بن اسماعیل مہبانی علامہ: الدلالات الواضحات ص ۸-۷

۱۷۔ احمد بن عبد الرحیم، شاہ ولی اللہ: الاعتاہ فی سلاسل اولیاء اللہ (طبع فیصل آباد) ص ۱۶۴

۱۸۔ عبدالحق لکھنؤی، علامہ نفع المفسر والساکن (مہبانی، لاہور) ص ۱۱

۱۹۔ یوسف بن اسماعیل مہبانی علامہ: الدلالات الواضحات ص ۵

۲۰۔ محمود احمد قادری مولانا شاہ: تذکرہ علمائے اہل سنت ص ۱۷۳

۲۱۔ احمد رضا بریلوی امام: الاجازات المتینہ، رسائل رضویہ (طبع لاہور) ج ۱ ص ۳۴۴

۲۲۔ محمد المہدی القاسمی علامہ: مطالعہ المسرات ص ۱۰-۹

۲۳۔ یوسف بن اسماعیل مہبانی علامہ: الدلالات الواضحات ص ۱۲

۲۴۔ حاجی خلیفہ: کشف الظنون ج ۱ ص ۶۰

۲۵۔ یوسف بن اسماعیل مہبانی علامہ: الدلالات الواضحات ص ۷

۲۶۔ عطاء الرحمن شروانی مولانا: ابتدائیہ دلائل الخیرات (مدینہ مکہ و پو، دہلی) ص ۲

۲۷۔ یوسف بن اسماعیل مہبانی علامہ: الدلالات الواضحات ص ۱۳۱۵

۲۸۔ محمد المہدی القاسمی علامہ: مطالعہ المسرات ص ۱۵۵

۲۹۔ ایضاً: ص ۱۵۵

۳۰۔ عبدالحق محدث دہلوی شیخ محقق: مدارج النبوة، فارسی (طبع سکھر) ج ۲ ص ۲۲-۲۲۱

# قصیدہ بردہ شریف کی ادبی حیثیت

پروفیسر محمد عبدالحامد

ساتویں صدی ہجری کے بعد ہر صدی کے عظیم نعت گو شعراء، خواہ وہ عربی، فارسی اردو یا کسی اور زبان میں نعت گوئی کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے ہیں۔ شیخ محمد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۹۶ھ) کے حضور اپنے اپنے انداز میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اس دور آخر میں برصغیر پاک و ہند بلکہ عظمت و اہمیت کے اعتبار سے مشرق کے شاعر حضرت علامہ اقبال نے نہ صرف حضرت بوصیری کے قصیدہ بردہ سے روحانی استفادہ کیا بلکہ ان کا روحانی توسل اختیار کر کے بارگاہ محبوب کبریٰ ﷺ میں یوں عرض گزار ہوئے:

چوں بوصیری از قومی خواہم کشور  
تا یمن باز آید آں روزے کہ بود  
میر تو از عاصیاں افزوں تراست  
در خطا بخشی چو میر مادر است  
با پر ستا ران شب دارم ستیز  
باز روغن در چراغ من پزیر

بال جبریل کی معرکہ الآراء نظموں میں ”ذوق شوق“ کا شاعر اپنی جاذبیت، رعنائی خیال اور گہرائیت کے اعتبار سے منفرد ہے۔ یہ یورپی نظم شان و شوکت اور آب و تاب کے لحاظ سے تلمیحات بردہ کی رچین منت ہے۔ یہ نظم حسن اتفاق سے مصر و فلسطین کے سفر کے دوران لکھی گئی اور قصیدہ بردہ بھی مصری کی سر زمین میں چھ صدیاں پیش تر اقبال کے روحانی پیشرو حضرت بوصیری نے پر دقلم کیا تھا۔ دونوں شاعروں کے حسن توافق و توارف پہ حیرت ہوتی ہے۔

چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

سرخ و کبود بدلیاں چھوڑ گیا سحاب شب  
کوہ اضم کو دے گیا رنگ برنگ طیلساں  
گرد سے پاک ہے ہوا، برگ نخیل دھل گئے  
ریگ نواح کا ظمہ نرم ہے مثل پر نیاں  
آگ بجھی ہوئی ادھر لوٹی ہوئی طناب ادھر  
کیا خبر اس مقام سے گزرے ہیں کتنے کا رواں  
آئیے دیکھتے ہیں امام بوصیری نے اپنے قصیدے کی تہنیت میں کیا رنگ پیش فرمایا ہے۔

امن تذکر جیران بسدی سلم

مزجت دمعاً جری من مقلہ بدم

ترجمہ۔ کیا تو نے مقام ذی سلم کے اڑوس پڑوس میں رہنے والوں (محمد رسول اللہ والذین معہ) کی یاد میں اپنے آنسوؤں کو خون آمیز کر لیا ہے جو تیری آنکھوں سے جاری ہیں۔

ام هبت الريح من تلقاء كاظمه

او اومض البرق فی الظلماء من اضم

یا کاظمہ (مدینہ منورہ) کی جانب سے ہوائے مشکبار چلی ہے اور (جبال مدینہ سے) کوہ اضم سے شب تیرہ دنار میں بجلی چمکی ہے۔ یہ معاملہ صرف اقبال کے ساتھ ہی نہیں بلکہ ان چھ سات صدیوں میں ہر عظیم نعت گو قصیدہ بردہ شریف کے فیضان سے اثر پذیر ہوا ہے۔ اس مقالے میں امام بوصیری کے اسی قصیدہ شریف کی ادبی حیثیت پر چند نکات تحریر کئے جا رہے ہیں اس کو یوں سمجھنا چاہئے کہ ایک جامع الصفات اور مختلف الحیات پیکر حسن و جمال کے لمحہ تاباں کی ایک نورانی کرن کی ادنیٰ سی جھلک دکھانا ہمارا مقصود ہے۔ کسی ادبی فن پارہ کے محاسن پر رائے زنی کرتے ہوئے سب سے پہلے جو بات حاشیہ خیال میں ابھرتی ہے وہ یہ ہے کہ اس فن پارہ نے ادب عالیہ میں کتنے گہرے اور امنٹ نقوش ثبت کئے ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ قصیدہ ایک منفرد اور ممتاز مقام پر مشتمل نظر آتا ہے۔ اس قصیدے کی مقبولیت کا اندازہ لگانے کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ قرآن پاک کے بعد یہی وہ نسخہ کیسا ہے جس کی شروح سب سے زیادہ ہیں۔ دنیائے ادب نے جس شان سے اس تصنیف اہم و پزیرائی بخشی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس مقبولیت اور بقائے عوام کی سند اعزاز نے امام بوصیری کو اس مشکل

ترین صنف سخن میں امامت کا درجہ عطا کیا اور آنے والے نعت گو حضرات کے لئے قصیدہ بردہ شریف مینارہ نور بن کر روشنی فراہم کر رہا ہے۔

نعتیہ شاعری بلاشبہ مشکل ترین اور نازک ترین فن ہے۔ عربی شیرازی نے موزوں ترین انداز میں اس فن کی دشواریوں کا اظہار کیا ہے:

عربی مشتتاب این رہ نعت است نہ صحرا است هشیار کہ رہ بر دم تیغ است قلم را

عربی جلّت نہ کرو، یہ نعت کا راستہ ہے، جنگل کا نہیں، خبردار رہو کہ قلم تلوار کی دھار پر چل رہا ہے۔

تلوار کی دھار پر چلنے کا مطلب اگر ذہن نشین ہو جائے تو اس فن کی نزاکتیں پوری طرح واضح ہو کر دل میں گھر کر جاتی ہیں۔ بقول ڈاکٹر سید عبداللہ مرحوم، درحقیقت نعت کے لئے بڑے ساز و سامان کی ضرورت ہے۔ ایک دل جو جذبہ نیاز سے لبریز ہو، ایک اسلوب جو اس نیاز کی آئینہ داری کرتا ہو، اور ایک لہجہ جو خلوص و محبت، نیاز و عقیدت، عشق و فریفتگی اور ادب و احتیاط و احترام کے سب پہلو لئے ہوئے ہو۔ ان سب باتوں کی ترکیب سے نعت پیدا ہوتی ہے اور اس پر بھی ضروری نہیں کہ نعت میں تاثر پیدا ہو اور وہ قبول عام پائے کیونکہ حافظ شیرازی کہہ گئے ہیں:

قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است

اس قبول خاطر و خدا داد لطف سخن کے وصول میں امام بوصری کتنے خوش نصیب نکلے، یہ ان کا حصہ ہے، مگر شرائط اور پابندیاں جو بیان کی گئی ہیں وہ بہر حال آپ کے کلام میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ ذیل کے تین اشعار بطور شاہد عادل پیش کئے جاتے ہیں:

منزه عن شریک فی محاسبہ

فجواهر الحسن فیہ غیر منقسم

آپ جن ظاہری و باطنی خوبیوں کے مالک ہوں۔ ان میں اس عیب سے یکسر پاک ہیں کہ کوئی بالذات آپ کا شریک ہو، پس جو ہر حسن جو ذات پاک ﷺ میں موجود ہے وہ ایسا جو ہر ہے کہ جو تقسیم ہونے والا نہیں۔

دع ما اذ عتبه النصاری فی لبہم

واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم

عیسائیوں نے اپنے نبی (حضرت عیسیٰ) کے بارے میں جو کچھ دعویٰ (الوہیت) کیا ہے وہ چھوڑ دو، باقی جو کچھ تمہارا ربی چاہے مدحت و تحفیر کرتے ہوئے بیان کیا کرو اور پورے یقین و اذغان کے ساتھ خوب خوب مدح سرائی کیا کرو۔

فان سب الی ذاتہ ما شئت من شرف

و نسب الی قدرہ ما شئت عن عظم

پس ذات اقدس سے جس بھی بزرگی کو تیرا ربی چاہے، نسبت دے لے اور جن جن عظمتوں کو چاہے حضرت والا کے بلند مرتبہ سے منسوب کر لے۔

ایک حقیقت کا اعتراف اس راستے پر چلنے والے ہر شاعر کے ماتھے کا مجموعہ رہا ہے۔ سعدی نے اس کو یوں مانا:

نہ حشش غایت دارد نہ سعدی را سخن پایاں

بمیر و تشنہ مستقی و دریا بچھاں باقی

عبدالعزیز خالد جو نعت رسول اکرم ﷺ میں ایک معتبر نام ہے، فرماتے ہیں:

کمینہ خادم خدام عاشقان رسول

ہے نعت و نام نبی، مایہ مبا اتم

ہے فقر راہ مری، میرے دل کی موسیقی

وگر نہ مجھ کو کہاں درک معرب و معجم

یہ منفرد تاثر امام بوصری درک معرب و معجم میں سے جھانکتا نظر آتا ہے۔

فان فضل رسول اللہ لبس لہ

حد فی معرب عند ناطق بعجم

کیونکہ سرکار رسالت مآب ﷺ کے فضل و فضیلت کی کوئی حد و نہایت ہی نہیں کہ کوئی بولنے والا اپنی زبان فصاحت بیان سے ادا کر سکے۔ کسی فن پارے کی ادبی حیثیت کا جائزہ لیتے ہوئے یہ دیکھا جاتا ہے کہ کلام فصاحت و بلاغت کے کس معیار پر پورا اتر رہا ہے۔ فصاحت اور

بلاغت علم بیان کی دو اصطلاحیں ہیں، جو اپنی تعریف اور توضیح کے اعتبار سے دو مختلف مفہوم رکھتی ہیں۔ ان دو کی کسی کلام میں موجودگی اسے اعلیٰ اور ممتاز ادبی مقام دلانے میں مددگار بنتی ہیں۔ مختصر انہیں سمجھ لیجئے کہ فصاحت خوش آئند و مانوس الفاظ میں مافی الضمیر کے اظہار کو کہتے ہیں اور بلاغت مختصر و موزوں و برجستہ الفاظ میں دل کا حال بیان کرنا ہے گویا فصاحت کا تعلق کلمہ اور کلام دونوں سے ہے اور بلاغت کا تعلق صرف کلام سے ہے۔ پس فصاحت لازمہ بلاغت ہے۔ کلام میں ان دونوں کے بدرجہ امتیاز موجود ہونے سے کلام فصیح و بلیغ ہو کر ادب عالیہ کا نمونہ بنتا ہے۔

امام بوصیری کے کلام میں فصاحت و بلاغت کا عجیب حسین امتزاج ہے، بہت سارے مطالب کو نہایت مختصر اور موجز الفاظ میں حسن و تناسب کا ایسا خوبصورت جامہ پہنایا ہے کہ سہل متع کی شان پیدا ہو گئی ہے، مثلاً فرماتے ہیں:

ما سامنی الذہر قیماً و استجرت بہ  
الا و نلت جواراً منہ لم یضم

زمانے نے مجھے کبھی کوئی رنج نہیں پہنچایا، دراصل حالیکہ میں نے ذات سرور کا نکات سے پناہ طلب کر لی ہو اور یہ پناہ ایسی ہے کہ جس پر کسی جانب سے زیادتی ہو ہی نہیں سکتی۔

حضور انور ﷺ کی ذات غریب نواز کے سایہ عاطفت میں انسان جس طرح عافیت و سکون کا احساس پاتا ہے۔ اس کی ترجمانی اس سے زیادہ بلیغ انداز میں ناممکن ہے۔ یہ ایسا مضمون ہے کہ شعراء نے اس پر اپنے تخیل کی خوب خوب جولانی دکھائی ہے، مگر کوئی بھی امام موصوف کی رفعت تخیل کی گرد کو بھی نہیں پار سکا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوطالب کی نسبت خاص ان کے ذیل کے شعر کے حوالے سے بوصیری کی رہنمائی کر رہی تھی، وہ فرماتے ہیں:

و ابیض یستسقی الغمام ہو جھہ  
ثم ال یثامی و عقیمہ رامل

وہ گورے مکھڑے والا جس کے رخ انور کے وسیلے سے ابر باران کی دعا کی جاتی ہے۔ یتیموں کا سہارا اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہے۔ اسی مضمون کا حامل امام بوصیری کا ایک اور شعر دیکھئے۔ کتنے بڑے مضمون کو کتنے فصیح و بلیغ انداز میں پیش کیا ہے:

یا اکرم الخلق مالی من الود بہ  
سواک عند حلول الحادث العمم

اے مخلوق میں کریم ترین ذات اقدس! میرے لئے تیرے سوا اور کوئی نہیں کہ حادثات زمانہ کے نزول کے وقت میں اس کی پناہ میں آسکوں۔

اسی مضمون کو علامہ اقبال نے بھی ایک شعر میں بیان کیا ہے:

کرم اے شہ عرب و عجم کہ کھڑے ہیں منتظر کرم  
وہ گدا کہ تو نے عطا کیا جنہیں دماغ سکندری

مگر امام بوصیری جیسی جامعیت اور بلاغت کا زور پیدا نہ کر سکے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی کے قصیدہ رائیہ کا ایک شعر مزید کہا جاتا ہے۔ جو اسی مضمون کا حامل ہے، فرماتے ہیں:

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا  
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی و مددگار

مگر فصاحت و بلاغت کے جس مقام پر امام بوصیری کے اشعار جلوہ فگن ہیں وہ بات پیدا نہ ہو سکی۔

مولانا امام احمد رضا خاں بریلوی علمی و فقہی دنیا کے امام ہیں اور ساتھ ہی ساتھ نعت گوئی کے فن میں بھی یکتائے زمانہ شمار کئے جاتے ہیں۔ اسی مضمون سے ملتے جلتے خیال کو بڑے زوردار انداز میں اپنی مشہور نعت میں اس طرح بیان فرماتے ہیں:

انافی عطش و سخاک اتم  
اے گیسوئے پاک اے ابر کرم

برن بارے رم جھم رم جھم  
دو بوند ادھر بھی گرا جانا

بلاشبہ الفاظ کا شکوہ، جذبات کا سیل رواں اور زور معانی اپنے جو بن پر ہے، مگر جامعیت، کاملیت اور مفہوم و معنی کی گہرائی و گیرائی میں امام بوصری تک پہنچنا مشکل ہو گیا ہے۔

شاعری اپنی جگہ پر ایک نازک مسئلہ ہے، مگر نعت کی شاعری علی الخصوص بہت نازک ترین صنفِ سخن ہے۔ لوازمِ نعت میں سوز و گداز، اثر و تاثیر، جذب و انجذاب، عقیدت و محبت، احترام و اکرام کے ساتھ حدِ ادب اور قیامِ شریعت کے سخت ضوابط کا پابند ہو کر شعر گوئی کی ہمت کرنا ہوتی ہے۔ امام بوصری نے ان تمام حدود و قیود کی پابندی کے ساتھ اپنے جذبِ دل کا اظہار کیا ہے۔ جذبِ دل سے مجبور ہو کر قصیدہ بردہ شریف لکھنے والے حضرت امام ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے قلب کا درد اور سوز و گداز قاری کے قلب و نظر میں اتارنا چاہتے ہیں۔ محبتِ محبوب کائنات کا وہ حسین رنگ جو ان کی آنکھوں میں رچ بس گیا تھا، اسی رنگ کو انہوں نے اپنے پیارے قصیدے میں سودیا ہے۔ یہ اسی کرم کا فیض ہے کہ حضرت امام نے اپنے آپ کو نعتِ پیغمبر ﷺ کے لئے مختص کر لیا۔ اس کے بعد کسی امیر و وزیر اور صاحبِ اختیار کی شان میں قصیدہ نگاری سے آپ کا قلم آلود نہ ہوا، فرماتے ہیں:

خدمتہ بمدیح استقیل بہ

ذنوب عمر مضی فی الشعر و الخدم

میں نے حضور پر نور کی شانِ اقدس میں یہ قصیدہ کہہ کر نعت کی خدمت کی ہے اس کے طفیل میں اپنے عمر بھر کے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں کہ جو غیروں کی قصیدہ نگاری اور نوکری چاکری کر کے میں نے کئے ہیں۔

مگر اس قصیدہ نے ان کی شاعری ہی کا نہیں بلکہ ان کی ساری سرگرمیوں اور مشاغلِ روز و شب کا رخ ہی بدل دیا اور حضور انور ﷺ سے ایک خاص رابطہ قلبی اور نعتِ دوام کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے، فرماتے ہیں:

ان ذنباً فما عہدی بمنتقص

من النبى ولا حلی بمنصرم

اگرچہ میں گنہگار ہوں۔ مگر رسول اکرم ﷺ سے عہد و بیان ٹوٹنے والا نہیں اور ان کے کرم سے بندگی ہوئی میری امید کی رسی کٹنے والی نہیں۔ کچھ اسی قسم کے جذبات کا اظہار امام بوصری کے نقشِ قدم پر چلنے والے حضرت رضا بریلوی نے اپنے اس شعر میں کیا ہے:

کروں مدح اہلِ دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا

میں گدھا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں



غزالی و ماں علامہ سید  
احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

# درود شجاع

پر اعتراضات کے جوابات

پچھلوری صاحب نے اپنے رسالے کے آغاز میں لکھا ہے کہ ”دروود تاج کی عبارت پر میں طالب علمانہ استفسار کرنے کی جسارت کر رہا ہوں اور مجھے اپنی علمی بے بضاعتی کا اقرار بھی ہے“ اس کے باوجود پورے رسالے کی عبارت میں کہیں بھی حقیقت کی جستجو کا شائبہ نظر نہیں آتا اور طلب ہدایت کی کاوش دکھائی نہیں دیتی۔ انداز تحریر بتاتا ہے کہ استفسار کا اصل مقصد اپنے علم و فضل کا غلط تاثر دینا اور درود تاج اور اس جیسے دیگر وظائف کا مذاق اڑا کر صلح امت اور ان کے معمولات سے عامۃ المسلمین کو متفرک کرنا ہے۔ انہوں نے درود تاج کی عبارت کو ”بے سرو پا“ اور ”بھونڈا“ قرار دیا ہے۔ الفاظ کا یہ انتخاب بتا رہا ہے کہ یہ محض طالب علمانہ استفسار نہیں ہے بلکہ انتہائی سو قیانہ اور غیر مہذب انداز میں مذاق اڑانا ہے۔ درحقیقت درود تاج کے الفاظ کو شرکانہ قرار دے کر اپنے قلبی عناد کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

**ظلمہ فی الواقع خطا کو مستلزم نہیں**

اس میں شک نہیں کہ خطا خواہ کسی سے بھی سرزد ہو اسے ثواب نہیں کہا جاسکتا، لیکن ضروری نہیں کہ جس چیز کو کوئی شخص خطا سمجھے وہ درحقیقت بھی خطا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ ایک بات کسی کی رائے میں خطا ہو لیکن واقعہ اس کے خلاف ہو۔

دیکھئے حدیبیہ میں جن شرائط پر صلح ہوئی مسلمان ان پر راضی نہ تھے بالخصوص سہیل بن عمرو کی یہ شرط اے محمد ﷺ ہمارا کوئی آدمی خواہ مسلمان ہو کر آپ کے پاس پہنچے آپ اسے ضرور ہماری طرف واپس کر دیں گے۔ جس پر صحابہ کرام نے ”سبحان اللہ کیف یرو د الی المشرکین وقد جاء مسلما سبحان اللہ“! جو مسلمان ہو کر آیا وہ مشرکین کی طرف کیسے لوٹا یا جائے گا (صحیح بخاری جلد اول ص ۳۸۰ طبع اصح المطابع کراچی) یہ شرط مسلمانوں کے لئے انتہائی تکلیف دہ اور ناپسندیدہ تھی۔ بخاری شریف میں ہے: ”فکفرہ المؤمنون ذالک و امتنعوا منه“ مسلمانوں نے اس شرط کو نہایت ناپسند کیا اور اس سے غضب ناک ہوئے (صحیح بخاری جلد اول ص ۳۷۴)۔

سہیل بن عمرو کے بیٹے ابوجندل مسلمان ہو کر لوہے میں جکڑے ہوئے، بیڑیاں پہنے ہوئے، بڑی مشقت و تکلیف کی حالت میں مکہ سے حضور ﷺ کے پاس حدیبیہ پہنچے تھے اور ایمان کی خاطر انہوں نے مشرکین کی سخت ایذائیں برداشت کی تھیں۔ مگر اس شرط کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی واپس جانے کا حکم دیا۔ ابوجندل اس وقت آدھ زاری کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ مجھے اس حال میں مشرکین کی طرف واپس کیا جا رہا ہے حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے ہیں کیسے شائد میں مبتلا ہوں (بخاری جلد اول ص ۳۸۰)، حضرت عمر جیسے صاحب الرائے انسان کی نظر میں بھی مسلمانوں کے حق میں وہ شرائط انتہائی ذلت کا موجب تھیں۔ انہوں نے کہا فلم نعطي الدنية فی دیننا جب ہم حق پر ہیں تو اپنے دین میں کیوں پست ہوں (صحیح بخاری جلد اول ص ۳۸۰)۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان شرائط کو مان لیا تو سہیل بن حنیف جیسے عظیم و جلیل صحابی نے کہا لو استطیع ان ارد امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو ددتہ ”اگر میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کو رد کرنے کی طاقت رکھتا تو ضرور اسے رد کر دیتا“ لیکن جب نتائج سامنے آئے تو کہنا پڑا واللہ ورسولہ اعلم اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں (بخاری جلد اول ص ۳۵۱، جلد دوم ص ۶۰۲)۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: ”وعسی ان تکرهوا شیئا وهو خیر لکم و عسی ان تحبوا شیئا وهو شر لکم“ اور قریب ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور قریب ہے تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو (پ ۲ البقرة آیت نمبر ۲۱۶)، لہذا کسی چیز کو خطا سمجھنے سے لازم نہیں آتا کہ وہ فی الواقع بھی خطا ہو۔ رسالہ زیر نظر میں پچھلوری صاحب نے جن چیزوں کو غلطی قرار دیا ہے وہ دراصل ان کے اپنے ذہن کی غلطی ہے اگر ایک جھگڑے کو ایک کے دواور دوسرے کے چار دکھائی دیں تو یہ اسکی اپنی نظر کی غلطی ہوگی اسی طرح اگر کوئی ایک چشم و طرفہ بازار میں سے گزرنے کے باوجود یہ کہے کہ شہر تو خوبصورت ہے مگر بازار ایک ہی طرف ہے تو اس سے یہی کہا جائے گا کہ بازار تو دونوں طرف ہے تیرا ہی ایک بازار بند ہے۔ پچھلوری صاحب کو درود تاج میں جو غلطیاں نظر آئیں وہ ان کی اپنی نا سمجھی کا شاہکار ہیں۔ درود تاج ان اخلاط سے پاک ہے۔

پچھلوری صاحب کے تمام اعتراضات کا خلاصہ ان کے رسالہ کو سامنے رکھ کر ہم ناظرین کرام کے سامنے رکھتے ہیں۔ ان سب اعتراضات کے ترتیب وار جوابات حاضر ہیں۔ انہیں پڑھئے اور پچھلوری صاحب کی علمی لیاقت پر سر دھنئے۔

**پہلا اعتراض اور اس کا جواب**

”اسمہ مشفوع“

پہلا اعتراض یہ کیا گیا کہ ”عربی میں ”مشفوع“ اسے کہتے ہیں جو بمحسوس ہو یا اسے نظر بد لگی ہو یا وہ طاق سے جفت کیا گیا ہو۔ یہ سارے معنی یہاں بے محل ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لفظ مشفوع ہو لیکن یہاں یہ معنی لینا بھی صحیح نہیں آنحضور ﷺ شافع ہیں، شافع ہیں اور مشفع ہیں، یعنی شفاعت کرنے والے مقبول الشفاعت ہیں۔ مشفوع نہیں نفوذ باللہ آنحضور ﷺ کی کون شفاعت کر سکتا ہے اتنی کلامہ

پھلواروی صاحب کا یہ اعتراض پڑھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی

ناظرہ سر بہ گریباں ہے اسے کیا کہئے

انہوں نے لفظ مشفوع سے حضور ﷺ کی ذات پاک کے معنی سمجھ لئے۔ حالانکہ درود تاج میں ذات مقدسہ کے لئے نہیں بلکہ لفظ مشفوع حضور ﷺ کے اسم مبارک کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ذات مقدسہ بالحق مشفوع نہیں، نہ حضور ﷺ نظر بد لگے ہوئے ہیں، نہ ذات مقدسہ کے حق میں مجنوں کا تصور کیا جاسکتا ہے۔ جب یہ معانی یہاں متصور ہی نہیں تو پھر ان کے ذکر کی یہاں کیا ضرورت پیش آئی؟ صاحب درود تاج نے رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدسہ کو نہیں بلکہ اسم مبارک کو مشفوع کہا ہے۔ جو اشفع سے ماخوذ ہے۔ اشفع کے معنی ہیں کسی چیز کی طرف اس کی مثل کو ملانا اور طاق کو جفت کرنا قرآن پاک کی سورہ والفجر میں والشفع والوتر (پ ۳۰) قسم ہے جفت کی اور قسم ہے طاق کی۔

المجہد میں شفع شفعاً کے تحت مرقوم ہے۔ الشیعی صیرہ شفعاً ای زوجا جان یضیف الیہ مثله انتھی (المجہد ص ۳۹۵ طبع بیروت) یعنی شفع الشیعی کے معنی ہیں اس نے شے کو شفع یعنی جفت کر دیا یا اس طور کہ ایک شے کی طرف اس کی مثل کو ملادیا۔

اسی طرح اقرب الموارد میں ہے۔ شفع۔۔۔۔۔ شفعاً صیرہ شفعاً ای زوجا ای اضاف والی الواحد ثانیاً۔۔۔۔۔ یقال کن و ترا فشفعه باخر ای قر نہ بہ انتھی (اقرب الموارد جلد ۱ ص ۹۹۵) یعنی شفع شفعاً کے معنی ہیں، اس نے کسی چیز کو شفع کر دیا۔ یعنی اسے جفت بنا دیا یعنی ایک کی طرف دوسرے کو ملادیا۔ اہل عرب کا مقولہ ہے کہ وہ طاق تھا اس نے دوسرے کو اس کے ساتھ ملا کر اسے جفت کر دیا یعنی ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا دیا۔

نیز ”تاج العروس“ میں ہے اشفع خلاف الوتر وهو الزوج تقول کان و ترا فشفعته شفعاً و شفع الوتر من العدد شفعاً صیرہ زوجاً یعنی شفع، وتر کے خلاف ہے اور شفع جفت کو کہتے ہیں۔ اہل عرب کا قول ہے کہ وہ طاق تھا، میں نے اسے جفت کر دیا اور اس نے طاق عدد کو جفت بنا دیا۔ (تاج العروس جلد ۵، ص ۹۹۳)

درود تاج میں لفظ ”مشفوع“ اشفع سے ماخوذ ہے اور اشفع متعدی ہے اس کا اسم مفعول مشفوع ہے جو مقرون اور جفت کے معنی میں ہے اور ”اسمہ مشفوع“ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ میں، اذان میں، تکبیر میں اپنے اسم مبارک کے ساتھ اپنے حبیب کا مبارک نام ملایا۔ یہ مقرون کے معنی ہیں اور اذان و اقامت میں اسے وتر یعنی طاق نہیں رکھا گیا، بلکہ اسے جفت بنا دیا۔ مؤذن اور مکبر اذان تکبیر میں حضور ﷺ کا نام ایک بار نہیں بلکہ دو بار پکارتا ہے اور یہی طاق کو جفت بنانا ہے۔

اسم الہی کے ساتھ حضور ﷺ کے نام کا متصل ہونا اور اذان و تکبیر میں حضور ﷺ کے نام کا دو بار پکارنا اسمہ مشفوع کے معنی ہیں اور یہ بالکل واضح، بر محل اور مناسب ہیں۔ انہیں نامناسب اور بے محل قرار دینا کج فہمی اور نادانی ہے۔

مخفی نہ رہے کہ امام قسطلانی نے حضور ﷺ کے اسماء مبارکہ کے ضمن میں ارقام فرمایا ”المشفع المشفوع“ (مواہب اللدنیہ جلد ۱ ص ۱۸۴ طبع بیروت) یعنی ”مشفع“ اور ”مشفوع“ دونوں حضور اکرم ﷺ کے مبارک نام ہیں جس کے بعد صاحب درود تاج کی عبارت قطعاً بے غبار ہوگئی اور پھلواروی صاحب کی لاعلمی بھی بے نقاب ہو کر سامنے آگئی ہے۔

پھلواروی صاحب کی ایک علمی خیانت

پھلواروی صاحب یہ تو کہہ گئے کہ مشفوع کے معنی مجنوں بھی ہیں جیسا کہ المجہد میں ہے مگر اس حقیقت کو چھپا گئے کہ اس معنی کا ماخذ اشفع نہیں۔ علماء لغت میں سے کسی نے آج تک اشفع کے تحت مشفوع کے معنی مجنوں نہیں لکھے بلکہ اشفعہ کے مادہ پر کلام کرتے ہوئے اہل لغت نے لکھا ہے کہ اس لفظ الشفعۃ کے شرعی معنی کے علاوہ ایک معنی ”جنون“ بھی ہیں۔ دیکھئے اقرب الموارد میں ہے الشفعۃ ایضا الجنون یعنی لفظ شفعہ کے معنی جنون بھی ہیں۔ (جلد ۱ ص ۹۹۵)

لسان العرب میں الشفعۃ کے تحت مرقوم ہے ویقال للمجنون مشفوع و مشفوع (بالسین المہملۃ) لسان العرب جلد ۸ ص ۱۸۴) قاموس میں الشفعۃ کے تحت لکھا ہے۔ الشفعۃ ایضا الجنون اور اسی کے تحت ارقام فرمایا المشفوع المجنون (قاموس جلد ۳ ص ۴۶)۔

ان عبارات سے واضح ہو گیا ہے کہ لفظ مشفوع بمعنی مجنون کا ماخذ شفع نہیں بلکہ وہ لفظ الشفعہ ہے جو جنون کے معنی میں آتا ہے۔ درود تاج کے لفظ مشفوع کا اس سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ جو لوگ اسے مجنون کے معنی پر حمل کرتے ہیں وہ خود جتنا لے جنون ہیں۔ ایسے لوگوں نے اشفع اور الشفعۃ کے فرق کو بھی نہیں سمجھا پھر درود تاج کے سیاق میں اس امر کو بھی نظر انداز کر دیا کہ اس کا سوق کلام رسول اللہ ﷺ کی تعریف و توصیف اور مدح و ثناء پر مشتمل ہے جس میں مجنون کے معنی کا تصور مجنون کے سوا کوئی عاقل نہیں کر سکتا۔

لفظ مشقوع کلام علماء میں

صرف یہ نہیں بلکہ پھلواروی صاحب کے حاشیہ برداروں کا دعویٰ ہے کہ مشفوع کا لفظ مجنون کے سوا اور کسی معنی میں کسی نے استعمال نہیں کیا، حالانکہ ان کا یہ قول خود پھلواروی صاحب کے قول کی تکذیب کے مترادف ہے کیونکہ وہ تسلیم فرما چکے ہیں کہ ”طاق سے جنت کیا ہوا بھی مشفوع کے معنی ہیں“ تاہم مزید وضاحت کے لئے ہم بتانا چاہتے ہیں کہ لفظ مشفوع مقرون کے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ دیکھئے آیت کریمہ

سَنَعَذِّبُهُمْ مَوْتِينَ كَتَحْتَ رُوحَ الْمَعَانِي مِثْلَ غَارٍ يَوْمَ يَأْتِيهِمْ مِثْلَ نَبُحٍ مُّصْبِحٍ يَوْمَ يَنفُخُ فِي الصُّورِ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَصْفُوعَ ۚ أَلَيْسَ لِمَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالْجِبَالَ وَالْجِبَالُ مِثْلُ طُفْرِ اَرْنَبٍ يُعْمَصُ ۚ لَمَّا فِيهِم مِّنَ الْكُفْرِ الْمَشْفُوعَ ۚ اَلَيْسَ لِمَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالْجِبَالَ وَالْجِبَالُ مِثْلُ طُفْرِ اَرْنَبٍ يُعْمَصُ ۚ لَمَّا فِيهِم مِّنَ الْكُفْرِ

المشفوع بالفتاح، یعنی منافقین کے عذاب کے کرر ہونے کی وجہ شاید یہ ہے کہ ان کا کفر ان کے نفاق کے ساتھ مقرون ہے۔

یہاں مشفوع مقرون کے معنی میں ہے۔ اسے مجنون کے معنی میں وہی سمجھے گا جو خود مجنون ہوگا۔ یہ بات بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص کہے دے کہ حق شفعہ جنون کے سوا کچھ نہیں اور جب اس سے پوچھا جائے تو لغت کی کتاب کا حوالہ دے دے کہ یہاں شفعہ کے معنی جنون لکھے ہیں۔ کیا کسی عاقل کے نزدیک یہ بات قابل قبول ہو سکتی ہے؟

قارئین کرام نے دیکھ لیا کہ پھلواروی صاحب درود تاج کے جملے کے ایک جز کو بھی سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

دوسرا اعتراض اور اس کا جواب

“منقوش في اللوح والقلم”

پچھلاروی صاحب فرماتے ہیں ”پھر نام مبارک ”اسمہ“ کا منقوش فی اللوح ہونا تو سمجھ میں آتا ہے، لیکن منقوش فی القلم ہونا نرالی سی بات ہے اگر منقوش فی اللوح بالقلم ہونا تو پھر بھی بات واضح ہو جاتی“ (انتہی)

سچلواروی صاحب نے یہاں بھی ٹھوکر کھائی کہ اس لوح و قلم کا قیاس دنیا کی لوح اور تختی پر کر لیا۔ اس لئے وہ فرما رہے ہیں کہ ”نام مبارک اسے کا مفتوحش فی اللوح ہونا تو سمجھ میں آتا ہے، لیکن مفتوحش فی القلم ہونا زالی سی بات ہے۔“ الخ

الحمد لله لوح میں اسم مبارک کا منقوش ہونا آپ کی سمجھ میں آگیا البتہ قلم میں منقوش ہونا صرف اس لئے آپ کی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آپ نے قیاس مع الفارق سے کام لے کر یہ سوچا کہ قلم لکھتا ہے۔ اس پر لکھا نہیں جاتا مگر آپ کی یہ سوچ اس عالم بالا تک نہیں پہنچ سکتی۔ جہاں لوح و قلم تو درکنار ساق عرش پر بھی رسول اللہ ﷺ کا اسم مبارک منقوش ہے۔ جبکہ حضور ﷺ کے اسم مبارک کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے مروی ہے۔ کان مکتوب علی ساق العرش لا اله الا الله محمد رسول الله اس حدیث کو طبرانی، حاکم، ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا۔ حوالہ کے لئے دیکھئے تفسیر فتح العزیز پ ۱، ص ۸۳ طبع فولکلور۔ روح المعانی جلد ۱ جز ۳ ص ۲۳۴، روح البیان جلد ۱ ص ۱۱۳ طبع بیروت خلاصۃ التفسیر جلد ۱ ص ۲۹ طبع انوار محمدی لکھنؤ اسی طرح درمثور میں بھی ہے۔ (بحوالہ خلاصۃ التفسیر) ایسی صورت میں حضور ﷺ کے اسم گرامی کے قلم میں منقوش ہونے کو نہ ایسی بات کہنا بجائے خود نہ ایسی بات ہے۔

علاوہ ازیں یہاں بھی قلم پر نام منقوش ہونے کی مثالیں بکثرت پائی جاتی ہیں پھر اس کو زوال سمجھنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ اسم مبارک کا لوح میں مکتوب ہونا، حضور ﷺ کے لئے کوئی وجہ فضیلت نہیں۔ لوح میں تو ہر چیز مکتوب ہے۔ حضور ﷺ کی فضیلت عظمیٰ اور اہم ترین خصوصیت تو یہ ہے کہ نشان عظمت کے طور پر صرف لوح پر نہیں، قلم پر بھی اسم مبارک ثبت و منقوش ہے۔ بلکہ ساق عرش پر بھی حضور ﷺ کا نام مبارک لکھا ہوا ہے۔ یہ حضور ﷺ کی اس رفعت شان کی ایک جھلک ہے۔ جس کا بیان اللہ تعالیٰ نے ورفعنا لک ذکرک میں فرمایا اگر پھلوروی صاحب اس کا انکار کریں تو ہمارے نزدیک ان کا یہ انکار پر کاوے برابر بھی وقعت نہیں رکھتا، جبکہ آیت قرآنیہ اور اس کی مطابقت میں حدیث مذکور بھی حبیب کبریا علیہ التہیہ والثناء کی عظمت و رفعت شان کا اعلان کر رہی ہے۔ صاحب درود تاج نے حضور ﷺ کے اسم مبارک کے منقوش فی اللوح والقلم ہونے کا ذکر اسی شان عظمت و رفعت کے طور پر کیا ہے جیسے پھلوروی صاحب نہیں سمجھ سکے۔

تیسرا اعتراض اور اس کا جواب

سدرة المنتهى مقامه

تیسرا اعتراض کرتے ہوئے پھلوروی صاحب لکھتے ہیں ”سدرۃ المنتہی مقامہ واقعہ یہ ہے کہ سدرۃ المنتہی جبریل کا مقام ہے جہاں جا کر وہ ٹھہر گئے اور آگے نہ جاسکے آنحضور ﷺ کی یہ گذرگاہ تھی مقام نہ تھا“ انتہی کلامہ

محترم نے اس جملے کو سمجھنے میں بھی غلطی کی۔ حقیقت یہ ہے کہ سلسلۃ المنتہی کے مقام جبریل ہونے کے جو معنی ہیں وہ یہاں مراد نہیں بلکہ یہاں حضور ﷺ کی خصوصی رفعت شان کا بیان مقصود ہے وہ یہ کہ سلسلۃ المنتہی تک کوئی بشر نہیں پہنچا مگر حضور ﷺ نبی بشریت مطہرہ کے

ساتھ وہاں پہنچتے۔

”مقامہ“ سے یہاں صرف پہنچنے کی جگہ مراد ہے ”مقام ابراہیم“ کا ذکر قرآن مجید میں وارد ہے اور صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے منبر شریف کو اپنا ”مقام“ فرمایا۔ حدیث کے الفاظ ہیں، ما دمت فی مقامی هذا (بخاری جلد ۱، ص ۷۷، مسلم جلد ۲، ص ۲۶۳) جس کے معنی پہنچنے اور کھڑے ہونے کی جگہ کے سوا کچھ نہیں۔ دور و تاج کے اس جملہ میں مقامہ کا یہی مفہوم ہے۔ مقام جبریل پر مقام مصطفیٰ کا قیاس ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت مصطفیٰ ﷺ کا قیاس جبریل پر۔

چوتھا اعتراض اور اس کا جواب

قاب قوسین کا اعراب

پچھلا روی صاحب کا یہ فرمان بھی غلط ہے کہ یہاں ”قاب“ کو مرفوع پڑھنا چاہئے اتنی۔ انہوں نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ قرآن مجید کے الفاظ ”قاب قوسین“ کو بطور حکایت دور و تاج میں شامل کیا گیا ہے اور دور و تاج میں ”قاب قوسین“ کا نصف اعراب دکائی ہے۔ اعراب دکائی کی بحث میں صاحب معجم النحوی نے لکھا ہے ”الحکا یتہ لغة المماثلة واصطلاحا ابراد اللفظ المسموع علی هيئة کمن محمد انا قیل رائیت محمد“۔ ”یعنی حکایت“ لغزہ مماثلت ہے اور اصطلاح میں کسی لفظ مسموع کو اس کی ہیئت پر وارد کرنا ”حکایت“ ہے من محمد؟ جب کہا جائے رائیت محمد (ص ۶۷ طبع مصر)

آیت قرآنیہ میں لفظ ”قاب“ نصف کے ساتھ مسموع ہے اس کی ہیئت پر دور و تاج میں حکایہ وارد کیا گیا ہے۔ کس اہل علم کے نزدیک اعراب دکائی ناجائز ہے؟

پانچواں اعتراض اور اس کا جواب

قاب قوسین کا معنی

اس کے بعد وہ تحریر فرماتے ہیں کہ ”قاب قوسین“ کو حضور کا مطلوب و مقصود قرار دینا اس وقت تک محل نظر رہے گا جب تک کتاب اللہ، سنت رسول اللہ سے اس کی تصدیق نہ ہو جائے“ (انتہی)

میں عرض کروں گا کہ اسے محل نظر کہنا خود محل نظر ہے۔ شاید قاب قوسین کے مرادی معنی پچھلا روی صاحب نہیں سمجھے۔ اس سے مراد کمال قرب الہی ہے اور یہ کمال قرب اپنے حسب حال ہر مومن کا مطلوب و مقصود ہے کتاب و سنت کی تعلیم کا خلاصہ یہی ہے کہ بندے کو کمال قرب نصیب ہو جو کمال عبادت کا معیار ہے۔ قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر یہ مضمون وارد ہے۔ مثلاً والسابقون السابقون اولنک المقربون (پ: ۲۷، الواقعة آیت ۱۰، ۱۱) اور جو سبقت کرنے والے ہیں وہ تو سبقت ہی کرنے والے ہیں، وہی اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں۔ اور بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے و دنا الجبار رب العزۃ فضدلی حتی کان منہ قاب قوسین او ادنی اور جبار رب العزۃ قریب ہوا، پھر اور زیادہ قریب ہوا، یہاں تک کہ وہ اس (عبد مقدس) سے دو کمانوں کی مقدار تھا یا اس سے زیادہ قریب۔

(بخاری جلد ۲، ص ۱۱۲۰)

اب تو پچھلا روی صاحب سمجھ گئے ہوں گے کہ ”قاب قوسین“ کے معنی کمال قرب ہیں جو یقیناً حضور ﷺ کا مطلوب و مقصود ہے۔

چھٹا اعتراض اور اس کا جواب

دور و تاج کی عربیت بے غبار ہے

اس کے بعد پچھلا روی صاحب فرماتے ہیں علاوہ ازیں یہ پوری عبارت ہی عجمی قسم کی عربی عبارت ہے ”موجودہ“ کی ترکیب اضافی کچھ عجیب سی ہے۔۔۔۔۔ ”مقصودہ“ اس کا موجود ہے کیا مطلب ہوا؟“ (انتہی)

اس عبارت کو عربی عبارت کہہ کر بلا دلیل عجمی قسم کی عربی عبارت کہنا ہماری فہم سے بالاتر ہے۔

والمطلوب مقصودہ کا مطلب

جس عبارت کے معنی انہوں نے پوچھے ہیں وہ اپنے معنی میں بالکل واضح ہے کہ ”قاب قوسین“ یعنی کمال قرب حضور ﷺ کا مطلوب ہے اور مطلوب وہی چیز ہوتی ہے جو کسی کا مقصود ہو۔ حضور ﷺ کا مقصود ایسا نہیں جسے حضور نے نہ پایا ہو، بلکہ وہ پایا ہوا ہے۔ لہذا ”موجودہ“ کی ترکیب کو عجیب سی ترکیب کہنا عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔

ساتواں اعتراض اور اس کا جواب



تناسب نے ان کلمات کو کس قدر موثر کر دیا ہے۔ بشرط محبت آپ یقیناً محسوس کریں گے کہ دل کی گہرائیوں میں یہ کلمات اترتے چلے جا رہے ہیں۔ سامع لطف اندوز ہو رہے ہیں اور روح کو غذا میسر ہو رہی ہے۔ درود تاج کے وہ کلمات مبارک حسب ذیل ہیں:-

سید المرسلین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، رحمة اللعالمین، راحة العاشقین، مراد المشتاقین، شمس العارفین، سراج السالکین، مصباح المقربین۔

اگر اس مقام پر یہ شبہ وارد کیا جائے کہ آخر کلمات میں رعایت تناسب کا حکم انھو الوافی میں غیر منصرف سے متعلق ہے اور ہمارے پیش نظر لفظ غریبین ہے تو اس کا ازالہ یہ ہے کہ خلاف قاعدہ اور محاورات اہل عرب کے خلاف ہونے میں غیر منصرف پر تنوین داخل کرنا اور بزم فاضل ناظم غریب کی جمع غریبین لانا دونوں یکساں ہیں، لہذا آخر کلمات میں رعایت تناسب کا حکم بھی دونوں کے لئے یکساں ہوگا۔

آٹھواں اعتراض اور اس کا جواب

لفظ غریب کا معنی

اس کے بعد پھلواروی صاحب فرماتے ہیں کہ درود تاج میں ”دونوں جگہ لفظ غریب کا وہ مفہوم لیا گیا ہے جو ہماری اردو زبان میں ہے یعنی محتاج، بے مایہ“ (ابھی)

ان کا یہ دعویٰ محض بلا دلیل ہے۔ درود تاج میں انیس الغریبین اور محبت الفقراء والغریاء دونوں جگہ پر لفظ غریب سے انجہی مراد ہے۔ انجہی اور پردہ کی کا کوئی انیس اور محبت نہیں ہوتا۔ رسول کریم ﷺ ہر پردہ کی اور انجہی کے انیس اور محبت ہیں۔ انیس الغریبین اور محبت الفقراء والغریاء کا یہی مفہوم ہے۔ انیس اور محبت اس مفہوم کے لئے واضح قرینہ ہیں۔

شاید پھلواروی صاحب نے غریاء کے ساتھ لفظ فقراء اور مساکین کے الفاظ دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ فقراء اور مساکین محتاج ہوتے ہیں۔ اس لئے غریاء سے بھی محتاج لوگ ہی مراد ہیں مگر انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ لفظ غریاء، فقراء کا معطوف ہے اور مساکین کا معطوف علیہ، عطف مغایرت کو چاہتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں دونوں میں سے کسی ایک جگہ بھی لفظ ”غریب“ کا مفہوم محتاج و بے مایہ نہیں لیا گیا بلکہ دونوں جگہ وہ انجہی ہی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ پھلواروی صاحب کا یہ اعتراض دراصل اظہار عناد کے سوا کچھ نہیں۔

نواں اعتراض اور اس کا جواب

راحة العاشقین

پھلواروی صاحب نے درود تاج کے الفاظ ”راحة العاشقین“ میں لفظ ”عاشقین“ پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے ”محبت ایک لطیف میلان قلب کا نام ہے مگر عشق محض زور گندم ہوتا ہے جس کا سارا تعلق حسن و شباب سے ہے۔ مولانا روم نے صحیح کہا ہے:

عشق نہ بود آنکہ در مردم بود

ایں خمار از خوردن گندم بود

”لفظ عشق اتنا گر اہوا، گھٹیا اور خفیت لفظ ہے کہ قرآن اور احادیث صحیحہ نے اس لفظ کے استعمال سے مکمل احتراز کیا ہے“ (ابھی)

عشق کے معنی

پھلواروی صاحب نے عشق کے معنی زور گندم بتائے ہیں۔ جو آج تک کسی نے نہیں بتائے۔ لغت کی کسی کتاب میں لفظ عشق کے یہ معنی کوئی نہ دکھا سکے گا۔ البتہ اس معنی پر انہوں نے مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر سے ضرور استدلال فرمایا ہے۔ جو پھلواروی صاحب کے حواس باختہ ہونے کی دلیل ہے۔ مولانا رومی تو اس شعر میں یہ فرما رہے ہیں کہ لوگوں میں جو خواہش نفسانی پائی جاتی ہے۔ وہ عشق نہیں وہ تو محض گندم کھانے کا خمار ہے۔ پھلواروی صاحب نے اسی خمار گندم کو عشق قرار دے دیا جس کے عشق ہونے کی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نفی فرما رہے ہیں۔

ناطقہ سر پہ گریباں ہے اسے کیا کہئے

عشق مولانا رومی کی نظر میں

مولانا نے اس شعر میں خمار گندم کی مذمت کی ہے مگر حسب ذیل اشعار میں عشق کی مدح فرمائی ہے۔

ہر کرا جامہ ز عشقے چاک شد

اوز حرص و عیب کلی پاک شد

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما  
اے طیب جملہ علتہائے ما  
اے دوائے نخوت و ناموس ما  
اے تو افلاطون و جالینوس ما  
جسم خاک از عشق بر افلاک شد  
کوہ در رقص آمد و چالاک شد

یعنی جس کے وجود نفسانی کا جامہ عشق سے چاک ہو گیا وہ حرص اور ہر عیب سے پاک ہو گیا۔ اے ہمارے عشق خوش سودا، اور ہماری تمام بیماریوں کے طیب تو خوش رہ۔ اے ہماری نخوت و غرور کی دوا، اے ہمارے عشق تو ہی ہمارا افلاطون اور جالینوس ہے، جسم خاکی عشق سے افلاک پر پہنچا، پہاڑ رقص میں آکر چست و چالاک ہو گیا۔

ان اشعار میں مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عشق خوش سودا کو تمام بیماریوں کا طیب اور اسی عشق کو اپنی نخوت و ناموس کی دوا اور اسی عشق کو اپنا افلاطون اور جالینوس فرما کر اس کی مدح فرمائی ہے۔ پہلے شعر کے ساتھ ان اشعار کو ملا کر پڑھئے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا مفہوم آپ پر واضح ہو جائے گا کہ زور گندم عشق نہیں کیونکہ وہ انسانی خواہشات کو ابھارتا اور انسان کو بے شمار امراض قلبیہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ عشق تو ان کے نزدیک ایک ایسا جو ہر لطیف ہے کہ اگر وہ کسی کے وجود نفسانی کا جامہ چاک کر دے تو وہ حرص اور ہر عیب سے پاک ہو جائے۔ وہ فرماتے ہیں عشق ہی ہماری تمام بیماریوں کا طیب اور نخوت و ناموس کی دوا ہے۔ اسی عشق نے جسد خاکی کو افلاک پر پہنچایا اور اسی عشق سے پہاڑ رقص میں آیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ مولانا کے نزدیک زور گندم عشق نہیں کیونکہ وہ امراض قلبیہ کا سبب ہے اور عشق ان کے نزدیک تمام امراض قلبیہ کا طیب ہے۔ ہمیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

محبت

اس ضمن میں پھلواری صاحب نے ایک لطیف میلان قلب کا نام محبت رکھا ہے۔ گویا ان کے نزدیک محبت میں نفسانی خواہش اور زور گندم اور حسن و شباب سے تعلق کا شاید ممکن ہی نہیں، حالانکہ اہل عرب کے کلام اور محاورات میں محبت کا لفظ حسن و شباب کے نطق، نفسانی خواہش اور زور گندم کے معنی میں بھی بکثرت مستعمل ہے۔ حدیث میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً بخاری شریف میں ہے انھما کانت لی بنت عم احببھا کا شد ما یحب الرجال النساء فطلبت منها فابت یعنی غار میں پھنسے ہوئے تین آدمیوں میں سے ایک نے کہا، میرے چچا کی بیٹی تھی جس سے میں ایسی محبت کرتا تھا جیسی شدید ترین محبت مردوں کو عورتوں سے ہوتی ہے، لہذا میں نے اس سے اپنی خواہش پوری کرنا چاہی تو اس نے انکار کر دیا۔ (بخاری جلد ۱ ص ۳۱۴)

الفاظ حدیث کی روشنی میں پھلواری صاحب کے اپنے من گھڑت عشق کے معنی اور محبت میں کیا فرق رہا؟ مولانا رومی کے اشعار میں تو عارفین کا عشق مذکور تھا جو راحة العاشقین کے الفاظ سے مراد ہے۔

اب اہل لغت کی طرف آئیے۔ تمام اہل لغت نے لفظ عشق پر کلام کرتے ہوئے اس کے معنی ”فرط محبت“ کے لکھے ہیں۔ مختار الصحاح ص ۳۷۴ میں ہے۔ العشق فرط الحب اسی طرح لسان العرب جلد ۱ ص ۲۵۱، تاج العروس جلد ۷ ص ۱۱۳ اور قاموس جلد ۳ ص ۲۶۵ میں ہے۔ جس طرح محبت پاکیزہ بھی ہوتی ہے اور ضعیف بھی۔ اسی طرح عشق بھی پاکیزگی اور خست دونوں میں پایا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو قاموس میں ہے العشق افراط الحب و یكون فی عفاف و فی دعارۃ (ص ۲۶۵، جلد ۲) یعنی عشق کا معنی افراط محبت ہے جو پاک دائمی میں ہوتا ہے اور خست میں بھی، معلوم ہوا کہ عشق اور محبت میں شدت اور افراط کے سوا کوئی فرق نہیں۔

لفظ عشق کا ثبوت

پھلواری صاحب فرماتے ہیں کہ ”لفظ عشق اتنا گرا ہوا، گھٹیا اور خفیف لفظ ہے کہ قرآن اور احادیث صحیحہ نے اس لفظ کے استعمال سے مکمل احتراز کیا ہے۔“

قرآن و حدیث میں لفظ ”عشق“ سے مکمل احتراز کا دعویٰ محل نظر ہے قرآن میں نہ سہی مگر حدیث میں ”عشق“ کے الفاظ موجود ہیں۔ بروایت خطیب بغدادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے ”من عشق فکتم و عف فمات فھو شہید“، یعنی جس کو



گیارہویں اعتراض اور اس کا جواب:

زور گندم اور عشق

پچلاوری صاحب فرماتے ہیں محبت کو بقا ہوتی ہے، عشق فانی ہے۔ (اتنی) درست فرمایا! زور گندم یقیناً فانی ہے، مگر وہ عشق نہیں عشق تو کمال محبت کا نام ہے اور وہ باقی ہے۔

پارہواں اعتراض اور اس کا جواب:

حضور ﷺ کو معشوق کہنا جائز نہیں

پچلاوری صاحب فرماتے ہیں ”حضور ﷺ کو معشوق کہنا انتہائی بدتمیزی ہے۔ پس جب رسول اللہ معشوق نہیں تو راحة العاشقین کس طرح ہو سکتے ہیں؟“ (اتنی)

بجاء فرمایا کوئی صاحب ہوش و حواس رسول اللہ ﷺ کے حق میں یہ لفظ نہیں کہہ سکتا۔ اگر کہے گا تو یقیناً بدتمیز قرار پائے گا مگر صاحب درود تاج نے حضور ﷺ کے حق میں یہ لفظ نہیں کہا۔ اس مقام پر پچلاوری صاحب کا یہ کہنا کہ جب حضور ﷺ معشوق نہیں تو ”راحة العاشقین“ کیسے ہو سکتے ہیں؟ انتہائی مضحکہ خیز ہے، حکم اور اطلاق کا فرق بھی پچلاوری صاحب نہیں سمجھ سکے۔ عشق کے معنی کمال محبت کے اعتبار سے العاشقین کے معنی مخمّن کا ملین ہیں۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ حضور ﷺ محبوب اکمل ہیں۔ محبوب اکمل اپنے محبت کامل کی راحت ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ درود تاج میں حضور ﷺ کی ذات مقدسہ پر محبوب اکمل ہونے کا حکم ہے۔ لفظ معشوق کا اطلاق نہیں۔

صاحب درود تاج نے حضور ﷺ کو راحة العاشقین کہہ معشوق نہیں کہا۔ پچلاوری صاحب کا ان پر یہ الزام کہ انہوں نے راحة العاشقین کہہ کر حضور ﷺ کو معشوق کہہ دیا۔ اگر حضور ﷺ معشوق نہیں تو راحة العاشقین کیسے ہو سکتے ہیں۔ بالکل ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو ”خالق کمال شئی“ کہنے والے پر یہ الزام لگا دیا جائے کہ معاذ اللہ اس نے اللہ تعالیٰ کو خالق الخنازیر کہہ کر شان الوہیت میں گستاخی کی ہے، کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ خالق الخنازیر نہیں تو خالق کل شئی کیسے ہو سکتا ہے؟ جس طرح یہ الزام قطعاً غلط اور لغو ہے، اسی طرح راحة العاشقین کہنے کی بنیاد پر مولف درود تاج پر حضور ﷺ کو معشوق کہنے کا الزام بھی غلط، بیہودہ اور لالچینی ہے۔

راحة العاشقین پر اعتراض کا خمیازہ

اگر پچلاوری صاحب ”راحة العاشقین“ کے الفاظ سے یہ الزام لگاتے ہیں کہ درود تاج میں حضور ﷺ کو معشوق کہا گیا ہے، تو اپنے اوپر بھی اس الزام کو قبول کر لیں کہ انہوں نے ماں، بہن اور بیٹی کو محبوبہ کہا ہے، جبکہ ماں، بہن اور بیٹی کو اس کے بیٹے، بھائی اور باپ کی محبوبہ کہنا انتہائی معیوب ہے۔ ہم ابھی پچلاوری صاحب کا کلام نقل کر چکے ہیں کہ انسان کو اپنے والدین، بھائی، بہن سے دختر و فرزند سے کمال درجہ کی محبت ہوتی ہے۔ پچلاوری صاحب نے یہ کہہ کر ماں، بہن اور بیٹی کو محبوبہ کہہ دیا، کیونکہ اگر وہ محبوبہ نہیں تو ان کے ساتھ کمال درجہ کی محبت کیسے ہو سکتی ہے؟

اگر پچلاوری صاحب اپنے اوپر یہ الزام قبول کرنے کو تیار نہیں تو درود تاج کے مولف پر یہ الزام رکھنا سراسر نا انصافی نہیں تو کیا ہے؟

تیرہواں اعتراض اور اس کا جواب

”محبوب رب المشرقین“

پچلاوری صاحب فرماتے ہیں محبوب کا لفظ لغوی تو غلط نہیں ہو سکتا لیکن آنحضور ﷺ کے لئے یہ لفظ میری ناقص نگاہوں سے نہیں گزرا۔ صاحبہ کرام ”خلی“ یا ”حبیبی“ تو کہتے تھے لیکن ”محبوبی“ و ”معشوقی“ کبھی نہ کہا (اتنی کا مہ)

پچلاوری صاحب کے آخری جملے سے یہ تاثر ملتا ہے کہ حضور ﷺ کو محبوب کہنا اور معشوق کہنا دونوں کا حکم ایک ہے، لفظ معشوق کے متعلق تو ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ حضور ﷺ کے حق میں یہ لفظ کہنا انتہائی بدتمیزی ہے۔ بجز کسی بے حواس کے کوئی مسلمان حضور ﷺ کو معشوق نہیں کہہ سکتا، لیکن لفظ محبوب کو بھی اس کے ساتھ ملا دینا انتہائی جسارت ہے۔ کیا پچلاوری صاحب نے یہ سمجھ لیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ثناء میں کوئی ایسا لفظ جائز نہیں جو صحابہ نے نہ کہا ہو؟

اگر واقعی وہ سمجھتے ہیں تو بہت بڑی غلطی میں مبتلا ہیں۔ متقدمین و متاخرین علماء و صلحاء امت نے حضور ﷺ کی مدح و ثناء میں بے شمار ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔ مثلاً ”وسیطی“ ”محسن اعظم“ ”امام الانبیاء“ جن پر آج تک کسی نے انکار نہیں کیا اور بلاشبہ جائز ہیں۔ ہاں ایسا کوئی لفظ جو آنحضور ﷺ کے شایان شان نہ ہو کسی کے نزدیک جائز نہیں، نہ درود تاج میں کوئی ایسا لفظ وارد ہوا۔

پچلاوری صاحب کے اس آخری جملے سے کچھ ایسا بھی محسوس ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے محبوب ہونے کا تصور ان کے لئے معاذ اللہ سہاں

پچھلوری صاحب فرماتے ہیں ”رسم دنیا کے مطابق چھوٹا اپنے بڑوں کے لئے باعث فخر ہو سکتا ہے، لیکن صرف اسی وقت جبکہ وہ مجموعی حیثیت سے یا کسی خاص امتیازی کارگزاری میں اپنے بزرگوں سے آگے نکل جائے۔ کم از کم ان کے برابر ہو جائے یا کسی ایسے وصف کا مالک ہو جائے۔ جو اس کے بڑوں کو حاصل ہی نہ ہوا ہو۔ نواسہ رسول ہونا حضرات حسین کے لئے باعث فخر ہو سکتا ہے لیکن آنحضرت ﷺ کے لئے حسین کا نانا ہونا قطعاً کوئی شرف نہیں، مہاجرین و انصار کو چھوڑ کر کسی ایسے کو باعث فخر بنانا جو نہ مہاجر ہے نہ انصار۔ یقیناً ایک ایسی غالیانہ ذہنیت کا غماز ہے جس کا اہل سنت سے کوئی تعلق نہیں۔“ (الح ملخصاً)۔

پچھلوری صاحب نے رسم دنیا کا سہار لے کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی ہے۔ دین کے کسی گوشے میں انہیں پناہ نہ ملی۔ ذرا دین کے میدان میں آئیے، ہم آپ کو بتائیں گے کہ کسی کا باعث فخر ہونا ہرگز اس بات کو مستلزم نہیں کہ جس شخص کے باعث فخر کیا جائے وہ فخر کرنے والے سے افضل یا اس کے برابر ہو۔ دیکھئے حدیث میں وارد ہے کہ ”انسی مکاثو بکم الا نبیاء یوم القیامۃ“ میں تمہارے باعث قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام پر فخر کروں گا (مسند احمد جلد ۳ ص ۳۵ طبع بیروت) اور ترمذی میں ہے ”انسی مکاثو بکم“ میں تمہارے باعث فخر کروں گا (ترمذی جلد ۳ ص ۳ طبع دہلی) اور ابوداؤد میں ہے ”فانسی مکاثو بکم“ بے شک میں تمہارے سبب فخر کروں گا (ابوداؤد جلد ۱ ص ۸۲ طبع اصح المطابع کراچی) یہی الفاظ نسائی میں بھی ہیں (جلد ۲ ص ۵۹ طبع دہلی) اور مسند احمد میں ایک دوسری جگہ وارد ہے۔ ”و مکاثو بکم“ میں تمہاری وجہ سے فخر کروں گا (ص ۳۵۱ جلد ۲ طبع بیروت) اور ابن ماجہ میں ہے ”وانسی مکاثو بکم الامم“ اور بے شک میں تمہارے باعث دوسری امتوں پر فخر کروں گا (ابن ماجہ جلد ۲ ص ۲۹۱ طبع اصح المطابع کراچی)

کتب احادیث میں روایات منقولہ متعدد مقامات پر مختلف صحابہ کرام سے مرفوعاً وارد ہیں جن کی دلالت قطعیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی امت حضور ﷺ کے لئے باعث فخر ہے۔ حسین کریمین، حضور ﷺ کی امت ہونے کے علاوہ حضور ﷺ کے صحابی بھی ہیں۔ صرف صحابی نہیں بلکہ حضور ﷺ کی اولاد و امجاد اور اہل بیت اطہار ہونے کا شرف بھی انہیں حاصل ہے جب کہ حضور ﷺ کی امت کا حضور ﷺ کے برابر ہونا بھی ممکن نہیں بلکہ حضور ﷺ مطلقاً افضل المخلوق ہیں۔

ثابت ہوا کہ حسین کریمین کا حضور ﷺ کے لئے باعث فخر ہونا ہرگز اس بات کو مستلزم نہیں کہ معاذ اللہ وہ حضور ﷺ سے افضل یا حضور ﷺ کے برابر ہوں۔ پچھلوری صاحب کی غلط فہمی یہ ہے کہ انہوں نے حسین کریمین کا حضور ﷺ کے لئے باعث فخر ہونا حضور ﷺ سے ان کے افضل ہونے کو مستلزم سمجھ لیا اور یہ قطعاً غلط ہے۔ دیکھئے حدیث شریف میں وارد ہے ”ان اللہ عز و جل یشاہی بکم الملائکۃ“ حضور ﷺ نے فرمایا: اے میرے صحابہ بے شک اللہ عز و جل تمہارے باعث ملائکہ پر فخر فرماتا ہے۔ یہ حدیث مسلم شریف جلد ۲ ص ۳۲۶ (طبع اصح المطابع کراچی) اور مسند امام احمد جلد ۲ ص ۱۸۶، ص ۱۸۷ (طبع بیروت) پر وارد ہے۔ نسائی اور ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے جس سے ثابت ہوا کہ امت محمدیہ، اللہ تعالیٰ کے لئے بھی باعث فخر ہے۔ کیا پچھلوری صاحب معاذ اللہ یہاں بھی اس التزام کو تسلیم کریں گے؟ (العیاذ باللہ)۔ ذرا غور کرنے سے یہ بات سمجھ میں آئے گی کہ حضور ﷺ کی امت پر اللہ تعالیٰ کا فخر فرمانا اللہ تعالیٰ ہی کے علو شان کی دلیل ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے امت محمدیہ کو یہ فضل و شرف عطا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے باعث ملائکہ پر فخر فرماتا ہے۔ معلوم ہوا کہ حسین کریمین اور حضور ﷺ کی باقی امت کا حضور ﷺ کے لئے باعث فخر ہونا حضور سے افضل ہونے کو مستلزم نہیں بلکہ خود حضور ﷺ کی انضیلت کو مستلزم ہے، کیونکہ ان حضرات کا حضور ﷺ کے لئے باعث فخر ہونا حضور ﷺ ہی کے فیض اور نسبت کی وجہ سے ہے، اگر امت کی اضافت حضور ﷺ کی طرف نہ ہوتی یا حسین کریمین کو حضور ﷺ کا نواسہ ہونے کی نسبت حاصل نہ ہوتی اور وہ حضور ﷺ کے فیض سے محروم ہوتے تو ان میں سے کوئی بھی حضور ﷺ کے لئے باعث فخر نہ ہو سکتا تھا۔ جس سے ظاہر ہوا کہ درحقیقت یہ حضور ﷺ ہی کی فضیلت ہے اور حضور ﷺ کی ہر فضیلت اللہ تعالیٰ کی عظمت شان کی دلیل ہے کہ اسی نے اپنے محبوب کو یہ فضیلت عطا فرمائی ہے۔

علاوہ ازیں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہاں ”جد الحسن والحسين“ کے الفاظ محض بطور لقب اور تعریف استعمال ہوئے ہیں جیسے حضور ﷺ کا قول مبارک ”انا ابن عبدالمطلب“ (صحیح بخاری جلد ۲ ص ۶۱، طبع اصح المطابع کراچی)

”جد الحسن و الحسین“ کے الفاظ ہوں یا ”انساہین عبد المطلب“ کے نوری کلمات حضور ﷺ کے لئے حضور سے فضل و شرف کے معنی کا ان سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔

اس کے بعد آگے چل کر جد الحسن و الحسین کے الفاظ کو پھلواروی صاحب غالیانہ ذہنیت کا نماز قرار دے رہے ہیں جبکہ حسین کریمین کے تمام فضائل و مناقب کو نظر انداز کر کے ان کے مہاجر و انصار نہ ہونے کا ذکر جس انداز میں پھلواروی صاحب نے کیا ہے۔ وہ خود اہل بیت اطہار کے حق میں ان کی متعصبانہ ذہنیت کی غمازی کر رہا ہے۔ (فی اللجب)

پندرہواں اعتراض اور اس کا جواب  
نام مخفی رکھنے کی توجیہ

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں، میں ابھی تک درود تاج کے اصلی مصنف کا نام معلوم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ غالباً نام مخفی رکھنے ہی میں مصلحت ہوگی تاکہ خوش عقیدہ لوگوں میں آسانی سے مقبول ہو کر رائج ہو جائے۔ (انتہی)

پھلواروی صاحب اپنی ناکامی کی جھنجھلاہٹ میں ایسے برے کہ گویا ان کے کان میں کسی نے کہہ دیا کہ درود تاج کے مولف نے خود اپنا نام مخفی رکھا ہے۔ بالفرض ایسا ہو بھی تو ان کے حق میں اس سوء ظن کا کیا جواز ہے کہ انہوں نے خوش عقیدہ لوگوں میں اسے رائج اور مقبول بنانے کے لئے اپنا نام مخفی رکھا ہے۔ کیا ان کے حق میں بحیثیت مومن ہونے کے یہ حسن ظن درست نہیں کہ محض ریا اور سمعہ سے بچنے کے لئے اپنا نام چھپایا ہو؟ کیسی عجیب بات ہے کہ کسی مولف کا نام معلوم نہ ہو سکے، تو یہ سمجھ لیا جائے کہ اپنی تالیف کو عوام میں مقبول بنانے کے لئے مولف نے اپنا نام مخفی رکھا ہے۔ درود تاج تو چند سطور پر مشتمل ہے۔ فنون عربیہ میں کئی ایسی کتابیں مقبول ہیں۔ مثلاً میزان الصرف، شرح مائتہ عامل، شیخ کج وغیرہ جن کے مولفین کے نام آج تک متعین ہو کر عام طور پر سب اہل علم کو معلوم نہ ہو سکے۔ تو کیا بقول پھلواروی صاحب یہی کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے خوش عقیدہ عوام میں اپنی تالیفات کو مقبول اور مروج کرنے کے لئے اپنے ناموں کو مخفی رکھا؟ ذرا سوچیے! یہ کیسی مضحکہ خیز بات ہے۔

سولہواں اعتراض اور اس کا جواب

وٹائف اولیا کی زبان کو گھٹیا کہنا فرماتے ہیں ”ایسے ایسے کئی وٹائف عوام میں رائج ہو گئے ہیں جن کا نہ سر ہے نہ پیر۔ ان کی عربی زبان بھی نہایت گھٹیا قسم کی ہے، بلکہ بعض وٹائف تو سراسر مشرکانہ قسم کے ہیں“ (انتہی)۔

میں عرض کروں گا کہ درود تاج اور اس جیسے وٹائف صلحائے امت کو گھٹیا قسم کی زبان کہنا انتہائی گھٹیا ذہنیت کا مظاہرہ ہے جیسا کہ ہمارے جوابات سے واضح ہے۔ بے شک جہلاء عوام میں بکثرت بے سرو پا مشرکانہ وٹائف و عملیات رائج ہیں جو حجر، جادو اور ٹونہ کے اقسام سے ہیں۔ صلحا امت نے نہ انہیں کبھی قبول کیا نہ وہ قبول کرنے کے لائق ہیں، لیکن درود تاج اور اس جیسے وٹائف اولیا کرام کو ان سے کیا نسبت؟ وہ تو علماء صلحا امت کے مقبول اور پسندیدہ معمولات میں سے ہیں۔ خواہ پھلواروی صاحب کے بزرگوار اور پیر و مرشد بھی درود تاج کی کمال عظمت اور مقبولیت کے قائل ہیں۔ ان کے اپنے پمفلٹ میں یہ مضمون موجود ہے کہ خسروی صاحب نے ایک خط کے ذریعے ان سے پوچھا ”مولانا قاری شاہ سلیمان پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”صلوۃ و سلام“ میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ سید ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے درود تاج نبی کریم ﷺ کی جناب میں زیارت کے وقت پیش کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس درود کے لئے منظوری عطا فرمائیے کہ یہ ایصال ثواب کے وقت ختم میں پڑھا جائے کرے۔ حضور ﷺ نے منظور فرمایا۔ (انتہی کلامہ، ص ۱۳)

پھلواروی صاحب اس کے جواب میں فرماتے ہیں، غلطی بہر حال غلطی ہے خواہ کسی سے اس کا صدور ہو۔ حضرت قبلہ مولانا شاہ سلیمان پھلواروی میرے مرشد بھی ہیں اور پیر بزرگوار بھی۔ مجھے ان سے بے حد عقیدت ہے لیکن ایسی اندھی عقیدت بھی نہیں کہ انہیں معصوم عن الخطا سمجھنے لگوں۔ (انتہی کلامہ، ص ۱۳)

پھلواروی صاحب کا اپنے مرشد کو مشرک بتانا

پھلواروی صاحب نے اس جواب میں اپنے ”خلف رشید“ مرید صادق اور بے حد عقیدت مند ہونے کا جو مظاہرہ کیا ہے اس کی مثال نہیں۔ بے شک ان کے پیر بزرگوار معصوم عن الخطا نہیں لیکن خطا کے مدارج ہیں۔ جس خطا کا صدور ایک مبتدی طالب علم سے بھی متصور نہ ہو، پھلواروی صاحب کا اس میں اپنے پیر بزرگوار، صاحب فضل و کمال، مرکز عقیدت، مرشد کامل کو عمر بھر جھڑپتا جھٹاتا مقام حیرت نہیں۔ تو کیا ہے؟ یہی نہیں بلکہ عمر بھر انہیں درود تاج کے مشرکانہ ہونے کا بھی علم نہ ہوا۔ گویا وہ مشرک، توحید میں بھی امتیاز نہ کر سکے، بلکہ ایک غلط سلسلہ مشرکانہ کلام کا بارگاہ رسالت میں مقبول و منظور ہونا بھی انہوں نے تسلیم کر لیا، حتیٰ کہ اپنی کتاب ”صلوۃ و سلام“ میں اسے درج بھی کر دیا۔

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بولاجی است

پچھلاروی صاحب نے درود تاج کے علاوہ صالحین امت کے دیگر کئی معمولات کی بھی سخت مذمت کی ہے اور انہیں مشرکانہ قرار دیا ہے اور ان کا مذاق اڑا کر عامۃ المسلمین کی نظروں میں انہیں بے وقعت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

مگر یاد رہے کہ ان کی عظمت و مقبولیت کو نقصان پہنچانا پچھلاروی صاحب کے بس کا روگ نہیں۔

اگر گیتی سراسر باد گیرد

چراغ قدسیاں ہر گز نہ میرد

سز حواں اعتراض اور اس کا جواب

و طائف اولیاء کو خلاف قرآن و سنت کہنا

پچھلاروی صاحب فرماتے ہیں ”ان طائف کا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ اہل توحید کو قرآنی دعاؤں اور ماثورہ ادعیہ سے ہٹا دیا جائے۔“ میں عرض کروں گا یہ کوئی نئی بات نہیں مگرین حدیث بھی یہی کہا کرتے ہیں کہ احادیث کا ذخیرہ گھڑنے کا مقصد یہی ہے کہ اہل قرآن کو قرآن سے ہٹا دیا جائے۔

انصار حواں اعتراض اور اس کا جواب:

”یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ“

پچھلاروی صاحب فرماتے ہیں ”کس مبتدی طالب علم کو یہ نہیں معلوم کہ مشتاق کا صلہ ”الی“ ہوتا ہے ”ب“ نہیں ہوتا؟ اتنی بھونڈی بھونڈی غلطیاں کوئی اہل علم نہیں کر سکتا“

یہ اعتراض پچھلاروی صاحب کی لاعلمی پر مبنی ہے انہیں معلوم نہیں کہ یہاں ”المشتاقون“ ”العاشقون“ کے معنی کو متضمن ہے اور ”عشق“ کا صلہ ”ب“ آتا ہے ”السی“ نہیں آتا۔ قاموس میں ہے عشق بہ (جلد ۳ ص ۲۶۵) نیز تاج العروس جلد ۷ ص ۱۱۳ اور اقرب الموارید جلد ۲ ص ۲۸۶ میں بھی عشق کا صلہ ”ب“ مذکور ہے۔ شاید پچھلاروی صاحب اتنا بھی سمجھتے کہ جب کوئی لفظ کسی دوسرے لفظ کے معنی کو متضمن ہو تو اس کے صلہ میں وہی حرف آئے گا جو اس دوسرے لفظ کے صلہ میں آتا ہے۔ قرآن و حدیث میں بھی اس کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”احل لکم لہلۃ الصیام الرفث الی نسانکم“ (آلایہ ۲، البقرۃ) کس مبتدی طالب علم کو معلوم نہیں کہ رفث کا صلہ ”ب“ آتا ہے ”الی“ نہیں آتا۔ (جلد ۲ ص ۱۵۴)

لسان العرب میں ہے ”وقد رفث بها“ ”رفث“ ”انفاء“ کے معنی کو متضمن ہے جس کا صلہ ”الی“ آتا ہے۔ لسان العرب میں ہے ”افضیت الی المرأة“ (جلد ۲ ص ۱۵۴) اس لئے آیت کریمہ میں لفظ رفث کا صلہ ”الی“ وارد ہوا۔

حدیث شریف میں وارد ہے، مشکوٰۃ شریف میں ہے صرف قلبی علی طاعتک (ص ۲۱) کس مبتدی طالب علم کو معلوم نہیں کہ صرف کا صلہ ”الی“ آتا ہے علی نہیں آتا، مگر چونکہ یہ لفظ ثبت کے معنی کو متضمن ہے جس کا صلہ علی ہے اس لئے حدیث پاک میں ”الی“ کی بجائے علی وارد ہوا۔

کیا پچھلاروی صاحب قرآن و حدیث کے الفاظ کو بھی معاذ اللہ بھونڈی غلطیاں قرار دیں گے؟ اگر نہیں تو انہوں نے ”مشتاقون“ کے صلہ کو جو بھونڈی غلطی قرار دیا ہے، تسلیم کر لیں کہ درود تاج کی بجائے یہ ان کی اپنی بھونڈی غلطی ہے۔

الحمد لله! ہم نے درود تاج سے متعلق ان کے ہر اعتراض کا جواب مکمل و مدلل لکھ دیا۔۔۔ اور ساتھ ہی پچھلاروی صاحب کے اعتراضات بھی انہی کے الفاظ میں نقل کر دیئے ہیں۔

حاضرین کرام سے التماس ہے کہ تعصب سے بالاتر ترہ کر عدل و انصاف کی روشنی میں فیصلہ فرمائیں کہ پچھلاروی صاحب کے سوالات میں طالب علمانہ استفسار ہے یا دلی تعصب و عناد کا اظہار؟

ہمارے جوابات کی روشنی میں آپ پر واضح ہو گیا ہوگا کہ پچھلاروی صاحب نے درود تاج میں جن اخلاط کی نشان دہی کی ہے وہ اخلاط نہیں بلکہ پچھلاروی صاحب کی لاعلمی اور متعصبانہ ذہنیت کا شاہکار ہیں۔

انیسواں اعتراض اور اس کا جواب

غلطی کا انکشاف

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں ”یہ کوئی ضروری نہیں کہ آج اگر کوئی بات کسی پر منکشف ہوئی ہو تو لازماً گزشتہ بزرگوں پر بھی منکشف ہو چکی ہو، خود میں بھی اب تک درود تاج کو ایک آسانی اور الہامی قسم کی چیز سمجھتا تھا، لیکن جب حقیقت حال منکشف ہو کر سامنے آ گئی تو (من بعد ما جاء فی من العلم) اپنے قدیم خیال پر مجھے رہنے کا کوئی جواز نظر نہیں آیا“ (اتنی کلام)۔

پھلواروی صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ درود تاج میں غلطیاں موجود ہونے کے باوجود اگر میرے مرشد اور پدر بزرگوار اور مرکز عقیدت شاہ سلیمان صاحب پھلواروی پر وہ منکشف نہیں ہوئیں اور مجھ پر ان کا انکشاف ہو گیا تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے ”یہ کوئی ضروری نہیں کہ آج اگر کوئی بات کسی پر منکشف ہوئی ہو تو لازماً گزشتہ بزرگوں پر بھی منکشف ہو چکی ہو“۔

میں عرض کروں گا کہ یہ کیا ضروری ہے کہ آج اگر کسی کلام میں کوئی غلطی نکالے تو لازماً گزشتہ بزرگوں نے بھی اسے غلطی کہا ہو؟ ممکن ہے کہ اس کلام کو غور و فکر سے دیکھنے اور سمجھنے کے باوجود بھی گزشتہ بزرگوں کے نزدیک وہ چیز غلطی نہ ہو، جسے آج کوئی شخص غلطی کہہ رہا ہے؟ امور غیبیہ اور حقائق غامضہ خفیہ اور مسائل دقیقہ کے بارے میں تو پھلواروی صاحب کی یہ بات کسی حد تک تسلیم کی جاسکتی ہے کہ ان میں سے کوئی غیبی حقیقت یا بہت باریک و دقیق، پوشیدہ بات گزشتہ بزرگوں پر منکشف نہ ہوئی ہو اور بعد میں بذریعہ الہام یا غور و خوض کرنے سے کسی پر اس کا انکشاف ہو جائے لیکن جو بات ابتدائی طالب علم اور معمولی عربی دان بھی جانتا ہو۔ وہ گزشتہ علماء و راہنہ اور بزرگان دین پر مخفی رہے اور مدتوں بعد کسی پر اس کا انکشاف ہو، قابل فہم نہیں۔ پھلواروی صاحب جن کے سامنے درود تاج رہا اور وہ اب تک اسے آسانی اور الہامی چیز سمجھتے رہے، کیا وہ اپنی عمر کے اس طویل زمانے میں ایک معمولی عربی دان اور مبتدی طالب علم کی استعداد بھی نہ رکھتے تھے کہ درود تاج کی بھونڈی بھونڈی غلطیاں بھی انہیں نظر نہیں آئیں اور اب اچانک ان کے پاس نہ معلوم کہاں سے ایسا علم آ گیا کہ درود تاج کی غلطیاں ان پر منکشف ہو گئیں۔ جس کی وجہ سے انہیں اپنے قدیم خیال پر مجھے رہنے کا کوئی جواز نظر نہ آیا۔

حاضرین غور فرمائیں کہ پھلواروی صاحب کی یہ بات کہاں تک قابل فہم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اس سارے کلام میں محض سخن سازی سے کام لیا ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

میسواں اعتراض اور اس کا جواب:

غلط انتساب

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں: ”غلط انتساب کی ایک نہیں ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ کسی چیز کو مقبول بنانے کے لئے کسی مقبول شخصیت کی طرف منسوب کر دینے کا رواج کوئی نیا نہیں بہت قدیم ہے۔ روحانی اشارات، کشف اور خواب وغیرہ اس مقصد کے لئے گھڑ لئے جاتے ہیں۔ مؤثر قصے بھی تصنیف کر لئے جاتے ہیں۔“ (اتنی کلام)

پھلواروی صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے گزارش ہے کہ صلوات امت کے وظائف اور درود تاج آپ کے نزدیک مشرکانہ اور غلط سلط ہیں۔ سب کا مقصد آپ کے نزدیک یہی ہے کہ اہل توحید کو قرآن اور اعدیہ ماثورہ سے ہٹایا جائے مگر اسی درود تاج کی مقبولیت کے ثبوت میں یہ قصہ آپ کے پدر بزرگوار، مرشد کامل اور مرکز عقیدت نے اپنی کتاب ”صلوٰۃ و سلام“ میں تحریر فرمایا ہے۔ آپ اس قصے کو جھوٹا اور من گھڑت بتا رہے ہیں۔ لاکھ دفعہ آپ اسے جھوٹا اور من گھڑت کہیں مگر اتنی بات بتا دیجئے کہ مشرکانہ، غلط سلط اور قرآن وحدیث سے ہٹانے والے درود تاج کی مقبولیت کے ثبوت میں اس قصے کو لکھنے والا، مرشد کامل اور مرکز عقیدت ہو سکتا ہے؟ آپ کا صرف یہ کہہ دینا کہ میں انہیں معصوم عن الخطا نہیں سمجھتا، کافی نہیں۔ آپ کو یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کی یہ خطا کس نوعیت کی ہے؟ کیا مشرکانہ کلام کی تائید عقیدہ توحید کے صافی نہیں شرک کو آپ توحید کی نقیض نہیں مانتے؟ شرک کلام کی فضیلت و مقبولیت ثابت کرنا بھی شرک ہے۔

گویا آپ نے اپنے مرکز عقیدت کو خطا شرک سے محفوظ نہیں سمجھا۔ قرآن سے ہٹانے والے کلام کی مقبولیت و فضیلت کا اثبات قرآن سے بغاوت ہے۔ جس کا مرکب گویا آپ نے اپنے پدر بزرگوار، مرکز عقیدت اور مرشد کامل کو ٹھہرایا۔ آپ کے لئے اس الزام سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ آپ نے جو خطا اپنے مرکز عقیدت سے منسوب کی ہے، آپ اس سے رجوع فرمائیں، ورنہ اس خطا کے وبال سے آپ کا محفوظ رہنا بھی ممکن نہیں کیونکہ اس عظیم خطا و ار سے عقیدت رکھنا بھی خطا عظیم ہے۔

ایکسواں اعتراض اور اس کا جواب

قواعد صرف و نحو غلطی نہیں

اس کے بعد پھلواروی صاحب فرماتے ہیں: ”عربی قواعد صرف و نحو غلطی نہیں لگتی ہیں۔ اگر ان قواعد کو غلطی مانا جائے تو قرآن وحدیث کی

زبان ہی غلطی اور مشکوک ہو جاتی ہے۔“ (اتنی کلام)

پھلواروی صاحب کی یہ بات انتہائی مضحکہ خیز ہے جن قواعد کو وہ یقینی کہہ رہے ہیں۔ اہل فن کے شدید اختلافات ان میں پائے جاتے ہیں۔ نحو کی کوئی چھوٹی بڑی کتاب ایسی نہیں جس میں یہ اختلافات مذکور نہ ہوں۔ آئمہ فن کے اقوال مختلف بالخصوص ان مسائل میں بصرین اور کوفین کے اختلافات کثیرہ سے فن کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ علامہ ابن خلدون نے اس فن کے علما بالخصوص بصرین کوفین کے نحوی اختلافات کا ذکر کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں ثم طال الکلام فی هذه الصناعة وحدث الخلاف بین ههنا فی الکوفه والبصره المصرین القديمين للعرب (پھر اس فن میں ان کا کلام بہت طویل ہو گیا۔ کوفہ اور بصرہ کے ان علما کے درمیان مسائل فن میں اختلافات پیدا ہوئے یہ دونوں شہر عرب کے قدیم شہروں میں سے ہیں) (مقدمہ ابن خلدون ص ۵۳ طبع بیروت باب نمبر ۶ فصل ۳۷)۔ کون نہیں جانتا کہ یقینی امور اختلاف کے شائبہ سے پاک ہوتے ہیں۔ دو اور دو کا چار ہونا یقینی ہے کسی کو اس میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔ پھلواروی صاحب اگر ان اختلافات سے باخبر ہوتے تو قواعد صرف و نحو کو یقینی کہنے کی کبھی جسارت نہ فرماتے۔

ربان کا یہ کہنا کہ ”اگر ان قواعد کو غلطی مانا جائے تو قرآن وحدیث کی زبان ہی غلطی اور مشکوک ہو جاتی ہے“ پھلواروی صاحب کی لاعلمی پر مبنی ہے قرآن کی زبان عین قرآن ہے۔ جس کا محافظ خود اللہ تعالیٰ ہے۔ ارشاد ہوا: ”انما نحن نزلنا الذکر وانما له لحافظون“ (پ ۱۱۳ الحجر آیت نمبر ۹ نمبر ۱) ”ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں۔“ قرآن پاک کا ایک ایک حرف اور ایک ایک حرکت و سکون قطعی اور یقینی ہے۔ ساتوں متواتر آیتیں یقینی اور قطعی ہیں۔ محض تعدد کی وجہ سے انہیں مختلف کہا جاتا ہے۔ جیسے قرآن مجید کی آیتوں اور سورتوں کو آیات مختلفہ و سورت مختلفہ کہہ دیا جاتا ہے۔ ان کے صحیح اور یقینی ہونے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ جس کی دلیل ان کا تواتر ہے۔ اہل علم سے غلطی نہیں کہ تواتر مفید یقین ہوتا ہے۔

ثابت ہوا کہ قرآن کی زبان کا یقینی ہونا تواتر سے ثابت ہے۔ اس کے یقینی ہونے کو صرف و نحو کے ایسے قواعد پر مبنی کہنا جو اختلاف کثیر کی وجہ سے خود غلطی ہیں۔ قرآن اور اس کی زبان کو غلطی قرار دینے کے متراف ہے۔ پھلواروی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن وحدیث قواعد کے تابع نہیں، بلکہ صرف و نحو کے قواعد قرآن وحدیث کے تابع ہیں۔ تتبع اصل ہوتا ہے اور تابع اس کی فرع۔ فرع کا وجود ہمیشہ اصل کے بعد ہوتا ہے۔ قرآن وحدیث کی زبان پہلے سے موجود تھی۔ صرف و نحو کے قواعد نزول قرآن کے مدتوں بعد وضع کئے گئے۔

علامہ ابن خلدون کہتے ہیں کہ جب اسلام آگیا اور مسلمانان عرب فتوحات کے لئے غم کی طرف بڑھے، اور ان کے اختلاط کے باعث یہ خطرہ انہیں لاحق ہوا کہ عرب کا فطری لسانی ملکہ غم سے متاثر ہو کر ختم ہو جائے گا، بلکہ قرآن کے سمجھنے میں بھی سخت دشواری پیش آئے گی۔ اس وقت اہل علم نے کلام عرب کو سامنے رکھ کر نحو کے ابتدائی قواعد وضع کئے۔ مثلاً ہر فاعل مرفوع ہوتا ہے اور مفعول منصوب۔ علم نحو میں سب سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مشورہ سے ان کی خلافت کے اواخر میں ابو الاسود الدیلمی نے قلم اٹھایا۔ (ملخصاً) (مقدمہ ابن خلدون عربی ص ۳۶ طبع بیروت باب نمبر ۶ فصل نمبر ۳۷)۔ خلاصہ یہ کہ اس علم نحو کے ابتدائی قواعد کی تدوین کا آغاز رسول اللہ ﷺ کی وفات کے تقریباً تیس ہشتیس سال بعد عمل میں آیا۔ جس پر پھلواروی صاحب قرآن وحدیث کی زبان کے یقینی ہونے کا انحصار فرما رہے ہیں۔

حاضرین انور فرمائیں کہ پھلواروی صاحب کی یہ بات کس قدر غلط، بے بنیاد اور مضحکہ خیز ہے۔

پائیمساوا اعتراض اور اس کا جواب:

دروود تاج ہر طرح کی غلطی سے ہر اے

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں ”دروود تاج اگر الہامی بھی ثابت کر دیا جائے تو اس کی لسانی غلطی، غلطی ہی رہے گی اور لغوی غلطی کی طرح اعتقادی غلطی بھی غلطی کہی جائے گی۔ محض عوامی مقبولیت کسی چیز کی صحت کی ضمانت نہیں“ (اتنی)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مضبوط دلائل کی روشنی میں ہم نے واضح کر دیا کہ درود تاج میں کوئی لسانی غلطی نہیں رہی۔ اعتقادی غلطی، تو درود تاج اس سے بھی پاک ہے۔ دراصل پھلواروی صاحب کے دل میں ”دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالہم“ کے الفاظ کا نئے کی طرح چھہر ہے ہیں۔ جنہیں اب تک وہ الہامی سمجھتے رہے۔ بقول ان کے ”من بعد ما جانی من العلم“ اچانک وہ انہیں مشرک نہ سمجھنے لگے مگر یہ بھی علم کی بجائے ان کی لاعلمی کا نتیجہ ہے۔

کوئی مسلمان حضور ﷺ کو دافع حقیقی نہیں سمجھتا، دافع حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ رسول اکرم ﷺ محض وسیلہ اور واسطہ ہونے کی حیثیت سے دافع مجازی ہیں۔ بایں طور کہ حضور ﷺ دافع عذاب کا سبب ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وما کان اللہ ليعذبہم وانت فیہم“ (پ)

۹ (الانفال) یعنی آپ کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ لوگوں کو عذاب نہیں دے گا۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ دفع عذاب کا وسیلہ ہیں، نیز فرمایا وما كان الله معذبهم وهم مستغفرون (پ ۹ انفال) اللہ تعالیٰ لوگوں کے استغفار کی وجہ سے بھی انہیں عذاب نہیں دے گا۔

استغفار بھی حضور ﷺ ہی سے ملا۔ اس لئے جب تک مومنین کا استغفار ہے حضور ﷺ کا وسیلہ برقرار ہے۔۔۔۔۔ مدینہ دارالکھرقہ بننے سے پہلے یثرب کہلاتا تھا۔ یثرب کا ماخذ ثرب ہے یا ثریب۔ ثرب کے معنی ہیں فساد۔ وہاں کی ہر چیز فاسد تھی۔ جو وہاں آتا، زہریلے بخار اور شدید امراض میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ اگر اتفاقاً کوئی وہاں پہنچ جاتا تو لوگ اسے ملامت کرتے کہ تو یہاں بیمار یوں اور زہریلے بخاروں میں مبتلا ہونے آیا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب وہاں ہجرت کر کے پہنچے۔ انہیں شدید ترین بخار لاحق ہوا۔ وہ بیماری کی حالت میں مکہ کو یاد کر کے روتے تھے۔ جب حضور ﷺ وہاں تشریف لائے اور حضور ﷺ نے صحابہ کرام کا یہ حال دیکھا تو حضور ﷺ نے دعا فرمائی اور حضور ﷺ کے مبارک قدموں کی برکت سے مدینہ کی بیماریاں دور ہو گئیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”غبار المدينة شفاء من الجذام“ مدینے کا غبار جذام سے شفاء ہے (الوفاء لابن الجوزی جلد نمبر ۱ ص ۲۵۳ وفاء الوفا د ص ۶۷)۔ حضور ﷺ کے طفیل مدینے کی مٹی جذام کے لئے شفا ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ کے طفیل، وبا، قحط، مرض اور الم کے دفع ہونے کی صداقت پر مندرجہ ذیل احادیث شاہد عدل ہیں۔

۱۔ جب حضور ﷺ مدینے تشریف لائے، حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت بلال ؓ دونوں کو سخت بخار ہو گیا۔ ام المومنین صدیقہ ؓ غنما فرماتی ہیں، میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ میں نے حضور ﷺ کو بتایا حضور ﷺ نے دعا فرمائی۔ ”اللهم حبب اليها المدينة كحبنا مكة او اشد حبا و صححها و بارك لنا في صاعها و مدّها و انقل حمّاها نا جعلها بالبحفّة“ یا اللہ کے کی طرح مدینے کو ہمارا محبوب بنا دے بلکہ مکے سے زیادہ اور مدینے کی آب و ہوا ہمارے لئے درست فرما دے اور اس کے صاع اور مد یعنی غلہ اور پھلوں میں ہمارے لئے برکت فرما اور مدینے کی بیماریوں (یہودی ہستی) مجھ کی طرف منتقل کر دے۔ (بخاری جلد ۱ ص ۵۵۹)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے ایک سیاہ قام پر اگندہ سر عورت کو خواب میں دیکھا، جو مدینے سے نکل کر مجھ میں پہنچ گئی ”فما ولت ان وباء المدينة نقل اليها“ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ مدینے کی وبا حقیقہ کی طرف چلی گئی۔ (بخاری جلد ۲ ص ۱۰۴)

۳۔ یزید بن ابی عبید فرماتے ہیں: میں نے سلمہ بن اکوع ؓ کی پنڈلی میں تلوار کی ضرب کا نشان دیکھا۔ اس نشان کے متعلق میں نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تلوار کی اس ضرب کا نشان ہے جو مجھے لگی تھی۔ یہ ایسی ضرب تھی کہ لوگ کہنے لگے بس سلمہ شہید ہو جائے گا، میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے اس میں تین مرتبہ پھونکا اس وقت سے اب تک مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ (بخاری جلد ۲ ص ۶۰۵ مشکوٰۃ ص ۵۳۳)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عتیک ؓ ابورافع یہودی کو قتل کر کے زینے سے نیچے اتر رہے تھے کہ اچانک گرے اور ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی۔ وہ فرماتے ہیں، میں نے اسے اپنے عمامہ سے باندھ دیا۔ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا ”ابسط رجلك فبسطت رجلى فمسحها فکانما لم اشتكها قط“ اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا۔ حضور علیہ السلام نے میری پنڈلی پر مبارک ہاتھ بھیر دیا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی تکلیف کبھی پہنچی ہی نہ تھی۔ (بخاری جلد ۲ ص ۷۷)

۵۔ مسلم شریف میں ایک طویل حدیث وارد ہے۔ جس کے آخری حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عطاء حضرت اسماء کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے حضور ﷺ کا جبہ نکالا اور فرمایا ”کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبسها فنحن نغسلها للمرضی لعستشفى بها“ حضور ﷺ اسے پہنتے تھے اور ہم اس جبے کو پانی سے دھو لیتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے اپنے بیماروں کے لئے شفاء حاصل کریں۔ (مسلم شریف جلد ۲ ص ۱۹۰)

۶۔ صحیحین و دیگر کتب احادیث میں باسانید کثیر وہ مضمون وارد ہے کہ عہد رسالت میں مدینے میں قحط پڑا۔ خطبہ جمعہ کے موقع پر حضور ﷺ سے باران رحمت کی دعا کے لئے عرض کیا گیا۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی اور فوراً ہی باران رحمت شروع ہو گئی اور اس کثرت سے بارش ہوئی کہ اگلے جمعہ کے موقع پر حضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اب تو بارش کی وجہ سے لوگوں کے مکان گرنے لگے ہیں۔ آپ دعا فرمائیں کہ بارش رک جائے۔ حضور ﷺ مسکرائے اور آسمان کی طرف اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھا کر چاروں طرف اشارہ فرمایا اور دعا فرمائی ”اللهم حوّا الینا ولا علینا“ حضور ﷺ کے اشارے کے ساتھ بادل پھٹتا گیا اور صاف آسمان گول دائرے کی طرح نظر آنے لگا۔ مدینہ میں بارش رک گئی۔ اس باس جاری رہی۔ (بخاری جلد نمبر ۱ ص ۱۳۰، ۱۳۱، ۵۰۶) قحط دفع ہوا اور خشک سالی خوشحالی میں بدل گئی۔



۷۔ سلیمان بن عمرو بن احوص ازدی اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ رسی ہمار فرما کر حضور ﷺ آگے بڑھے۔ ایک عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ عرض کی حضور ﷺ! میرا بیٹا فاتر العقل ہے۔ حضور ﷺ! اس کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور ﷺ نے اس سے فرمایا پانی لے آ، وہ ایک پتھر کے برتن میں حضور ﷺ کے پاس پانی لے آئی۔ حضور ﷺ نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور اپنا چہرہ انور اس میں دھویا پھر اس میں دعا فرمائی۔ پھر فرمایا یہ پانی لے جا "فَاغْسِلِيْهِ بَاءً وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ" اس پانی سے اسے غسل دے اور اللہ سے شفاء طلب کر۔ اس حدیث کی روایت کرنے والی صحابیہ سلیمان بن عمرو بن احوص کی والدہ نے اس عورت سے کہا میرے اس بیمار بچے کے لئے اس میں سے تھوڑا سا پانی مجھے بھی دے دے۔ وہ فرماتی ہیں، میں نے اپنی انگلیوں سے نوڑا سا پانی لے کر اپنے بیمار بیٹے کے بدن پر مل دیا، چنانچہ وہ اعلیٰ درجہ کا تندرست ہو گیا۔ فرماتی ہیں، اس کے بعد میں نے اس عورت سے پوچھا کہ اس کے بیٹے کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا! وہ بہترین صحت کے ساتھ صحت یاب ہو گیا۔ (مسند احمد جلد ۶، ص ۷۹ طبع بیروت)

حاضرین کرام نے آیت قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں ملاحظہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو بلا و با، قحط و مرض اور الم کے دفع ہونے کا سبب بنایا۔ دافع حقیقی محض اللہ تعالیٰ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کمال عبدیت کے باعث عون الہی کا مظہر اتم و اکمل ہیں۔ اس اعتبار سے درود تاج میں حضور اکرم ﷺ و دافع البلاء و الوباء و القحط و المرض و الالم "کہا گیا جس میں شرک کا کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا، بلکہ یہ کمال عبدیت کا وہ بلند مقام ہے جس کی تفصیل کتاب و سنت کے مطابق ناہی کی بحث میں آ رہی ہے۔

### عوامی مقبولیت

پھلواروی صاحب کا یہ کہنا کہ "محض عوامی مقبولیت کسی چیز کی صحت کی ضمانت نہیں" اس مقام پر قطعاً نامناسب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ درود تاج محض عوام میں مقبول نہیں بلکہ خواص میں بھی مقبول ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ پھلواروی صاحب کے مرکز عقیدت نے اس کی مقبولیت ثابت کرنے کے لئے اپنی کتاب "صلوٰۃ و سلام" میں وہ واقعہ لکھا جسے پھلواروی صاحب من گھڑت اور نظمی کہہ رہے ہیں، مگر وہ ان کے لکھنے کا انکار نہ کر سکے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ پھلواروی صاحب کے والد بزرگوار جو طبقہ خواص سے ہیں، درود تاج ان کے نزدیک مقبول ہے اور وہ اس کی مقبولیت کے قائل ہیں۔ اس کے باوجود پھلواروی صاحب کا یہ کہنا ہے کہ "محض عوامی مقبولیت کسی چیز کی صحت کی ضمانت نہیں" گویا اپنے پیر و مرشد اور مرکز عقیدت کو خواص سے خارج کر کے عوام میں شامل کر دینا ہے۔ جو کسی "خلف رشید" مرید صادق اور بے حد عقیدت رکھنے والے کے شایان شان نہیں ہو سکتا، بلکہ یہ اپنے مرشد کی عظمت کو بری طرح مجروح کرنے کے مترادف ہے۔

تمیساں اعتراض اور اس کا جواب

"یا اللہ" کی ترکیب صحیح ہے

پھلواروی صاحب نے درود تاج کے علاوہ صلواتِ امت اور بزرگانِ دین کے دیگر معمولات اور وظائف پر بھی ایسے ہی لائی غلطی اور لہجہ اعتراض کئے ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں "یا" عربی لفظ ہے اور اللہ بھی عربی لفظ ہے لیکن "یا اللہ" کوئی عربی لفظ نہیں۔ یہ نہ قرآن میں نہ حدیث میں اور نہ عربی لہجہ میں۔ جب اے اللہ کہنا مقصود ہو تو اللہ پر ندا کا یا نہیں لاتے بلکہ ایسے موقع پر اللہم کہتے ہیں۔ پس جب وظیفہ میں آپ "یا اللہ" لکھا ہوا دیکھیں بس سمجھ لیں کہ یہ کسی ایسے غبی عربی دان کا لکھا ہوا ہے جو عربی زبان کی باریکیوں اور نزاکتوں کا زیادہ فہم نہیں رکھتا۔ اب اس پر خواب، کشف اور برکات و تاثیرات کے کتنے ہی حاشے چڑھائے جائیں، غلطی، غلطی ہی رہے گی۔ درست نہیں ہو جائے گی" (انجمنی)

اس کے بعد پھلواروی صاحب نے کشف و کرامات اور روحانی فیوض و برکات کا مذاق اڑانے کے لئے واقعہ کے نام سے ایک مضحکہ خیز قصہ لکھ دیا۔ انداز تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ اس کی اصلیت قلبی عناد ظاہر کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ اگرے میں سیدنا ابوالاعلیٰ عنوان علیہ الرحمہ کا مزار مبارک مرجع خواص و عوام اور ایسی مشہور و معروف زیارت گاہ ہے کہ جس کے متعلق عقل سلیم تسلیم ہی نہیں کرتی کہ ان کے مزار پر حاضری کے قصد سے جانے والا مشورستی کی قبر پر جا کھڑا ہو۔ یہ سارا قصہ محض اس لئے تصنیف کیا گیا ہے کہ پڑھنے والے، بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری اور فیوض و برکات کے حصول کو محض ایک انھوکہ سمجھ کر اس سے متنفر ہو جائیں۔ بقول پھلواروی صاحب اگر ان امور کی حمایت اور موافقت میں کشف و الہام اور خواب گھرے جاسکتے ہیں تو میں عرض کروں گا کہ کیا ان امور کی مخالفت میں اس نوعیت کے قصوں سے حاشیہ آرائی نہیں کی جاسکتی۔

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں کہ لفظ "یا" اور لفظ "اللہ" دونوں عربی ہیں مگر یا اللہ کوئی عربی لفظ نہیں، کس قدر مضحکہ خیز بات ہے۔ اگر قرآن وحدیث میں "یا اللہ" کا لفظ وارد نہیں ہوا، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ عربی زبان ہی سے خارج ہو جائے۔ ہم پہلے بھی بتا چکے ہیں کہ

کسی لفظ کا قرآن وحدیث میں وارد ہونا اس کے غلط یا غیر عربی ہونے کو تسلیم نہیں اور یہ بات بالکل بدیہی ہے۔ پچلواروی صاحب ”یا اللہ“ کو غلط قرار دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ عربی لٹریچر میں بھی کہیں اس کا وجود نہیں۔ ان شاء اللہ ہم مغرب ثابت کریں گے کہ ”یا اللہ“ کی ترکیب خالص عربی ہے اور یہ خالص عربی زبان کا کلمہ ہے عرب کے لوگ ”یا اللہ“ کہتے تھے۔ دیکھئے تفسیر بیضاوی میں ہے واللہ اصلہ اللہ فحذف التاء الهمزة و عوض عنها الالف والام ولذلك قيل يا الله بالقطع، یعنی لفظ اللہ کی اصل الہ ہے الہ کا ہمزہ حذف کر کے الف لام اس کے عوض میں لایا گیا۔ اسی لئے ”یا اللہ“ بالقطع کہا گیا (تفسیر بیضاوی علی حاشیہ شیخ زادہ جلد ۱، ص ۲۲، طبع ترکی) یعنی اس ہمزہ کو ہمزہ وصلی کی طرح ساقط نہیں کیا گیا بلکہ ہمزہ قطعی قرار دے کر اس کے تلفظ کو برقرار رکھا گیا۔

بیضاوی کے بعد کافہ کی عبارت بھی ملاحظہ فرما لیجئے۔ علامہ ابن حابط فرماتے ہیں قالوا يا الله خاضع (کافیہ بحث توابع المنادی) ملا جامی نے اس کی شرح میں فرمایا ہے لفظ اللہ اصل میں الہ تھا۔ الہ کا ہمزہ حذف کر کے الف لام اس کے عوض میں لایا گیا جو اس کے لئے لازم ہے اور یا اللہ کہا گیا۔ لفظ اللہ کے سوا کوئی ایسا کلمہ نہیں جس کے الف لام میں عوض اور لزوم دونوں باتیں پائی جائیں۔ کسی جگہ عوض ہے تو لزوم نہیں جیسے الناس اور کہیں لزوم ہے تو عوض نہیں جیسے انتم۔ یہ خاصہ لفظ اللہ کا ہے کہ اس کا الف لام عوض میں بھی ہے اور وہ اس کے لئے لازم بھی ہے۔ اسی لئے خصوصیت کے ساتھ بالقطع ”یا اللہ“ کہا جاتا ہے۔ (شرح جامی ص ۱۱۰، ۱۱۱، طبع پشاور)

پچلواروی صاحب عربی زبان میں یا اللہ کا لفظ پائے جانے کے منکر ہیں حالانکہ اہل عرب جب اللہ کی میم کو ساقط کر دیتے تھے تو کہتے تھے یا اللہ اغفر لی (لسان العرب جلد ۳ ص ۴۰، طبع بیروت) بلکہ یا اللہ بھی بعض اہل عرب سے ثابت ہے۔ (جوشاذ ہے) لسان العرب میں ہے۔ قال الکساء ی العرب تقول یا اللہ اغفر لی و یا اللہ اغفر لی۔ (لسان العرب جلد ۳ ص ۴۰، طبع بیروت)

آخر میں امام النجاشی ابو بشر عمرو بن عثمان سیبویہ کا ارشاد بھی سن لیجئے۔ وہ فرماتے ہیں واعلم انه لا يجوز لك ان تنادي اسماء فيه الالف وللام البسته ال انهم قد قالو يا الله اغفر لنا وذلك من قبل انه اسم يلزم ما لالف والام لا يفار فانه وكثر في كلامهم، یعنی جان لو کہ جس اسم پر الف لام ہو (بالفصل) اسے نداء کرنا قطعاً جائز نہیں۔ پھر اس کے کہ اہل عرب نے ”یا اللہ اغفر لانا“ کہا ہے (اے اللہ ہمیں بخش دے) یہ صرف اس لئے کہ لفظ اللہ ایسا اسم ہے جس کے لئے الف لام لازم ہے کبھی اس سے جدا نہیں ہوتا اور یہ استعمال ان کے کلام میں بہت کثیر ہے۔ (کتاب سیبویہ نمبر ۲، ص ۱۹۵، طبع بیروت)

ان تمام عبارات سے ثابت ہوا کہ ”یا اللہ“ عربی لفظ ہے اور یہ صحیح ہے اسے غلط کہنا قطعاً غلط ہے۔ اہل عرب اللہ کی علاوہ یا اللہ بھی کہتے تھے۔ ان کا مقولہ ”یا اللہ اغفر لنا“ اس کا شاہد ہے اور استعمال ان کے کلام میں کثیر ہے۔

پچلواروی صاحب کی علمی بے مائیگی پر افسوس ہوتا ہے ”کتاب سیبویہ“ تو درکنار وہ فنون کی متداول کتابوں سے بھی واقف نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ کبھی تفسیر بیضاوی دیکھی نہ کافہ، نہ شرح جامی، نہ لسان العرب کا دیکھا انہیں نصیب ہوا۔ فوا حسرتا ہ چوبیسواں اعتراض اور اس کا جواب

معرف باللام پر دخول حرف نداء

پچلواروی صاحب کہتے ہیں ”اگر لفظ معرف باللام ہو تو یا ایہا آئے گا“ جیسے ”یا ایہا النبی“ (اس کے بعد فرماتے ہیں) ”صرف اللہ ایک ایسا لفظ ہے جس پر نہ یا آئے نہ ایہا اور نہ یا ایہا آتا ہے۔ اللہ جب منادی ہو تو اس کے آخر میں م آ جاتا ہے یعنی اللہ ہو جاتا ہے۔“ (ص ۱۸)

پچلواروی صاحب نے اس عبارت میں اپنی علمی بے مائیگی اور نا سمجھی کا مظاہرہ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس اسم پر الف لام ہو جیسے المرسل النبی وغیرہ۔ اس کو نداء کرنے کے لئے لہجہ کا فاصلہ لانا پڑے گا۔ جیسے یا ایہا المرسل۔ یا ایہا النبی (شرح جامی وغیرہ کتب نحو)۔ پھر لفظ اللہ کے کہ اس کی نداء میں ایہا کے بغیر یا اللہ کہا جائے گا یا اس کے آخر میں میم مشدود مفتوح شامل کر کے اللہ کہہ کر نداء کی جائے گی۔ یہ دونوں جائز ہیں۔ اہل عرب کے کلام میں مستعمل ہیں جس کا تفصیلی بیان دلائل کے ساتھ ہم ابھی ہدیہ کر چکے ہیں۔

# علمی دنیا کا طویل ترین درود

سید کبیر حسین شاہ ہمدانی



مجموعہ صلوات الرسول ۳۰ پاروں پر مشتمل ہے اور ہر پارہ اپنی خفایت کے اعتبار سے قرآن مجید کے پاروں سے تقریباً دو گنا بڑا ہے۔ ہر پارے میں نبی رحمت ﷺ کے ایک ایک وصف کا ذکر خیر قرآن و سنت کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔ مجموعہ صلوات الرسول کی تکمیل بارہ سال، آٹھ ماہ اور تیس دن میں ہوئی۔۔۔۔۔ قصیدہ شریف کی زبان عربی ہے۔۔۔۔۔ ہر پارہ ۳۸ صفحات پر مشتمل ہے اور ہر پارہ کی ابتدا ان کلمات سے ہوتی ہے۔

اللهم انی استلک بمہبط بسم الله الرحمن الرحيم . و برہبط بسم الله الرحمن الرحيم . و برہبط بسم الله الرحمن الرحيم . الخ حمداً یفوق حمد الحامدين رب الاولین والاخرین ....

علامہ عبدالرحمن چھوہروی علیہ الرحمۃ نے ہر پارے میں شفیق المذنبین، رحمۃ العالمین کے ایک ایک وصف کو بیان کیا ہے۔۔۔۔۔ مثلاً ایک پارے کا عنوان فی صلواتہ وسلامہ ہے۔۔۔۔۔ اسی طرح ایک اور پارے کا عنوان فی قدرہ واقتدار رکھا۔ مجموعہ صلوات الرسول کے عناوین کچھ اس طرح ہیں۔۔۔۔۔

فی وصلہ ومعیتہ... فی اوامرہ و نواحیہ... فی خلقہ و خلاقہ... فی نبوتہ و رسالتہ... فی تہلیلہ و تسیبہ... فی ایتہ و بشارتہ... فی حلمہ و حلمہ... فی شفاعتہ و سیلۃ... فی لواء حمدہ و مقام محمودہ... فی تحمیدہ و تمجیدہ... فی قالہ و مقالہ... فی حبہ و محبوبہ... فی اسرارہ و معراجہ... فی بدنہ و اعضائہ... فی اسماءہ و صفاتہ... فی سیادتہ و سیدہ... فی قدرہ و اقتدارہ... فی معجزاتہ و خوارقاتہ... فی شرفہ و شرافتہ... فی دعواتہ بتوسل صلواتہ... فی عظمتہ و عزتہ... فی قربہ و قرابتہ... فی شہودہ و مشہودہ... فی خیر خلقہ و خیر امتہ... فی صلواتہ و سلامہ... فی علمہ و علم غیبہ... فی دعائہ و مستجابتہ... ان میں سے ہر جز ایک مکمل و ستاویز ہے۔۔۔۔۔ یقین نہیں آتا کہ گاؤں میں پلنے بڑھنے والا جس نے ظاہری علوم بھی نہ سیکھے ہوں، نے علمی دنیا کا یہ طویل ترین اور انٹ تصیدہ مبارک لکھا۔ ہر حرف موتی اور ہر لفظ گوہر... الفاظ کی روانی، مضامین کا تنوع، رحمت افزا کلام، بہار آفریں خزانہ علم، زور بیان اور عشق و محبت میں ڈوب کر والہانہ و انبئی عقیدت اور دلی شہیقگی سے لکھے گئے حضور ﷺ کے محاسن اس قابل ہیں کہ ہر ہر لفظ پر ایک ضخیم کتاب لکھی جائے۔

مختصر یہ کہ مجموعہ صلوات الرسول پڑھتے ہوئے احساس ہوتا ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ کا دامن گوہر ہائے شاہوار سے پر ہے۔ آپ نے جو لکھا پوری طرح عشق مصطفیٰ میں ڈوب کر لکھا۔ تصیدہ میں فی اور معنوی طور پر عمدہ تصیدوں کی تمام خوبیوں موجود ہیں۔ جس کے باعث ارباب علم و فضل میں انتہائی مقبول ہوا۔ آپ نے حضور ﷺ کی عظمت و قدامت، جود و عطا، علم و حلم، فصاحت و بلاغت، شب گیسو، عقلمت ذات، علو قدر اور آپ کے لاجانی ہونے کا جس انداز میں ذکر کیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔

www.nafseislam.com

سن بیان ملاحظہ ہو:

اللهم صل علی محمد ن الذی ارسلہ ارجح الحزب میزان و اوضحها بیانا و افصحها لسانا و اشمخها ایمانا و اعلاها مقاما و احلاها کلاما و اوفها زها ما و اصفها رغا ما و اعلی الناس قدرا و اعظمهم محلا و..... ایک اور مقام پر درود و سلام کا نذرانہ یوں پیش فرماتے ہیں:

الصلوة والسلام علیک یا یہا الحلیم و یا یہا الحکم و یا یہا الحکیم اور کبھی یوں گویا ہوتے ہیں:

اللهم صل وسلم علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد عدد قطر الاقطار و اوراق الاشجار و عدد میاه البحار . اللهم صل وسلم علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد عدد الرمال والنساء والرجال . اللهم صل وسلم علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد عدد حلمک و علمک و کلمتک .

طوالت کے خوف سے انہی حوالوں پر اکتفا کرتے ہوئے دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ عبدالرحمن چھوہروی علیہ الرحمۃ کو جزائے داریں سے نوازے، ان کی قبر کو انوار کی آماجگاہ بنادے اور فیضان درود و سلام کو عام فرمادے۔ آمین۔

# فوائد و محاسن

افاضات شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ

ترجمہ:  
علامہ محمد جلال الدین قادری

علم و فضل اور عرفان و تحقیق کی دنیاے وسیع میں سند العلماء، سید الاولیاء، شیخ الحدیث، شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ النوری مبرور نشان اور آفتاب تاباں ہیں۔ علم و آگہی، عشق و مستی کی دولت سرمدی سے آپ نے عالم اسلام کو مستفیض فرمایا۔ برصغیر میں آپ کو یہ اولین اعزاز حاصل ہوا کہ علم حدیث کو باقاعدہ درس و تدریس کی ضرورت میں عام کیا۔ اپنے زمانہ کے بے مثال فقیہ، اعلیٰ محقق، بلند محدث، نگار و مفسر ہونے کے ساتھ ساتھ اہل باطن کی نگاہ میں بجا طور پر ”برکتہ المصطفیٰ فی الہند“ قرار پائے۔ اسی سبب سے بار بار دولت دیدار مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوئے۔ اکابر صحابہ، اہل بیت مصطفیٰ اور اجلہ اولیائے امت کی زیارت سے متعدد مرتبہ خواب میں ممتاز ہوئے۔ ممالک برصغیر میں سند کی حدیث آپ تک پہنچتی ہے۔ تفسیر، حدیث، عقائد، فتنہ تصوف، اخلاق، تاریخ اور دیگر علوم میں آپ کی گراں قدر تصانیف ساتھ سے زائد ہیں۔ ان میں لمحات النسخ، ابعاد المذہبات، شرح سفر السعادت، زبدۃ الآثار، اخبار الاخبار، شرح فتوح الغیب اور جذب القلوب الی دیار الخوب خاص شہرت کی حامل ہیں۔ شیخ محقق علیہ رحمۃ الحق کی تصانیف عربی اور فارسی میں ہیں۔ آنکھ و سطور میں آپ کی تحفیف لطیف ”جذب القلوب الی دیار المحبوب“ کی ایک فصل کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔

یہ کتاب کہنے کو تو تاریخ مدینہ منورہ ہے مگر اس کتاب میں ایسے احداث مفید و شامل ہیں جو عرفان و فیضان کے جلا کا کام دیتے ہیں۔ درود و سلام کے حوالہ سے ان سطور کا مطالعہ یقیناً مفید ہوگا۔ (ادارہ)

درود و سلام کے فوائد و ثمرات حد و حصر سے بالا ہیں۔ ان تمام فوائد کو بیان کرنے کے لئے زبان میں طاقت ہے نہ قلم میں۔ تاہم محمد میں اور علمائے ربانین نے احادیث طیبہ اور روایات حسنہ سے چند فوائد کا ذکر کیا ہے۔ ہم ان قیمتی موتیوں کو ایک لڑی میں پروتے ہیں تاکہ ان قیمتی موتیوں کا حسن اور نمایاں ہو سکے۔

یاد رہے کہ ان ثمرات میں بعض کا تعلق اصل درود و سلام سے ہے۔ بعض فوائد ایک خاص عدد درود و سلام پڑھنے پر مترتب ہوتے ہیں، بعض کا تعلق ایک خاص حالت سے ہے بعض وقت معین پر منحصر ہیں اور بعض فوائد مخصوص کیفیت کو مستلزم ہیں۔ بہر حال درود و سلام پڑھنے کے چند فوائد و ثمرات ذکر کئے جاتے ہیں۔

(۱)۔ اللہ تعالیٰ شانہ کا امتثال امر ہے۔

(۲)۔ اللہ تعالیٰ کے فعل سے موافقت ہے۔

(۳)۔ درود و سلام پڑھنے سے ملائکہ مقررین کی موافقت ہے۔ آیہ مبارکہ ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما میں ان امور کی تصریح موجود ہے۔

(۴)۔ درود شریف پڑھنے والے کو اللہ کریم دس رحمتیں اپنی طرف سے عطا فرماتا ہے۔

(۵)۔ اس کے دس درجات بلند ہوتے ہیں۔

(۶)۔ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(۷)۔ اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(۸)۔ دس غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا ہے

(۹)۔ بیس غزوات میں شرکت کرنے کا ثواب ملتا ہے

(۱۰)۔ درود شریف پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

(۱۱)۔ سید الانبیاء شفیع المذنبین حضور اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوتی ہے۔

(۱۲)۔ حضور انور ﷺ اس کے ایمان کی گواہی دیں گے

(۱۳)۔ سید العالمین ﷺ کا قرب خاص حاصل ہوگا۔

(۱۴)۔ بروز قیامت دوسروں کے مقابلہ میں وہ حضور انور ﷺ کے حضور سب سے پہلے حاضر ہوگا۔

(۱۵)۔ بروز قیامت جنت کے دروازہ پر حضور ﷺ کے مبارک کندھے سے اس کا کندھا ملا ہوگا۔

(۱۶)۔ قیامت کے شواہد میں حضور سید عالم ﷺ اس کے جملہ امور کے متولی ہوں گے۔

(۱۷)۔ درود شریف پڑھنے والے کی تمام مشکلات آسان ہوتی ہیں۔

(۱۸)۔ اس کی ساری حاجتیں برآتی ہیں۔

(۱۹)۔ اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(۲۰)۔ اس کی ساری برائیوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۲۱)۔ تمام فرائض جو کسی کے ذمہ رہ جائیں درود شریف ان کا کفارہ بھی ہے۔

(۲۲)۔ درود شریف پڑھنا صدقہ کرنے کے قائم مقام ہے

(۲۳)۔ درود شریف پڑھنا صدقہ کرنے سے بھی افضل ہے۔

(۲۴)۔ درود شریف پڑھنے سے کرب و بلا دور ہوتا ہے

(۲۵)۔ بیماری سے شفا نصیب ہوتی ہے۔

(۲۶)۔ خوف و جزع دور ہوتا ہے۔

(۲۷)۔ تہمت زدہ کی برات ظاہر ہو جاتی ہے۔

(۲۸)۔ دشمنوں پر فتح نصیب ہوتی ہے۔

(۲۹)۔ رضائے الہی نصیب ہوتی ہے۔

(۳۰)۔ محبت الہی دل میں پیدا ہوتی ہے۔

(۳۱)۔ فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے ہیں۔

(۳۲)۔ درود شریف کی برکت سے احوال و اعمال میں برکت ہوتی ہے۔

(۳۳)۔ اس کی برکت سے احوال و اعمال پاک ہو جاتے ہیں۔

(۳۴)۔ درود شریف سے قلب کی صفائی حاصل ہوتی ہے

(۳۵)۔ فارغ البالی نصیب ہوتی ہے۔

(۳۶)۔ جمع امور میں برکت حاصل ہوتی ہے۔

(۳۷)۔ اسباب میں برکت ہو جاتی ہے۔

(۳۸)۔ چار پشتوں تک اولاد میں برکت رہتی ہے۔

(۳۹)۔ احوال قیامت سے نجات ملتی ہے۔

(۴۰)۔ سکران موت میں آسانی ہوتی ہے۔

(۴۱)۔ مہلاک دنیا (ہلاک کر دینے والی اشیاء سے) خلاصی ملتی ہے۔

(۴۲)۔ معاشی تنگدستی دور ہوتی ہے۔

(۴۳)۔ بھولی برسی اشیاء یاد آ جاتی ہیں۔

(۴۴)۔ فقر و فاقہ جاتا رہتا ہے۔

(۴۵)۔ حاجتیں دور ہوتی ہیں۔

(۴۶)۔ ہر قسم کے بخل سے سلامتی ملتی ہے۔

(۴۷)۔ جفا دور ہوتی ہے۔

(۴۸)۔ حضور اکرم ﷺ کی بددعا سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ درود شریف کے تارک کے بارے میں حضور ﷺ نے بددعا فرمائی کہ مولا کریم اس کی ناک خاک میں ملا دے۔

(۴۹)۔ درود شریف پڑھنے سے مجلس پاک ہو جاتی ہے

(۵۰)۔ مجلس میں حاضرین کو رحمت پروردگار اپنے دامن میں لے لیتی ہے۔

(۵۱)۔ پل صراط پر گزرتے وقت نور بڑھ جاتا ہے۔

(۵۲)۔ پل صراط کے پرافات حال میں ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے۔

(۵۳)۔ آنکھ جھپکنے میں پل صراط سے گذرنا نصیب ہوگا، بخلاف تارک صلوٰۃ و سلام کے۔

(۵۴)۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ درود شریف پڑھنے والے کا نام حضور فائض النور سرور انبیاء ﷺ کی بے کس پناہ میں لیا جاتا ہے۔

خوش قسمت درود شریف پڑھنے والے! غامیوں اور عیبوں کے باوجود تیرا ذکر اس مقدس و معطر بارگاہ میں ہوتا ہے۔

(۵۵)۔ حضور سید الانام علیہ التحیۃ والثناء کی محبت بڑھ جاتی ہے۔

(۵۶)۔ محاسن نبوی علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام دل میں راسخ ہو جاتے ہیں۔

(۵۷)۔ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کا مبارک خیال آنکھ میں متمثل ہو جاتا ہے۔ صفت حضور و توجہ سے پڑھ گئے درود شریف کو یہ تمثیل لازم ہے۔

اے مخاطب! اگر یہ ممکن ہو کہ میرے قلب کو تو چیر کر دیکھ سکے تو یقیناً تجھے نظر آئے گا کہ وہاں ایک سطر میں اللہ کریم کا اور دوسری سطر میں

اس کے پیارے حبیب ﷺ کا نام نامی لکھا ہوگا۔

(۵۸)۔ درود شریف پڑھنے والے سے مسلمان محبت کرتے ہیں۔

(۵۹)۔ حضور سید الاولیٰین و الآخرین ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۶۰)۔ روز قیامت شافع محشر ﷺ اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔

(۶۱)۔ حضور اکرم ﷺ کا جمال جہاں آراء خواب میں میسر ہوگا۔



(۶۲)۔ فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۶۳)۔ فرشتے اسے مرجھا کہتے ہیں۔

(۶۴)۔ فرشتے اس کے درود شریف کو سونے کے قلموں سے چاندی کے اوراق پر لکھتے ہیں۔

(۶۵)۔ فرشتے اس کی خیریت میں اضافہ کی دعائیں کرتے ہیں۔

(۶۶)۔ فرشتے اس کی مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں

(۶۷)۔ ملائکہ سیاحین (دنیا کی سیر کرنے والے فرشتے) اس کا صلوٰۃ و سلام حضور اکرم ﷺ کے دربار گہر بار و سرکار میں اس طور پر پیش کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ فلاں کترین خادم عالیہ مطہرہ (مثلاً فقیر قادری محمد جلال الدین بن میاں خواجہ الدین) آپ کے حضور صلوٰۃ و سلام عرض کرتا ہے۔

(۶۸)۔ درود شریف کے اتم و اعظم فائدہ سے یہ ہے کہ سلام پیش کرنے والا آپ ﷺ کی بارگاہِ بے کس پناہ سے سلام کے جواب سے مشرف ہوگا۔ کیونکہ آپ ﷺ کی عادت کریمہ سلام کے جواب دینے کی تھی۔ اس سے بڑی سعادت کیا ہو سکتی ہے کہ حضور ﷺ کی دعائے خیر و سلامت اس کے شامل حال ہو جائے۔ اگر تمام عمر میں یہ سعادت ایک بار بھی میسر ہو تو ہزاروں کرامتیں اس پر شمار۔

(۶۹)۔ اس سعادت با کرامت کا حصول یقینی ہے، نفی نہیں۔ اس لئے کہ حضور سید عالم ﷺ کی حیات طیبہ مثل حیات عادی کے ثابت ہے اور یہ آپ کی شریعت مطہرہ سے ثابت ہے کہ سلام کا جواب سنت ہے بلکہ فرض ہے اور سلام کے جواب میں آپ کی عادت کریمہ بھی معلوم ہے بلکہ مروی ہے کہ کمان بیادہ بالسلام (آپ سلام کرنے میں پہل فرماتے تھے)۔

(۷۰)۔ مذکورہ بالا روایت سے یہ نکتہ دقیقہ بھی معلوم ہوا کہ زائر مدینہ جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلام سے مشرف ہوتا ہے اور بعد سلام کرنے کے پھر آپ کے جواب سے نوازا جاتا ہے۔

(۷۱)۔ حضور سید عالم ﷺ کے حضور درود شریف عرض کرنے کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ کراما کاتبین کو تین روز تک اس کے گناہ لکھنے سے باز رکھا جاتا ہے۔

۷۲۔ درود شریف پڑھنے والے کی غیبت کرنے سے لوگوں کو تین روز تک روک دیا جاتا ہے۔

(۷۳)۔ بروز قیامت عرش الہیہ کے سایہ رحمت تک اسے رکھا جائے گا۔

(۷۴)۔ میزان عدل پر اس کے اعمال صالحہ کے وزن بڑھادیئے جائیں گے۔

(۷۵)۔ میدان محشر پیاس سے امن میں رہے گا۔

(۷۶)۔ جنت میں بہت سی حور و فغان اس کے خدام میں شامل ہوں گی۔

(۷۷)۔ دنیا اور آخرت میں رشد و ہدایت پائے گا۔

(۷۸)۔ درود شریف ذکر الہی پر مشتمل پائے گا۔

(۷۹)۔ درود شریف شکر الہی کو مضمّن ہوتا ہے۔

(۸۰)۔ درود شریف پڑھنا معرفت حق کی دلیل ہے (۸۱)۔ درود شریف نعمت الہیہ ہے۔

(۸۲)۔ درود شریف پڑھنا نعمت خداوندی کا اقرار کرتا ہے

(۸۳)۔ درود شریف پڑھنے والا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ وہ حضور ﷺ کا حق ادا کرنے سے قاصر ہے۔

(۸۴)۔ درود شریف پڑھ کر اللہ جل شانہ سے سوال کرتا ہے اور بارگاہِ خداوندی میں طلب و سوال محبوب ہے۔

(۸۵)۔ صلوٰۃ و سلام پڑھنے والا حبیب اکرم ﷺ کی شاکر کرتا ہے۔

(۸۶)۔ حضور لامع النور علی نور ﷺ کی رفعت شان کا اقرار کرتا ہے۔

(۸۷)۔ بندہ جب اپنی رغبہ، طلب اور سوال کو خدا اور رسول کی مرضی کے امور میں صرف کرتا ہے اور اپنی مرضی کے امور پر اس کو مخاطب رکھتا ہے تو وہ جرم جزائے کامل اور فضل خاص کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے اسرار میں سے یہ عجیب راز ہے۔

(۸۸)۔ درود شریف سے تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور تمام مہمات میں کفایت نصیب ہوتی ہے۔

(۸۹)۔ ذکر خدا، درود شریف کے ضمن میں مکرر حاصل ہوتا ہے کیونکہ درود شریف کے اکثر صیغے لفظ اللہ پر مشتمل ہیں اور لفظ اللہ

شیخ صفات واسماء الہیہ کا آمین ہے۔

حضرت حسن بصری تابعی رحمہ اللہ اور دیگر اکابر اسلاف سے مروی ہے کہ جو شخص حضرت رب العزت تقدس وتعالیٰ کو اللہم سے یاد کرے تو گویا اس نے تمام اسماء حسنیٰ سے اسے یاد کیا۔ ہر مومن صادق اور محب مشتاق پر لازم ہے کہ ایسی عمدہ ترین عبادت کو اختیار کرنے میں سستی نہ کرے اور ایک عدد مخصوص کر کے اس پر مداومت اختیار کرے۔

(۹۰)۔ درود شریف کی حلاوت ولذت جب مومن کے مذاق جان میں پہنچتی ہے تو اس سے روح قوت حاصل کر لیتی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ

ذکر الحبيب للمريض طيب

مریض کے لئے حبیب کا ذکر بمنزلہ طیب کے ہے۔

(۹۱)۔ درود شریف شیخ انوار و برکات، مفتاح ابواب جمع خیرات اور حصول ذریعہ سعادت ہے۔

(۹۲)۔ جس صحابی نے عرض کیا تھا کہ اجعل لک صلواتی کلھا یعنی میں اپنے تمام فارغ اوقات کو حضور کے صلوة وسلام سے آباد کروں گا۔

اس کے جواب میں سرکار ابد قرار رحمہ اللہ نے فرمایا تھا۔

اذن یکفی همک

درود وسلام تیری مہمات میں تجھے کفایت کرے گا۔

(۹۳)۔ مولائے کائنات سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا:

لولا اجد ما فی ذکر اللہ لجعلت الصلوة النبویة عبادتی کلھا .

”اگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کا حکم وارد نہ ہوتا تو میں اپنی تمام عبادت کو حضور پر درود شریف پڑھنے کو بنا لیتا۔“

(۹۴)۔ سالکین کو درود شریف کے ذریعے حاصل ہونے والی فتوحات عظیم اور مواہب شریفہ از بس کافی نہیں

(۹۵)۔ مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ جب شیخ کامل و مکمل دستیاب نہ ہو۔ اس وقت درود شریف کا التزام اس کے لئے مقصود تک

پہنچنے میں آسانی پیدا کرے گا اور درود شریف اس کی تہذیب و تربیت فرما دے گا، یہی وظیفہ اسے بارگاہ ایزدی اور حضور رسالت مآب ﷺ کی

قربت سے مشرف فرما دے گا۔

(۹۶)۔ مشائخ کرام وصیت فرماتے ہیں کہ درود شریف کی کثرت کرنے سے سوتے اور جاگتے دولت دیدار مصطفیٰ ﷺ سے ممتاز کر دیا

جاتا ہے۔

(۹۷)۔ شیخ اجل و اکمل امام علی متقی علیہ الرحمہ حکم کبیر میں حضرت احمد بن موسیٰ الصوفی سے اور دیگر مشائخ سلسلہ شاذلیہ نقل فرماتے ہیں

کہ فقدان اولیائے مرشد متصرف کے وقت طریق سلوک اور تحصیل معرفت قرب الہی یہ ہے کہ ظاہر احکام شریعت پر عمل کے ساتھ ساتھ ذکر کی

مداومت اور درود شریف کی کثرت کرے۔ اس کے طالب سالک کے باطن میں ایک عظیم نور پیدا ہوگا جو اسے طریق سلوک کی طرف رہنمائی

کرے گا۔ نیز سرکار کے فیوضات تک بے واسطہ رسائی ہوگی۔

(۹۸)۔ طریقہ شاذلیہ (جو سلسلہ عالیہ قادریہ کی ایک شاخ ہے) میں التزام متابعت شریعت مطہرہ اور حضور رسالت مآب ﷺ کے ساتھ

دوامی حضوری سے واسطہ آنحضرت ﷺ سے استفادہ کرتے ہیں۔

# عجايب السلوة والسلام

علامہ محمد غلام عباس قصوری

سلموا یا قوم بل صلوا علی صدر الامین مصطفیٰ ماجاء الارحمة للعالمین۔

صلوٰۃ و سلام کی رفعت و عظمت، اہمیت و حیثیت، حماد جلیلہ، محاسن جلیلہ اور برکات کثیرہ کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا، کیونکہ جتنی بھی عبادات و تسبیحات اور دعوات و اذکار ہیں۔ ان تمام کی عملی نسبت انبیاء و رسل خصوصاً رحمۃ اللعالمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنن مبارکہ سے ہے، مگر صلوٰۃ و سلام کے وظیفہ کرب العالمین نے اپنا معمول ٹھہرایا، گویا کہ یہ عمل مقدس ”درود و سلام“ سنت الہیہ ہے۔ نیز صلوٰۃ و سلام کو نصوص قطعیہ نے وقت اور جگہ کی قید سے آزاد رکھا، جب کہ دیگر جملہ عبادات کے اوقات اور مقامات مقرر فرمائے۔

۱۔ نماز: کو ”ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتبا موقوتا“ سے خاص فرمایا۔ بہت قبلہ اور قیام وغیرہ شرائط سے موکد کیا، جب کہ درود و سلام کے لئے نہ وقت کا تعین اور نہ ہی کسی جہت و سمت کی تنقید ہے۔

۲۔ روزہ: ماہ صیام میں فرض قرار دیا اور پھر سحری و افطاری کے وقت خاص فرمائے۔ نقلی روزوں کے لئے بھی انسان آزاد ہیں۔ ان میں طلوع و غروب کی قید ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ شب بھر کچھ نہ کھائے اور کہے میرا روزہ ہے یا سورج کے غروب ہونے سے پہلے افطار کرنے سے اسے تکمیل روزہ کی بشارت سے نوازا گیا ہو، بہر حال روزہ قید زمانی کے ساتھ خاص ہے۔

۳۔ زکوٰۃ: اسے بنائے اسلام میں مرکزی رکن کی حیثیت حاصل ہے، مگر اس عبادت کی سعادت صرف صاحب نصاب ہی کے حصہ میں آئی، جب کہ امت محمدیہ علیہ التسلیم و آلہٖ السلام کی اکثریت مقدار معینہ کے نہ ہونے کے باعث محروم رہتی ہے۔ یوں بھی صاحب ثروت و نصاب حال علیہا الحول کی سہولت کے پیش نظر ممکن ہے، سعادت سے محروم رہ جائے۔

۴۔ حج: ارکان اسلام میں حج عظیم ستون کی عظمت سے مزین ہے، لیکن من استطاع الیہ مسبیلا کے ساتھ ساتھ ایام حج، احرام و میقات معینہ اور مقامات خاصہ کی شرائط سے تنقید و مخصوص کر دیا گیا ہے۔ بناءً علیہ شاید ہی عالم اسلام کی کل آبادی کا ۱۴ حصہ اس سعادت کو حاصل کر سکے۔ ممکن ہے اس سے بھی قلیل تعداد وہاں حاضر ہوتی ہو۔

نیز جملہ عبادات (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج) میں بلوغت کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ نماز بالغ پر فرض، روزہ بالغ، تندرست، مقیم پر فرض، زکوٰۃ صاحب نصاب پر فرض، حج بالغ پر فرض اور دیگر فرائض و واجبات، سنن و مستحبات کی ادائیگی میں بھی اکثر و بیشتر بلوغت شرط ہے۔ نابالغ پر ان تمام امور شرعیہ کی بجا آوری فرض نہیں اور پھر طرہ یہ کہ فرض از خود ایک قیدی تو ہے اور درود و شریف فرض محبت ہے۔

مگر ان جملہ امور کے برعکس ”صلوٰۃ و سلام“ کے لئے بلوغت شرط نہیں، نہ ہی اوقات کی قید ہے، نہ ماہ و سال کی تخصیص اور نہ ہی لباس کی ہیئت میں تبدیلی کا اشارہ، نہ مالی استطاعت اور جسمانی صحت کی تاکید، الغرض ایمان کے سوا درود و سلام کو ہر قسم کی قیود و حدود سے آزاد رکھا۔ چنانچہ مسلمان بچہ، بوڑھا، نوجوان، مرد، عورت، بیمار، تندرست، مقیم، مسافر، غلام کسے باشند دنیا میں کہیں بھی ہو، وہ اپنے پیارے نبی رحمۃ اللعالمین ﷺ کی بارگاہ عرش پناہ میں ہدیہ صلوٰۃ و سلام پیش کر کے سنت الہیہ کی ادائیگی، فرشتوں کی موافقت اور مومنین کی رفاقت کو پا کر سعادت دارین کا حق دار بن سکتا ہے۔

صلوٰۃ و سلام جملہ عبادات کی قبولیت کے لئے وسیلہ عظمیٰ ہے۔ دعا جسے رحمت عالم نور مجسم نبی مکرم ﷺ نے عبادت کا مغز قرار دیا۔ اللہ عالم الخ لعبادۃ، وہ اس وقت تک قبولیت کا جامہ نہیں پہن سکتی، جب تک اس کے اول و آخر درود و سلام نہ پڑھا جائے، چنانچہ مشکوٰۃ شریف (باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ) میں حضرت فضالہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور سید عالم ﷺ تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک صاحب آئے اور نماز ادا کی پھر اس نے اللھم اغفر لی وارحمنی کے کلمات سے دعا کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے نمازی! تو نے جلدی کی ”من“ جب نماز ادا کرنے لگو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کرو، جیسے کہ اس کی شان کے لائق ہے، پھر مجھ پر درود و شریف پڑھو۔ پھر دعا کرو، حضرت فضالہؓ فرماتے ہیں اسی اثناء میں ایک اور صاحب آئے انہوں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد، پھر نبی کریم ﷺ پر درود و شریف پڑھا تو رسول کریم ﷺ نے اسے فرمایا۔ اے نمازی! اب دعا کرتی رہی دعا قبول ہوگی، نیز حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔ وہ قبولیت حاصل نہیں کر پاتی، یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ پر درود و شریف نہ پڑھا جائے۔

تفسیر روح البیان میں ہے کہ ہر دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب رہتا ہے یہاں تک کہ حضور سید عالم ﷺ اور آپ کی آل پر درود و شریف نہ پڑھا جائے، پس جب درود و سلام پڑھا جاتا ہے تو حجاب ہٹ جاتے ہیں اور دعا مقام قبولیت میں داخل ہو جاتی ہے اور جب تک درود و شریف نہ پڑھا جائے دعا قبول نہیں ہوتی۔

بے بدرقہ او بیچ دعا

البتہ بمنزل اجابت نرسد

ہے ان کے واسطے کہ خدا کچھ عطا کرے

حاشا غلط، غلط یہ ہوں بے بصر کی ہے

بلاشبہ صلوٰۃ و سلام کو عبادات میں اولیت کا شرف حاصل ہے کیونکہ اس کی ابتدائی نسبت اور پہلا تعلق خالق کل سے ہے۔ ان اللہ وملا  
نکۃ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا اصلو علیہ وسلموا تسلیما نیز جب حضرت آدم علیہ السلام کو احسن تقویم سے مرصع فرما  
کر تخت فیہ من رومی سے شاد کام کیا اور انہی سے حضرت حواری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تخلیق فرما کر اپنی حکمت بالغہ کے تحت دونوں میں انیت کو  
ودیت کیا پھر رفتگی کی تکمیل کے لئے نکاح کا طریقہ القا ہوا تو ساتھ ہی ساتھ بطور حق مہر دس یا بیس مرتبہ باعث تخلیق عالم نبی مکرم رسول اعظم و  
حاتم کی خدمت میں ہدیہ صلوٰۃ و سلام کا امر فرمایا۔ گویا کہ حضرت انسان کی سرشت جبلت میں درود و سلام کا بیج بود یا الہذا جو بھی انسان کہلانے  
کا مستحق ہے اس پر لازم ہے کہ وہ رحمۃ اللعالمین کی ذات احسن و اجمل پر درود و سلام پیش کر کے اپنے انسان ہونے کا ثبوت مہیا کرے۔

لوگوں میں حقیقتاً ایماندار ہی انسان کہلانے کا حق دار ہے اور جو ایمان کی دولت سے محروم ہے وہ عند اللہ کسا لانعام بل ہم اصل کے  
زمرہ میں آتا ہے، نیز جو صورتاً انسان ہے مگر وہ محبوب خدا حضور کا نام نامی سن کر درود شریف نہیں پڑھتا وہ بہت بڑا بخیل ہے۔ چنانچہ  
حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول دو جہاں نے فرمایا: آئیے میں تمہیں بخیل اعظم بتاؤں وہ کون ہے؟ اور سب سے زیادہ محتاج  
کون ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض گزار ہوئے۔ ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ من ذکرک عندہ فلم یصل  
علی۔۔۔ وہ شخص بخیل اعظم ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور سید عالم نے فرمایا۔ البخیل الذی من ذکرنا عندہ فلم یصل علی (مکتوۃ  
شریف) وہ بہت بڑا بخیل ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو مگر وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ یہاں پر حضرت شیخ سعدی کا عام بخیل کے  
بارے میں ایک فتویٰ ملاحظہ فرمائیے اور پھر بخیل اعظم کی سزا کا خود اندازہ لگائیے، آپ فرماتے ہیں:

بخیل از بود زاهد بحر و بر

بہشتی نہ باشد بحکم خیر

اگر بخیل بحر و بر کی عبادت و ریاضت کر چکا ہو مگر بحکم حدیث شریف وہ بہشتی نہیں ہو سکتا۔ یہ زاہد، بحر و بر، بخیل کی سزا ہے جو بخیل اعظم ہوگا  
اس کی سزا کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا۔ چنانچہ ایسے شخص کے لئے آپ نے فرمایا۔ ویل لمن لا یرانی یوم القیمتہ۔ ”قیامت  
کے دن ایسے شخص کے لئے خرابی ہے وہ میری زیارت نہ کر سکے گا۔“ نیز فرمایا۔ ”ذلیل ہوا وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ  
پر درود و سلام نہ پڑھا۔“ نیز فرمایا:

”ایسے شخص کو جنت کا راستہ سدھائی نہیں دے گا۔ جو میرے نام آنے پر درود شریف پڑھنا بھول گیا۔“

اور جو قصد انہیں پڑھتا۔ بلکہ پڑھنے والوں کو روکتا ہے۔ اس کا کیا حشر ہوگا؟ صلی اللہ علی حبیبہ محمد والدہ واصحابہ و  
بارک وسلم۔

ان تمہیدی کلمات کے بعد چند واقعات عجیبہ اہل عشق و محبت کی نذر کرتا ہوں۔ جو نہایت پراثر، روح پرور اور ایمان افروز ہونے کے  
ساتھ ساتھ عبرت انگیز بھی ہیں۔

جامع المعجزات فی سیر الخیرات مصر میں علامہ محمد راہوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے واقعہ معراج میں ایک نہایت سبق آموز روایت بیان  
کی ہے جسے امت اسلامیہ کے نامور خطیب سلطان الواعظین حضرت مولانا علامہ ”ابوالنور محمد بشر آف کوئٹہ لوہاراں“ نے ”جان ایمان“ کے  
عنوان سے نظم کا جامہ پہنایا ہے، پڑھیے اور اپنے ایمان و ایقان کی دولت میں اضافہ کیجیے۔

علامہ محمد راہوی رحمۃ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ معراج کی نعمت عظمیٰ کے کچھ عرصہ بعد حضرت جبریل امین رحمۃ اللعالمین کی  
خدمت میں آئے اور کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج ایک عجب بات عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ یہ آپ کے معراج سے پہلے کا  
واقعہ ہے کہ آسمان پر میں نے ایک بہت عزت و وقار کے مالک فرشتے کو دیکھا جو

اک مرصع تخت پر بیٹھا ہوا تھا ذی وقار

اور فرشتے تخت کے ماحول تھے ستر ہزار

وہ فرشتے مقتدی تھے اور یہ ان کا امام

کر رہے تھے ذکر حق مل کر یہی تھا ان کا کام

یا رسول ﷺ؟ وہ فرشتہ ایک دن توشان و شوکت اور رفعت و منزلت کی بلندیوں پر فائز دیکھا مگر چند دن بعد کوہ قاف سے میرا گزر ہوا تو نہایت دردناک آواز سنی۔ میں وہاں پہنچا جہاں سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی۔ حضور! میں کیا بتاؤں اور کیسے بیان کروں کہ میں نے کیا دیکھا۔

اللہ اللہ رب کے بھی کیا بے نیازی کے ہیں کام  
یا نبی یہ تھا وہی جو تھا فرشتوں کا امام  
تخت پر دیکھا تھا اس کو ایک دن افلاک پر  
اور اس دن دیکھتا ہوں رو رہا ہے خاک پر  
اس کے خادم تھے فرشتے ایک دن ستر ہزار  
آج یہاں تنہا پڑا ہے کوئی حامی ہے نہ یار  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں یہ منظر دیکھ کر حیران ہو گیا کہ یہ وہی معزز و معظم فرشتہ جو ستر ہزار فرشتوں کا امام تھا آج بے کس و تنہا پہاڑوں میں پڑا ہوا ہے اور کوئی پرسان حال نہیں، رو رہا ہے اور زار و قطار رو کر حق تعالیٰ سے معافی طلب کر رہا ہے۔

سرکار! جب میں اس کے پاس پہنچا اس سے انقلاب کی وجہ دریافت کی نیز زوال مرتبہ کا سبب پوچھا تو پکا راتھا۔

لیلۃ المعراج کو بیٹھا تھا اپنے تخت پر  
ذکر حق میں محو تھا اور ماسوئی سے بے خبر  
سرور دو کون محبوب خدائے بحر و بر  
میرے آگے سے ہوا ان کی سواری کا گزر  
محو، ذکر حق میں ہو کر لے رہا تھا رب کا نام  
بہر تعظیم محمد رہ گیا مجھ سے قیام  
بس یہی لغزش ہوئی میرے لئے وجہ زوال  
آگیا اپنی جلالت میں رب ذوالجلال

بس اے جبریل! مجھ سے جو نبی لغزش واقع ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس بات پر اپنے جلال میں آگیا اور میری ساری عبادت کی عدم قبولیت کا اعلان فرما دیا اور حکم فرمایا:

کل جا اے فرشتے پر غرور  
کیوں نہ کی تعظیم آیا سامنے جب میرا نور  
یہ عبادت رات کی مجھ کو نامنظور ہے  
دور ہے جو میرے احمد سے وہ مجھ سے دور ہے  
وہ عبادت ہی نہیں جس میں نہ ہو حب رسول  
جن میں ہو پائی نہیں جاتی وہ ہیں کاغذ کے پھول

اے جبریل! اسی دن سے اللہ تعالیٰ نے معتب فرما کر مجھے تحت عزت سے اتار کر یہاں پھینک دیا ہے۔ اب ہر وقت اس سے معافی مانگ رہا ہوں۔ مگر تا حال میری توبہ منظور نہیں ہوئی۔ اے جبریل! توی میرے لئے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔

یا رسول ﷺ! مجھے بڑا رحم آیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے بعد عمر و نیاز اس کی معافی کے لئے دعا کی۔ حضور! آپ کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ کا دریائے رحم و کرم جوش میں آیا، میری دعا قبول ہوئی اور مجھے ارشاد ہوا، جبریل! اس معتب فرشتے سے کہو۔

تم اگر یہ چاہتے ہو رمتوں کا ہو درود  
تو میرے محبوب پر ایک بار پڑھ ڈالو درود  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

میں نے اسے کہا کہ حضور پر درود و شریف پڑھتا کہ تجھے معافی ہو جائے چنانچہ اس نے بڑے ذوق و شوق سے آپ پر درود و سلام پڑھنا شروع کیا یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا اور حضور!

آج میں نے پھر اسے دیکھا ہے اپنے تخت پر  
 پڑھتا رہتا ہے درود اب آپ پر وہ بیشتر  
 آخر میں سلطان الواعظین دامت برکاتہم فرماتے ہیں: میرے بزرگو! یہ سارا واقعہ میں نے نظم میں لکھ کر مقطع میں یہ لکھا ہے کہ:  
 اے بشیر اس واقعہ میں یہ سبق موجود ہے  
 کہ بجز حب نبی ذکر خدا مردود ہے

بیوی کو طلاق

حضرت شمس العارفین شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات عالیہ مرات العاشقین، میں مرقوم ہے کہ ”ایک دن حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیبر دیکھا۔ اس نے چاہا کہ خیبر کے اندر جائے، جواب آیا، تو اس قابل نہیں۔ جا اور قطب الدین سے کہہ کہ تم ہمیشہ درود و سلام کا تحفہ بھیجتے تھے آج کیوں نہ بھیجا؟ وہ آدی اسی وقت حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ہاں! ہر رات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف میرا مقررہ وظیفہ تھا۔ آج نکاح کے باعث مجھ سے چھوٹ گیا، اسی وجہ سے آپ نے بیوی کو طلاق دے دی۔ اللہ اکبر۔۔۔۔۔

لاؤ کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کی یہ داستان

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ کی گرفتاری اور رہائی

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمۃ کے ملت اسلامیہ کی نامور شخصیات سے گہرے مراسم تھے، انہی عظیم ترین کار میں شہرہ آفاق علمی شخصیت حضرت علامہ الحاج الحافظ الشیخ الامام یوسف بن اسماعیل النہبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ سابق وزیر انصاف بیروت بھی ہیں۔ جن سے قطب مدینہ کے عمدہ تعلقات تھے، نیز وہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے ہم عصر تھے، امام اہل سنت مولانا سید دیدار علی شاہ محدث الوری علیہ الرحمۃ بانی حزب الاحناف لاہور نے حج و زیارت کے دوران ان سے ملاقات کی نیز علامہ یوسف نبہانی صاحب اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتاب ”الدولۃ المکیہ“ پر زور دار تقریظ تحریر فرما چکے تھے۔ اس نسبت سے بھی مولانا ضیاء الدین احمد قادری کو ان سے خصوصی نسبت تھی۔ جب راقم السطور نے پہلی بار ۱۹۷۲ء میں بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں حاضری کا شرف پایا تو حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری کے ہاں محفل میلاد میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ موقع نہایت جانا اور حضرت سے عالم اسلام کی اہم شخصیات کے بارے میں معلومات جمع کرتا رہا تو آپ نے علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ کا ایک نہایت ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔ جسے میں نے پہلی مرتبہ اپنی کتاب ”اثنی یارسول اللہ، صلی اللہ علیہ وسلم میں درج کیا، بعدہ علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری مدظلہ نے علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ کی کتاب ”الشرف الموبد لال محمد“ کے ترجمہ ”برکات آل رسول“ کے ساتھ تقدیم میں شامل کیا پھر ”نفوس کے رسول نمبر“ انوار قطب مدینہ اور قطب مدینہ کے علاوہ پاک و ہند کے مختلف مذہبی رسائل و جرائد نے بڑے اعتماد سے شائع کیا، اب ماہنامہ ”دلیل راہ“ کے اس خاص نمبر کی زینت بنایا جا رہا ہے۔ قطب مدینہ فرمانے لگے:

بعض شری پسندوں اور منافقین نے سلطان عبدالحمید ”سلطان ترکی“ کے کان بھرے کہ علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ اپنے عقائد کے ذریعے تمہاری رعایا میں انتشار پھیلارہے ہیں چنانچہ ۱۳۳۰ھ، ۱۹۱۲ء میں جب علامہ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہیں نظر بند کر دیا گیا۔ علامہ فرماتے ہیں۔ ”حبست فی المدینہ مدۃ اسبوع لکن ہالا کوام والاحتوام“ مجھے ایک ہفتہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا لیکن عزت و احترام کے ساتھ۔“

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ، خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ جو اس واقعہ کے شاہد ہیں، گرفتاری کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ سلطان عبدالحمید نے مدینہ منورہ کے گورنر بصری پاشا کو علامہ کی گرفتاری کا حکم دیا۔ گورنر بصری پاشا علامہ کا انتہائی معتقد تھا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطانی حکم نامہ پیش کیا۔ علامہ یوسف نبہانی ملاحظہ فرماتے ہی گویا ہوئے۔ ”اسمعت و قرأت و اصعٹ“۔ ”میں نے سنا، پڑھا اور اطاعت کی۔“

گورنر بصری پاشا عرض کرنے لگا۔ حضرت! گرفتاری تو ایک بہانہ ہے گورنر ہاؤس تشریف لائے۔ آپ میرے ہاں بحیثیت مہمان ہوں گے۔ اس بہانے مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہو جائے گا اور جو علماء و مشائخ آپ سے ملاقات کے لئے آئیں گے وہ بھی میرے مہمان ہوں گے، آپ کے عقیدت مندوں پر گورنر ہاؤس کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے۔ آپ کا گورنر ہاؤس میں قیام قید نہیں محض سلطان کے حکم کی

تعمیل کے لئے ایک حیلہ ہے۔

حضرت علامہ بہانی عالم اسلام کی ممتاز شخصیت تھے۔ ہم عصر علماء و مشائخ کے ان کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ ان کی گرفتاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح بڑی تیزی سے عالم اسلام میں پھیل گئی۔ خاص و عام سراپا احتجاج بن گئے، مگر علامہ صاحب بالکل مطمئن تھے۔ گھبراہٹ اور پریشانی کا نام تک نہیں تھا۔ تاہم علماء و وزعمائے ملت نے ملاقات کے دوران علامہ سے کہا، اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کی رہائی کے لئے سلطان سے اپیل کریں، علامہ نے فرمایا اگر آپ کو اپیل کرنا منظور ہے تو سلطان کو نین ﷺ کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ و سلام کے ساتھ یوں متقاضی کی صورت میں کریں:

صلی اللہ علی النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ و سلاما علیک یا رسول اللہ قلت حیلتی انت و سیلتی ادر کنی یا سیدی یا رسول اللہ۔

حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ نے فرمایا۔ چنانچہ ہم نے (مذکورہ) استغاثہ شروع کیا ابھی تین دن تک ہی اس درود شریف کے ساتھ استغاثہ پیش کیا تھا کہ سلطان عبدالحمید کا گورنر بصری پاشا کو پیغام ملا۔ حضرت شیخ یوسف بہانی کو باعزت بری کر دیا جائے، چنانچہ آپ کو بری کر دیا گیا۔ اسے علامہ نے الدلات الواضحہ میں ان خود یوں تحریر فرمایا ہے:

”جب حکومت پر واضح ہوا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے دفاع کر رہا ہوں تو میری رہائی کا حکم صادر کیا گیا اور حکومت کے ذمہ دار افراد نے میری گرفتاری پر معذرت کا اظہار کیا۔“

صلی اللہ علی حبیبہ محمد والہ واصحابہ و بارک و سلم۔  
شہد کی کھی

نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی رحمت و رافت صرف نوع بشر پر ہی تھی۔ بلکہ آپ کا فیضان کائنات کی ہر چیز کو محیط ہے اور خالق کل کی ہر تخلیق خواہ چھوٹی ہو یا بڑی و درجۃ اللعالمین ﷺ کی محتاج ہے اور جس محتاج کو اپنے آقا کی عنایات گراں مایہ سے حظ وافر عطا ہو رہا ہو گا وہ بلا شہ اپنے انداز میں بطور شکرانہ اظہار محبت کرے گا۔ اور ہمیشہ اپنے محسن کے گن گاتا رہے گا، یہی وجہ ہے کہ ریت کے ذروں سے لے کر آفتاب و مہتاب کی چمک دمک تک آپ کی عطا پر طرب اللسان ہیں۔ شہد کی کھی کو لیجئے۔ جو خالق ارض و سما کی مخلوق میں ایک بہت ہی چھوٹی سی تخلیق ہے ایک دن سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کھی لباس پر قربان ہوتی کبھی گیسوئے مغربین کی بلائیں لیتی کبھی جسم منور پر تصدیق ہوتی اور کبھی پائے اقدس کو چوم کر اپنے ذوق کا سامان مہیا کرتی۔ اسی اثناء میں حضور ﷺ اس سے مخاطب ہوئے:

اے کھی! تو یہ بتا! شہد کس طرح تیار کرتی ہے؟ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ ہم چٹیلی، موتیا، گیندا، گلاب، زرخس اور رنگارنگ پھولوں کا رس چوس کر جب اپنے چھتے کی طرف آتی ہیں تو اس رس کو وہاں اگل دیتی ہیں۔ وہ شہد بن جاتا ہے۔  
اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔ پھولوں کا رس تو کڑوا یا پھیکا اور بے ذائقہ ہوتا ہے جب کہ شہد میٹھا؟ تو یہ بتا اس کڑوے اور بے ذائقہ رس میں شیرینی کہاں سے آ جاتی ہے، تو اس نے عرض کیا۔

گفت چوں خواہم بر احمد درود

می شود شیرین و تخمینی را ربود

یا رسول اللہ ﷺ ہمارے منہ یا پیٹ میں تو شیرینی و میٹھا نہیں بلکہ جب ہم گلشن سے پھولوں کا رس چوس کر اڑتی ہوئی اپنے گھر کی طرف آتی ہیں تو آپ پر درود و سلام پڑھتی ہوئی آتی ہیں، جس کی برکت سے شہد، شیریں و خوش ذائقہ بن جاتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔ فیہ شفاء و رحمہ۔ ممکن ہے شہد کی کھی کی یہی ادا بارگاہ رب العالمین میں پسند آتی ہو اور سورہ النحل کو قرآن پاک میں نازل فرما کر اسے زندہ جاوید بنایا گیا ہو۔ سبحان اللہ کیا تعجب ہے کہ ہمارے بد اعمال، درود و سلام پڑھنے کے باعث اچھے ہو جائیں، نیز منکر و سید کو شہد کے استعمال پر بھی حرمت کا فتویٰ لگا دینا چاہئے کیونکہ یہ بھی درود شریف کے وسیلہ جلیلہ سے ہی شیریں و میٹھا بنتا ہے۔ صلی اللہ علی حبیبہ محمد والہ واصحابہ و بارک و سلم۔



اُصَلُّوْا لِلّٰهِ كَمَآ اَنْتُمْ اُصَلُّوْا لِلّٰهِ

دُرودِ پاک سے اعانت

ڈاکٹر رضا فاروقی



فلسفہ۔ پڑھتا ہے اور اس کے بعد من مرتبہ یہ درود شریف پڑھتا ہے ”صلی اللہ علیک یا محمد“  
ابوبکر بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو  
انہوں نے یہی درود شریف بتایا۔

حضرت احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات نماز تہجد کے بعد درود شریف پڑھ رہا تھا کہ مجھے اٹکھ آگئی۔ میں نے  
دیکھا کہ ایک شخص کو پکڑے ہوئے گھسیٹتے لے جا رہے ہیں جس کے گلے میں طوق تھا، گندھک کا لباس جو ٹخنوں تک تھا اور وہ بڑے جسم والا  
بڑے سرو والا آدمی تھا۔ اس کا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور منہ پر چچک کے داغ تھے۔ میں نے پوچھا۔ ”یہ کون شخص ہے؟“  
جواب ملا ”یہ ابو جہل ملعون ہے“

تو میں نے اس سے کہا۔ ”اے خدا! کے دشمن تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اس کی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر  
کرے۔“ پھر میں نے دعا کی۔

”یا اللہ! یہ تو تھا تیرے پیارے نبی ﷺ کا دشمن!! یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب ﷺ کے دیدار سے مشرف فرما۔۔۔ پھر میں نے دیکھا۔  
ایک ایسی جگہ پر ہوں۔ جسے پہچانتا نہیں ہوں۔ اچانک ایک دوست جو کہ حاجی اور نیک بزرگ تھا، آیا۔ میں نے اسے سلام کے بعد پوچھا۔  
”آپ کہاں جا رہے ہیں“

فرمایا ”میں رسول اکرم ﷺ کی مسجد میں جا رہا ہوں۔“  
میں بھی ساتھ ہو گیا اور چند ٹائیموں بعد ہم مسجد نبوی میں تھے۔  
عرض کی: ”یہ حضور اکرم ﷺ کی مسجد ہے۔ لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں؟“  
فرمایا: ”ذرا صبر کرو۔ ابھی حضور تشریف لانے والے ہیں۔“

پھر شاہ کو نمین ﷺ تشریف لے آئے۔ ان کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے میں نے آقاؐ کے دو جہاں ﷺ کے حضور سلام پیش کیا  
تو حضور نے فرمایا۔ ”اللہ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام کرو۔“  
پھر میں نے ان کی خدمت با برکت میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں سے دعا کی درخواست کی۔ دونوں حضرات نے دعا فرمائی۔  
پھر میں نے عرض کی: ”آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں“

تو آقاؐ نے فرمایا: ”میں تیرے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا“ پھر میں نے عرض کی ”مجھے کچھ نصیحت  
فرمائیے! جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے۔“  
فرمایا: ”مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔“

عرض کی: ”یا رسول اللہ ﷺ! جب میں درود پاک پڑھتا ہوں۔ تو کیا آپ اسے سنتے ہیں؟“  
فرمایا: ”ہاں! میں سنتا ہوں۔“  
پھر میں نے عرض کی۔ ”یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے ضامن بن جائیے!“  
فرمایا: ”تو میری ضمانت میں ہے“

عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ! میرے متوسلین کے بھی ضامن ہو جائیں!“  
فرمایا: ”میں ان کا بھی ضامن ہوا“  
آخر میں پھر ارشاد فرمایا کہ تیرے لئے لازم ہے کہ تو درود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے تو پھر تیرے لئے ہر وہ نعمت ہے جس کا تو نے  
سوال کیا ہے۔“

دوران حج ایک شخص کثرت سے درود پاک پڑھ رہا تھا۔ حرم شریف میں، دوران طواف، منیٰ میں، عرفات میں۔ قدم اٹھاتا ہے تو درود  
پاک، قدم رکھتا ہے تو درود پاک۔ ایک فرد نے دریافت کیا۔ اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں نوافل ہیں، مگر تو  
برجہ درود پاک ہی پڑھتا ہے۔ یہ کیوں؟“

اس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا۔ جب ہم کو فہ پہنچے، تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور بیماری دن بدن  
بڑھتی گئی حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا۔ انتقال کے بعد میرے والد کا چہرہ بگڑ گیا اور گدھے سی شکل بن گئی۔ میں سخت پریشان ہوا اور اسی غم و اندوہ کی  
کیفیت میں مجھے اٹکھ آگئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل اور پاکیزہ صورت میں تشریف لائے اور میرے باپ کے چہرہ سے

پڑا اٹھا کر پھر ڈھانپ دیا۔ اور پھر مجھ سے فرمایا:

”تو پریشان کیوں ہے؟“

عرض کی: ”میں غمگین و پریشان کیوں نہ ہوں، حالانکہ میرے ماں باپ کا یہ حال ہے؟“ فرمایا! تجھے بشارت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل و کرم کر دیا۔“

کچڑا ہٹا کر چہرہ دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک تھا اور چودہویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔۔۔ وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے عرض کیا! آپ کون ہیں، آپ کا تشریف لانا ہمارے لئے باعث رحمت ہوا۔ فرمایا: میں شفیع مجرماں ہوں۔ میرا نام محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ عرض کی! ”اے نبی اللہ! خدا کے لئے یہ تو فرمائیے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا۔ فرمایا! تیرا باپ سود خور تھا اور قانون قدرت ہے کہ سود خور کا چہرہ یا دنیا میں تبدیل ہو جائے گا یا آخرت میں، لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے سو بار (بعض کتابوں میں تین سو بار) مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا اور جب اس پر یہ مصیبت آئی تو اس نے مجھ سے فریاد کی تھی اور میں ہر اس شخص کا فریاد دریں ہوں جو مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔“

جبرائیل امین بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی! ”یا رسول اللہ! میں نے آج ایک عجیب و غریب واقعہ دیکھا ہے۔“ عرض کی: ”یا رسول اللہ! مجھے کہہ قاف جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے وہاں آدھ دفعاں اور رونے دھونے کی آوازیں سنائی دیں۔ میں نے آوازوں کا رخ کیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا۔ جس کو میں نے پہلے آسمان پر دیکھا تھا۔ جو کہ اس وقت بڑے اعزاز و اکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا۔ ستر ہزار فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ فرشتہ سانس لیتا تھا تو رب کائنات اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا۔“ میں نے سرگرداں پریشان فرشتہ سے پوچھا ”تمہارا کیا حال ہے اور تجھے کیا ہو گیا ہے؟“ اس نے بتایا۔ ”معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا۔ میرے قریب سے اللہ کے حبیب ﷺ گزرے اور میں نے ان کی تعظیم و تکریم کی پرواہ نہ کی اور پروردگار عالم نے اسی پاداش میں مجھے ذلیل و رسوا کر کے بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا ہے۔“

پھر اس نے کہا: ”اے جبرائیل! بارگاہ ایزدی میں میری سفارش کر دو۔ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے پھر بحال کر دے۔“ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار بے نیاز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربار الہی سے ارشاد ہوا۔ ”اے جبرائیل! اس فرشتہ کو بتا دو۔ اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی ﷺ پر درود پاک پڑھے۔“ یا رسول اللہ ﷺ! جب میں نے اس فرشتہ کو فرمان الہی سنایا تو وہ سنتے ہی حضور کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھنا شروع ہو گیا اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکھنا شروع ہو گئے اور وہ پھر اپنی مسند اکرام پر جا بیٹھا۔

انقلابات زمانہ نے عجب رنگ دکھایا وہ تاجر جس کا کاروبار مشرق و مغرب میں پھیلا ہوا تھا۔ وہ کوڑی کوڑی کوٹھناج ہو گیا اور قرض کے بوجھ تلے دب کر رہ گیا۔ قرض خواہ آتے اور اسے ذلیل و رسوا کرتے۔ ایسا ہی قرض خواہ آیا اور اس نے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے معذرت کی۔

قرض خواہ نے کہا ”ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا، مگر تجھ میں وفائ نہیں پائی“ مقروض نے کہا ”خدا کے لئے مجھے رسوا نہ کرو، میرے ذمہ اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں۔ آپ کے ایسا کرنے سے وہ بھی بھڑک اٹھیں گے حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔“

قرض خواہ نے کہا ”تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا“ اور عدالت میں قاضی کے پاس لے گیا۔ قاضی نے پوچھا ”تو نے اس سے قرض لیا؟“ جواب دیا ”ہاں لیا تھا لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں۔“ قاضی نے کہا ”ضامن دو۔ ورنہ جیل جاؤ۔۔۔ مگر کوئی شخص ضمانت دینے کے لئے تیار نہ ہوا۔ مقروض نے قرض خواہ سے عرض کی۔ کہ ”خدا کے واسطے مجھے آج رات بچوں میں گذارنے کی مہلت دے۔ پھر بے شک جیل بھیج دینا۔“ قرض خواہ نے رات کے لئے بھی ضامن مانگا۔

مقروض نے کہا: اس رات کے لئے میرے ضامن مدینے کے تاجدار ﷺ ہیں۔“ قرض خواہ مان گیا اور مقروض غمزدہ اور پریشان گھر واپس آیا تو بیوی نے سب پوچھا۔ تو اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔

بیوی نے کہا ”غم نہ کھا۔ فکر کی چنداں ضرورت نہیں، جس کے ضامن رسول ﷺ ہوں۔ وہ کیوں مغموم و پریشان ہوگا۔۔۔ یہ سن کر اس کے غم کا فور ہو گئے اور کچھ ڈھارس بندھ گئی۔ رات کو درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اسی کیفیت میں سو گیا۔ خواب میں رحمت دو جہاں ﷺ تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت سنائی۔ ”میرے پیارے امتی کیوں پریشان ہے؟“ فکر مت کر۔ صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس

جانا اور کہنا کہ تجھے تیرے رسول نے سلام بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میری طرف سے پانچ سو دینار قرضہ ادا کر دو کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجے تاکہ حکم صادر کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی ضمانت پر آج باہر ہوں اور نشانی کے طور پر بتا دینا کہ آپ محبوب کبریا ﷺ پر ہزار ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتے ہیں۔ لیکن گزشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا کہ نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری ہی تھی۔“

وزیر موصوف باہر جانے کے لئے تیار تھے کہ یہ صاحب پہنچ گئے۔

پوچھا: ”تم کون ہو؟ اور کیسے آئے ہو؟“

کہا: ”آیا نہیں بھیجا گیا ہوں“

”کیا مطلب“

کہا: ”مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے بھیجا ہے۔“

پوچھا: ”کس لئے؟“

تو اس شخص نے سارا ماجرا سنا ڈالا اور نشانی بھی بتادی۔

جب یہ سب کچھ سنا تو وزیر کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس صاحب کو مکان کے اندر لے گئے اور تعظیم کے ساتھ بٹھایا اور ایک دفعہ پھر اپنے آقا کا پیغام سنا اور پھر اس کی پیشانی کو چوما اور تھوڑی دیر کے بعد رقم پیش کرتے ہوئے کہا۔

”یہ پانچ سو دینار آپ کے گھر والوں کے لئے، یہ مزید پانچ سو دینار آپ کے بچوں کے لئے اور یہ پانچ سو دینار خوشخبری لانے کے اور یہ پانچ سو دینار قرض ادا کرنے کے لئے۔“

مقروض خوش خوشی گھر لوٹا اور کل رقم سے پانچ سو دینار گن کر قرض خواہ کے پاس آیا اور کہا کہ ”چلو قاضی کی عدالت میں، تاکہ تمہارا قرض واکیا جائے۔“ قاضی صاحب اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے۔ رات آقا میری خواب میں بھی آئے اور فرمایا کہ ”مقروض کا قرضہ ادا کر دو ورنہ اتنا اپنے پاس سے دو“ قرض خواہ نے کہا میں نے قرضہ معاف کیا اور پانچ سو دینار بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں۔“

سفر جہاد کے دوران ایک جگہ پڑاؤ کیا تو آقا ﷺ نے حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھاؤ۔ اسی اثناء میں ایک شہید کی کبھی نے زور زور سے جھنجھٹانا شروع کر دیا۔ صحابہ نے عرض کی۔ ”یا رسول اللہ یہ کبھی کیوں شور مچاتی ہے؟“

فرمایا! یہ کہہ رہی ہے کہ کھیاں بے قرار ہیں۔ اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس سالن نہیں ہے، حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھترہ لگا ہوا ہے وہ کون لائے کیوں کہ ہم تو اسے لائیں سکتیں۔“

پھر فرمایا۔ پیارے علی ﷺ اس کبھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ۔“

چنانچہ حضرت حیدر کرار ﷺ ایک چوہی پیالہ پکڑ کر اس کے پیچھے ہوئے اور غار میں پہنچ گئے اور شہد مصفا حاصل کیا اور دربار رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے وہ شہد تقسیم فرمایا۔ جب صحابہ کرام کھانا کھانے لگے تو کبھی پھر آگئی اور جھنجھٹانے لگی صحابہ نے عرض کیا

”یا رسول اللہ ﷺ کبھی پھر شور مچا رہی ہے؟“

فرمایا: ”میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ جواب دے رہی ہے۔“

عرض کی: ”آپ نے کیا سوال کیا ہے۔“

فرمایا: ”پوچھا ہے تمہاری خوراک کیا ہے؟ کبھی کبھی ہے پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہیں۔“

میں نے پوچھا ”پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی بدمزہ بھی، تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو کبھی نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ ﷺ ہمارا ایک امیر اور سردار ہے جب ہم پھولوں کا رس چوتی ہیں تو ہمارا امیر آپ کی ذات مقدسہ پر

درود پاک پڑھتا ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ مل کر درود پاک پڑھتی ہیں۔ اسی درود پاک کی وجہ سے یہ کڑوا رس میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی وجہ سے شہد شفا بن جاتا ہے۔“

# درودوں کی کہانی

شیخ عبدالمتصور محمد سالم | ترجمہ: مولانا سید محمد محفوظ الحق شاہ

شیخ محمد مقصود سالم (متوفی ۱۳۹۷/۱۹۷۷ء) محبت رسول ﷺ میں سرشار، عشق نبی میں گرفتار، اس شخص کا نام ہے جسے بارہادولت دیدار مصطفیٰ سے نوازا گیا۔ آپ ایک سپاہی تھے۔ ایک واقعہ نے آپ کی تقدیر بدل دی۔ رسول محترم ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کا ذوق و شوق پیدا ہوا اور قسمت جاگ اٹھی۔ اسی عالم جذب و جنوں میں آپ نے کتاب انوار الحق فی الصلوٰۃ علی سید الخلق سیدنا و مولانا محمد ﷺ لکھی۔ جس میں درود پاک کے مختلف حسین و جمیل صیغے لکھے۔ وسائل کی عدم دستیابی کے باوجود یہ کتاب سولہ مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ درودوں کی یہی کہانی ملاحظہ کیجئے۔ ادارہ

ان درودوں کا ایک واقعہ ہے خدا گواہ ہے کہ میرا اس راز کو کھولنے کا ارادہ نہیں تھا کیونکہ مجھے اس سے زیادہ کوئی شے پسند نہ تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے ان لشکروں کا ایک غیر معروف سپاہی بن جاؤں جو لوگوں میں مشہور ہونے پر خدا کے حضور متعارف ہونے کو ترجیح دیتے ہیں، کیونکہ اصل مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کی طرف لوگوں کو بلانا ہے اور اس کے نبی علیہ السلام اور اس کے دوستوں کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ چاہئے کہ ہم تاریخ کی گزشتہ نصف صدی کی طرف لوٹیں، کیونکہ زمانے کا یہیہ تیز گردش سے نہیں رکنا اور جب وہ کسی توقف اور مہلت کے بغیر چلتا ہے تو لوگ بھی زمانے کی سواری میں اسی طرح چلتے ہیں تاکہ اس سفر سے زندگی کا سبق اور وجود کی حکمت حاصل کریں۔

تو کتنی جلدی سال گزر رہے ہیں اور دونوں کے صحیفے لپٹ رہے ہیں اور اسی لئے تو مجھے دکھتا ہے کہ میں مجبور ہوں کہ کچھ اختصار میں اچانکتی ہوئی نظر ڈالوں اور میں زمانے کے ساتھ ۱۳۳۷ھ بمطابق ۱۹۱۸ء کے موسم سرما کی سخت طوفان اور بارش والی ٹھنڈی اور اندھیری رات کی طرف لوٹتا ہوں جب کہ میں اس وقت پولیس میں سپاہی تھا۔ رات کے پہرے پر شام ۱۱ بجے سے صبح ۷ بجے تک میری ڈیوٹی تھی۔ جب رات گہرے اندھیروں میں عالم وجود کو لپیٹ لیتی تھی تو اسے سخت سردی بھی آڈھانچتی تھی اور میں آنے جانے میں رات کاٹا۔ سیکنڈ، گھنٹوں میں اور منٹ سالوں میں گزرتے اور میں اس سخت طوفانی وقت میں زندگی کے خواب غفلت سے بیدار ہوا اور میں نے اس گھڑی سے زندگی شروع کی اور میں نے ماضی کے متعلق سوچا تو اسے چھوڑ دیا اور حال کے متعلق تدبیر کی اور مستقبل سے میں خائف تھا اور میں نے اپنے آپ کو خوب مشقت میں ڈال کر سوچا کہ میں اس زندگی میں کیا کروں اور یہ مختصر عمر یا وجود اس طویل رات کے کیسے گزاریں۔

تو مجھے دو گہرے غیب کے پردے سے ایک روحانی آواز نے پکارا، اے حیران انسان! قرآن پاک کی طرف آ، تو میرے دل نے اس آواز کو قبول کر لیا اور میں نے ایک جلوہ نور محسوس کیا جو کہ میرے اطراف قلب کو روشن کر رہا تھا اور اس وقت سے میں نے قرآن پاک کو اپنی تنہائی کا مونس اور وحشت کا ساتھی بنالیا اور میں نے اللہ تعالیٰ اور قرآن پاک کی طرف راحت و اطمینان محسوس کیا۔ پس میں نے سورۃ سجدہ کو ربانی یاد کیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں نے یہ سورۃ کیسے یاد کی اور نہ یہ کہ خاص اسے میں نے کیوں چنا اور ایک دفعہ میں اسے نماز میں پڑھ رہا تھا کہ مجھے فقہاء میں سے ایک شخص نے سنا اور مجھے اس وقت تک کے لئے پڑھنے سے روکا جب تک میں کسی فقیہ کو سنا لوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آسانی فرمائی کہ میں نے بعض چھوٹی سورتیں ایک فقیہ سے یاد کر لیں اور میں زبان، دل اور وجدانی کیفیت کے ساتھ پڑھتا تھا اور اس وقت میرے دل میں حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا ذوق پیدا ہوا تو میں نے درود شریف کو وظیفہ بنالیا اور میں نے گفتنی کے ساتھ شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق و کرم سے ایک ہزار مرتبہ چن اور اسی قدر شام کو میرا درود تھا اور دن گزرتے گئے اور میرا ٹیلی فون کے عامل کی حیثیت سے تبادلہ ہو گیا۔ اب میرے پاس کافی وسیع وقت تھا تو میرا ایک ہزار سے بڑھ کر ۵ ہزار ہو گیا اور میں ہر پندرہ دن میں دو دن آرام کرتا تو ان دو دنوں میں ۲۴ گھنٹوں کے دوران میرا درود ۱۴ ہزار تک بڑھ گیا۔

اے پڑھنے والے! مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ درود شریف کا وہ صیغہ پوچھ رہے ہیں جس کے ساتھ میں اتنی زیادہ تعداد میں درود شریف پڑھ لیتا تھا تو آپ کو میرا جواب یہ ہے کہ بڑے سے بڑا درود یہ تھا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی و علی آلہ وصحبہ وسلم اور صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ورنہ اس مختصر وقت میں اتنی زیادہ تعداد میں نہیں پڑھ سکتا تھا اور اسی دوران مجھ پر عجیب طرز اور الفاظ والے درود شریف غالب آتے اور میں انہیں اپنے دوستوں پر پیش کرتا تو اس سے خوش ہوتے اور جمع کر لیتے اور زبانی یاد کر لیتے اور ان حالات کے پیش نظر میں اکثر خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتا یہاں تک کہ میں ایک بار سے زیادہ مرتبہ زیارت سے بہرہ ور ہوتا اور میرے نزدیک ان میں سے بعض زیارتوں کو تکبر اور فخر کے لئے نہیں بلکہ نصیحت اور عبرت کے لئے بیان کرنے میں کوئی ذرہ نہیں اور میری تصدیق کر اور مجھے تصدیق ہی کی امید ہے کہ میں وہی صورت بیان کر سکتا ہوں جو کہ میری روح کے خیال میں محفوظ اور میرے دل کے آئینہ میں منقش ہے اور مقام نبوی ﷺ کی مثل بننے سے شیطان کے عاجز ہونے کے بارے میں کوئی جھگڑا نہیں کر سکتا کیونکہ خود سید عالم ﷺ نے فرمایا ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے بحق مجھ کو دیکھا کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا“ تو یہ خواہیں اگر کسی چیز پر دلالت کرتی ہیں تو صرف اسی ایک امر پر اور وہ ہے حق کی جانب سیر اور طریق اطاعت اور اخلاق کی پاکیزگی اور استقامت، تو ان خوابوں میں سے ایک میں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے تو آپ نے فرمایا کہ افضل الاعمال یہ ہے کہ نماز کا اس کے وقت میں انتظار کرے۔

اور ایک دوسری خواب میں مجھے حکم دیا گیا کہ میں نہ سوؤں مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر پر اور کئی دفعہ بیمار ہوتا ہوں تو آپ تکلیف کی جگہ اپنا دست مبارک رکھ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے فوراً شفا ہو جاتی ہے اور مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہے کہ میں نے اچھے خاتمے کی نیت سے

حضور ﷺ کے ساتھ مل کر سورہ فاتحہ پڑھی اور ایسا بھی ہوا کہ زمانہ طویل تک حضور ﷺ کی زیارت مجھ سے منقطع رہی تو اس کی وجہ سے بہت تنگین ہوا، پھر میں نے آپ کی زیارت کی، آپ فرما رہے ہیں تو کیسے تنگین ہے حالانکہ میں تیرے ساتھ ہوں، یہ میں تیرے ساتھ ہوں اور کئی مرتبہ ایسا فرمایا۔

اور ایک مرتبہ میں نے آپ سے عرض کی، کیا آپ میرے شفیع ہیں؟ فرمایا میں تیرا شفاعت کرنے والا اور ضامن ہوں۔ ایک دفعہ میں نے آپ کو حضرات انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے درمیان دیکھا، چونکہ میں ان کے درمیان حضور ﷺ کو پوری طرح پہچان نہ سکا، تو میں نے ان سے عرض کی کہ آپ میں میری شفاعت فرمانے والے کہاں ہیں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا یوں کہہ کہ ”میرے ضامن کہاں ہیں؟“

اور کئی دفعہ میں مشکلات اور تنگیوں میں گھر گیا تو آپ ﷺ مجھے حوصلہ دلاتے اور صبر کرنے اور صبر کے ساتھ مصائب پر غالب آنے اور بے قرار اور بے چین نہ ہونے کی ہدایت فرماتے تھے۔

اور ایک اور خواب میں، میں نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ آپ ہمیشہ مجھ پر اپنی زیارت کا احسان فرماتے رہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اپنے اعمال کے اندازے کے مطابق دیکھے گا۔

اور ایک دفعہ میں نے آپ ﷺ کو ایسی صورت میں دیکھا کہ جو مجھ پر مشتبہ ہوگئی تو میں نے وضاحت کے لئے عرض کی، کیا آپ ﷺ نہیں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ تو خود عبدالمقصود نہیں ہے؟ تو مجھے معلوم ہوا کہ اصل میں میں ہی بدلا ہوا ہوں۔

قصہ مختصر! میں نے جب بھی حضور ﷺ پر درود شریف کا وسیلہ اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں پیش کیا تو پختہ امداد، نوری مشکل کشائی، حاجت روائی اور توفیق کثیر نصیب ہوئی۔

اور اللہ کا شکر اور اس کی نعمت کا بیان ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک رات اپنے حضور کھڑے ہونے کی عزت عطا فرمائی، جس میں، میں بہت مغموں و پریشان سویا۔ میں اس کے جلال میں غرق ہو گیا اور اس کے انوار و تجلیات میں محو اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حق سبحانہ کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ اے میرے رب کیا تو مجھ پر راضی ہے؟ تو میں نے یہ عظیم تہدی کلمہ سنا کہ ”میری دی ہوئی مصیبت پر تیرا راضی رہنا میری عین رضا ہے۔“

اور کئی ایک ایسی ہی خوابوں میں زیارتیں ہوئیں کہ میں اس خطرے کی وجہ سے ان کے بیان سے قلم کو روکتا ہوں کہ کہیں ان کے نشر کرنے سے جو میرا مقصد ہے اس کے خلاف کوئی نتیجہ اخذ نہ کر لیا جائے اور وہ مقصد ہے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بیان کرنا ”اپنے رب کی نعمت کو بیان کر“ اور تاکہ اے پڑھنے والے! تجھے محبت رسول اللہ ﷺ کی طرف لے جاؤں جو کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی محبت تک پہنچا دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”تم فرماؤ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، تمہیں اللہ محبوب بنا لے گا۔“

اور یہ حال مجھ پر اس طرح رہا یہاں تک کہ ۱۳۴۲ھ ۱۹۲۵ء آگیا جس میں مجھے ٹیلی فون مرکز کفر الزیارات میں بطور عامل بدل دیا گیا اور ایک مدت کے بعد مجھے قلم المرور میں بدل دیا گیا، پھر قلم المباحث میں اور یہ انتظار کا وقت جاری رہا، بدوں اس کے کہ وہاں اطاعات میں کوئی روحانی ذوق ہوا اور میں ایک وقت سے دوسرے وقت پر بدل کر درود شریف پڑھتا رہا اور زمانہ بغیر توقف اور مہلت کے چلتا ہے۔

پھر میں مرکز زنیٰ میں ۱۳۴۷ھ ۱۹۲۸ء (بلوک امین) میں منتقل کر دیا گیا اور دن کئی جلدی اور سال کئی سرعت سے گزرتے ہیں اور یہ درود شریف میرے دل میں رہتے ہوئے اور میرے ذہن میں لٹکے ہوئے ہیں یہاں تک کہ مطانی طسلا کی طرف ۱۳۴۸ھ ۱۹۲۹ء میں منتقل ہوا تو میں کافی مدت تک چھوڑے رکھنے کے بعد پھر ان درودوں کی طرف لوٹنے کا جذبہ پاتا ہوں، فلک اپنا دورہ کرتا رہا۔

پس میں ۱۳۴۹ھ ۱۹۳۰ء میں جیزہ کے اس ادارہ میں منتقل ہوا جو کہ نوعمر مجرموں کے لئے اصلاحی اور تربیتی ادارہ ہے اور کچھ وقت کے بعد میں بکھرے ہوئے اوراق سے درود شریف جمع کرنے لگا اور جو کچھ میرے حافظہ میں موجود تھا اور اس جمع کرنے کے دوران میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ ایک کھلی جگہ میں لوگوں کو دائیں بائیں کچھ تقسیم فرما رہے ہیں اور میں آپ کے دائیں جانب کھڑا تھا تو آپ نے میری طرف دیکھا کہ گویا جو کچھ میرے جی میں تھا آپ نے اسے بھانپ لیا کہ میں دوسروں کی طرح چاہتا ہوں کہ مجھے کچھ عطا ہو تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تجھے ایک ورقہ دے دیا جس میں سب کچھ ہے تو میں نے اس سے سمجھا کہ یہ ان درودوں کی طرف اشارہ ہے۔

اور ۱۳۶۷ھ ۱۹۴۸ء میں میں نے آپ ﷺ کو ایک طویل خواب میں دیکھا کہ اس کے دوران آپ مجھے فرما رہے ہیں کہ تو کیا چاہتا ہے؟ تو میں نے عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ان درودوں پر نظر فرمائیں، تو آپ نے قبول فرمایا اور فرمایا کہ میں نے انہیں دیکھ لیا۔

پھر میں ان کی موجودہ حالت پر انہیں لکھنے اور ترتیب دینے میں لگ گیا اور چند مہینوں کے بعد ایک اور خواب میں میں نے آپ کی



یہ زیارت کی اور آپ سے ان کی طباعت کا اذن مانگا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”انہیں چھاپ دے۔“

یہ ہے درودوں کا واقعہ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام، اس کے نبی کریم ﷺ کی طرف سے اجازت اور علوی فیض ہے۔ اس میں میری کوئی غفلت نہیں اور نہ ہی ان حالات کا مقابلہ کر سکتا ہوں، ایک جلوہ ہے کہ عنایت خداوندی نے اس سے میرے دل کو روشن فرمایا تو یہ فیض میری زبان پر جاری ہو گیا اور میں نے پہلی مرتبہ کی طباعت میں ذکر کیا تھا کہ اس کی طباعت ایسی حالت میں ہوئی جس کا ذکر کرنا حکمت کے خلاف ہے اور اس کے پہچانے کا تجھے شوق ہوگا کیونکہ وہ نصیحت سے خالی نہیں جب کہ یہ لوگوں کی دنیا میں اچھی مثالوں اور کارخیز میں اچھے نمونہ سے غامی نہیں اور گفتگو میں احتیاط کے ساتھ میں تیرے لئے ان بعض واقعات سے پردہ اٹھاتا ہوں جو اس کی طباعت کے معاملہ میں رونما ہوئے۔ اس کی طباعت کا اذن طلب کرنے والی خواب کے بعد ایک شخص آیا جو اجنبی تھا، میرے اور اس کے درمیان گفتگو کے بعد اس نے درودوں کی کتاب کی اشاعت کے کام کا اہتمام کیا اور میں نے کتنے حیلوں سے اس کے نام اور ذات کو معلوم کرنا چاہا لیکن اس نے انکار کیا اور کہا ”میں نہیں چاہتا کہ مجھے میرے رب کے سوا کوئی پہچانے“ اور شاید بعض لوگ خیال کریں کہ یہ گفتگو محض خیالی اور وہی ہے لیکن مجھے حق کے لئے ہمیشہ حق کہنے کی عادت ہے۔

دوسری مرتبہ کی اشاعت تو اس کی کہانی اور زیادہ عجیب و غریب ہے۔ جب پہلی اشاعت ختم ہو گئی تو مجھ سے بکثرت مطالبہ کیا گیا اور لوگ اس بات کی تصدیق نہیں کرتے تھے کہ وہ ختم ہو چکی ہے اور میں اس کے دوبارہ چھاپنے کے متعلق حیران تھا کہ میرے پاس ایک اجنبی شخص آیا جو پہلے کی بجائے کوئی اور تھا، ایک چادر اور طاق (بغیر گریبان کے ایک لباس کا نام) زیب تن کئے ہوئے تھا اور اس کی ذاتی حالت اس پر شفقت کی طالب تھی اور میرے اور اس کے درمیان بڑی نادر اور عظیم گفتگو کے بعد اس نے دوسری اشاعت کے تمام اخراجات برداشت کئے اور میں اس کی بھی ذات اور نام معلوم نہ کر سکا۔

دوسری اشاعت تو اس کے تمام اخراجات الحاج احمد حسین اشرفی نے رضائے خداوندی کے لئے برداشت کئے اور انہوں نے کئی مرتبہ مجھے ان کے نام کو ذکر کرنے بلکہ اشارہ کرنے سے بھی منع فرمایا، اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء دے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔

دوسری اشاعت تو اس کی طرف اشارہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ کاغذ اور طباعت کی ایسی حالت تھی کہ اسے بارگاہ سید عالم ﷺ میں بطور ہدیہ پیش کرنا صحیح نہیں اور اگر الحاج احمد اشرفی نے، اللہ تعالیٰ انہیں عزت عطا فرمائے، اس کے امر کا تدارک نہ فرمایا ہوتا اور کئی قسموں سے اس کا اہتمام نہ کیا ہوتا تو ہم اسے نشر نہ کر سکتے اور نہ ہی اسے تقسیم کر سکتے۔

اور پانچویں اشاعت اللہ تعالیٰ کے فیض اور اس کی توفیق اور رسول اللہ ﷺ کی برکت سے تھی اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے امید ہے کہ وہ اس کی اشاعت کا ہمیشہ اہتمام فرماتا رہے گا اور چاہئے کہ ہمیں کوئی دہشت اور اجنبیت محسوس نہ ہو کیونکہ یہ سب کچھ حضور ﷺ پر درود شریف کی برکت سے ہے، تو یہ آپ پر درود شریف کی برکت ہی ہے کہ میں نے پولیس اسپتال کا سپاہی ہونے کے باوجود اسے تحریر کیا اور میں نے اسے طبع کیا جبکہ میں کمزور ہوں اور کئی دفعہ اس کی اشاعت کا تکرار کروں گا جبکہ میں ملازم ہوں اور حضور ﷺ پر درود شریف کی برکت سے ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے جماعت تلاوة القرآن الکریم کی ۱۹۳۴ء میں بنیاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور سورہ فاتحہ، یٰسین، الرحمن، الواقعة، الملک، النجم، النبی، السجدہ، الدخان، لقمان، الفتح، النور، یوسف، مریم، الکہف، النمل، یونس اور الاسراء کی تفسیر لکھنے، رسالۃ الارواح اور کتاب قطف الازہار کی توفیق مرحمت فرمائی حالانکہ میری مہارت اور تجربہ اس میں سے کسی چیز کا بھی اہل نہیں بلکہ یہ سب کچھ حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی برکت سے ہے اور یہ تمام مطبوعات تمام اسلامی ممالک میں تقسیم ہو رہی ہیں اور یہ بعض فضائل ہیں حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنے کے، جنہیں ذکر کرنے کا خیال آیا اور یہاں مجھے یہ ذکر کرنا بھی بھولا نہیں کہ میں نے اکابرین وقت کی خدمت میں طریق قوم کا سلوک کیا، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں راضی فرمائے۔

جو کچھ زیادہ چاہے تو اسے کتاب ”فہی مملکوت اللہ مع اسماء اللہ“ کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور میرے دوستوں میں سے کسی نے اس مقدمہ کو پڑھ کر میرے کان میں کہا کہ تو نے جو خواہیں ذکر کی ہیں، یہ تو اسرار کی وہ باتیں ہیں جن کا ذکر مناسب نہیں تو میں نے اس کے کان میں کہا کہ نور محمدی ﷺ کی ذات کے حق کی قسم کہ میں نے جو کچھ ذکر کیا یہ اسرار نہیں جبکہ میں نے تجھ سے کہہ دیا کہ میرا مقصد مسلمان کو اس کے رب کی اطاعت اور اس کے نبی ﷺ کی محبت کی طرف راغب کرنا ہے۔

بے شک مجھے علم ہے کہ کسی شخص کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو کہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ لوگوں میں ایسے مردان میدان بھی ہیں۔ جن کے دلوں کے آسمان صاف اور ان کے نفوس کی زمین روشن ہوتی ہے تو وہ اپنی ارواح کی بیداری میں اپنے نبی ﷺ کو عالم بیداری میں دیکھتے ہیں نہ کہ خواب میں اور آپ سے اپنے حالات کی درستی کے متعلق سوال کرتے ہیں تو آپ

نہیں امور کی طرف ہدایت فرماتے ہیں جن میں ان کی دنیوی اور اخروی سعادت ہو، تو میرا ساتھی خاموش ہو گیا اور مجھ سے مزید کچھ مانگا، تو میں نے اس سے کہا کہ آپ مجھے اسرار چھپانے کا کیسے حکم دیتے ہیں حالانکہ آپ مجھ سے مزید مانگتے ہیں تو اس نے طلب میں مبالغہ کیا تو میں نے کہا اس گفتگو کو بصیرت و ذوق اور انوار و اسرار والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔

یہاں میں نے اپنے ساتھی کو چھٹی طباعت کے وعدے پر چھوڑ دیا وہ آیا اور اس نے منقطع گفتگو کو ملانے کا مطالبہ کیا اور کافی بحث و تحقیق کے بعد میں نے اسے کہا کہ جب حقائق کو چھپانے کا معاملہ طویل ہو چکا تو ایک دن ان کا ظہور ضرور ہوگا اور جبکہ میرا دوست کلام کو چاہنے والوں میں سے تھا، میں نے اس سے کہا کہ ہمیں اعمال کی ضرورت ہے اقوال کی نہیں تو اس نے کہا مجھے مزید معرفت عطا کریں۔ میں نے کہا ہمارے پاس معرفت قرآن پاک کے راستہ کے بغیر نہیں آسکتی تو اس نے کہا کہ یہ تو کافی نہیں۔ میں نے کہا ہمارے پاس حکمت، خاموشی، شب بیداری، روزہ رکھنے، نیکی کرنے اور فقیروں، بیوگان اور یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے آتی ہے اور دوسری بار میں تجھے عمل کی وجہ پر مقصد گفتگو ترک کرنے کی تاکید کرتا ہوں۔

اس نے کہا مجھے کچھ اور بھی بتائیں تو میں نے کہا اپنے لئے قرآن پاک سے درود مقرر کر اور رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھ جتنا ہو سکے ورنہ سب سے پہلے مساکین پر صدقہ کر اگر چہ آدمی روٹی ہو اور بات ختم ہوگئی لیکن میرا دوست اپنی عادت کے مطابق معرفت چاہتا ہے اور مزید مانگتا ہے تو میں نے اسے کہا معرفت کا سب کچھ بھی نہیں جانتا اور نہ یہ کہ جو کچھ کہا جائے اس کا وقت بھی آگیا ہو اس کا مستحق موجود ہو اور میں نے اس سے قرآن پاک کی تلاوت کا مطالبہ کیا اور یہ کہ خیرات کرے اگر چہ آدمی روٹی ہو اور اس کے بعد وہ ساتویں اشاعت میں باقی بات پوری کرنے کے لئے آئے اور لیجئے یہ ساتویں اشاعت ہے اور میرا ساتھی باقی بات کو پورا کرنے کے لئے ابھی تک نہیں آیا۔

تعب ہے کہ مدت لمبی ہوگئی اور غالب گمان یہ ہے کہ وہ ہرگز نہیں لوٹے گا، کس لئے بھاگتا ہے، کیا روزی میں سے نصف روٹی کی وجہ سے کہ اسے مسکین یا یتیم پر خیرات کرے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیرات کرنے والوں کے دفتر میں لکھا جائے یا اس تکلیف کی وجہ سے جو میں نے اسے قرآن پاک بعض آیات کی تلاوت کے لئے دی ہے کہ وہ ذکر کروں کے دفتر میں لکھا جائے۔ بے شک خیرات ایک سواری ہے جو کہ سفر خرچ کو آخرت تک پہنچاتی ہے اور اللہ کریم ہے، سخاوت اور اچھے اخلاق کو پسند فرماتا ہے اور اسی طرح ہر شخص کو ہماری کتابوں کا دیکھنا حرام ہے جسے ہمارے جیسا ذوق نہیں کیونکہ جب تک وہ ظن و تخمین میں ہے اس کا یقین میں کوئی حصہ نہیں۔ کیا میرا ساتھی بھول گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”صلواں کے اعمال کا“ نہ کہ ان کے فہم اور گفتگو کا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی ملکوتی نعمتیں سونے والوں کو نہیں دی جاتیں اور پوری خرابی ہے اسے جو غافلوں کی صحبت اختیار کرتا ہے، بے شک میرا ساتھی جانے والوں کے ساتھ چلا گیا اور اسی وجہ سے اسرار، امانت والے بہتر لوگوں کے سوا کسی کے لئے مباح نہیں اور یہاں تک کہ پورا ہوا جس کا لکھنا اللہ تعالیٰ نے ہم پر آسان فرمایا یہاں تک کہ اب آخویش اشاعت میں نشاء اللہ تعالیٰ عظیم ملاقات کا احسان فرمائے گا اور یہ آٹھویں اشاعت ہے۔

پھر مجھ سے منقطع گفتگو کو ملانے کا مطالبہ کیا گیا تو میں نے اپنے حافظے میں کسی ایسی چیز کو کریدنا جسے لکھوں لیکن لکھنے کو کچھ نہ ملا اور قلم نے نافرمانی کی حالانکہ اس کی ہمیشہ میرے ساتھ اطاعت کی عادت ہے پھر مجھے اونگھ سی آگئی، میں نے ایک شکل آتی ہوئی دیکھی تو میں نے کہا تو کون ہے، اس نے کہا میں تیری روح ہوں جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔ میں نے کہا تجھ پر اللہ کا سلام ہو، اے وہ جو میں ہوں ورنہ میں وہ۔

تجھ پر سلام ہوا اے وہ ذات کہ تو وجود کے لئے ظاہر ہوا جب ظاہر ہوا، مجھے وہ دکھا جو میں نہیں جانتا اور مجھے وہ دکھا جو میں نے نہیں دیکھا، اسے پس پردہ چھپنے والی روح مجھے انس عطا کر پھر میں خوب رویا اور رونے میں کتنی راحت اور فرحت ہے تو اس نے مجھ پر سلام لوٹا یا پھر کہا تو کیوں روتا ہے، کیا تجھے ۲۵ برسوں کے درمیان رونا کافی نہ ہوا، دل کی پاکیزگی اور انس کی صفائی کو اپنے اوپر لازم کر، اور جو کچھ کھویا گیا، خیالوں میں اس کے پیچھے نہ لگو اور اپنے دل کو آنے والے کے متعلق مصروف نہ کر اور دنیوی مظاہر کا اہتمام نہ کر اور مسکرا، تیرے ساتھ زندگی مسکرائے گی ورنہ اگر تو رونا چاہے تو تیرے سوا تیرے ساتھ ہرگز کوئی نہیں روئے گا اور جب تو چاہے کہ اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ پہچانے تو دیکھ کہ خدا کا مرتبہ تیرے نزدیک کیسا ہے اور جب تو لوگوں کے نزدیک اپنا مقام پہچاننا چاہے تو دیکھ کتنے لوگ بغیر کسی حاجت کے تیری ملاقات کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا قول مبارک حق ہے کہ ”لوگ سوادنو کی طرح ہیں، شاید تجھے ان میں کوئی سواری کے قابل ملے“ اور میں نے اس سے حکمت و فضل خطاب کی طلب کی تو اس نے کہا ابھی ہم اس سے پردہ نہیں اٹھاتے اور ابھی ہم انہیں خیموں میں پردہ نشین رہنے دیتے ہیں، پس تو مجاہدہ کر، مشاہدہ کرے گا تو جو بیٹھ رہا دور ہو گیا، جزایں نیست بندہ اپنے رب کو اسی وقت پہچانے گا جب اپنے دل میں کسی دوسرے کی جگہ نہ ملے اور زندگی ریل گاڑی کے مشابہ ہے جس کے مختلف درجوں والے بے شمار ڈبے ہوں اور آخر کار سب کے سب سفر کے اختتام پر پہنچ

جاتے ہیں اور زندگی اپنے اندر کی مشقتوں اور سفروں کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے، تو اس میں سے اپنے حصہ پر راضی ہو جا، تجھ پر مصیبتیں اور خطرات آسان ہو جائیں گے اور ان لوگوں پر کشتی مشکلیں آسان ہو گئیں جو کہ قضاء و قدر کی حکمت پر ایمان لے آئے اور میں نے اس سے مزید طلب کیا تو اس نے بات چلاتے ہوئے کہا اے اسرار کے طالب! تدبر اور گہری نظر سے قرآن پڑھ، پردے اٹھ جائیں گے اور تو انوار سے محفوظ ہوگا اور پھر یہ کہتے ہوئے آواز بلند کی کہ میرے قریب آ، اے میرے جسم اور میری زندگی کی صورت میں تجھے غیب بعید کے کناروں سے خطاب کر رہا ہوں اور میں تجھ سے عقل کو خطاب کرتا ہوں اور جان کو خوابوں کے مشاہدات اور خدائی حکمتیں طاقت بشریہ کے مطابق ہی ہوتی ہیں اور شرع کی حدود پر ٹھہر جانا زیادہ بہتر اور سلامتی والا ہے۔ تو اللہ کی عبادت کر، خالص اسی کا ہو کر، خبردار اللہ ہی کے لئے خالص بندگی ہے اور جان کہ اس عبادت میں بہتری نہیں جس میں علم نہیں اور اس علم میں کوئی بہتری نہیں جس میں فہم نہیں اور بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرے اسے غفلت اور لمبی نیند سے نجات دیتا ہے تو اے میرے جسم بلکہ نیند والا ہو جا، بے شک نگہبان فرشتے تیرے ارد گرد چیخ رہے ہیں اور ساری کائنات متحرک ہے اور یہ کہہ کر پکار رہی ہے کہ صبح قریب ہوگی اور فجر اپنے نور سے روشن ہوگی اور چمک اٹھی، تو طرف آ، نماز کی طرف آ۔

یہاں مجھے جاگ آئی تو مؤذن کہہ رہا تھا حسی علی الفلاح حی علی الفلاح (فلاح کی طرف آؤ، فلاح کی طرف آؤ) الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے) اور باقی بات کو پورا کرنے کے لئے نویں اشاعت میں ملاقات ہوگی انشاء اللہ العزیز۔

اس کے بعد نویں اشاعت کے مقدمہ کو جلد پورا کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور اللہ جانتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں کیا لکھوں اور نہ یہ کہ کس گوشہ سے شروع کریں اور اپنی عادت کے خلاف گہری نیند میں بہہ گیا اور کچھ دیر بعد میں نے ایک جسم کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اور صاف ظاہر نہیں ہو رہا تھا، میں اس سے گھبرا گیا کیونکہ وہ میری زندگی سے ایک صورت ہے، وہاں میں نے عالم بالا کی روح کا چمکا سا محسوس کیا اور میں نے ایک سبزہ زار دیکھا جس کی مٹی سے رضوان کی مہک آ رہی تھی اور میں نے ایک نور اٹھتا ہوا دیکھا جس سے اندھیرے روشن ہو گئے اور میں نے ایک باوقار اور پرسکون آواز سنی، کہنے والے نے کہا کہ تمہیں تمکین پر سلام ہو جو کہ قرآن کریم کا خادم ہے، کیا وجہ ہے کہ میں تجھے غم اور پریشانی میں دیکھ رہا ہوں، مجھے صحیح خبر دے، ہو سکتا ہے کہ تکلیف کی تخفیف ممکن ہو، تو میں نے اپنی محبت کی زبان سے اپنے دل سے کہا کہ اس کا میرے حال کو جانتا مجھے مانگنے سے بے نیاز کر دیتا ہے تو اس نے مجھے کہا کیا تجھے پسند نہیں ہے، کہ توفی ملکوت اللہ (اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں) انوار الحق کے ساتھ "انوار الحقین" دیکھے۔

یہاں میں نے خیموں میں بند حکمت کی طلب کی طرف اپنی ہمت کے مطابق پرواز کی تو میں نے وہاں اسرار کے طالبوں کا کافی جھوم دیکھا، اس سے زیادہ جھوم نہیں ہوگا اور کہا گیا پاسپورٹ کہاں ہے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے میری محبت (ہی پاسپورٹ ہے)۔ جب بحث طویل ہوئی تو مجھے کہا گیا کہ تو اسرار چھپائے گا؟ میں نے کہا ہاں، اور جب اس نے گفتگو کا ارادہ کیا تو بغیر ارادہ کے مجھے جاگ آ گئی، میرے دل میں انوار الحق کے ساتھ انوار الحقین مل چکے تھے۔ عنایت ربانی چاہتی ہے کہ کتاب انوار الحق کی نویں مرتبہ اشاعت کی جائے اور اس کے انوار چمک رہے ہیں۔

پس مجھے شرح صدر ہوئی اور میری روح کو ایسی طاقت ملی کہ پہلے کبھی نہیں ملی اور اس کا اثر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کتاب کو نکالنے کی توفیق دی جو کہ سالہا سال پردے میں رہی باوجود یہ کہ اس کی اشاعت کا اذن نبی ﷺ کی طرف سے پہلے ہی ہو چکا تھا اور وہ کتاب "فسی ملکوت اللہ مع اسماء اللہ" ہے اور اسی کے ساتھ انوار الحق، انوار الحقین کے ساتھ ملے، دونوں اللہ کے ذکر اور رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی طرف ہدایت دیتے ہیں اور یہ دسویں اشاعت ہے اور میں قلم روکتا ہوں، مجھے خیالات ہی خیالات سمجھنے رہے ہیں، معلوم نہیں کون سے لکھوں اور کون سے چھوڑوں، پھر میرا نفس سکون نہیں پاتا مگر اس صورت میں کہ میں اپنے پڑھنے والوں کو حسی و قیوم کی طرف توجہ کرنے کی نصیحت کروں، وہ جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، جس نے اپنی حکمت و مراد کے مطابق اپنے بندوں کے افعال جاری فرمائے تو اس نے جو چاہا ہو گیا اور جو نہ چاہا نہ ہوا اور یہ کہ لوگ اپنی جانوں کو راحت دیں اور اسی کے حکم کو تسلیم کر کے اور افضل عبادات سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر اپنے دلوں کا علاج کریں اور یہ کہ لا الہ الا اللہ سے وابستگی حاصل کریں، کیونکہ یہ اللہ سبحانہ کے ہاں سب سے پر امید جگہ ہے اور یہاں میرے ساتھی نے مجھے کہا تو کب تک لکھے گا؟ کیا جو کچھ لکھ چکا وہ کافی نہیں؟ میں نے کہا لکھوں گا اور لکھوں گا، شاید جو بات مجھے اور پڑھنے والوں کو نفع دے، میں نے ابھی لکھی ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ کی برکت سے اور اس کے نام "علیٰ قدیر" کے ساتھ میں انوار کی طبعہ عاشرہ یعنی دسویں اشاعت کو دربار نبی کریم ﷺ اور آپ کے دوستوں کی خدمت میں ہدیہ پیش کرتا ہوں، امید کرتا ہوں کہ

آئندہ طباعت میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی زیارت خیر کے ساتھ کروں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

اے عزیز قاری! پھر ہم نے گیارہویں اشاعت موجودہ ظروفوں میں پیش کی جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے صبر کی حد اور اس پر ہمارے ایمان کی وجہ سے فی الواقع ہمارا امتحان ہے اور ہمیں بات کو ان ظروف تک ملانے کی گنجائش نہیں لیکن ہم دلی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف یہ مانگتے ہوئے متوجہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اس پر دے کو اپنے مسلمان بندوں سے اٹھا دے اور ہمارے دشمنوں، دین کے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرمائے اور یہ کہ کافر غاصبوں سے ہماری سر زمین کو پاک فرمائے اور بارہویں اشاعت پر ملاقات تک۔

پھر مجھ سے بارہویں اشاعت کے خطبہ کا مطالبہ کیا گیا اور دو ہفتہ تک میں لکھنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن لکھ نہ سکا اور میں نے آج کے آنے والے سے پوچھا ہمیں علم والی نصیحت کرے تو اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ میں نے کہا یہ تو مشکل اور محال ہے تو اس نے کہا اللہ سے ڈرو جتنا تم سے ہو سکے۔ میں نے کہا پھر کیا کریں، کہا اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور بات ملاتے ہوئے کہا، چاہئے کہ مقام کے مطابق بات کی جائے۔ کلام کو لمبا کرنے میں ہمتیں ہار جاتی ہیں اور بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جب تو واصل ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو آئیں تجھے خبر دیتا ہوں کہ وہاں کیا ہے اور تیرے لئے بیان کرتا ہوں کہ یہ سفر کیسے ہوگا اور تجھے خبردار کی طرح کوئی خبر دینے والا نہیں ہے، تجھ پر کچھ نہیں سوائے اس کے کہ توفیق کو خالص کر لے۔

اور جان لے کہ حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنا بہتر ہے کی کتنی، ہر روزی کا دروازہ، ہر خوفزدہ کے لئے امن اور ہر مغموم کے لئے راحت ہے اور آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنے سے بیداری اور خواب میں آپ کی زیارت کی خوشخبری ثابت ہو جاتی ہے، پس درود شریف کے چشمہ جاری سے پانی پی اور سیرابی حاصل کرو اور اس کی تلاوت میں کھوجا اور اس کے معنوں کو سمجھو اور اپنے دل کو محبت اور نور سے بھر لے، ہدایت و سعادت حاصل کر لے گا اور تیرہویں اشاعت ہمارے ان اوقات میں ظاہر ہوئی جن کے پردے اٹھے نہیں اور بادل چھٹے نہیں لیکن وہ وقفہ جس میں یہ اشاعت ظاہر ہوئی، ایک نئی عادت کے ساتھ ممتاز ہے کہ نفس میں امید کو ابھارتا ہے اور امداد قرب کی بشارت دیتا ہے پس ایمانی دعوت عام طور پر بلند ہو گئی کہ اطراف عالم اس کا جواب دیتے ہیں، زبانیں اس کے ذکر میں مصروف ہیں اور وہ ایک علامت بن گئی جو کہ شعاع علم کی طرف بلند ہے اور ایک روحانی ہتھیار جو کہ جنگی ہتھیاروں سے آگے ہے، یہ وہ ہے جو قیامت پر ہمارے دل میں ڈال اگیا اور کچھ کلام باقی ہے جو آئندہ اشاعت میں مذکور ہوگا انشاء اللہ العزیز اور اب چودھویں اشاعت آتی ہے، پس مجھ سے منقطع گفتگو کو ملانے کا مطالبہ کیا گیا اور میں حاضر ہوں۔

اے میرے سردار پڑھنے والے میں تیری ملاقات کروں گا گویا کہ ہم قضاء و قدر کے ساتھ ایک وعدہ پر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دعا کو قبول فرمایا اور امید کو ثابت فرمایا اور مسلمانوں اور عرب میں اپنی روح چھوکی، پس ان کی بکھری تو قوت کو جمع فرمایا اور ان کی صفت کو ایک کیا، ان کا نشانہ تیز کیا، پس وہ اپنی غنودگی سے بیدار ہوئے اور اپنی غفلت سے اٹھے اور عظمتوں میں داخل ہوئے تاکہ شہروں کو پاک کر دیں۔

اللہ کی عزت سے وابستگی اختیار کرتے ہوئے اللہ کی عنایت کا ان پر سایہ ہو اور اس کی رعایت ان کی حفاظت فرمائے اور ان کے دل پر امید ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے مدد ثابت فرمائے اور انہیں اہل بدر کی سی عزت عطا فرمائے اور ان کی وجہ سے مسجد اقصیٰ کو پاک فرمائے جبکہ ان کے اسلاف کی بدولت فتح مکہ میں مسجد حرام کو پاک فرمایا اور یہ امداد اللہ کے ساتھ ایمان لانے کی فضیلت، اس کی طرف لوٹنے اور اس پر بھروسہ و اعتماد کے بغیر حاصل نہیں ہوتی کیونکہ جو کچھ اللہ کے دربار میں ہے اس کی اطاعت کے بغیر نہیں مل سکتا اور نہیں ہے امداد مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ نعمت کو پورا، امید کو اور جو کچھ کہ اپنے مومن بندوں کے ساتھ نصرت، کامیابی اور فتح قریب کا وعدہ فرمایا ہے سچا فرمائے اور اسلام کے پرچم کو بلند فرمائے اور سلام جہانوں میں بلند مرتبہ اور خوب متحرک ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے چند رھویں اشاعت میں تجھ سے ملیں گے۔ "اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے گناہ اور ہمارے معاملہ میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے اور ہمیں ثابت قدم فرما اور کافروں پر ہمیں فتح و نصرت عطا فرما۔

اور درود شریف کے اثرات

شہاب نامہ

قدرت اللہ شہاب

مکسودن پادھا چمکور کے ہندوؤں کا پروہت تھا۔ سکھ اور مسلمان بھی اس سے اپنے بچوں کی جنم پھریاں منواتے تھے۔ نجوم اور رسی میں مہارت کے باعث سارے گاؤں میں شادی بیاہ کی تاریخ، سفر پروانہ ہونے کی ساعت اور مرگ و حیات کی جملہ رسومات کا پروگرام وہی طے کرتا تھا۔ عام بیماریوں کا علاج تو حکیم ہنسٹ رام کے سپرد تھا لیکن چچک، خسرہ، پلگ اور ہیضہ جیسے موذی امراض پر مکسودن پادھا کا کنٹرول تھا۔ اذان کی آواز پروہہ خالی ٹین بجاتا شروع کر دیتا تھا، تاکہ بول سنا کی نہ دیں۔ درود شریف سن کر وہ دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتا تھا۔ جب کبھی وہ ہمارے محلے سے گزرتا تھا، تو مسلمان بچے زور زور سے درود شریف پڑھ کر اس کے پیچھے ہو لیتے تھے۔ یہ سن کر مکسودن پادھا کانوں میں انگلیاں دبے اتنی تیزی سے بھاگتا شروع کر دیتا تھا، کہ ہم لوگ بھی اس کے تعاقب سے بری طرح ہاپنے لگتے تھے۔

مکسودن پادھا کا معمول تھا، کہ وہ صبح تین چار بجے اٹھ کر زور زور سے ”ہری اوم، ہری اوم، رام رام ست ہے“ کی مہارنی کرتا ہوا نہر پر جاتا تھا اور گرمی ہو یا کڑا کے کی سردی ٹھنڈے پانی سے اشان کر کے اپنی پوجا پاٹ شروع کرتا تھا۔ اس کے معمول میں ایسی باقاعدگی تھی، کہ اس کے نہر پر جانے اور واپس آنے کی آواز لوگوں کے لئے الارم قائم نہیں کا م دیتی تھی۔

میرے قریب سے گزر کر مکسودن پادھا جب بندروں کے پاس پہنچا، تو ان کا ایک جم غفیر اس کے گرد جمع ہو گیا۔ ہنومان جی کو نمسکار کر کے مکسودن نے ایک پوٹلی کھولی اور بہت سی پوریاں بندروں کے سامنے ڈال دیں، پھر وہ نہر کے کنارے ایک پتھر کی سل پر بیٹھ گیا اور پانی کی گڑیاں سر پر ڈال ڈال کر چھپا چھپ نہانے لگا۔

ایک ساٹھ ستر برس کے دبے پتلے ننھی سے برہمن کی یہ شان مروا گئی دیکھ کر میرے اسلام کی رگ حمیت بھی کسی قدر پھڑکی۔ میں چھاتی نکال کر لانگی گھماتا بڑے آرام سے بندروں کے پاس سے نکل آیا جن کی توجہ بہر حال پوریاں پر مرکوز تھی اور مکسودن پادھا سے کچھ دور رک کر اس کی رام رام کے جواب میں زور زور سے درود شریف پڑھنے لگا۔ مکسودن پادھا نے پہلے تو ایڑیاں اٹھا اٹھا کر آواز کی سمت کا کھوج لگا یا اور پھر درود شریف کے الفاظ سن کر اس نے یک لخت دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ میں درود شریف بند کرتا تھا، تو وہ کان کھول دیتا تھا اور جب دوبارہ پڑھنے لگتا تو پھر انگلیاں ٹھونس لیتا۔ جی تو بہت چاہا کہ ہری اوم ہری اوم اور درود شریف کی آنکھ پھولی کا یہ کھیل جاری رکھوں۔ لیکن میری منزل کھوٹی ہوتی تھی۔ اس لئے میں با آواز بلند درود شریف کا ورد کرتا آگے بڑھ گیا۔ درود شریف پڑھتے پڑھتے آہستہ آہستہ میری رگوں میں جھی ہوئی برف کھلنے لگی، پھر جسم پر ہلکی ہلکی حرارت کی نگور ہونے لگی اور اس کے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے میں نے الیکٹرک بلینٹ اوڑھا ہوا ہو۔ تین سواتین گھنٹے کے بعد جب میں امتحان کے ہال میں پہنچا تو خاصا پسینہ آیا ہوا تھا۔ میں نے آرام سے پرچہ کیا اور پھر ہال سے اٹھ کر درود شریف پڑھتا ہوا خراماں خراماں شام تک گھر پہنچ گیا۔

امتحان کے باقی آٹھ دن بھی میں اسی لائحہ عمل پر بڑی پابندی سے کار بند رہا۔ جب نتیجہ نکلا، تو وزیر نکلر فائل کا وظیفہ تو مجھے صرف دو برس کے لئے ملا، لیکن درود شریف کا وظیفہ میرے نام تا حیات لگ گیا۔

یہ ایک ایسی نعمت مجھے نصیب ہوئی، جس کے سامنے کرم بخش کے سارے ”اجھیہ مہیے“ گرد تھے۔ اس کے لئے نہ پرانی باؤلی کے پانی میں رات کو دو، دو پہر ایک ناگ پر کھڑا ہونا پڑتا تھا نہ کونئیں میں الٹا ناگ کر چلہ معکوس کھینچنے کی ضرورت تھی، نہ کگا ماڑی میں ڈھول کی تال پرنی کئی گھنٹے ”حال“ کھیلنے کی حاجت تھی، نہ مراقبہ کی شدت تھی، نہ مجاہدے کی حدت تھی، نہ ترک حیوانات، نہ ترک لذات، نہ تقلیل طعام، نہ تقلیل کلام، نہ تقلیل اختلاط مع الانام، نہ رجعت کا ڈر، نہ وسوس کی فکر، نہ خطرات کا خوف۔ یہ تو بس ایک تخت طاؤس تھا، جوان دیکھی لہروں کے دوش پر سوار آگے ہی آگے، اوپر ہی اوپر رواں دواں رہتا تھا۔ درود شریف نے میرے وجود کے سارے کے سارے انقوش کو توس و قزح کی لطیف رداؤں میں لپیٹ دیا۔ گھپ اندھیروں میں مہین مہین سی شعاعیں رچ گئیں۔ جنہیں نہ خوف و ہراس کی آندھیاں بجھا سکتی تھیں نہ افکار و حوادث کے جھوکے ڈگا سکتے تھے۔ تنہائی میں انجمن آرائی ہونے لگی، بھری محفل میں جھروں کی غلط سا گئی۔ دل شاد، روح آباد، جسم یوں گویا کش ثقل سے بھی آزاد۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ درود شریف کی برکت سے پردہ خیال پر ایک ایسی بارکت ذات کے ساتھ قربت کا احساس جاری و ساری رہتا تھا۔ جس کے پاؤں کی خاک اغواٹ اور انقلاب اور اوتار و ابدال کی آنکھ کا سرمہ، جس کے قدموں میں دنیا کا مران اور عقبی بھی بامراد، جس کے ذکر کے نور سے عرش بھی سر بلند اور فرش بھی سرفراز، جس کا ٹائی نہ پہلے پیدا ہوا نہ آگے کبھی ہوگا۔۔۔ اور جس کی آفرینش پر رب البدیع الخالق الباری المصور نے اپنی صنایع کی پوری شان تمام کر دی۔

بلغ العلی بکمالہ

کشف الدجی بجمالہ

حسن جمع خصالہ

دو برس بعد میں نے میٹرکولیشن کا امتحان بھی بالکل اسی طرح درود شریف کا ورد کرتے کرتے پاس کر لیا۔

ساری کائنات میں ایک اور صرف ایک ایسا عمل ہے جو اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور انسان کے درمیان یکساں طور پر مشترک ہے۔ قرآن کریم کے پارہ ۲۲ میں سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۶ کے الفاظ میں وہ عمل یہ ہے:

”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔“

یوں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات نازل فرمائے ہیں، جن کا بجالانا ہر اہل ایمان کا فرض ہے۔ بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں بھی کی ہیں اور ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی بیان فرمائے ہیں لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا، کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف ہمارے رسول مقبول ﷺ کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے درود کی نسبت اولاً اپنی طرف اور پھر اپنے فرشتوں کی طرف کر کے مسلمانوں کو خطاب کیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اے مومنو تم بھی درود بھیجو۔ یہی ایک واحد امر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے صرف حکم دے کر اس کی تعمیل کا مطالبہ نہیں کیا، بلکہ خود اپنے ایک عمل کی مثال دے کر اس کی تقلید کی فرمائش کی ہے۔ ایک عبد کی فضیلت کا اس سے بڑھ کر کوئی اور درجہ تصور میں بھی لانا محال ہے۔

درود شریف میں صاحب درود کا اعزاز تو ہے، لیکن اس میں درود شریف پڑھنے والے کی سعادت اور اکرام بھی ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ درود شریف پڑھ کر ہم ان احسانات عظیمہ کا توفیق اسحق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو اس محسن اعظم کے اپنی امت کے ہر فرد بشر پر ہیں۔ دوسرے یہ کہ درود شریف پڑھنے والے کو اپنی استعداد اور خلوص کے مطابق صاحب درود کی توجہ کا شرف ضرور حاصل ہوتا ہے۔ خاص طور پر ان اوصاف کی توجہ کا جنہیں قرآن شریف میں رؤف الرحیم اور رحمۃ للعالمین کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔ اگرچہ ہزاروں افراد ہزاروں مختلف مقامات پر ایک ہی وقت درود شریف پڑھ رہے ہوں، ان سب پر فردا فردا ایک آن صاحب درود کی توجہ کا منعکس ہونا نہ کوئی عجیب بات ہے اور نہ کوئی مشکل امر ہے۔ چراغ اگر چھوٹا ہو تو اس کی روشنی پھیلانے کے لئے اسے ایک کمرے سے اٹھا کر دوسرے کمرے میں پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن سورج کی شعاعیں ہر جگہ بیک وقت یکساں طور پر باسانی پہنچتی رہتی ہیں۔ شرط صرف اتنی ہے کہ رخ سورج کی جانب ہو۔

فازن اصطلاح میں یہ ساری بات Frequency یعنی برقی لہروں کے ارتعاش کا معاملہ ہے۔ اگر انسان صحیح Wave Length (لاسکی شعاعوں کے طول) کے ساتھ Tune In (تم آہنگ) ہو جائے، تو کسی کا دل تار گھر میں استعمال ہونے والی Morse key بن جاتا ہے۔ کسی کا دل بڑی طاقت والا اشارت و یوریڈیوسٹ بن جاتا ہے کسی کا دل ٹیلی وژن اور کسی کا ٹگمین ٹیلی وژن بن جاتا ہے۔ Wave Length کی ہم آہنگی اعمال اور اطاعت سے ہوتی ہے اور ٹرانسمیٹر کے ساتھ صحیح مرکز کا کنکشن صرف درود شریف کے ذریعہ قائم ہوتا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ حقیقت محمدیہ کا اصلی راز حقیقت آدمیہ ہی میں مضمر ہے۔ باطن کی اصطلاحات میں وجود کے تین مرتبے متعین کئے جاتے ہیں۔ احدیت، وحدت اور واحدیت، احدیت تو غیب الغیب، باطن مخفی یعنی ذات الہی کو کہتے ہیں۔ وحدت صفات اجمالیہ کا نام ہے جسے حقیقت محمدیہ کہا جاتا ہے اور واحدیت صفات تفصیلیہ کا درجہ ہے۔ جسے اعیان ثانیہ اور حقیقت آدمیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ تینوں درجے ازلی ابدی ہیں اور ان میں آپس میں ایک دوسرے پر تقدم و تاخر بھی ہے، چونکہ انسان صفات حق کا مظہر ہے اور حضور رسول مقبول ﷺ ان سب میں مظہریت میں اکمل علی ہیں، اس لئے درجہ صفات اجمالیہ یعنی حقیقت محمدیہ درجہ صفات تفصیلی یعنی حقیقت آدم سے مقدم ہے۔ درخت کی غایت مقصود پھل ہے۔ انسانیت کی غایت مقصود تکمیل انسانیت ہے۔ جس طرح پھل کے وجود ازلی کو درخت کے وجود جسمی پر تقدم اور تفصل حاصل ہے۔ اس باریک نکتے کو اس سے زیادہ بیان کرنا میرے بس کاروگ نہیں کیونکہ یہ نہ علم کا مسئلہ ہے اور نہ علم الحقیقین کا۔ اس کی مزید تشریح تو نبی روشن ضمیر حضرات کر سکتے ہیں۔ جنہیں بین الحقیقین اور حق الحقیقین کی نعمت حاصل ہے۔ میرے جیسے کور باطن عامی کے نزدیک تو بس نجات کے لئے اتنا یقین کافی ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بعض لوگ دریافت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرنے سے پہلے اور آخر میں درود شریف پڑھنا کیوں لازمی ہے؟ دراصل ایسا کرنا لازمی تو بالکل نہیں، البتہ سودمند ضرور ثابت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جس طرح بھی دعا کی جائے، وہ پہنچ تو ضرور جاتی ہے لیکن دنیاوی اصطلاح میں درود شریف کی مثال شاہی ڈسپچ بکس Despatch Box کی سی ہے جو دعا اس ڈسپچ بکس میں بند ہو کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچے، اس کی جانب خصوصی اور فوری توجہ کا منعطف ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ درود شریف کئی طرح کے رائج ہیں لیکن دعاؤں کے اول و آخر نماز والا درود شریف پڑھ لینا ہی کافی ہے۔

# فضائل درود شریف

مولانا محمد ذکریا کاندھلوی

رسول اکرم ﷺ کی ذات مسعودہ سرچشمہ ہدایت ہے۔ آپ کی منہ انوار ذات سے پھوٹنے والی کرنوں نے ہر زمانے کے چھوٹے بڑے سبھی انسانوں کو متاثر کیا، یہاں تک کہ دائرہ انسانیت سے ماوریٰ سنگ و شجر نے بھی آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھا۔ انسانی حلقوں میں ہر مکتب و مسلک کے لوگوں نے کسی نہ کسی طرح حضور ﷺ سے اظہار عقیدت کیا۔ مولانا محمد ذکریا کاندھلوی سہارنپوری تبلیغی جماعت کے امیر رہے، بقا برہن کا تعلق علمائے دیوبند ہی سے تھا لیکن آپ ﷺ کی ذات پر درود و سلام پڑھنے کی فضیلت کو انہوں نے نہایت محبت سے قلم بند کیا۔ کتاب میں چونکہ مولانا نے رسالتِ آپ ﷺ کے لئے مخاطب کے صیغے استعمال کیے اس لئے سعودی حکومت کے اعتراضات کی وجہ سے تبلیغی جماعت نے ”فضائل درود شریف“ کو اپنے نصاب سے خارج کر دیا۔ یقیناً یہ اقدام مولانا کی تحقیقات کا گلا گھونٹنے کا ستم افزا اہتمام تھا۔ ”دلیل راہ“ عوامی حلقوں میں انہی یادوں کو تازہ کرنے کے لئے ”فضائل درود شریف“ کو دوبارہ شائع کر رہا ہے۔



درود شریف کے فضائل میں سب سے اہم اور سب سے مقدم تو خود حق تعالیٰ شانہ، جل جلالہ، عم نوالہ کا پاک ارشاد اور حکم ہے، چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

(۱) ان الله وملتكنه يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً. (پ ۲۲ ع ۳)

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔“ (بیان القرآن)

حق تعالیٰ شانہ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے، نماز، روزہ، حج وغیرہ اور بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں اور ربیض بھی فرمائیں ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی فرمائے۔ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے، لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سید الکوین فخر عالم ﷺ ہی کے لئے ہے کہ اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف، اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اے مومنو! تم بھی درود بھیجو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی شرکت ہے، پھر عربی داں حضرات جانتے ہیں کہ آیت شریفہ کو لفظ ”ان“ کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے اور صیغہ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی پر۔ علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ آیت شریفہ مضارع کے صیغہ کے ساتھ جو دلالت کرنے والا ہے استمرار اور دوام پر دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں، نبی کریم ﷺ پر۔ صاحب روح البیان لکھتے ہیں بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس ﷺ کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے اور ملائکہ کے درود کا مطلب ان کی دعا کرنا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی زیادتی مرتبہ کے لئے اور حضور ﷺ کی امت کے لئے استغفار اور مومنین کے درود کا مطلب حضور کا اتباع اور حضور اقدس ﷺ کے ساتھ محبت اور حضور ﷺ کے اوصاف جلیلہ کا تذکرہ اور تعریف۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جل شانہ نے حضور ﷺ کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کر عطا فرمایا تھا اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ اس اعزاز و اکرام میں اللہ جل شانہ خود بھی شریک ہیں، بخلاف حضرت آدم کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا۔

عقل دور اندیش میدان کو تشریفے چنیں

بیچ دیں پرور ندید و بیچ پیغمبر نیافت

یصلی علیہ اللہ جل جلالہ

بہذا ابدا للعالمین کمالہ انتہی

علماء نے لکھا ہے کہ آیت شریفہ میں حضور ﷺ کو ”نبی“ کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا، ”محمد“ کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا جیسا کہ اور انبیاء کو ان کے اسماء کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، یہ حضور اقدس ﷺ کی غایت عظمت اور غایت شرافت کی وجہ سے ہے اور ایک جگہ جب حضور ﷺ کا ذکر حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آیا تو ان کو تو نام کے ساتھ ذکر کیا اور آپ ﷺ کو ”نبی“ کے لفظ سے، جیسا کہ ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوه و هذا النبی میں ہے اور جہاں کہیں نام لیا گیا ہے وہ خصوصی مصلحت کی وجہ سے لیا گیا ہے۔ علامہ سخاوی نے اس مضمون کو تفصیل سے لکھا ہے۔

یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ جو آیت شریفہ میں وارد ہوا ہے اور اس کی نسبت اللہ جل شانہ کی طرف اور اس کے فرشتوں کی طرف اور مومنین کی طرف کی گئی ہے وہ ایک مشترک لفظ ہے جو کی معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور کئی مقاصد اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ صاحب روح البیان کے کام میں بھی گزر چکا۔ علماء نے اس جگہ صلوٰۃ کے بہت سے معنی لکھے ہیں۔ ہر جگہ جو معنی اللہ تعالیٰ جل شانہ اور فرشتوں اور مومنین کے حال کے مناسب ہوں گے وہ مراد ہوں گے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ علی النبی کا مطلب نبی کی ثناء و تعظیم رحمت و عطوفت کے ساتھ ہے، پھر جس کی طرف یہ صلوٰۃ منسوب ہوگی اسی کے شان و مرتبہ کے لائق ثناء و تعظیم مراد لی جائے گی، جیسا کہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر، بیٹا باپ پر، بھائی بھائی پر مہربان ہے تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی مہربانی باپ کی بیٹے پر ہے اس نوع کی بیٹے کی باپ پر نہیں اور بھائی کی بھائی پر دونوں سے جدا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی اللہ جل شانہ بھی نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے، یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی ثناء و اعزاز و اکرام ہوتا ہے اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت و تکریم اپنی شان و مرتبہ کے موافق ہوگی۔ آگے مومنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ و رحمت بھیجو۔ امام بخاری نے ابو العالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے درود کا مطلب اس کا آپ ﷺ کی تعریف

کرنا ہے فرشتوں کے سامنے اور فرشتوں کا درود ان کا دعا کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ سے یصلون فی تفسیر بسر کون نقل کی گئی ہے۔ یہی برکت کی دعا کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں یہ قول ابو العالیہ کے موافق ہے البتہ اس سے خاص ہے، حافظ نے دوسری جگہ صلوٰۃ کے کئی معنی لکھ کر لکھا ہے کہ ابو العالیہ کا معنی میرے نزدیک زیادہ اولیٰ ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ سے مراد اللہ کی تعریف ہے۔ حضور ﷺ پر مالکہ وغیرہ کی صلوٰۃ اس کی اللہ سے طلب ہے اور طلب سے مراد زیادتی کے طلب ہے نہ کہ اصل کی طلب۔ حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ ؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا یعنی التیات میں جو پڑھا جاتا ہے۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے، آپ ﷺ نے یہ درود شریف ارشاد فرمایا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد۔ فصل ثانی کی حدیث نمبر 1 پر یہ درود مفصل آرہا ہے، یعنی اللہ جل شانہ نے مؤمنین کو حکم دیا تھا کہ تم بھی نبی ﷺ پر صلوٰۃ بھیجو۔ نبی نے اس کا طریقہ بتا دیا کہ تمہارا بھیجتا یہی ہے کہ تم اللہ ہی سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابد الابد تک نبی ﷺ پر نازل فرماتا رہے، کیونکہ اس کی رحمتوں کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ اس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دی جائیں، گویا ہم نے بھیجی ہیں حالانکہ ہر حال میں رحمت بھیجے والا وہی اکیلا ہے۔ کسی بندے کی کیا طاقت تھی کہ سید الانبیاء ﷺ کی بارگاہ میں ان کے رہتے لائق تحفہ پیش کر سکتا۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نور اللہ مرقدہ، لکھتے ہیں۔

”اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے، ان پر ان کے لائق رحمت اترتی ہے اور ایک دفعہ مانگنے سے دس رحمتیں اترتی ہیں۔ مانگنے والے پر، اب جس کا جتنا بھی جی چاہے اتنا حاصل کر لے۔“ مختصر اُپ حدیث جس کی طرف شاہ صاحب نے اشارہ فرمایا، عنقریب نمبر 3 پر آرہی ہے، اس مضمون سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض جاہلوں کا یہ اعتراض کہ آیت شریفہ میں مسلمانوں کو حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم ہے اور اس پر مسلمانوں کا ”اللھم صل علی محمد“ اے اللہ تو درود بھیج محمد ﷺ پر مسلمانوں کو حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم دیا تھا اللہ نے بندوں کو، وہی چیز اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف لوٹا دی بندوں نے چونکہ اول تو خود حضور اقدس ﷺ نے آیت شریفہ کے نازل ہونے پر جب صحابہ ؓ نے اس کی تعمیل کی صورت دریافت کی تو حضور اقدس ﷺ نے یہی تعلیم فرمائی جیسا کہ اوپر گزرا، نیز جیسا کہ فصل ثانی کی حدیث نمبر 1 پر مفصل آرہا ہے، دوسرا اس وجہ سے کہ ہمارا یہ درخواست کرنا اللہ جل شانہ سے کہ تو اپنی رحمت خاص نازل کر، یہ اس سے بہت ہی زیادہ اونچا ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی بد یہ حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجیں۔ علامہ سخاوی قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں، فائدہ مہمہ امیر مصطفیٰ تزکمانی نے حنفی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے اور ہم یوں کہہ کر کہ اللھم صل علی محمد خود اللہ جل شانہ سے انسا سوال کریں کہ وہ درود بھیجے یعنی نماز میں ہم صلے علی محمد کی جگہ اللھم صل علی محمد پڑھیں اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سرِ پاپا عیوب و نقائص ہیں، پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا ثناء کرے جو پاک ہے، اس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ رب طاہر کی طرف سے نبی طاہر پر صلوٰۃ ہو۔ ایسے ہی علامہ شیشا پوری سے بھی نقل کیا ہے کہ ان کی کتاب لطائف و حکم میں لکھا ہے کہ آدمی کو نماز میں صلیت علی محمد نہ پڑھنا چاہئے، اس واسطے کہ بندہ کامرتبہ اس سے قاصر ہے۔ اس لئے اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجے تو اس صورت میں رحمت بھیجے والا تو حقیقت میں اللہ جل شانہ ہی ہے اور ہماری طرف اس کی نسبت مجازاً بحیثیت دعا کے ہے، ابن ابی جلد نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا اور ہمارا درود حق واجب تک نہیں پہنچ سکتا تھا اس لئے ہم نے اللہ جل شانہ ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اس بات سے کہ حضور ﷺ کے درجہ کے موافق کیا چیز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثبت علی نفسک حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے خود ثناء فرمائی ہے۔ علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ جب یہ بات معلوم ہوگئی تو جس طرح حضور ﷺ نے تلقین فرمایا ہے، اسی طرح تیرا درود ہونا چاہیے کہ اسی سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا اور نہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے اور اس کا بہت اہتمام اور اس پر مداومت چاہیے، اس لئے کہ کثرت درود محبت کی علامات میں سے ہے۔ ”فمن احب شیشا اکثر من ذکرہ“ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے۔

علامہ سخاوی نے امام زین العابدین ؓ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے (یعنی سنی ہونے کی)

علامہ زرقانی شرح مواہب میں نقل کرتے ہیں کہ مقصود درود شریف سے اللہ تعالیٰ شانہ کی بارگاہ میں اس کے اعتقاد حکم سے تقرب حاصل کرنا ہے اور حضور اقدس ﷺ کے حقوق جو ہم پر ہیں ان میں سے کچھ کی ادائیگی ہے، حافظ عز الدین ابن عبدالسلام کہتے ہیں کہ ہمارا درود

حضور ﷺ کے لئے سفارش نہیں ہے اس لئے کہ ہم جیسا حضور ﷺ کے لئے سفارش کیا کر سکتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں محسن کے احسان کا بدلہ دینے کا حکم دیا ہے اور حضور ﷺ سے بڑھ کر کوئی محسن اعظم نہیں۔ ہم چونکہ حضور ﷺ کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ جل شانہ نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس لئے ہم نے اللہ جل شانہ سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما۔

چونکہ قرآن کریم کی آیت بالا میں درود شریف کا حکم ہے اس لئے علماء نے درود شریف پڑھنے کو واجب لکھا ہے جس کی تفصیل چوتھی فصل میں فائدہ نمبر 1 پر آئے گی۔

یہاں ایک اشکال پیش آتا ہے جس کو علامہ رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ جب اللہ جل شانہ اور اس کے ملائکہ حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود کی کیا ضرورت رہی اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا حضور ﷺ پر درود حضور ﷺ کی احتیاج کی وجہ سے نہیں، اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہ رہتی بلکہ ہمارا درود حضور اقدس ﷺ کی اظہار عظمت کے واسطے ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم کیا، حالانکہ اللہ جل شانہ کو اس کے پاک ذکر کی بالکل ضرورت نہیں اھ مختصراً۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ مجھ سے بعض لوگوں نے یہ اشکال کیا کہ آیت شریفہ میں صلوة کی نسبت تو اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے سلام کی نہیں کی گئی۔ میں نے اس کی وجہ بتائی کہ شاید اس وجہ سے کہ سلام دو معنی میں مستعمل ہوتا ہے ایک دعائیں دوسرے انقیاد و اتباع میں۔ مومنین کے حق میں دونوں معنی صحیح ہو سکتے تھے اس لئے اس کی نسبت نہیں کی گئی، اس آیت شریفہ کے متعلق علامہ سخاوی نے ایک بہت ہی عبرت انگیز قصہ لکھا ہے وہ احمد یمانی سے نقل کرتے ہیں کہ میں صنعاء میں تھا، میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بڑا مجمع ہو رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے، لوگوں نے بتایا یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والا تھا، قرآن پڑھتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچا تو يصلون علی النبی کے بجائے يصلون علی علی النبی پڑھ دیا۔ جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ اور اس کے فرشتے حضرت علیؑ پر درود بھیجتے ہیں جو نبی ہیں۔ (غالباً پڑھنے والا رافضی ہوگا) اس کے پڑھتے ہی ہونکا ہو گیا، برص اور جذام یعنی کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اندھا ہوا پانچ ہو گیا۔ بڑی عبرت کا مقام ہے اللہ ہی محفوظ رکھے اپنی پاک بارگاہ میں اور اپنے پاک کلام اور پاک رسولوں کی شان میں بے ادبی سے ہم لوگ اپنی جہالت اور اپروائی سے اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتے کہ ہماری زبان سے کیا نکل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی پکڑ سے محفوظ رکھے۔

(۲) قل الحمد و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ. (پ ۲۰-۱۷)

”آپ کہیں کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے سزاوار ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جن کو اس نے منتخب فرمایا ہے۔“ (بیان القرآن) علماء نے لکھا ہے کہ یہ آیت شریفہ اگلے مضمون کے لئے بطور خطبہ کے ارشاد ہے اس آیت شریفہ میں حضور اقدس ﷺ کو اللہ کی تعریف اور اللہ کے منتخب بندوں پر سلام کا حکم کیا گیا ہے۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ سلام بھیجیں اللہ کے مختار بندوں پر اور وہ اس کے رسول اور انبیاء کرام ہیں، جیسا کہ عبدالرحمن بن زید بن اسلمؒ سے نقل کیا گیا ہے کہ عباده الذین اصطفیٰ سے مراد انبیاء ہیں جیسا کہ دوسری جگہ اللہ کے پاک ارشاد سبحان ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد لله رب العالمین میں ارشاد ہے اور امان ثوری وسدی وغیرہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد صحابہ کرام ﷺ ہیں اور ابن عباسؓ سے بھی یہ قول نقل کیا گیا ہے اور ان دونوں میں کوئی منافقا نہیں کہ اگر صحابہ کرام ﷺ اس کے مصداق ہیں تو انبیاء کرام اس میں بطریق اولیٰ داخل ہیں۔

(۳) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال من صلی علی صلوۃ واحده صلی اللہ علیہ عشا رواہ مسلم و ابو

داؤد و ابن حبان فی صحیحہ وغیرہم کذا فی الترغیب حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

اللہ جل شانہ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت درود شریف کی ہوگی کہ اس کے ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں، پھر کتنے خوش قسمت ہیں وہ اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سو اٹھ درود شریف کا معمول ہو جیسا کہ میں نے اپنے بعض خاندانی اکابر کے متعلق سنا ہے۔

علامہ سخاوی نے عامر بن ربیعہؓ سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے، تمہیں اختیار ہے جتنا چاہے کم بھیجو جتنا چاہے زیادہ اور یہی مضمون عبداللہ بن عمروؓ سے بھی نقل کیا گیا اور اس میں یہ اضافہ

ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے دس دفعہ درود بھیجتے ہیں اور بھی متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے علامہ سخاوی نے یہ مضمون نقل کیا ہے، اور ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جیسا اللہ جل شانہ نے حضور اقدس ﷺ کے پاک نام کو اپنے پاک نام کے ساتھ کلمہ شہادت میں شریک کیا اور آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت، آپ ﷺ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا۔ ایسے ہی آپ ﷺ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا۔ پس جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق فرمایا: اذکرونی اذکرکم ایسے ہی درود کے بارے میں ارشاد فرمایا جو آپ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔

ترغیب کی ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حضور ﷺ پر ایک دفعہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں، یہاں ایک بات سمجھ لینا چاہیے کہ کسی عمل کے متعلق اگر ثواب کے متعلق کمی زیادتی ہو جیسا یہاں ایک حدیث میں دس اور ایک میں ستر آیا ہے تو اس کے متعلق بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اللہ جل شانہ کے احسانات امت محمدیہ ﷺ پر روز افزوں ہوئے ہیں۔ اس لئے جن روایتوں میں ثواب کی زیادتی ہے وہ بعید کی ہیں گویا اولاً حق تعالیٰ شانہ نے دس کا وعدہ فرمایا بعد میں ستر کا اور بعض علماء نے اس کو اشخاص اور احوال اور اوقات کے اعتبار سے کم و بیش بتایا ہے۔ ملا علی قاری نے ستر والی روایت کے متعلق لکھا ہے کہ شاید یہ جمعہ کے دن کے ساتھ مخصوص ہے، اس لئے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نیکوں کا ثواب جمعہ کے دن ستر گنا ہوتا ہے۔

(۳) وعن انس ان النبی ﷺ قال من ذکرک عندہ فلیصل علی ومن صلی علی مرۃ صلی اللہ علیہ عشر اوفی رواہ ابنہ من صلی علی صلوة واحدة صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحط عنه عشر سینات ورفعه بها عشر درجات رواہ احمد والنسائی واللفظ له وابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب .

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آئے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ علامہ منذری نے ترغیب میں حضرت براءؓ کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس کی پیشانی پر براءۃ من النفاق وبراءۃ من النار لکھ دیتے ہیں یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے، علامہ سخاوی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجے گا اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اس پر ہزار دفعہ درود بھیجے گا اور جو عشق و شوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اس کے لئے قیامت کے دن سفارشیں ہوں گا اور گواہ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ ہم چار پانچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی شخص حضور اقدس ﷺ کے ساتھ رہتا تھا تا کہ کوئی ضرورت اگر حضور اقدس ﷺ کو پیش آئے تو اس کی تعمیل کی جائے۔ ایک دفعہ حضور اقدس ﷺ کسی باغ میں تشریف لے گئے، میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہو گیا۔ حضور اقدس ﷺ نے وہاں جا کر نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا، مجھے اندیشہ ہوا کہ حضور اقدس ﷺ کی روح پر واز کرگئی، میں اس تصور سے رونے لگا، حضور ﷺ کے قریب جا کر حضور ﷺ کو دیکھا، حضور ﷺ نے سجدہ سے فارغ ہو کر دریاخت فرمایا عبدالرحمنؓ کیا بات ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں (خدا نخواستہ) آپ ﷺ کی روح تو پرواز نہیں کرگئی۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میری امت کے بارے میں مجھ پر ایک انعام فرمایا ہے اس کے شکرانہ میں اتنا طویل سجدہ کیا۔ وہ انعام یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے، ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے دریاخت فرمایا کہ عبدالرحمنؓ کیا بات ہے میں نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا، حضور ﷺ نے فرمایا ابھی جبریل میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے یوں کہا کہ کیا تمہیں اس سے خوشی نہیں ہوگی کہ اللہ جل شانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جو تم پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا (کذا فی الترغیب) حضرت علامہ سخاوی نے حضرت عمرؓ سے بھی اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔

حضرت ابو طلحہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ بہت ہی بشارت تشریف لائے۔ چہرہ انور پر بشارت کے اثرات تھے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے چہرہ انور پر آج بہت ہی بشارت ظاہر ہو رہی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا صحیح ہے، میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے، جس میں اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور دس سینات اس سے منائیں گے اور دس درجے اس کے بلند کریں گے۔ ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کا چہرہ بشارت سے بہت ہی چمک رہا تھا اور خوشی کے انوار چہرہ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے۔ صحابہ ﷺ نے عرض کیا

رسول اللہ ﷺ غشی آج چہرہ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے کیوں نہ غشی ہو؟ انبیاء جبریل میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ ﷺ کی امت میں سے جو شخص ایک دفعہ بھی درود پڑھے گا اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجے بلند کریں گے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے جبریل سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا، تو جبریل نے کہا کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لئے مقرر کر دیا ہے کہ جو آپ ﷺ پر درود بھیجے وہ اس کے لئے واثق صلی اللہ علیہ کی دعا کرے (کذا فی الترغیب)۔

علامہ سخاوی نے ایک اشکال کیا ہے کہ جب قرآن پاک کی آیت من جاء بالحسنة فله عشر امثالها کی بناء پر ہر نیکی کا ثواب دس نمانا ہے تو پھر درود شریف کی کیا خصوصیت رہی۔ بندہ کے نزدیک تو اس کا جواب آسان ہے اور وہ یہ کہ حسب ضابطہ اس کی دس نیکیاں علیحدہ ہیں اور اللہ جل شانہ کا دس دفعہ درود بھیجنا مستقل مزید انعام ہے اور خود علامہ سخاوی نے اس کا جواب یہ نقل کیا ہے کہ اول تو اللہ جل شانہ کا دس دفعہ درود بھیجنا اس کی اپنی نیکی کے دس گنا ثواب سے کہیں زیادہ ہے، اس کے علاوہ دس مرتبہ درود کے ساتھ دس درجوں کا بلند ہونا، دس گنا ہوں کا معاف کرنا، دس نیکیوں کا اس کے نامہ اعمال میں لکھنا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کے بقدر ثواب مانا مزید برآں ہے۔

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے زاد السعد میں تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اسی طرح قرآن شریف کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی شان ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے نفوذ باللہ منہا اس شخص پر منجاب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے سزاء استہزاء یہ دس کلمات ارشاد فرمائے، حلاف، مہین، ہماز، مشاء، بنمیم، مناع، للخیر، معتد، ائیم، عتل، زینم، مکتذب، لایات بدالت، قولہ تعالیٰ اذا تصلى عليه اياتنا قال اساطیر الاولین فقط۔ یہ الفاظ جو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ، نے تحریر فرمائے ہیں یہ سب کے سب ۲۹ پارے میں سورہ نون کی اس آیت میں وارد ہوئے ہیں: ولا تقطع کل حلاف مہین ہماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد ائیم عتل بعد ذلک زینم ان کان ذا مال وبنین اذا تصلى عليه اياتنا قال اساطیر الاولین۔ ترجمہ: اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو، بے وقعت ہو، طعن دینے والا ہو، چغلیاں لگاتا پھرتا ہو، نیک کام سے روکنے والا ہو، حد سے گزرنے والا ہو، گناہوں کا کرنے والا ہو، سخت مزاج ہو اس کے علاوہ حرام زادہ ہو اس سبب سے کہ وہ مال واولاد والا ہو، جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو لوگوں سے منقول چلی آتی ہیں (بیان القرآن)

(۵) عن ابن مسعود قال رسول الله ﷺ ان اولی الناس بی یوم القیمة اکثرهم علی صلوٰۃ۔ رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ کلاهما من روايته موسى بن يعقوب کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی القول البدیع الکلام علی تخریجہ۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ بلاشبہ قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔ علامہ سخاوی نے قول بدیع میں الدر المنظم سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والا کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ فصل دوم میں حدیث نمبر ۲۳ میں بھی یہ مضمون آرہا ہے نیز حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کر اس لئے کہ قبر میں ابتدا تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ ایک دوسری حدیث میں نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہے اور جو یہ چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں تھیں اس کو چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے۔ ایک اور حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اس کے ہولوں سے اور اس کے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو۔ زاد السعد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔ علامہ سخاوی نے ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت بٹائے دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے، تیسرا وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔ ایک اور حدیث میں علامہ سخاوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔ علامہ سخاوی نے قوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ کثرت کی کم سے کم مقدار تین سو مرتبہ ہے اور حضرت اقدس گنگوہی قدس سرہ بھی اپنے متوسلین کو تین سو مرتبہ بتایا کرتے تھے۔ جیسا کہ آئندہ فصل سوم حدیث نمبر ۳

پرا رہا ہے۔ علامہ سخاوی نے حدیث بالا ان اولی الناس کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث بالا کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے اس بات پر کہ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کے قریب سب سے زیادہ حضرات محدثین ہوں گے اس لئے کہ یہ حضرات سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہیں۔ اسی طرح حضرت ابوعبیدہ ؓ نے بھی کہا ہے اس فضیلت کے ساتھ حضرات محدثین مخصوص ہیں، اس لئے کہ جب وہ حدیث نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس ﷺ کے پاک نام کے ساتھ درود شریف ضرور ہوتا ہے۔ اسی طرح سے خلیفہ نے ابونعیم سے بھی نقل کیا ہے کہ یہ فضیلت محدثین کے ساتھ مخصوص ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ احادیث بڑھتے ہیں یا نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس ﷺ کے پاک نام کے ساتھ کثرت سے درود لکھنے یا پڑھنے کی نوبت آتی ہے۔ محدثین سے مراد اس موقع میں آئمہ حدیث نہیں ہیں بلکہ وہ سب حضرات اس میں داخل ہیں جو حدیث پاک کی کتابیں پڑھتے یا پڑھاتے ہوں، چاہے عربی میں ہوں یا اردو میں۔ زادا السعید میں طبرانی سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں (یعنی لکھے) ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے، جب تک میرا نام کتاب میں رہے گا اور طبرانی ہی سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صحیح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار، قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت ہوگی اور امام مستغفری سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی ہر روز سو بار مجھ پر درود بھیجے اس کی سوجا جتیں پوری کی جائیں گی تیس دنیا کی باقی آخرت کی۔

(۶): عن ابی مسعود عن النبی ﷺ قال ان للہ ملئکتہ سیا حین یبلغونی عن امتی السلام رواہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب زاد فی القول البدیع احمد والحاکم وغیرہما قال الحاکم صحیح الاسناد۔ ابن مسعود ؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو (زمین) میں پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

اور بھی متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ علامہ سخاوی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ کے کچھ فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو میری امت کا درود مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ ترغیب میں حضرت امام حسن ؓ سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو، بے شک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا رہتا ہے اور حضرت انس ؓ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اس کے بدلہ میں اس پر درود بھیجتا ہوں اور اس کے علاوہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ مشکوٰۃ میں حضرت ابو ہریرہ ؓ کی حدیث سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

(۷): ان عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ وکل بقبری ملکا اعطاء اسماع الخلاق فلا یصلی لی احد الی یوم القیمة الا ابغنی باسمہ واسم ابیہ هذا فلان بن فلان قد صلی علیک رواہ البزار کذا فی الترغیب وذكر تخریجہ السخاوی فی القول البدیع۔

حضرت عمار بن یاسر ؓ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے، پس جو شخص مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔

علامہ سخاوی نے قول بدیع میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ جل شانہ اس کے ہر درود کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں ایک اور حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ اس شخص کا اور اس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجیں گے۔ ایک اور حدیث سے بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے۔ حق تعالیٰ شانہ نے میری درخواست قبول فرمائی۔ حضرت ابو امامہ ؓ کے واسطے سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور ایک فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔ ایک جگہ حضرت انس ؓ کی حدیث سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے، اللہ جل شانہ اس کی سوجا جتیں پوری کرتے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر

دیتے ہیں جو اس کو میری قبر میں مجھ تک اسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا بھیجے جاتے ہیں۔

اس حدیث پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو قبر اطہر پر متعین ہے جو ساری دنیا کے صلوة و سلام حضور ﷺ تک پہنچاتا ہے اور اس سے پہلی حدیث میں آیا تھا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو حضور ﷺ تک امت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ اس لئے کہ جو فرشتہ قبر اطہر پر متعین ہے اس کا کام صرف یہی ہے کہ حضور ﷺ تک امت کا سلام پہنچاتا رہے اور یہ فرشتے جو سیاحین ہیں یہ ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں درود ملتا ہے اس کو حضور اقدس ﷺ تک پہنچاتے ہیں اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے کی خدمت میں اگر کوئی پیام بھیجا جاتا ہے اور مجمع میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے تو ہر شخص اس میں فخر اور تقرب سمجھتا ہے۔ وہ وہ پیام پہنچائے۔ اپنے اکابر اور بزرگوں کے یہاں یہ منظر بار بار دیکھنے کی نوبت آئی، پھر سید الکونین فخر المثل ﷺ کی پاک بارگاہ کا تو پوچھنا ہی کیا۔ اس لئے جتنے بھی فرشتے پہنچائیں بر محل ہے۔

(۸) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نانی ابلغته رواہ البیہقی فی شعب الایمان کذا فی المشکوۃ بسط السخاوی فی تحریجہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

علامہ سخاوی نے قول بدیع میں متعدد روایات سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ جو شخص دور سے درود بھیجے فرشتہ اس پر متعین ہے کہ حضور ﷺ تک پہنچائے اور جو شخص قریب سے پڑھتا ہے حضور اقدس ﷺ اس کو خود سنتے ہیں، جو شخص دور سے درود بھیجے اس کے متعلق تو پہلی روایات میں تفصیل سے گزری چکا ہے کہ فرشتے اس پر متعین ہیں کہ حضور اقدس ﷺ پر جو شخص درود بھیجے اس کو حضور ﷺ تک پہنچادیں۔ اس حدیث پاک میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اطہر کے قریب درود پڑھے اس کو حضور اقدس ﷺ بنفس نفیس خود سنتے ہیں، بہت ہی قابل فخر، قابل عزت اور قابل لذت چیز ہے۔ علامہ سخاوی نے قول بدیع میں سلیمان بن حکیم سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ ﷺ یہ جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور آپ پر سلام کرتے ہیں، آپ اس کو سمجھتے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہاں سمجھتا ہوں اور ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں حج سے فراغت پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے قبر شریف کے پاس جا کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے علیکم السلام کی آواز سنی۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ درود شریف قبر اطہر کے قریب پڑھنا افضل ہے دور سے پڑھنے سے۔ اس لئے کہ قرب میں جو خوشحضور اور حضور قلب حاصل ہوتا ہے وہ دور میں نہیں ہوتا۔ صاحب مظاہر حق اس حدیث پر لکھتے ہیں یعنی پاس والے کا درود خود سنتا ہوں بلا واسطہ اور دور والے کا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتے ہیں اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہوں۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ حضور ﷺ پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضور ﷺ پر سلام بھیجنے والے کو خصوصاً بہت بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آئے، سعادت ہے چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آئے:

بہر سلام کن رنج و رنج جواب آں لب

کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو

اس مضمون کو علامہ سخاوی نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ کسی بندے کی شرافت کے لئے یہ کافی ہے کہ اس کا نام خیر کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں آجائے۔ اسی ذیل میں یہ شعر بھی کہا گیا ہے۔

و من خطرت منه بالک خطرۃ

حقیق بان یسمو و ان یبقدا

جس خوش قسمت کا خیال بھی تیرے دل میں گزر جائے وہ اس کا مستحق ہے کہ جتنا بھی چاہے فخر کرے اور پیش قدمی کرے (اچھلے کودے)۔

ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

اس روایت میں حضور اقدس ﷺ کے خود سننے میں کوئی اشکال نہیں اس لئے کہ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ علامہ سخاوی نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ زندہ ہیں، اپنی قبر شریف میں اور آپ ﷺ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھاسکتی اور اس پر اجماع ہے۔ امام بیہقی نے انبیاء کی حیات پر ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث الانبیاء احياء فی قبورهم یصلون کہ انبیاء اپنی قبوروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ علامہ

سقاوی نے اس کی مختلف طرق سے تخریج کی ہے اور امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں شب معراج میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، نیز مسلم ہی کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں نے حضرات انبیاء کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھا تو میں حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب فتنہ مبارک کے قریب حاضر ہوئے تو حضور اقدس ﷺ کے چہرہ انور کو جو چادر سے ڈھکا ہوا تھا، کھولا اور اس کے بعد حضور اقدس ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان اے اللہ کے نبی، اللہ جل شانہ آپ پر دو موتیں جمع نہ کریں۔ ایک موت جو آپ کے لئے مقدر تھی وہ آپ ﷺ پوری کر چکے (بخاری) علامہ سیوطی نے حیات انبیاء پر مستقل ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ چیز حرام کر رکھی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔ علامہ سقاوی قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھے اور بعتا قریب ہوتا جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اس لئے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن پاک کے نزول سے معمور ہیں۔ حضرت جبریل حضرت میکائیل کی بار بار یہاں آمد ہوئی ہے اور اس کی مٹی سید البشر ﷺ پر مشتمل ہے۔ اسی جگہ سے اللہ کے دین اور اس کے پاک رسول کی سنتوں کی اشاعت ہوئی ہے یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔ یہاں پہنچ کر اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھر پور کر لے۔ گویا کہ وہ حضور ﷺ کی زیارت کر رہا ہے اور یہ تو محقق ہے کہ حضور ﷺ اس کا سلام سن رہے ہیں۔ آپس کے جھگڑے اور فضول باتوں سے احتراز کرے اس کے بعد قبلہ کی جانب سے قبر شریف پر حاضر، اور بقدر چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہوا اور نیچی نگاہ کرتے ہوئے نہایت خشوع و خضوع اور ادب و احترام کے ساتھ یہ پڑھے:

السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ السلام علیک یا خیرۃ اللہ، السلام علیک یا خیر خلق اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا سید المرسلین السلام علیک یا خاتم النبیین السلام علیک یا رسول رب العالمین السلام علیک یا قائد الغر المحجلین السلام علیک یا بشیر السلام علیک یا نذیر السلام علیک وعلی اہل بیتک الطاہرین السلام علیک وعلی ازواجک الطاہرات امہات المومنین السلام علیک وعلی اصحابک اجمعین السلام علیک وعلی سائر الانبیاء والمرسلین وسائر عباد اللہ الصالحین جزاک اللہ عنا یا رسول اللہ افضل ما جزى نبینا عن قومہ ورسولاً عن امتہ وصلی اللہ علیک کلما ذکرک الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک الغافلون وصلی علیک فی الاولین وصلی علیک فی الاخرین افضل واکمل واطیب ما صلی علی احد من الخلق اجمعین کما استنقذنا بک من الضلالة وبعلنا بک من العمی والجهالة اشهدان لا الہ الا اللہ واشہد انک عبدہ ورسولہ وامینہ وخیرتہ من خلقہ واشہد انک قد بلغت الرسالۃ وادیت الامانۃ ونصحت الامتہ وجاہدت فی اللہ حق جہادہ اللہم اتہ نہایتہ ما ینبغی ان یا ملہ الاملون۔ قلت و ذکرہ النووی فی مناسکہ باکثر منہ۔

آپ ﷺ پر سلام اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ پر سلام اے اللہ کے نبی ﷺ، آپ پر سلام اے اللہ کی برگزیدہ ہستی، آپ پر سلام اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ذات، آپ پر سلام اے اللہ کے حبیب، آپ پر سلام اے رسولوں کے سردار، آپ پر سلام اے خاتم النبیین، آپ پر سلام اے رب العالمین کے رسول، آپ پر سلام اے سرداران لوگوں کے جو قیامت میں روشن چہرے والے اور روشن ہاتھ پاؤں والے ہونگے (یہ مسلمانوں کی خاص علامت ہے کہ دنیا میں جن اعضاء کو وہ وضو میں دھوئے رہے ہیں وہ قیامت کے دن نہایت روشن ہوں گے) آپ پر سلام اے جنت کی بشارت دینے والے، آپ پر سلام اے جہنم سے ڈرانے والے، آپ اور آپ کے اہل بیت پر سلام جو طاہر ہیں۔ سلام آپ پر اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو سارے مومنوں کی مائیں ہیں، سلام آپ پر اور آپ کے تمام صحابہ کرام پر، سلام آپ پر اور تمام رسولوں پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر یا رسول اللہ ﷺ، اللہ جل شانہ آپ کو ہم لوگوں کی طرف سے ان سب سے بڑھ کر جزائے خیر عطا فرمائے جتنی کہ کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے جب بھی ذکر کرنے والے آپ کا ذکر کریں اور جب بھی کہ غافل لوگ آپ کے ذکر سے غافل ہوں اللہ تعالیٰ شانہ آپ پر اولین میں درود بھیجے اللہ تعالیٰ شانہ آپ پر آخرین میں درود بھیجے۔ اس سب سے افضل اور اکمل اور پاکیزہ جو اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے کسی پر بھی بھیجا ہو جیسا کہ اس سے نجات دی ہم کو آپ کی برکت سے گمراہی سے اور آپ ﷺ کی وجہ سے جہالت اور اندھیرے پن سے بصیرت عطا فرمائی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں اور اس کے



المن ہیں اور ساری مخلوق میں سے اس کی برگزیدہ ذات ہیں اور اس کی کواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی رسالت کو پہنچا دیا اس کی امانت کو ادا کر دیا امت کے ساتھ پوری پوری خیر خواہی فرمائی اور اللہ کے بارے میں کوشش کا حق ادا فرما دیا۔ یا اللہ آپ کو اس سے زیادہ سے زیادہ عطا فرما جس کی امید کرنے والے امید کر سکتے ہیں۔ (یہاں تک سلام کا ترجمہ ہوا)۔

اس کے بعد اپنے نفس کے لئے اور سارے مومنین اور مومنات کے لئے دعا کرے اس کے بعد حضرت شیخین حضرات ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام پڑھے اور ان کے لئے بھی دعا کرے اور اللہ سے اس کی بھی دعا کرے کہ اللہ جل شانہ ان دونوں حضرات کو بھی ان کی مساعی جلیلہ جو انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی مدد میں خرچ کی ہیں اور جو حضور اقدس ﷺ کی حق ادا دینی میں خرچ کی ہیں ان پر بہتر سے بہتر بڑائے خیر عطا فرمائے اور یہ سمجھ لینا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ کی قبر اطہر کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھنا درود پڑھنے سے زیادہ افضل ہے (یعنی السلام علیک یا رسول اللہ افضل ہے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ سے) علامہ باجی کی رائے یہ ہے کہ درود افضل ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے جیسا کہ علامہ محمد الدین صاحب قاموس کی رائے ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں مسلمان مسلم یسلم علی عند قبری آیا ہے۔ اتنی علامہ سخاوی کا اشارہ اس حدیث پاک کی طرف ہے جو ابوداؤد و شریف وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام کرتا ہے تو اللہ جل شانہ مجھ پر میری روح لوٹا دیتے ہیں، یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں لیکن اس ناکارہ کے نزدیک صلوٰۃ کا لفظ (یعنی درود) بھی کثرت سے روایات میں ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ اسی روایت میں اوپر ابھی نمبر ۶ پر گزری ہے۔ اس میں یہ ہے کہ جو شخص میری قبر کے قریب درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں۔ اسی طرح بہت سی روایات میں یہ مضمون آیا ہے۔ اس لئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ وغیرہ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ اسی طرح آخر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھادے تو زیادہ اچھا ہے۔ اس صورت میں علامہ باجی اور علامہ سخاوی دونوں کے قول پر عمل ہو جائے گا۔ وفاق الوفاء میں لکھا ہے کہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ ابن الحسین سامری حنبلی اپنی کتاب مستوعب میں زیارۃ قبر النبی ﷺ کے باب میں آداب زیارت ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں پھر قبر شریف کے قریب آئے اور قبر شریف کی طرف منہ کر کے اور منبر کو اپنی بائیں طرف کر کے کھڑا ہوا اور اس کے بعد علامہ سامری حنبلی نے سلام اور دعا کی کیفیت لکھی ہے اور منجملہ اس کے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ پڑھے اللھم انک قلت فی کتابک لبیک علیہ السلام و لو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک فاستغفروا واللہ واستغفرلھم الرسول لوجدوا اللہ تواباً رحیماً۔ وانی قد اتیت نبیک مستغفراً فاستلک ان توجب لی المغفرۃ کما اوجبھا لمن اتاہ فی حیاتہ اللھم انی اتوجہ الیک بنبیک صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: اے اللہ تو نے اپنے پاک کلام میں اپنے نبی ﷺ سے یوں ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور پھر اللہ جل شانہ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ کا قبول کرنے والا، رحمت کرنے والا پاتے اور میں تیرے نبی کے پاس حاضر ہوا ہوں اس حال میں کہ استغفار کرنے والا ہوں۔ تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو واجب کر دے جیسا کہ تو نے مغفرت واجب کی تھی اس شخص کے لئے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان کی زندگی میں آیا ہو۔ اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، تیرے نبی ﷺ کے وسیلہ سے (اس کے بعد اور لمبی چوڑی دعائیں ذکر کیں)۔

(۹) عن ابی بن کعب قال قلت یا رسول اللہ انی اکثر الصلوٰۃ علیک فکم اجعل لک من صلوٰتی فقال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت النصف قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت فالثلث قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت اجمع لک صلوٰتی کلھا قال اذا تکفیتھمک و یکفیر لک ذنبک رواہ الترمذی زاد المنذری فی الترغیب و الحماکم وقال صحیحہ و بسط السخاوی فی تخریجہ۔

حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر درود کثرت سے بھیجتا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات دعا میں سے کتنی مقرر کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، ایک چوتھائی۔ حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھادے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ نصف کر دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھادے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، تو دو تہائی کر دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھادے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا یہ ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں تو اپنے اس معین وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت تجویز کروں۔ مثلاً میں نے اپنے اوراد و وظائف کے لئے دو گھنٹے مقرر کر رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لئے تجویز کروں۔ علامہ سخاوی نے امام احمد کی ایک روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لئے مقرر کر دوں تو کیسا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا ایسی صورت میں حق تعالیٰ شانہ تیرے دنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔ علامہ سخاوی نے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔ اس میں کوئی اشکال نہیں کہ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس قسم کی درخواستیں کی ہوں۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ درود شریف یونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضور اکرم ﷺ کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگنے میں مانع ہو یعنی کثرت ذکر کی وجہ سے دعا کا وقت نہ ملے تو میں اس کو دعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔ صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ سب اس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز میں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے، اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سب مہمات کی من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اس کو۔ جب شیخ بزرگوار عبدالوہاب مفتی نے اس مسکین کو یعنی شیخ عبدالحق کو واسطے زیارت مدینہ منورہ کی رخصت کیا تو فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہے اس راہ میں کوئی عبادت بعد اذ فرض کے مانند درود کے اوپر سید کائنات ﷺ کے چاہیے کہ تمام اوقات اپنے کو اس میں صرف کرنا اور چیز میں مشغول نہ ہونا۔ عرض کیا گیا کہ اس کے لئے کچھ عہد و معین ہو۔ فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں اتنا بڑھو کہ ساتھ اس کے رطب اللسان ہو اور اس کے رنگ میں رنگین ہو اور مستغرق ہو اس میں، اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ درود شریف سب اوراد و وظائف کے بجائے پڑھنا زیادہ مفید ہے اس لئے کہ اول تو خود اس حدیث پاک کے درمیان میں اشارہ ہے کہ انہوں نے یہ وقت اپنی ذات کے لئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا تھا۔ اس میں سے درود شریف کے لئے مقرر کرنے کا ارادہ فرما رہے تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ چیز لوگوں کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ فضائل ذکر کے باب دوم حدیث نمبر ۲۰ کے ذیل میں گزرا ہے کہ بعض روایات میں الحمد للہ کو افضل دعا کہا گیا ہے اور بعض روایات میں استغفار کو افضل دعا کہا گیا ہے۔ اسی طرح سے اور اعمال کے درمیان میں بھی مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو سب سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ یہ اختلاف لوگوں کے حالات کے اختلاف کے اعتبار سے اور اوقات کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے جیسا کہ ابھی مظاہر حق سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ عبدالحق محدث نور اللہ مرقدہ کو ان کے شیخ نے مدینہ پاک کے سفر میں یہ وصیت کی کہ تمام اوقات درود شریف ہی میں خرچ کریں۔ اپنے اکابر کا بھی یہی معمول ہے کہ وہ مدینہ پاک کے سفر میں درود شریف کی بہت تاکید کرتے ہیں۔

علامہ منذری نے ترغیب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث بالا میں ان کے سوال سے پہلے ایک مضمون اور بھی نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی تو حضور اقدس ﷺ کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے، اے لوگو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اے لوگو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ (یعنی بار بار فرماتے) راہبہ آگئی اور ارادہ آ رہی ہے موت ان سب چیزوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ لاحق ہیں، آ رہی ہے۔ اس کو دوسرے فرماتے۔ راہبہ اور ارادہ قرآن پاک کی آیت جو سورہ والنازعات میں ہے، کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے یوم تسرّف الراجفة تتبعها الرادفة قلوب یومئذ واجفة ابصارها خاشعة جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ اوپر چند چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، قیامت ضرور آئے گی جس دن بلا دینے والی چیز سب کو بلا ڈالے گی اس سے مراد ہے پہلا صور ہے اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آئے گی اسے مراد دوسرا صور ہے بہت سے دل اس روز خوف کے مارے دھڑک رہے ہوں گے، شرم کی وجہ سے ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گے۔ (بیان القرآن مع زیادة)

(۱۰): عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی حین یصبح عشرا وحین یمسی عشرا ادرکنہ شفاعتی یوم القیمة رواء الطبرانی باسنادین احدهما جید لکن فیہ انقطاع کذا فی القول البدیع۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

علامہ سخاوی نے متعدد احادیث سے درود شریف پڑھنے والے کو حضور ﷺ کی شفاعت حاصل ہونے کا مژدہ نقل کیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے، جو مجھ پر درود پڑھے قیامت کے دن میں اس کا سفارشی بنوں گا۔ اس حدیث پاک میں کسی مقدار کی بھی قید نہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور حدیث سے درود نماز کے بعد بھی یہی لفظ نقل کیا ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی

گواہی دوں گا اور اس کے لئے سفارش کروں گا۔ حضرت روبیع بن ثابت ؓ کی روایات سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص درود شریف پڑھے اللہ صلی علی محمد و آلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمۃ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔ علامہ سخاوی نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں اس کو سستا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ جل شانہ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو مجھ تک درود کو پہنچائے اور اس کے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت کر دی جاتی ہے اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا سفارشی بنوں گا۔ ”یا“ کا مطلب یہ ہے کہ بعض کے لئے سفارشی اور بعض کے لئے گواہ، مثلاً اہل مدینہ کے لئے گواہ دوسروں کے لئے سفارشی یا فرمانبرداروں کے لئے گواہ اور گناہ گاروں کے لئے سفارشی وغیرہ ذلک کما قالہ السخاوی۔

(۱۱) عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ ما من عبد صلى على صلوة الاعرج بها ملك حتى يبعث بها وجه الرحمن عز وجل فيقول ربنا تبارك و تعالی اذهب بها الى قبر عبدی تستغفر لقائلها وتقر بها عينه اخرجه ابو علي بن البناء والديلمي في مسند الفردوس وفي مسنده عمر بن حبيب ضعفه النسائي وغيره كذا في القول البديع.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود کو لے جا کر اللہ جل شانہ کی پاک بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ وہاں سے ارشاد دعائی ہوتا ہے کہ اس درود کو میرے بندہ کی قبر کے پاس لے جاؤ یہ اس کے لئے استغفار کرے گا اور اس کی وجہ سے آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔

زاد السعيد في مواهب لنديه سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسول اللہ ﷺ ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزبان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں آپ کی صورت و سیرت کیسی اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ﷺ ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ تیری حاجت کے وقت میں نے اس کو ادا کر دیا۔ اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ ایک پرچہ سر انگشت کے برابر میزبان کے پلڑے کو کیسے جھکا دے گا اس لئے کہ اللہ جل شانہ کے یہاں اخلاص کی قدر ہے اور جتنا بھی اخلاص زیادہ ہوگا اتنا ہی وزن زیادہ ہوگا۔ حدیث البطاقۃ یعنی ایک ٹکڑا کاغذ جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوا تھا وہ نانوے وفتروں کے مقابلہ میں اور ہر دفتر اتنا بڑا کہ منجائے نظر تک ڈھیر لگا ہوا تھا غالب آ گیا۔ یہ حدیث مفصل اس ناکارہ کے رسالہ فضائل ذکر باب دوم فصل سوم کی نمبر ۴۳ پر گزر چکی ہے۔ جس کا جی چاہے مفصل وہاں دیکھے۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔ اور بھی اس رسالہ میں متعدد روایات اسی مضمون کی گزری ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں وزن اخلاص کا ہے۔ فصل پنجم حکایات کے ذیل میں حکایت نمبر ۲۰ پر بھی اس کے متعلق مختصر مضمون آ رہا ہے۔

(۱۲) عن ابی سعید الخدری عن رسول الله ﷺ انه قال ایما رجل مسلم لم یکن عنده صدقته فلیقل فی دعائه اللهم صل علی محمد عبدک و رسولک و صل علی المومنین و المومنات و المسلمین و المسلمات فانها زکوة وقال لا یشتع المومن خیر احتی یكون منتہاء الجنۃ رواء ابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب و بسط السخاوی تحریجہ و عزاء السیوطی فی النوالی الادب المفرد للبخاری.

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ دعائیں مانگا کرے اللہ صلی علی محمد و آلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمۃ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔ علامہ سخاوی نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں اس کو سستا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ جل شانہ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو مجھ تک درود کو پہنچائے اور اس کے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت کر دی جاتی ہے اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا سفارشی بنوں گا۔ ”یا“ کا مطلب یہ ہے کہ بعض کے لئے سفارشی اور بعض کے لئے گواہ، مثلاً اہل مدینہ کے لئے گواہ دوسروں کے لئے سفارشی یا فرمانبرداروں کے لئے گواہ اور گناہ گاروں کے لئے سفارشی وغیرہ ذلک کما قالہ السخاوی۔

علامہ سخاوی نے لکھا ہے کہ حافظ ابن حبان نے اس حدیث پر یہ فصل باندھی ہے اس چیز کا بیان کہ حضور اقدس ﷺ پر درود پڑھنا صدقہ نہ ہونے کی صورت میں صدقہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ علماء میں اس بات میں اختلاف ہے کہ صدقہ افضل ہے یا حضور اقدس ﷺ پر درود، بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور ﷺ پر درود صدقہ سے بھی افضل ہے اس لئے کہ صدقہ صرف ایک ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر ہے اور درود شریف ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر فرض ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ شانہ اور اس کے فرشتے بھی اس عمل کو کرتے ہیں، اگرچہ علامہ سخاوی خود اس کے موافق نہیں ہیں۔ علامہ سخاوی نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) کے حکم میں ہے۔ ایک اور حدیث سے نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) ہے۔ نیز حضرت علی ؓ کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کو محفوظ کرنے والا

ہے۔ تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے (یعنی ان کو بڑھانے والا اور پاک کرنے والا ہے) حضرت اس ﷺ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود تمہارے لئے (گناہوں کا) کفارہ ہے اور زکوٰۃ (یعنی صدقہ) ہے اور حدیث پاک کا آخری ٹکڑا کہ مومن کا پیٹ نہیں بھرتا اس کو صاحب مشکوٰۃ نے فضائل علم میں نقل کیا ہے اور صاحب مرقات وغیرہ نے خیر سے علم مراد لیا ہے، اگرچہ خیر کا لفظ عام ہے اور ہر خیر کی چیز اور ہر نیکی کو شامل ہے اور مطلب ظاہر ہے کہ مومن کامل کا پیٹ نیکیاں کمانے سے کبھی نہیں بھرتا۔ وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ جو نیکی بھی جس طرح اس کو مل جائے وہ حاصل ہو جائے۔ اگر اس کے پاس مالی صدقہ نہیں ہے تو درود شریف ہی سے صدقہ کی فضیلت حاصل کرے۔ اس ناکارہ کے نزدیک خیر کا لفظ علی العموم ہی زیادہ بہتر ہے کہ وہ علم تک تحصیل علم میں مشغول ہو رہے ہیں باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہے جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کے اگرچہ تعلیم و تصنیف کے ہوجھت میں ثواب طلب علم اور تکمیل کا ہی ہے اس کو (حق)

(حکملہ): اس فصل کو قرآن پاک کی دو آیتوں اور دس احادیث شریفہ پر اختصاراً ختم کرتا ہوں کہ فضائل کی روایات بہت کثرت سے ہیں ان کا احصاء بھی اس مختصر رسالہ میں دشوار ہے اور سعادت کی بات یہ ہے کہ اگر ایک بھی فضیلت نہ ہوتی تب بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و صحبہ و اتباع و بارک و سلم کے امت پر اس قدر احسانات ہیں کہ نہ ان کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ ان کی حق ادا نیکی ہو سکتی ہے اس بنا پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آدمی درود پاک میں رطب اللسان رہتا ہو کم تھا چہ جائیکہ اللہ جل شانہ نے اپنے لطف و کرم سے اس حق ادا نیکی کے اوپر بھی سنکڑوں اجر و ثواب اور احسانات فرمادیئے۔ علامہ سخاوی نے اول مجملہ ان انعامات کی طرف اشارہ کیا ہے جو درود شریف پر مرتب ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں، باب ثانی درود شریف کے ثواب میں اللہ جل شانہ کا بندہ پر درود بھیجنا اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا اور حضور اقدس ﷺ کا خود اس پر درود بھیجنا اور درود پڑھنے والوں کی خطاؤں کا کفارہ ہونا اور ان کے اعمال کو پاکیزہ بنا دینا اور ان کے درجات کا بلند ہونا اور گناہوں کا مغف ہونا اور خود درود کا مغفرت طلب کرنا درود پڑھنے والے کے لئے اور اس کے نامہ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب کا لکھا جانا اور قیراط بھی جو احد پہاڑ کے برابر ہو اور اس کے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں تلنا اور جو شخص اپنی ساری دعاؤں کو درود بنا دے اس کے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت جیسا کہ قریب ہی نمبر ۹ پر حضرت ابی ﷺ کی حدیث میں گزر چکا اور خطاؤں کو مٹا دینا اور اس کے ثواب کا قلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا اور اس کی وجہ سے خطرات سے نجات پانا اور نبی کریم ﷺ کا قیامت کے دن اس کے لئے شاہد و گواہ بننا اور آپ کی شفاعت کا واجب ہونا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی رحمت کا نازل ہونا اور اس کی ناراضگی سے امن کا حاصل ہونا اور قیامت کے دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا اور اعمال کے تئفے کے وقت نیک اعمال کے پڑے کا جھکننا اور حوض کوثر حاضری کا نصیب ہونا اور قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہونا اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب ہونا اور ہل صراط پر سبوت سے گزر جانا اور مرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانہ جنت میں دیکھ لینا اور جنت میں بہت ساری بیبیوں کا ملنا اور اس کے ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا اور نادر کے لئے صدقہ کے قائم مقام ہونا اور درود شریف زکوٰۃ ہے اور طہارت ہے اور اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے اور اس کی برکت سے سوا حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہوتی ہیں اور عبادت تو ہے ہی اور اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور مجالس کے لئے زینت اور فقر کو اور تنگی معیشت کو دور کرتا ہے اور اس کے ذریعہ سے اسباب خیر تلاش کیے جاتے ہیں اور یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور اقدس ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا اور اس کی برکات سے خود درود پڑھنے والا اور اس کے بیٹے اور پوتے مستفیع ہوتے ہیں اور وہ بھی مستفیع ہوتا ہے کہ جس کو درود شریف کا ایصال ثواب کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوتا ہے اور بیشک نور ہے اور روشنوں پر غلبہ حاصل ہونے کا ذریعہ ہے اور دلوں کو نفاق سے اور زنگ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے اور خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کا ذریعہ ہے اور اس کا پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔ درود بہت بابرکت اعمال میں سے ہے اور افضل ترین اعمال میں سے ہے اور دین و دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے اور اس کے علاوہ بہت سے ثواب جو سمجھدار کے لئے اس میں رغبت پیدا کرنے والے ہیں ایسا سمجھدار جو اعمال کے ذخیروں کے جمع کرنے پر حریص ہو اور ذخائر اعمال کے ثمرات حاصل کرنا چاہتا ہو۔ علامہ سخاوی نے باب کے شروع میں یہ اجمالی مضمون ذکر کرنے کے بعد پھر ان مضامین کی روایات کو تفصیل سے ذکر کیا ہے جن میں سے بعض فصل اول میں گزر چکی ہیں اور بعض فصل ثانی میں آ رہی ہیں۔ اور ان روایات کو ذکر کرنے

کے بعد لکھتے ہیں کہ ان احادیث میں اس عبادت کی شرافت پر بین دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا درود، درود پڑھنے والے پر المضاعف (یعنی دس گنا) ہوتا ہے اور اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، درجات بلند ہوتے ہیں، پس جتنا بھی ہو سکتا ہو سید السادات ﷺ اور معدن السعادات ﷺ پر درود کی کثرت کیا کر، اس لئے کہ وہ وسیلہ ہے مسرات کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہترین عطاؤں کا اور ذریعہ ہے مضمرات سے حفاظت کا اور تیرے لئے ہر اس درود کے بدلہ میں جو تو پڑھے دس درود ہیں۔ جبار الارضین والسموات کی طرف سے اور درود ہے اس کے ملائکہ کرام کی طرف سے وغیرہ وغیرہ ایک اور جگہ فلسفی کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ کون سا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہو سکتا ہے اور کون سا عمل زیادہ نفع والا ہو سکتا ہے اس ذات اقدس پر درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جل شانہ درود بھیجتے ہیں اور اس کے شتے درود بھیجتے ہیں اور اللہ جل شانہ نے اس کو دنیا اور آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھانا نہیں۔ یہ اولیاء کرام صبح و شام کا مستقل معمول رہا ہے، پس جہاں تک ہو سکے درود شریف پر جبار ہا کر، اس سے اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہو جائیں گے، تیری امیدیں برآئیں گی، تیرا قلب منور ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کی رضا حاصل ہوگی۔ قیامت کے سخت ترین دہشت ناک دن میں امن نصیب ہوگا۔

دوسری فصل:

### خاص خاص درود کے خاص خاص فضائل کے بیان میں

(۱): عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرة فقال الا اهدی لک هدیه سمعتها من النبی ﷺ فقلت بلی فاهد هالی فقال سالنا رسول الله ﷺ فقلنا یا رسول الله کیف الصلوة علیکم اهل البيت فان الله قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید.

(رواہ البخاری ووسط السنن وایختلاف الفاظ وقال حذکذا البخاری علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم فی الموضوعین)

حضرت عبدالرحمن ﷺ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب ﷺ کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمائیے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر درود کن الفاظ سے پڑھا جائے یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلادیا کہ آپ ﷺ پر سلام کس طرح بھیجیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پڑھ کر (اللھم صل سے اخیر تک) یعنی اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل (اولاد) پر، اے اللہ بے شک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل (اولاد) پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی آپ نے حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل (اولاد) پر بے شک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔

ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات کے ہاں مہمانوں اور دوستوں کے لئے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیے حضور اقدس ﷺ کا ذکر شریف، حضور ﷺ کی احادیث، حضور ﷺ کے حالات تھے ان چیزوں کی قدراں حضرات کے ہاں مادی چیزوں سے کہیں زیادہ تھی جیسا کہ ان کے حالات اس کے شاہد عادل ہیں۔ اسی بناء پر حضرت کعب ﷺ نے اس کو ہدیہ سے تعبیر کیا۔ یہ حدیث شریف بہت مشہور ہے اور حدیث کی سب کتابوں میں بہت کثرت سے ذکر کی گئی ہے اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مختصر اور مفصل الفاظ میں نقل کئے ہیں۔ وہ ایک حدیث میں حضرت حسن ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں کہ جب آیت شریفہ ان اللہ وملتکھ یصلون علی النبی نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! سلام تو ہم جانتے ہیں کہ وہ کس طرح ہوتا ہے آپ ہمیں درود شریف پڑھنے کا کس طرح حکم فرماتے ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللھم اجعل صلوتک وبرکاتک الخ پڑھا کر۔ دوسری حدیث میں ابو سعید بدری ﷺ سے نقل کیا ہے کہ ہم حضرت سعد بن عبادہ ﷺ کی مجلس میں تھے کہ وہاں حضور اقدس ﷺ تشریف لائے۔

حضرت بشیر ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے پس ارشاد فرمائیے کہ کس طرح آپ پر درود پڑھا کریں۔ حضور ﷺ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ وہ شخص سوال ہی نہ کرتا، پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الخ۔ یہ روایت مسلم و ابوداؤد وغیرہ میں ہے۔ اس کا مطلب ”کہ ہم اس کی تمنا کرنے لگے“ یہ ہے کہ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو عاقبت محبت اور غایت احترام کی وجہ سے جس بات کے جواب میں نبی کریم ﷺ کو تا مل فرمانا پڑا۔ بعض روایات سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے۔ حافظ ابن حجر نے طبری کی روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ حضور ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ مسند احمد وابن حبان وغیرہ میں ایک اور روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک صحابی حضور ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے۔ ہم لوگ مجلس میں حاضر تھے ان صاحب نے سوال کیا یا رسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا جب ہم نماز پڑھا کریں تو اس میں آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھا کریں۔ حضور ﷺ نے اتنا سکوت فرمایا کہ ہم لوگوں کی یہ خواہش ہونے لگی کہ یہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھا کر تو یہ درود پڑھا کرو۔ اللھم صل علی محمد و آلہ۔ ایک اور روایت میں عبدالرحمن بن بشر ؓ سے نقل کیا ہے۔ کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ نے ہمیں صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے، سلام تو ہمیں معلوم ہو گیا آپ پر درود کیسے پڑھا کریں تو حضور ﷺ نے فرمایا یوں پڑھا کرو اللھم صل علی ال محمد مستحضر، ترمذی بیہقی وغیرہ کی روایات میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب آیت شریف ان اللہ و ملتکھ یصلون علی النبی الایہ نازل ہوئی تو ایک صاحب نے آکر عرض کیا، یا رسول اللہ! سلام تو ہمیں معلوم ہے، آپ پر درود کیسے پڑھا کریں تو حضور ﷺ نے ان کو درود تلقین فرمایا، اور بھی بہت سی روایات میں اس قسم کے مضمون ذکر کئے گئے ہیں اور درودوں کے الفاظ میں اختلاف بھی ہے جو اختلاف روایت میں ہوا ہی کرتا ہے جس کی مختلف وجوہ ہوتی ہیں۔ اس جگہ ظاہر یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے مختلف صحابہ ؓ کو مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور سے واجب نہ بن جائے۔ نفس درود شریف کا وجوب علیحدہ چیز ہے اور درود شریف کے کسی خاص لفظ کا وجوب علیحدہ چیز ہے کوئی خاص لفظ واجب نہیں۔ یہ درود شریف جو اس فصل کے شروع میں نمبر پر لکھا گیا ہے۔ یہ بخاری شریف کی روایت ہے جو سب سے زیادہ صحیح ہے اور حنفیہ کے نزدیک نماز میں اسی کا پڑھنا اولیٰ ہے جیسا کہ علامہ شامی نے لکھا ہے کہ حضرت امام محمد ؓ سے سوال کیا گیا کہ حضور ﷺ پر درود شریف کن الفاظ سے پڑھے تو انہوں نے یہی درود شریف ارشاد فرمایا جو فصل کے شروع میں لکھا گیا اور یہ درود موافق ہے اس کے جو صحیحین (بخاری و مسلم) وغیرہ میں ہے۔ علامہ شامی نے یہ عبارت شرح منیہ سے نقل کی ہے۔ شرح منیہ کی عبارت یہ ہے کہ یہ درود موافق ہے اس کے جو صحیحین میں کعب بن عجرہ ؓ سے نقل کیا گیا ہے انتہی اور کعب ؓ بن عجرہ کی یہ روایت ہے جو اوپر گزری۔ علامہ حنفی کہتے ہیں کہ حضرت کعب ؓ وغیرہ کی حدیث سے ان الفاظ کی تعین ہوتی ہے جو حضور ﷺ نے اپنے صحابہ ؓ کو آیت شریف کے امتثال امر میں سکھائے اور بھی بہت سے اکابر سے اس کا افضل ہونا نقل کیا گیا ہے۔ ایک جگہ علامہ حنفی لکھتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے صحابہ ؓ کے اس سوال پر کہ ہم لوگوں کو اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے تو کون سا درود پڑھیں۔ حضور ﷺ نے تعلیم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب سے افضل ہے۔ امام نووی نے اپنی کتاب روضہ میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھائیخے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اس درود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو جائے گی۔ حصن حصین کے حاشیہ پر حرز شین سے نقل کیا ہے کہ یہ درود شریف سب سے زیادہ صحیح ہے اور سب سے زیادہ افضل ہے، نماز میں اور بغیر نماز کے اسی کا اہتمام کرنا چاہئے۔ یہاں ایک بات قابل توجہ یہ ہے کہ زادا السعید کے بعض نسخوں میں کاتب کی غلطی سے حرز شین کی یہ عبارت بجائے اس درود شریف کے ایک دوسرے درود کے نمبر پر لکھ دی گئی اس کا لحاظ رہے۔ اس کے بعد اس حدیث شریف میں چند فوائد قابل ذکر ہیں۔ اول یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ عرض کرنا کہ سلام ہم جان چکے ہیں اس سے مراد انتیحات کے اندر السلام علیک ایہا النبی ورحمت اللہ وبرکاتہ ہے۔ علامہ حنفی کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجر کے نزدیک یہی مطلب زیادہ ظاہر ہے۔ اور جز میں امام بیہقی سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے۔

اور اس میں بھی متعدد علماء سے یہی مطلب نقل کیا گیا ہے۔ (۲)۔ ایک مشہور سوال کیا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے مثلاً یوں کہا جائے کہ فلاں شخص حاتم طائی جیسا تھی ہے تو سخاوت میں حاتم کا زیادہ تھی ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اس حدیث پاک میں حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے درود کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بھی اوپر میں کئی جواب دیئے گئے اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں دس جواب دیئے ہیں۔ کوئی عالم ہو تو خود دیکھ لے، غیر عالم ہو تو کسی عالم سے دل چاہے تو دریافت کر لے۔ سب سے آسان جواب یہ ہے کہ قاعدہ اکثر یہ تو وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن بسا اوقات بعض مصالح سے اس کا الٹا ہوتا ہے جیسے قرآن پاک کے درمیان میں اللہ جل شانہ کے نور کے متعلق ارشاد ہے ”مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح الایۃ“ ترجمہ: اس کے نور کی مثال اس طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو، اخیر آیت تک، حالانکہ اللہ جل شانہ کے نور کو چرغوں کے نور کے ساتھ کیا مناسبت۔ (۳)۔ یہ بھی مشہور اشکال ہے کہ سارے انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے درود کو کیوں ذکر کیا۔ اس کے بھی اوپر میں کئی جواب دیئے گئے ہیں۔ حضرت اقدس تھانوی نور اللہ مرقدہ نے بھی زادا السعید میں کئی جواب ارشاد فرمائے ہیں۔ بندے کے نزدیک تو زیادہ پسندیدہ یہ جواب ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل شانہ نے اپنا خلیل قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد ہے واتخذ اللہ ابراہیم خلیلاً۔ لہذا جو درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوگا وہ محبت کی لائن کا ہوگا اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب سے اونچی ہوتی ہیں، لہذا جو درود محبت کی لائن کا ہوگا وہ یقیناً سب سے زیادہ لذیذ اور اونچا ہوگا۔ چنانچہ ہمارے حضور اقدس ﷺ کو اللہ جل شانہ نے



اور گویا حدیث پاک کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے درود کا ثواب بہت بڑی ترازو میں تولایا جائے اور ظاہر ہے کہ بہت بڑی ترازو میں وہی چیز تولی جائے گی جس کی مقدار بہت زیادہ ہوگی، تھوڑی مقدار بڑی ترازو میں تولی بھی نہیں جاسکتی۔ جن ترازوؤں میں حمام کے ککڑ تولے جاتے ہیں، ان میں تھوڑی چیز وزن میں بھی نہیں آسکتی، پاسبانگ میں رہ جائے گی۔ ملا علی قاری نے اور اس سے قبل علامہ سخاوی نے یہ لکھا، یہ ہے کہ جو چیزیں تھوڑی مقدار میں ہوا کرتی ہیں وہ ترازو میں تلا کرتی ہیں اور جو بڑی مقداروں میں ہوا کرتی ہیں وہ عام طور سے پیالوں ہی میں ناپی جاتی ہیں، ترازوؤں میں ان کا آنا مشکل ہوتا ہے۔ علامہ سخاوی نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حضور ﷺ کا یہی ارشاد نقل کیا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث سے بھی یہی نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا درود بہت بڑے پیالہ سے مایا جائے جب ہم اہل بیت پر درود بھیجتے تو یوں پڑھا کرے اللھم اجعل صلوتک و برکاتک علی محمد النبی وازواجه امہات المؤمنین وذریئہ و اہل بیتہ کما صلیت علی ال ابراہیم انک حمید مجید۔ اور حسن بصری سے یہ نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ حضور اقدس ﷺ کے حوض سے بھر پور پیالہ پیوے وہ یہ درود پڑھا کرے۔ اللھم صل علی محمد وعلی الہ واصحابہ واولادہ وازواجه وذریئہ و اہل بیتہ واصهارہ و انصارہ و اشباعہ و مسجید و امتہ وعلینا معہم اجمعین یا ارحم الراحمین۔ اس حدیث کو قاضی عیاض نے بھی شفا میں نقل کیا ہے۔

یسارب صل و سلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

(۳): عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم اکثر و من الصلوٰۃ علی یوم الجمعة فانه یوم مشہود تشہدہ الملائکۃ وان احدالن یصلی علی الاعرضت علی صلوتہ حتی یفرغ منها قال قلت وبعد الصوت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاكل اجساد الانبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام۔ (رواہ ابن ماجہ باسناد جید کذا فی الترغیب زاد السخاوی فی اخر الحدیث فی فی النبی رزق و بطن فی تحریجہ و اخر ان معناه عن عدۃ من الصحابۃ وقال القاری ولہ طرق کثیرۃ بالفاظ مختلفہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں انتقال کے بعد بھی، اللہ جل شانہ، نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہ السلام کے بدنوں کو کھائے۔ پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

ملا علی قاری کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے انبیاء علیہ السلام کے اجساد کو زمین پر حرام کر دیا، پس کوئی فرق نہیں ہے ان کے لئے دونوں حالتوں یعنی زندگی اور موت میں اور اس حدیث پاک میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ درود روح مبارک اور بدن مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے اور حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے، رزق دیا جاتا ہے، سے مراد حضور اقدس ﷺ کی پاک ذات ہو سکتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے نہر نبی مراد ہے، اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے اور یہ حدیث کہ انبیاء علیہ السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں، صحیح ہے اور رزق سے مراد رزق معنوی بھی ہو سکتا ہے اور اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ رزق حسی مراد ہو اور وہی ظاہر ہے اور تبارک۔ علامہ سخاوی نے یہ حدیث بھی طرق سے نقل کی ہے۔ حضرت اوس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی، اسی دن میں نوح (پہلا صور) اور اسی میں صعد (دوسرا صور) ہوگا، پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو (قبر میں) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہوگا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) سب سے زیادہ قریب ہوگا، یہ مضمون کہ کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور ﷺ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا، فصل اول کے نمبر ۵ میں گزر چکا ہے۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فورا پیش ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود



بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعاواراستغفار کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت ابن عمرؓ، حضرت کنصری، حضرت خالد بن معدان وغیرہ سے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ سلیمان بن صہیم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں، اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ براہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ جب میں نے حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبر اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضہ اطہر سے علیک السلام کی آوازیں۔ بلوغ السمرات میں حافظ ابن قیم سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن ودشریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور حضور اقدس ﷺ کی ذات اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے اس لئے اس دن کو حضور اقدس ﷺ پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور اقدس ﷺ باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں اسی دن تشریف لائے۔

علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ جمعہ کے روز درود وشریف کی فضیلت حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس، اوس بن اوس، ابوامامہ ابوالدرداء، ابوسعود، حضرت عمر، اور ان کے صاحبزادے عبداللہ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے جن کی روایات علامہ سخاوی نے نقل کی ہیں۔

یا رب صل وسلم دائماً  
علی حبیبک خیر الخلق کلہم

(۴): وعن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ الصلوۃ علی نور علی الصراط ومن صلی علی یوم الجمعة ثمانین مرة غفرت له ذنوب ثمانین عاماً۔ (ذکرہ سخاوی من عدد روایات ضعیفہ بالفاظ مختلفہ)  
ابو ہریرہ ؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر گزرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اسی (۸۰) دفعہ مجھ پر درود بھیجے اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

علامہ سخاوی نے قول بدیع میں اس حدیث کو متعدد روایات سے جن پر ضعیف کا حکم بھی آیا ہے نقل کیا اور صاحب اتحاف نے بھی شرح احیاء میں اس حدیث کو مختلف طرق سے نقل کیا ہے اور محدثین کا قاعدہ ہے ضعیف روایت بالخصوص جبکہ وہ متعدد طرق سے نقل کی جائے، فضائل میں معتبر ہوتی ہے۔ غالباً اسی وجہ سے جامع الصغیر میں ابو ہریرہ ؓ کی اس حدیث پر حسن کی علامت لگائی ہے۔ ملا علی قاری نے شرح شفاء میں جامع الصغیر کے حوالہ سے بروایت طبرانی و دارقطنی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انس ؓ کی روایت سے بھی نقل کی جاتی ہے اور حضرت ابو ہریرہ ؓ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ یہ درود وشریف پڑھے اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ وسلم تسلیماً۔ اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔ دارقطنی کی ایک روایت میں حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ درود وشریف پڑھے اس کے اسی سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! درود کس طرح پڑھا جائے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللھم صل علی محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی اور یہ پڑھ کر ایک انگلی بند کر لے۔ انگلی بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کیا جائے۔ نبی کریم ﷺ سے انگلیوں پر گننے کی ترغیب وارد ہوئی ہے اور ارشاد ہوا کہ انگلیوں پر گنا کرو اس لئے کہ قیامت میں ان کو گویائی دی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا جیسا کہ فضائل ذکر کی فصل دوم کی حدیث نمبر ۱۸ میں یہ مضمون تفصیل سے ذکر کیا جا چکا ہے۔ ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے ۱۰۰ گناہ کرتے ہیں۔ جب قیامت کے دن پیشی کے وقت میں ہاتھ اور انگلیاں وہ ہزاروں گناہ گنوائیں جو ان سے زندگی میں کئے گئے ہیں ان کے ساتھ کچھ نیکیاں بھی گنوائیں جو ان سے کی گئی ہیں یا ان سے گئی گئی ہیں۔ دارقطنی کی اس روایت کو حافظ عراقی نے حسن بتلایا ہے۔ حضرت علی ؓ سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سو مرتبہ درود وشریف پڑھے اس کے ساتھ قیامت کے دن ایک ایسی روشنی آئے گی کہ اگر اس روشنی کو ساری مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ حضرت کبیل بن عبداللہ ؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ وسلم اسی (۸۰) دفعہ پڑھے اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں۔ علامہ سخاوی نے ایک دوسری جگہ حضرت انس ؓ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ، نے زاد السعید میں بحوالہ درمختار اصحابی سے بھی حضرت انس ؓ کی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے۔ علامہ شامی نے اس میں طویل بحث کی ہے کہ درود وشریف میں بھی مقبول

اور غیر مقبول ہوتے ہیں یا نہیں۔ شیخ ابوسلیمان دارانی سے نقل کیا ہے کہ ساری عبادتوں میں مقبول اور مردود ہونے کا احتمال ہے لیکن حضور اقدس ﷺ پر تو درود شریف قبول ہی ہوتا ہے اور بھی بعض صوفیاء سے یہی نقل کیا ہے۔

یا رب صل وسلم دائماً ابداً  
علی حبیبک خیر الخلق کلہم

(۵): عن رویف بن ثابت ن الانصاری قال قال رسول اللہ ﷺ من قال اللہم صل علی محمد و انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمة وجبت لہ شفاعتی۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط وبعض اسانید ہم حسن کذا فی الترغیب)  
حضرت رویف رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص اس طرح کہے اللہم صل علی محمد و انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمة اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

درود شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے ”اے اللہ! آپ محمد ﷺ پر درود بھیجئے اور ان کو قیامت کے دن ایسے مبارک ٹھکانے پر پہنچائیے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو“۔ علماء کے مقدمہ مقرب یعنی مقرب ٹھکانے میں مختلف اقوال ہیں۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ محتمل ہے کہ اس سے وسیلہ مراد ہو یا مقام محمود یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عرش پر تشریف رکھنا یا آپ ﷺ کا وہ مقام عالی جو سب سے اعلیٰ وارفع ہے۔ حرز شین میں لکھا ہے کہ مقدمہ کو مقرب کے ساتھ اس لئے موصوف کیا ہے کہ جو شخص اس میں ہوتا ہے وہ مقرب ہوتا ہے اس وجہ سے گویا اس مکان ہی کو مقرب قرار دیا اور اس کے مصداق میں علاوہ ان اقوال کے جو سخاوی سے گزرے ہیں کرسی پر تشریف فرما ہونے کا اضافہ کیا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ مقدمہ مقرب سے مراد مقام محمود ہے اس لئے کہ روایت میں ”یوم القیمة“ کا لفظ ذکر کیا گیا ہے اور بعض روایات میں ”المقرب عندک فی الجنة“ کا لفظ آیا ہے یعنی وہ ٹھکانہ جو جنت میں مقرب ہو اس بنا پر اس سے مراد وسیلہ ہوگا جو جنت کے درجات میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے لئے دو مقام علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ایک مقام تو وہ ہے جبکہ حضور اقدس ﷺ شفاعت کے میدان میں عرش معلیٰ کے دائیں جانب ہوں گے جس پر اولین و آخرین سب کو رشک ہوگا اور دوسرا آپ ﷺ کا مقام جنت میں جس کے اوپر کوئی درجہ نہیں۔ بخاری شریف کی ایک بہت طویل حدیث میں جس میں نبی کریم ﷺ کا بہت طویل خواب جس میں حضور اقدس ﷺ نے دوزخ، جنت وغیرہ اور زنا کار، سود خورو وغیرہ لوگوں کے ٹھکانے دیکھے اس کے آخر میں ہے کہ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے ایک گھر میں لے گئے جس سے زیادہ حسین اور بہتر مکان میں نے نہیں دیکھا تھا، اس میں بہت سے بوڑھے اور جوان عورتیں اور بچے تھے اس کے بعد وہاں سے نکال کر مجھے وہ ایک درخت پر لے گئے، وہاں ایک مکان پہلے سے بھی بڑھیا تھا۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ پہلا مکان عام مسلمانوں کا ہے اور یہ شہداء کا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا ذرا اوپر سر اٹھائیے تو میں نے سرائی دیکھا تو ایک ابرسا نظر آیا۔ میں نے کہا کہ میں اس کو دیکھ لوں۔ ان دونوں فرشتوں نے کہا کہ ابھی آپ کی عمر باقی ہے جب پوری ہو جائے گی، آپ اس میں تشریف لے جائیں گے۔

درود شریف کی مختلف احادیث میں مختلف الفاظ پر شفاعت واجب ہونے کا وعدہ پہلے بھی گزر چکا، آئندہ بھی آ رہا ہے۔ کسی قیدی یا مجرم کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ حاکم کے یہاں فلاں شخص کا اثر ہے اور اس کی سفارش حاکم کے یہاں بڑی وسیع ہوتی ہے تو اس سفارشی کی خوشامد میں کتنی دوڑ دھوپ کی جاتی ہے۔ ہم میں سے کون سا ایسا ہے جو بڑے سے بڑے گناہ کا مجرم نہیں اور حضور اقدس ﷺ جیسا سفارشی جو اللہ تعالیٰ کا حبیب سارے رسولوں اور تمام مخلوق کا سردار، وہ کسی آسان چیز پر اپنی سفارش کا وعدہ اور وعدہ بھی ایسا موکدہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر اس کی سفارش واجب ہے، پھر بھی اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو کس قدر خسارہ کی بات ہے۔ لغویات میں وقت ضائع کرتے ہیں، فضول باتوں بلکہ غیبت وغیرہ گناہوں میں قیمتی اوقات کو برباد کرتے ہیں۔ ان اوقات کو درود شریف میں اگر خرچ کیا جائے تو کتنے فوائد حاصل ہوں۔

یا رب صل وسلم دائماً ابداً  
علی حبیبک خیر الخلق کلہم

(۶): عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ من قال جزی اللہ عنا محمد ما هو اھلہ اربع سبعین کتاباً الف صباح۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط کذا فی الترغیب ووسط السخاوی فی تحزیبہ ولفظ: اربع سبعین ماکا الف صباح)  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص یہ دعا کرے جزی اللہ عنا محمد ما هو اھلہ۔ ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ چل شانہ جزا دے محمد ﷺ کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ مستحق ہیں“ تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن مشقت میں ڈالے گا۔

نرمہ المجلس میں بروایت طبرانی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح وشام یہ درود پڑھا کرے

اللھم رب محمد صل علی محمد وعلی ال محمد و اجز محمداً صلی اللہ علیہ والہ وسلم ما ہو اھلہ وہ اس کا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دردن تک مشقت میں ڈالے رکھے گا۔ ”مشقت میں ڈالے گا“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دردن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ بعض علماء نے ”جس بدلے کے وہ مستحق ہیں“ کی جگہ ”جو بدلہ اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب ہے“ لکھا ہے، یعنی جتنا بدلہ عطا کرنا تیری شایان شان ہو وہ عطا فرما، اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب بالخصوص اپنے محبوب کے لئے ظاہر ہے کہ بے انتہا ہوگا۔ حضرت حسن بصری سے ایک طویل درود شریف کے ذیل میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ اپنے درود شریف میں یہ الفاظ بھی پڑھا کرتے تھے و اجزہ عنا خیر ماجزیت نبیاً عن امته ”اے اللہ حضور ﷺ کو ہماری طرف سے اس سے زیادہ بہتر بدلہ عطا فرمائیے جتنا کسی نبی کو اس کی امت کے طرف سے عطا فرمایا۔“ ایک اور حدیث میں نقل کیا گیا ہے جو شخص یہ الفاظ پڑھے اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد صلوة تکون لک رضا و لحقہ اداء و اعطہ الوسیلة و المقام المحمود الذی وعدتہ و اجزہ عنا ما ہو اھلہ و اجزہ عنا من الفضل ماجزیت نبیاً عن امته و صل علی جمیع اخوانہ من النبیین و الصالحین یا ارحم الراحمین۔

جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس درود کو پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔ ایک علامہ جو ابن الشتر کے نام سے مشہور ہیں یوں کہتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ جل شانہ کی ایسی حمد کرے جو اسے سب سے زیادہ افضل ہو، جواب تک اس کی مخلوق میں سے کسی نے نہ کی ہو، اولین و آخرین اور ملائکہ مقربین، آسمان والوں اور زمین والوں سے بھی افضل ہو اور اسی طرح یہ چاہے کہ حضور اقدس ﷺ پر ایسا درود پڑھے جو اس سب سے افضل ہو جتنے درود کسی نے پڑھے ہیں اور اسی طرح یہ بھی چاہتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہ سے کوئی ایسی چیز مانگے جو اس سب سے افضل ہو جو کسی نے مانگی ہو تو وہ پڑھا کرے اللھم لک الحمد کما انت اھلہ فصل علی محمد کما انت اھلہ و افعل بنا ما انت اھلہ فانک انت اھل التقوی و اھل المغفرة۔

”اے اللہ تعالیٰ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے پس تو محمد ﷺ پر درود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیرے شایان شان ہو بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور تو ہی مغفرت کرنے والا ہے۔“ ابو الفضل قومانی کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا، میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو حضور ﷺ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا۔ جب تو ہمدان جائے تو ابو الفضل بن زریک کو میری طرف سے سلام کہہ دینا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیا بات؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ سومرتبہ یا اس سے بھی زیادہ یہ درود پڑھا کرتا ہے اللھم صل علی محمد النبی المی وعلی ال محمد جزی اللہ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم عنا ما ہو اھلہ۔ ابو الفضل کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو حضور اقدس ﷺ کے خواب کے بتانے سے پہلے نہیں جانتا تھا۔ ابو الفضل کہتے ہیں کہ میں نے اس کو کچھ غلہ دینا چاہا تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں حضور اقدس ﷺ کے پیغام کو بچتا نہیں (یعنی اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا) ابو الفضل کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا (بدیج)

یا رب صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلھم

(۷) عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوة صلی اللہ علیہ عشر اثم سلوا اللہ لی الوسیلتہ فانھا منزلتہ فی الجنة لاتنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا هو فمن سال لی الوسیلة حلت علیہ الشفاعۃ۔

(رواہ مسلم و ابوداؤد و الترمذی کذا فی الترفیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ مؤذن کہے وہی تم کہا کرو اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں پھر اللہ جل شانہ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو۔ وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر میری شفاعت اثر پڑے گی۔

”اثر پڑے گی“ کا مطلب یہ ہے کہ محقق ہو جائے گی۔ اس لئے کہ بعض روایات میں اس کی جگہ یہ ارشاد ہے کہ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ بخاری شریف کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ جو شخص اذان سنے اور یہ دعا پڑھے اللھم رب هذه الدعوة النامة و الصلوة القائمة ات محمودن الوسیلة و الفضیلة و اباعہ مقاماً محمودن الذی وعدتہ اس کے لئے میری شفاعت

اُتر جاتی ہے۔ حضرت ابوالدرداءؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حضور اقدسؐ اذان سنتے تو خود بھی یہ دعا پڑھتے۔ اللھم رب هذه الدعوة الصامۃ والصلوۃ القائمۃ صل علی محمد واثہ سولہ یوم القیمۃ اور حضورؐ اتنی آواز سے پڑھا کرتے تھے کہ پاس والے اس کو سنتے تھے اور بھی متعدد احادیث سے علامہ سخاوی نے یہ مضمون نقل کیا ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جب تم مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے لئے وسیلہ بھی مانگا کرو۔ کسی نے عرض کیا۔ اور رسول اللہؐ! وسیلہ کیا چیز ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک نبی شخص کو ملے گا اور مجھے یہ امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ وسیلہ کے اصل معنی اہل بیت میں تو وہ چیز ہے کہ جس کی وجہ سے کسی بادشاہ یا کسی بڑے آدمی کی بارگاہ میں تقرب حاصل کیا جائے، لیکن اس جگہ ایک عالی درجہ مراد ہے جیسا کہ خود حدیث میں وارد ہے کہ وہ جنت کا ایک درجہ ہے اور قرآن پاک کی آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ میں ائمہ تفسیر کے دو قول ہیں ایک تو یہ کہ اس سے نبی تقرب مراد ہے جو اوپر گزرا۔ حضرت ابن عباسؓ، مجاہد، عطاء وغیرہ سے یہی قول نقل کیا گیا ہے۔ قنادہؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب حاصل کرو اس چیز کے ساتھ جو اس کو راضی کر دے۔ واحدی، بغوی، زحمتی سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ وسیلہ ہر وہ چیز ہے جس سے تقرب حاصل کیا جاتا ہو، قرابت ہو یا کوئی عمل، اور اس قول میں نبی کریمؐ کے ذریعہ سے توسل حاصل کرنا بھی داخل ہے۔ علامہ جزیری نے حصن حصین میں آداب دعا میں لکھا ہے وان یتوسل الی اللہ تعالیٰ بانہیائہ رمض والصلحین من عبادہ یعنی توسل حاصل کرے اللہ جل شانہ کی طرف اس کے انبیاء کے ساتھ جیسا کہ بخاری، مسند، بزار اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ جیسا کہ بخاری سے معلوم ہوتا ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں اور دوسرا قول آیت شریفہ میں یہ ہے کہ اس سے مراد محبت ہے یعنی اللہ کے محبوب بنو، جیسا کہ ماوردی وغیرہ نے ابو یزیدؓ سے نقل کیا ہے اور حدیث پاک میں فضیلت سے مراد وہ مرتبہ عالیہ ہے جو ساری مخلوق سے اونچا ہو اور احتمال ہے کوئی اور مرتبہ مراد ہو یا وسیلہ کی تفسیر ہو اور مقام محمود وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی پاک کلام میں سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا ہے عسی ان یمشک ربک مقاما محمودا ترجمہ:- امید ہے کہ پہنچائیں گے آپؐ کو آپؐ کے رب کے مقام محمود میں۔“ مقام محمود کی تفسیر میں علماء کے چند اقوال ہیں یہ کہ وہ حضور اقدسؐ کا اپنی امت کے اوپر گواہی دینا ہے اور کہا گیا ہے کہ حمد کا مجنّد جو قیامت کے دن آپؐ کو دیا جائے گا مراد ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اللہ جل شانہ آپؐ کو قیامت کے دن عرش پر اور بعض نے کرسی پر بٹھانے کو کہا ہے۔ ابن جوزی نے ان دونوں قولوں کو بڑی جماعت سے نقل کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس سے مراد شفاعت سے اس لئے کہ وہ ایسا مقام ہے کہ اس میں اولین و آخرین سب ہی آپؐ کی تعریف کریں گے۔ علامہ سخاوی استاد حافظ ابن حجر کے اتباع میں کہتے ہیں، ان اقوال میں کوئی منافات نہیں اس واسطے کہ احتمال ہے کہ عرش و کرسی پر بٹھانا شفاعت کی اجازت کی علامت ہو اور جب حضورؐ وہاں تشریف فرما ہو جائیں تو اللہ جل شانہ ان کو حمد کا مجنّد اعطا فرمائے اور اس کے بعد حضور اقدسؐ اپنی امت پر گواہی دیں۔ ابن حبان کی ایک حدیث میں حضرت کعب بن مالکؓ سے حضور کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ قیامت کے دن لوگوں کو اٹھائیں گے پر ہ مجھے ایک بزر جوڑ پہنائیں گے، پھر میں وہ کہوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں۔ پس یہی مقام محمود ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ ”پھر میں وہ کہوں گا“ سے مراد وہ حمد و ثناء ہے جو حضور اقدسؐ شفاعت سے پہلے کہیں گے اور مقام محمود ان سب چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے جو اس وقت میں پیش آئیں گی۔ بخاری۔ حضورؐ کے اس ارشاد کا مطلب کہ میں وہ کہوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے، حدیث کی کتابوں بخاری، مسلم شریف وغیرہ میں شفاعت کی طویل حدیث میں حضرت انسؓ سے نقل کیا گیا ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں گا تو تجھ میں گر جاؤں گا۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوگا، محمد سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، سفارش کرو قبول کی جائے گی، مانگو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا۔ حضور اقدسؐ فرماتے ہیں، اس پر میں تجھ سے سر اٹھاؤں گا، پھر اپنے رب کی وہ حمد و ثناء کروں گا جو اس وقت میرا رب مجھے البہام کرے گا، پھر میں امت کے لیے سفارش کروں گا بہت لمبی حدیث سفارش کی ہے جو مشکوٰۃ میں بھی مذکور ہے۔

ہاں ہاں اجازت ہے تجھے، آ، آج عزت ہے  
تجھے زیبا شفاعت ہے تجھے بے شک یہ ہے حصہ ترا

یہاں ایک بات قابل لحاظ ہے کہ اوپر کی دعائیں الوسیلۃ والفضیلۃ کے بعد الدرجۃ الرفیعۃ کا لفظ مشہور ہے۔ محدثین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اس حدیث میں ثابت نہیں، البتہ بعض روایات میں جیسا کہ حصن حصین میں بھی ہے، اس کے اخیر میں انک لا تخلف المیعاد کا اضافہ ہے۔

یا رب صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

(۸): عن ابی حمید او ابی اسید الساعدی قال قال رسول اللہ ﷺ اذا دخل احدکم فی المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل اللهم افتح لی ابواب رحمتک و اذا خرج من المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل اللهم افتح لی ابواب فضلک۔

(اخرجا ابو عوانہ فی صحیحہ و ابوداؤد و الترمذی و ابن خزمیہ و ابن حبان فی صحیحہما کذا فی البدیع)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا کرے تو نبی (کریم) ﷺ پر سلام بھیجا کرے پھر یوں کہا کرے اللہم افتح لی ابواب رحمتک ”اے میرے اللہ تعالیٰ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے“ اور جب مسجد سے نکلا کرے تب بھی نبی (کریم) ﷺ پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے اللہم افتح لی ابواب فضلک ”اللہ تعالیٰ میرے لیے اپنے فضل (یعنی روزی) کے دروازے کھول دے۔“

مسجد میں جانے کے وقت رحمت کے دروازے کھلنے کی وجہ یہ ہے کہ جو مسجد میں جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہونے کے لئے جاتا ہے وہ اللہ کی رحمت کا زیادہ محتاج ہے کہ وہ اپنی رحمت سے عبادت کی توفیق عطا فرمائے پھر اس کو قبول فرمائے۔ مظاہر حق میں لکھا ہے، دروازے رحمت کے کھول بسبب برکت اس مکان شریف کے یا بسبب توفیق دینے نماز کی اس میں یا بسبب کھولنے حقائق نماز کے اور مراد فضل سے رزق حلال ہے کہ بعد نکلنے کے نماز سے اس کی طلب کو جاتا ہے۔ اس میں قرآن پاک کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورہ جمعہ میں وارد ہے فاذا قضیت الصلوۃ فانشر وافی الارض وابتغوا من فضل اللہ۔ علامہ سخاوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوا کرے تو حضور ﷺ پر درود بھیجا کرے اور حضور اقدس ﷺ کی صابزاوی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود و سلام بھیجے محمد پر (یعنی خود اپنے اوپر) اور پھر یوں فرماتے اللہم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اور جب مسجد سے نکلے تب بھی اپنے اوپر درود و سلام بھیجے اور فرماتے اللہم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھا کرتے بسم اللہ اللہم صلی علی محمد۔ اور جب باہر تشریف لاتے تب بھی یہ پڑھا کرتے بسم اللہ اللہم صلی علی محمد۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے نواسے حسن رضی اللہ عنہ کو یہ دعا سکھائی تھی کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوا کریں تو حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجا کریں اور یہ دعا پڑھا کریں اللہم اغفر لنا ذنوبنا وافتح لنا ابواب رحمتک اور جب نکلا کریں جب بھی یہی دعا پڑھا کریں اور ابواب رحمتک کی جگہ ابواب فضلک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جایا کرے تو حضور ﷺ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اللہم افتح لی ابواب رحمتک اور جب مسجد سے نکلا کرے تو حضور ﷺ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اللہم اعصمنی من الشیطان الرجیم۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں تجھے دو باتیں بتاتا ہوں، انہیں بھولنا مت۔ ایک یہ کہ جب مسجد میں جائے تو حضور ﷺ پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے اللہم افتح لی ابواب رحمتک اور جب باہر نکلے (مسجد سے) تو یہ دعا پڑھا کر اللہم اغفر لی و احفظنی من الشیطان الرجیم اور بھی بہت سے صحابہ اور تابعین سے یہ دعا میں نقل کی گئی ہیں۔ صاحب حصن حصین نے مسجد میں جانے کی اور مسجد سے نکلنے کی متعدد دعائیں مختلف احادیث سے نقل کی ہیں۔ ابوداؤد شریف کی روایت سے مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا نقل کی ہے۔ اعوذ باللہ العظیم و بوجہہ الکریم و سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم ”میں پناہ مانگتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کے ذریعہ سے جو بڑی عظمت والا ہے اور اس کی کریم ذات کے ذریعہ سے اور اس کی قدیم بادشاہت کے ذریعہ سے شیطان مردود کے حملہ سے۔“ حصن حصین میں تو اتنا ہی ہے لیکن ابوداؤد میں اس کے بعد حضور اقدس ﷺ کا یہ پاک ارشاد بھی نقل کیا ہے کہ جب آدمی یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان یوں کہتا ہے کہ مجھ سے تو یہ شخص شام تک کے لئے محفوظ ہو گیا۔ اس کے بعد صاحب حصن حصین مختلف احادیث سے نقل کرتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بسم اللہ و السلام علی رسول اللہ کہے۔ ایک اور حدیث میں و علی سنت رسول اللہ ہے اور ایک حدیث میں اللہم صلی علی محمد و علی ال محمد اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین۔ پڑھے اور جب مسجد سے نکلے گئے جب بھی حضور اقدس ﷺ پر سلام پڑھے بسم اللہ و السلام علی رسول اللہ اور ایک حدیث میں اللہم صلی علی محمد و علی ال محمد اللہم اعصمنی من الشیطان الرجیم ہے۔

یا رب صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

(۹): حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تمنا کون سا مسلمان ایسا ہوگا جس کو نہ ہو، لیکن عشق و محبت کی بقدر اس کی تمنا میں بڑھتی رہتی ہیں اور اکابر و مشائخ نے بہت سے اعمال اور بہت سے درودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کیے ہیں کہ ان پر عمل سے سید الکونین ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ علامہ سخاوی نے قول بدیع میں خود حضور ﷺ کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے من صلی علی روح محمد فی الارواح وعلی جسده فی الاجساد وعلی قبره فی القبور جو شخص روح محمد ﷺ پر ارواح میں اور آپ ﷺ کے جسد اطہر پر بدنوں میں اور آپ ﷺ کی قبر مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا میں اس کی سفارش کروں گا اور وہ قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی سفارش کروں گا اور جس کی میں سفارش کروں گا وہ میرے حوض سے پانی پیے گا اور اللہ جل شانہ اس کے بدن کو جنم پر حرام فرما دیں گے۔ علامہ سخاوی کہتے کہ ابوالقاسم ہستی نے اپنی کتاب میں یہ حدیث نقل کی ہے مگر مجھے اب تک اس کی اصل نہیں ملتی۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ جو شخص یہ ارادہ کرے کہ نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھے وہ یہ درود پڑھے اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ اللھم صل علی محمد کما ہوا ہلہ اللھم صل علی محمد کما تحب و ترضی جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھے گا وہ حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کرے گا اور اس پر اس کا اضافہ بھی کرنا چاہئے اللھم صل علی روح محمد فی الارواح اللھم صل علی جسد محمد فی الاجساد اللھم صل علی قبر محمد فی القبور حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ زاد السعدین تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پر نور ﷺ کی دولت زیارت میسر ہوئی ہے۔ بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ احد اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔ وہ درود شریف یہ ہے اللھم صل محمود النبی الامی والہ واصحابہ وسلم۔ دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس بار قل ھو اللہ احد اور بعد سلام کے یہ درود ہزار مرتبہ پڑھے دولت زیارت نصیب ہو، وہ یہ ہے صلی اللہ علی النبی الامی دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس درود کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہو اللھم صل علی سیدنا محمد بحر انوارک و معدن امراک و لسان حجتک و عروس مملکتک و امام حضر تک و طراز ملکک و خزانہ رحمۃک و طریق شریعتک المتلذذ بتو حیدک انسان عین الوجود و السبب فی کل موجود عین اعیان خلقک المتقدم من نور ضیائک صلوة تدوم بدوامک و تبقی ببقائک لامنتہی لھا دن علیک صلوة ترضیک و ترضیہ و ترضی بھا عنا یارب العلمین دیگر اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لئے شیخ نے لکھا ہے اللھم رب الحل و الحرام و رب البیت الحرام و رب الرکن و المقام ابلغ لروح سیدنا و مولانا محمد منا السلام مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پر ہونا اور ظاہری و باطنی مصیبتوں سے بچنا ہے۔ انتہی۔ ہمارے حضرت شیخ المشائخ قطب الارشاد شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے اپنی کتاب نوادر میں بہت سے مشائخ تصوف اور ابدال کے ذریعہ سے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعدد اعمال نقل کئے ہیں اگرچہ چھٹانہ حیثیت سے ان پر کلام ہے لیکن کوئی فتہی مسئلہ نہیں جس میں دلیل اور حجت کی ضرورت ہو، مبشرات اور منامات ہیں۔ منجملہ ان کے لکھا ہے کہ ابدال میں سے ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی کہ مجھے کوئی عمل بتائیے جو میں رات میں کیا کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ مغرب سے عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کر، کسی شخص سے بات نہ کر نفلوں کی دو دو رکعت پر سلام پھیرتا رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ قل ھو اللہ پڑھتا رہا کر۔ عشاء کے بعد بھی بغیر بات کیے اپنے گھر چلا جا اور وہاں جا کر دو رکعت نفل پڑھ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور سات مرتبہ قل ھو اللہ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک جگہ کرجس میں سات دفعہ استغفار سات مرتبہ درود شریف اور سات مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جگہ سے سر اٹھا کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا اور یہ دعا پڑھ یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام یا اللہ الاولین والاخرین یا رحمن الدنیا والاخرۃ و مصیبتھما یا رب یا رب یا رب یا اللہ یا اللہ یا اللہ اسی حال میں ہاتھ اٹھائے ہوئے کھڑا ہوا اور کھڑے ہو کر پھر یہی دعا پڑھ۔ پھر دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک درود شریف پڑھتا رہے۔ جو شخص یقین اور نیک نیتی کے ساتھ اس عمل پر مداومت کرے گا، مرنے سے پہلے حضور اقدس ﷺ کو ضرور خواب میں دیکھے گا۔ بعض لوگوں نے اس کا تجربہ کیا انہوں نے دیکھا کہ وہ جنت گئے۔ وہاں انبیاء کرام اور سید الکونین ﷺ کی زیارت ہوئی اور ان سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس عمل کے بہت سے فضائل ہیں جن کو ہم نے اختصاراً چھوڑ دیا۔ اور بھی متعدد عمل اس نوع کے حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ

عالیٰ علیہ سے نقل کئے ہیں۔ علامہ دمیری نے حیاۃ الخوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ نماز کے بعد با وضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ پینتیس مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ جل شانہ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ غلوغ آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے دیکھتا رہے تو نبی کریم ﷺ کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

تنبیہ: خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن دوا مر قابل لحاظ ہیں۔ اول وہ جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے نشر الطیب میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں:

”جاننا چاہیے کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا۔ اس کے لئے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا سرمایہ تسلی اور فی نفسہ ایک نعمت عظمیٰ دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض مہو بہ ہے ولنعلم ما قبل

این سعادت بزور بازو نیست  
تا نہ بخشد خدائے بخشدہ

”کسی نے کیا ہی اچھا کہا کہ یہ سعادت قوت بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک اللہ جل شانہ کی طرف سے عطا اور بخشش نہ ہو۔“  
بزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں۔ البتہ غالب یہ ہے کہ کثرت درود شریف و کمال اتباع سنت و غلبہ محبت پر اس کا ترتیب ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم و محزون نہ ہونا چاہیے کہ بعض کے لئے اسی میں حکمت و رحمت ہے۔  
عاشق کو رضا محبوب سے کام، خواہ وصل ہو تب، جبر ہو تب واللہ

ازید وصالہ ویرید ہجری  
فاترک ما ازید لما یرید

”اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خوبی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی اس کی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں۔“  
قال العارف الشیرازی:

فراق و وصل چہ باشد رضا دوست طلب  
کہ حیف باشد از و غیر اوتننائے

”فراق و وصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا و صوند کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے۔“  
اسی سے یہ بھی سمجھ لیا جاوے کہ اگر زیارت ہو گئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی۔ کیا خود حضور اقدس ﷺ کے عہد مبارک میں بہت سے صورت ”ازار معنی“ مجبور اور بیضے صورت ”مبور جیسے اولیس قرنی“ اور بیس قرنی معنی ”قرب سے سرور تھے۔ یعنی حضور اقدس ﷺ کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اقدس ﷺ کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی، لیکن اپنے کفر و نفاق کی وجہ سے جہنمی رہے اور حضرت اولیس قرنی ﷺ مشہور تابعی ہیں، اکابر صوفیاء میں ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں مسلمان ہو چکے تھے لیکن اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے لیکن اس کے باوجود حضور اقدس ﷺ نے صحابہ ﷺ سے ان کا ذکر فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے ان سے ملے وہ ان سے اپنے لیے دعائے مغفرت کرائے۔ ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا کہ حضور ﷺ نے ان سے حضرت اولیس رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے۔ تم ان سے دعائے مغفرت کرانا (اصابہ)

گو تھے اولیس دور مگر ہو گئے قریب  
بوجہل تھا قریب مگر دور ہو گیا

دوسرا امر قابل تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً اور قطعاً حضور اقدس ﷺ ہی کی زیارت کی۔ روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عطا نہیں فرمائی کہ وہ خواب میں آکر کسی طرح اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ ہونا ظاہر کرے۔ مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نعوذ باللہ نبی کریم ﷺ کچھ بیٹھے، اس لئے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا، لیکن اس کے باوجود اگر نبی کریم ﷺ کو اپنی اصلیت میں نہ دیکھے یعنی حضور اقدس ﷺ کو ایسی ہیئت اور حلیہ میں دیکھے جو شان اقدس ﷺ کے مناسب نہ ہو تو وہ دیکھنے والے کا قصور ہوگا جیسا کہ کسی شخص کی آنکھ پر سرخ یا سبز یا سیاہ عینک لگا دی جائے تو جس رنگ کی آنکھ پر عینک ہوگی سی رنگ کی سب چیزیں نظر آئیں گی۔ اسی طرح جیسے کو ایک کے دو نظر آتے ہیں۔ اگر نئے نام نہیں کی لہائی میں کوئی شخص اپنا چہرہ دیکھے تو اتنا

لمبا نظر آئے گا کہ حد نہیں۔ اور اگر اس کی چوڑائی میں اپنا چہرہ دیکھے تو ایسا چوڑا نظر آئے گا کہ خود دیکھنے والے کو اپنے چہرہ پر ہنسی آ جائے گی۔ اسی طرح سے اگر خواب میں حضور اقدس ﷺ کا کوئی ارشاد شریعت مطہرہ کے خلاف سے تو وہ محتاج تعبیر ہے، شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنا جائز نہیں، چاہے کتنے ہی بڑے شیخ اور مقتدی کا خواب ہو، مثلاً کوئی شخص دیکھے کہ حضور اقدس ﷺ نے کسی ناجائز کام کرنے کی اجازت یا حکم دیا تو وہ درحقیقت حکم نہیں بلکہ ڈانٹ ہے۔ جیسے کوئی شخص اپنی اولاد کو کسی بُرے کام سے روکے اور وہ ماننا نہ ہو تو اس کو تنبیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ کرا اور کر، یعنی اس کا مزہ چکھاؤں گا، اور اسی طرح سے کلام کے مطلب کا سمجھنا جس کو تعبیر کہا جاتا ہے یہ بھی ایک دقیق فن ہے۔ عطیہ سر الانام فی تعبیر المنام میں لکھا ہے۔ ایک شخص نے خواب میں یہ دیکھا کہ اس سے ایک فرشتہ نے کہا کہ تیری بیوی تیرے فلاں دوست کے ذریعہ تجھے زہر پلانا چاہتی ہے۔ ایک صاحب نے اس کی تعبیر یہ دی اور وہ صحیح تھی کہ تیری بیوی اس فلاں سے زنا کرتی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے واقعات اس قسم کے فن تعبیر کی کتابوں میں لکھے ہیں۔ مظاہر حق میں لکھا ہے کہ امام نووی نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ جس نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے آنحضرت ﷺ ہی کو دیکھا خواہ آپ کی صفت معروفہ پر دیکھا ہو یا اس کے علاوہ اور اختلاف اور تفاوت صورتوں کا باعتبار کمال و نقصان دیکھنے والے کے ہے۔ جس نے حضرت ﷺ کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جس نے برخلاف اس کے دیکھا بسبب نقصان اپنے دین کے دیکھا۔ اسی طرح ایک نے بڑھا دیکھا، ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا، یہ تمام مبنی ہے اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے، پس دیکھنا آنحضرت ﷺ کو گویا کوئی ہے معرفت احوال دیکھنے والے کے اور اس میں ضابطہ مفیدہ ہے سالکوں کے لئے کہ اس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کے علاج اس کا کریں اور اسی قیاس پر بعض ارباب حکمین نے کہا ہے کہ جو کلام آنحضرت ﷺ سے خواب میں سنے تو اس کو سنتِ توہید پر عرض کرے، اگر موافق ہے تو حق ہے اور اگر مخالف ہے تو بسبب اس کے خلل سامع ہے، پس روئے ذاتِ کریمہ اور اس چیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہے حق ہے اور جو تفاوت اور اختلاف سے ہے تجھ سے ہے۔ حضرت شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقراء مغرب سے آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اس کو شراب پینے کے لیے فرماتے ہیں۔ اس نے واسطے رفع اس اشکال کے علماء سے استفتاء کیا کہ حقیقت حال کیا ہے؟ ہر ایک عالم نے تحمل اور تاویل اس کی بیان کی۔ ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبع سنت، ان کا نام شیخ محمد عرات تھا۔ جب وہ استفتاء ان کی نظر سے گزرا، فرمایا یوں نہیں جس طرح اس نے سنا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ لا تشرب الخمر یعنی شراب نہ پیا کر۔ اس نے لا تشرب کو شراب سنا۔ حضرت شیخ (عبدالحق) نے اس مقام کو تفصیل سے لکھا ہے اور میں نے مختصر (انتی مختصر) تعبیر (جیسا کہ حضرت شیخ نے فرمایا کہ لا تشرب کو شراب نہ لیا محتمل ہے لیکن جیسا اس کا ناکارہ نہ ہو پر لکھا اگر اشرب الخمر ہی فرمایا ہو یعنی پی شراب، تو یہ حکمی بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ لہجے کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق ہو جایا کرتا ہے۔ سہارن پور سے دہلی جانے والی لائن پر آٹھواں اسٹیشن کھا تو لی ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ بچپن میں جب میں ابتدائی صرف و نحو پڑھتا تھا اور اس اسٹیشن پر گزر رہا تھا اس کے مختلف معانی بہت دیر تک دل میں گھوما کرتے تھے۔ یہ مضمون مختصر طور پر رسالہ فضائل حج اور شاکل ترمذی کے ترجمہ خصال میں بھی گزر چکا ہے۔

یار ب صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم





# درود شریف

فضائل و مسائل

صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی برکاتی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

درویش شریف پڑھنے کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہیں تمہارا بعض ذکر کی جاتی ہیں:-

حدیث: صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود نازل فرمائے گا۔  
حدیث: نسائی کی روایت انسؓ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ عزوجل اس پر دس درود نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں بخیر فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔

حدیث: امام احمد عبداللہ بن عمروؓ سے راوی فرماتے ہیں جو نبیؐ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں۔  
حدیث: در مختار میں بروایت اسبہانیؓ انسؓ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی برس کے گناہ معاف فرمائے گا۔

حدیث: ترمذی عبداللہ بن مسعودؓ سے راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہوگا۔

حدیث: نسائی و دارمی انہی سے راوی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

حدیث: ترمذی میں انہی سے ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ اس کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جس کو رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا (یعنی ان کی خدمت و اطاعت نہ کی کہ جنت کا مستحق ہو جاتا)۔

حدیث: ترمذی نے حضرت علیؓ سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں پورا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔  
حدیث: نسائی و دارمی نے روایت کی کہ ابو طلحہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور تشریف لائے اور بشارت چہرہ اقدس پر نمایاں تھی۔ فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا آپ کا رب فرماتا ہے کہ کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر سلام بھیجے میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔

حدیث: ترمذی شریف میں ہے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں بکثرت دعا مانگتا ہوں تو اس میں سے حضور پر درود کے لئے کتنا وقت مقرر کروں فرمایا جو تم چاہو۔ عرض کی چوتھائی فرمایا جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمہارے لئے بھلائی ہے۔ میں نے عرض کی نصف فرمایا جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی توکل وقت درود ہی کے لئے مقرر کروں فرمایا ایسا ہے تو تمہارے تمام کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

حدیث: امام احمد و ربیعؓ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو درود پڑھے اور یہ کہے اللھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمة اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

حدیث: ترمذی نے روایت کی کہ امیر المؤمنین فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے، چڑھ نہیں سکتی جب تک نبیؐ پر درود نہ بھیجے۔

مسئلہ: عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں درود شریف واجب، خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے اور اگر مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہئے، اگر نام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ: گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے درود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے، یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر درود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے اس کی تعظیم کو انھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔ (در مختار۔ رد المحتار)

مسئلہ: جہاں تک ممکن ہو درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان جگہوں میں، روز جمعہ، شب جمعہ، صبح و شام مسجد میں جاتے، مسجد سے نکلنے وقت، بوقت زیارت روضہ اطہر، صفا و مروہ پر خطبہ میں، جواب اذان کے بعد، وقت اقامت، دعا کے اول آخری سچ میں، دعائے مغفرت کے بعد، حج میں بلیم سے فارغ ہونے کے بعد، اجتماع و فراق کے وقت، وضو کرتے وقت، جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت، وعظ کہنے اور پڑھنے اور پڑھانے کے وقت خصوصاً حدیث شریف پڑھنے کے اول آخر، سوال و فتویٰ لکھنے وقت، تصنیف کے وقت، نکاح

اور متغنی اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ نام اقدس لکھے تو درود ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک اس وقت درود شریف لکھنا واجب ہے۔

(در مختار۔ رد المحتار)

مسئلہ: اکثر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے صلعم، عم، لکھتے ہیں۔ یہ ناجائز و سخت حرام ہے یونہی صحیح کی جگہ ”رحمۃ اللہ تعالیٰ کی جگہ“ لکھتے ہیں، یہ بھی نہ لکھنا چاہئے۔ جن کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں ان ناموں پر ”بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے اس پر درود کا اشارہ کیا معنی۔

# انعامات درود و سلام

خلیل احمد رانا

اللہ کریم مجھ کو قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

ان الله و ملائكة يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما (سورة الاحزاب آیت: ۵۶)  
 ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر، ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔“  
 قرآن حکیم کے ارشادات کی طرح احادیث مبارکہ میں بھی سرکارِ درود عالم پر درود بھیجنے کی ہدایات ملتی ہیں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک قیامت کے دن میرا سب سے زیادہ مقرب اور سب سے زیادہ محبوب وہی شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔“  
 امیر المؤمنین حضرت مولانا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (المتوفی ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ) ہر روز بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک قبلہ رو بیٹھتے اور درود شریف پڑھتے رہتے تھے۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق ؓ (المتوفی ۱۵ رجب ۱۴۸ھ) ماہ شعبان میں ہر روز سات سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت سیدنا امام حسن ؓ (المتوفی ۵ ربیع الاول ۵۰ھ) شبِ برأت میں ایک تہائی رات درود و سلام پڑھا کرتے تھے۔  
 حضرت شیخ المشائخ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ (المتوفی ۶۳۳ھ) روزانہ رات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے اور اس کے بعد سو تے تھے۔

عارف باللہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ (المتوفی ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں ”اہلِ محبت کو چاہئے کہ درود شریف کے ذکر پر صبر و استقلال کے ساتھ بیٹھتی کریں، یہاں تک کہ بخت جاگ انھیں اور وہ جان بچاں خود قدم رنجو فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔“  
 میں نے ذکر درود شریف پر پابندی سے بیٹھتی کرنے والا کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس طرح ایک عظیم فرد جواشبیلیہ (سین۔ یورپ) کا رہنے والا ایک لوبار تھا، وہ کثرت درود شریف کی وجہ سے (اللہم صل علی محمد) کے نام ہی سے مشہور ہوئے تھے اور ہر ایک شخص انہیں اسی نام سے جانتا تھا۔ ایک مرتبہ جب میں ان سے ملا اور دعا کی درخواست کی تو انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا، وہ جان کائنات پر ہمیشہ درود شریف پڑھتے ہی رہنے کے باعث کوئی شخص لوہے کی کوئی چیز بنوانے آتا تو اس سے کام کو شرط کر لیتا تھا کہ بھائی جیسی چیز بتائی ہے ویسی ہی بتائیں گے اور اس پر کسی قسم کا اضافہ نہیں کریں گے تاکہ جو وقت بچے اس میں درود شریف پڑھیں۔ اس کے پاس جو بھی مرد، عورت یا بچہ اکھڑا ہوتا تو اس لوٹنے تک اس کی زبان پر بھی درود شریف جاری رہتا، پس وہ اپنے شہر میں اسی مقدس شخص کی وجہ سے ہر خاص و عام کے دلوں میں سایا ہوا تھا، وہ اللہ کے دوستوں میں سے تھا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا ؓ محبوب الہی بادیونی ثم دہلوی قدس سرہ (المتوفی ۷۲۵ھ) فرماتے ہیں کہ ۲۰ ماہ ذی الحجہ ۶۵۵ھ کو چاشت کے وقت حضرت شیخ الاسلام بابا فرید الدین مسعودی شکر قدس سرہ (المتوفی ۴۶۳ھ) کی سعادت قدم بوسی حاصل ہوئی، درود شریف کے فضائل بیان فرماتے ہوئے آپ پر آب ہو گئے اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک شب حضرت خواجہ حکیم سنائی قدس سرہ (المتوفی ۴۲۵ھ) نے حضرت رسالت مآب ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ پٹناروئے مبارک ان سے چھپاتے ہیں، خواجہ سنائی رحمۃ اللہ علیہ دوڑے اور قدموں کو بوسہ دے کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ میری جان آپ پر قربان کیا، سب ہے جو آج مجھے یہ محرومی ہو رہی ہے، حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت خواجہ سنائی رحمۃ اللہ علیہ کو گلے لگایا اور فرمایا کہ بھائی تم نے اس قدر درود شریف پڑھا ہے کہ مجھے تم سے حجاب آتا ہے، بعد ازاں حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، سبحان اللہ یہ بھی بندگانِ خدا ہیں جن کی کثرت درود خوانی سے حضور ﷺ کو حیا آتی ہے، ہزار رحمتیں ہوں ان کی روحوں پر۔

حضرت امام شیخ عبدالوہاب شہرانی مصری قدس سرہ (المتوفی ۹۷۳ھ) اپنی کتاب ”الواقف الانوار القدسیہ فی بیان العہود لمحمدیہ“ میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی نور الدین شونی قدس سرہ (شون جزیرہ بنی نصر احمدی کا ایک شہر ہے) کروڑوں ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے اور شیخ احمد الزواہدی قدس سرہ (مدفون در منہور جو کہ مصر میں بحیرہ کے مضافات میں ہے) کا طریقہ تھا کہ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے، مجھے ایک بار انہوں نے فرمایا! ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم بہت ہی کثرت سے نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں، یہاں تک کہ بیداری میں آپ ﷺ ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں، ہم آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام کی مانند مجلس کرتے ہیں اور آپ ﷺ سے اپنے دین کے متعلق پوچھتے ہیں اور وہ ان احادیث کے متعلق جنہیں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے وہ ہمارے پاس ہوتی ہیں اور ہم آنحضرت ﷺ کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں، جب تک ہماری یہ کیفیت نہ ہو تو ہم اپنے آپ کو کثرت درود شریف پڑھنے

والوں میں نہیں سمجھتے، اے میرے بھائی تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ بارگاہِ خداوندی میں پہنچنے کا قریب ترین راستہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے سے ہے۔ امام عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ اپنی دوسری کتاب ”الاخلاق المتقہ“ میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ میرے مشائخ میں سے تھے اور دن رات اپنے رب کی عبادت کرنے والے تھے، انہوں نے مصر اور اس کے نواح کے علاوہ یمن، بیت المقدس، شام، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنے کی مجلسیں قائم کیں اور حضرت شیخ سیدی احمد البدوی کے شہر اور جامع ازہر مصری میں اسی سال تک درود شریف کی مجلس قائم کئے رکھی، فرماتے ہیں اس وقت میری عمر ایک سو گیارہ سال ہے، لوگ انہیں ہر سال حج کے موقع پر ”عرفات“ میں دیکھتے تھے۔ ان کے دوسرے مناقب نہ بھی ہوتے تو نبی کریم ﷺ کی مجلس میں صبح وشام ان کا ذکر ہونا ہی ان کے بعد مرتبہ کے لئے کافی ہے۔ علامہ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں پینتیس سال ان کی خدمت میں رہا۔ آپ ایک دن بھی مجھ سے کبھی ناراض نہیں ہوئے۔ حضرت شیخ علی نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدی احمد البدوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۷۵ھ) کے شہر میں طبعاً تہذیب کے نواح میں بچپن گزارا پھر سیدی احمدی بدوی علیہ الرحمۃ کے شہر میں منتقل ہو گئے، وہاں نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی مجلس بنائی، ان دنوں آپ بے ریش نوجوان تھے۔ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی اس مجلس میں بہت لوگ جمع ہو جاتے تھے۔ حضرت شیخ علی نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حاضرین جمعہ کی رات کو بعد نماز مغرب اس مجلس درود شریف کو شروع کرتے اور دوسرے روز جمعہ کی اذان تک اس میں بیٹھتے تھے۔ پھر ۸۹۷ھ میں ”جامعہ الازہر“ میں آپ نے رسول ﷺ پر درود شریف بھیجنے کی مجلس بنائی، امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، آپ نے مجھے بتایا کہ جب میں بچپن میں اپنے گاؤں شونی میں مویشی چرایا کرتا تھا، اس وقت بھی میں نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا شوق رکھتا تھا، میں اپنا صبح کا کھانا بچوں کو دے دیتا اور ان سے کہتا کہ اسے کھاؤ پھر میں اور تم مل کر رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجیں، اس طرح ہم دن کا اکثر حصہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھ کر گزارتے تھے، امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت حجاز، شام، مصر، صید، محلہ الکبریٰ، اسکندریہ اور بلاد مغرب وغیرہ میں نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی مجالس آپ ہی سے پھیلی ہیں، شیخ علی نور الدین شونی قدس سرہ ان لوگوں میں سے تھے جو بیداری میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے جس طرح سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔

امام شیخ عبد الوہاب شعرانی شافعی مصری قدس سرہ (المتوفی ۹۷۳ھ) کا یہ ہمیشہ معمول رہا کہ آپ ہر جمعہ کی رات تمام شب صبح تک رسول کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا ورد فرماتے تھے۔ یہ معمول وفات تک جاری رہا۔

سیدی شیخ محمد ابوالموہب شاذلی تینوی رحمۃ اللہ علیہ دن میں ایک ہزار بار یہ درود شریف ”اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل محمد“ پڑھا کرتے تھے۔ آپ ایک ہزار تعداد پوری کرنے کے لئے بعض دفعہ جلدی جلدی پڑھا کرتے تھے، نبی کریم ﷺ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کا کام ہے، بھڑبھڑا کر ترتیب سے بنا سوار کر پڑھا کر، اگر کبھی وقت تنگ ہو جائے تو پھر جلدی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ بر بنائے فضیلت ہے ورنہ جس طرح بھی درود شریف پڑھو وہ درود ہی ہے۔

حضرت شیخ ابراہیم مہتولی قدس سرہ ولایت میں بڑا اونچا مقام رکھتے تھے، حضور ﷺ کے سوا آپ کا کوئی شیخ نہ تھا، آپ قاہرہ (مصر) کے ”محلہ حسینیہ“ میں جامع مسجد امیر شرف الدین کے دروازے کے قریب بننے ہوئے پنے بیچا کرتے تھے، کثرت درود شریف کی وجہ سے آپ نبی کریم ﷺ کثرت سے خواب میں دیکھتے تھے۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کو اس کی اطلاع دیتے تو وہ فرماتیں کہ بیٹا مرد وہ ہے جسے بیداری میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہو۔ جب آپ بیداری میں حضور نبی کریم ﷺ سے ملنے لگے اور مختلف معاملات میں مشورہ کرنے لگے تو آپ کی والدہ محترمہ فرمانے لگیں کہ اب تم بالغ ہوئے ہو اور مرداگی کے میدان میں پہنچے ہو۔

قلب زمانہ حضرت سید حسن رسول نما اویسی ثانی قدس سرہ (المتوفی ۱۱۰۳ھ) کا شمار دہلی کی عظیم اور بلند پایہ روحانی شخصیتوں میں ہوتا ہے، آپ نے تقریباً سو سال عمر پائی، تمام عمر باغ کلائی، پہاڑ گنج دہلی میں رہے، آپ کو رسول نما کے لقب سے اس لئے یاد کیا جاتا ہے کہ آپ

بروز گیارہ سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھتے تھے۔ اللہم صل علی محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک

آپ اس درود شریف پڑھنے کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس پاک کے حضوری تھے اور آپ جس کو یہ درود شریف بتا دیتے تھے اس کو بھی حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی تھی۔ بے شمار لوگ آپ کی صحبت بابرکت سے فیض یاب ہوئے۔ اس درود شریف کو پڑھنے کی آپ کی طرف سے عام اجازت ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۷۶ھ ۱۱۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے کئی بار اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۱ھ ۱۱۳۳ھ) سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ درود شریف ہی سے حاصل

کیا ہے، نیز فرماتے ہیں کہ درود شریف کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبرومیں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

حضرت بابا مائی شاہ قادری نوشاہی ہوشیار پوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۹۴ھ ۱۸۰۶ء) مدفن موضع تھنگی شاہ تحصیل دوسوہ ضلع ہوشیار پور (مشرقی پنجاب، بھارت) نے دیائے بیاس کے کنارہ پر بارہ سال میں ایک کروڑ مرتبہ درود شریف ہزارہ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وبارک وسلم پڑھا اور حضرت رسول اکرم ﷺ کی حضوری مجلس سے شرف ہوئے۔

حضرت امام الدین بن میاں تاج محمود بن حافظ شرف الدین علیہم الرحمۃ متوطن موضع شاہ اعظم مضافات تونسہ اور حضرت مولوی اللہ بخش بونچ رحمۃ اللہ علیہ ساکن موضع سوکری مضافات تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک نوجوان قبول نامی جو بد قسمتی سے نابینا ہو گیا تھا، حضرت فخرالاولیا خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۶۷ھ ۱۸۵۰ء) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت میں نابینا ہوں، میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ کریم مجھے روشنی چشم عطا فرمائے، آپ نے فرمایا کہ میاں! درود شریف پڑھا کرو، اس نے عرض کیا غریب نواز! میں پہلے پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا درود شریف ایسی چیز نہیں ہے کہ تو پڑھے اور پھر تیری آنکھیں روشن نہ ہوں، چنانچہ اس نوجوان نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا، جب نولاکھ مرتبہ پورا کیا تو اللہ کریم نے اسے بینائی عطا فرمادی۔

حضرت خواجہ تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ صاحبزادہ خواجہ نور محمد حبیبو علیہ الرحمۃ مہار شریف کے اقربا میں سے ایک شخص نابینا ہو گیا تھا، اس نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا، اللہ کے فضل سے ایک ماہ میں بینا ہو گیا۔

حضرت افضل العلماء ابوعلی محمد ارتضی الصفوی قاضی القضاۃ مدراسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۷۰ھ) کی عادت شریفہ تھی کہ اکثر اوقات درود شریف پڑھنے میں مشغول رہا کرتے۔

حضرت مولانا محمد حیات خاں رامپوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۱ھ) رام پور شہر میں محلہ نالہ پار کی مسجد میں شب و روز تہار با کرتے تھے۔ درود شریف کا ورد کثرت سے کیا کرتے تھے اور ہر مہینہ خواب میں زیارت آنحضرت ﷺ سے شرف ہوتے تھے۔

حضرت سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۲ھ ۱۸۶۶ء) کی خانقاہ مکان شریف (رتھجھڑ) ضلع گورداس پور بھارت میں ہر روز نماز عصر کے بعد سوالا کہ مرتبہ درود شریف خضریٰ ”صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ وآلہ واصحابہ وسلم“ کا ختم ہوتا تھا۔

حضرت سید علی الشہور بابا میر رحمۃ اللہ علیہ (بیجا پور۔ بھارت) نے حضور نبی کریم ﷺ پر پڑھنے کے لئے سات ہزار درود شریف تالیف فرمائے، آپ حضرت شاہ وجیہ الدین حسینی علوی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (گجرات کا ٹھیکہ وار) سے بیعت تھے۔ آپ کا مزار بیجا پور کے شہر پناہ کے باہر زہرہ پور میں واقع ہے۔

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۱۳ھ) فرمایا کرتے تھے ”درود بکثرت پڑھو جو کچھ ہم نے پایا درود سے پایا۔“

حضرت سید وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۰۵ء) دیوبند شریف ضلع بارہ بنگلی بھارت ہر کسی کو سوائے درود شریف کی اجازت کے اور کچھ پڑھنے کی اجازت نہ دیتے تھے، ایک مرید کو فرمایا کہ اگر محبت الہی کا بہت شوق ہے تو یہ درود شریف بکثرت پڑھا کرو۔ اللھم صل علی محمد وآلہ بقدر حسنہ وجمالہ۔

حضرت پیر عبدالغفار کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۲ء) کے متعلق حضرت مجددی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ فرماتے ہیں کہ برصغیر میں صرف اس مقدس ماں نے یہ کیسا بینا جتنا تھا جس نے اپنی پوری زندگی نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ پیر عبدالغفار رحمۃ اللہ علیہ درود شریف پر لکھی اپنی تالیف ”خزان البرکات“ نمبر ۱۳۳۸ھ کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں اللناس شغل ولی شغل فی تصور النبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یعنی ”کسی کا کوئی شغل اور کسی کا کوئی گریہ میرا شغل تو ہر وقت خیال مصطفیٰ ﷺ ہے۔“ صبح وشام درود شریف کا ہی وظیفہ تھا، بقول ایک صوفی کے پیر عبدالغفار نے زندگی بھر باتیں کم کیں اور درود و سلام زیادہ پڑھا اور یہ بہت بڑی سعادت ہے۔

علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی نگران مرکزی مجلس رضا لاہور ایک فاضل جلیل حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوانی (مواظ تفسیر نبوی) کے خاص شاگردوں میں سے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ مولانا طوائفی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ ساری ساری رات حضور کی بارگاہ میں درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ کچھوڑی ہزاروں گھنٹیاں صاف اور معطر کرا کر مٹی کے ”کورے گھڑوں“ میں بھر رکھتے اور اپنے تمام شاگردوں کو حکم دیا

کرتے کہ وہ صبح کی نماز کے بعد ایک حلقہ بنائیں اور ہزاروں کی تعداد میں گھٹلیاں شمار کرتے ہوئے درود پاک پڑھیں۔ آپ کا یہ معمول سالہا سال جاری رہا۔ بعض اوقات آپ کے شاگرد (درویش) شکایت کرتے کہ روٹی میں کمی آگئی ہے اور کھانا کم ملتا ہے۔ آپ فرماتے ”تم نے درود پاک پڑھنے میں کوتاہی کی ہوگی۔“

درویش بعض اوقات ایک بار درود پڑھتے اور دس بیس گھٹلیاں گراتے جاتے۔ آپ دوسری صبح خود ”حلقہ درود“ میں بیٹھتے۔ درویشوں کے معمول پر کڑی نگرانی کرتے پھر دوپہر کا کھانا اپنے سامنے کھلاتے اور فرماتے ”اگر آج کھانا کم ہوا تو مجھے گلہ کرنا۔“ فاروقی صاحب بتاتے ہیں کہ میں نے کئی بار اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کھانا آیا، بیس درویش پیٹ بھر کر کھا چکے۔ اس طرح دس روٹیاں بیج جاتیں جو شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بیٹھے ہوئے مساکین میں تقسیم کی جایا کرتی تھیں۔ فاروقی صاحب نے مجھے یقین سے بتایا کہ میرے استاد محرم درود پاک کی برکات سے نہ صرف روحانی کمالات حاصل کرتے تھے بلکہ جسمانی غذا حاصل کرنے میں بھی اس کا سہارا لیا کرتے تھے۔

مشہور مسلم لیگی لیڈر راجا حسن اختر مرحوم نے ایک مرتبہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۳۸ء) کے علمی تجر کے متعلق ازراہ عقیدت علامہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرق و مغرب کے علوم کا جامع بنایا، علامہ فرمانے لگے ان علوم نے مجھے چنداں نفع نہیں پہنچایا، مجھے نفع تو صرف اس بات نے پہنچایا ہے جو میرے والد نے بتائی تھی، مجھے جستجو ہوئی کہ اس سبب عظیم کو کس طرح معلوم کروں جس نے اقبال کو اقبال بنایا، آخر دل مضبوط کر کے عرض کیا! وہ بات پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں فرمانے لگے رسول اللہ ﷺ پر صلوة و سلام۔

مشہور صحافی سابق ایڈیٹر اقدام لاہور میں محمد شفیع (م۔ ش) حضرت علامہ اقبال کے لقب ”حکیم الامت“ کے ضمن میں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

۱۹۳۷ء میں گرمیوں کے دن تھے، ڈاکٹر عبدالحمید ملک مرحوم (سابق استاد ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور) تشریف لائے، علامہ اقبال نے ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کی خیریت دریافت کی، پھر گفتگو کا دور چلا، دفعتاً ڈاکٹر عبدالحمید ملک نے سلسلہ کلام کا رخ پھیرتے ہوئے نہایت بے تکلفی سے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب آپ حکیم الامت کیسے بنے؟ علامہ اقبال نے بلا توقف فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں، آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں، ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا وہ کیسے؟ علامہ اقبال نے فرمایا ”میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف کا ورد کیا ہے“ آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

مولانا محمد سعید احمد مجددی مدیر اعلیٰ ماہنامہ ”دعوت تحفیم اسلام“ گوجرانوالہ نے معروف ماہر امراض قلب ڈاکٹر رؤف یوسف (لاہور) کے حوالے سے لکھا ہے کہ علامہ اقبال نے انہیں بتایا تھا کہ آلودہ شریف ضلع گوجرانوالہ کے خواجہ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں روزانہ کثرت سے ”درویش خضری“ پڑھنے کو کہا تھا۔۔۔۔۔ میرا معمول ہے کہ روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔

بانیان پاکستان میں سردار عبدالرب نشتر مرحوم و مغفور (المتوفی ۱۹۵۸ء) ایک درویش صفت اور عشق رسول مقبول ﷺ سے سرشار انسان تھے۔ آپ بکثرت درود شریف پڑھا کرتے تھے نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات سے آپ کو کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ آپ کی لکھی ہوئی نعت کے ان اشعار سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، فرماتے ہیں!

شب و روز مشغول ”صل علی“ ہوں

میں وہ چاکر خاتم الانبیاء ہوں

نگاہ کرم سے نہ محروم رکھو

تمہارا ہوں میں گر بھلایا برا ہوں

حضرت میاں برکت علی قادری نوشاہی برقتہ از لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۷۷ھ ۱۹۵۸ء) مدفون چیچہ وطنی ضلع ساہیوال نے اپنی وفات کے وقت فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی میں جس قدر درود شریف پڑھا ہے میں امید کرتا ہوں کہ قبر میں میرے جسم کو مٹی وغیرہ کوئی چیز نہیں کھائے گی۔

عارف باللہ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ کرمانوالے نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۶۶ء) فرمایا کرتے تھے کہ ”درویش خضری ہی اسم اعظم ہے۔“

ڈاکٹر حاجی نواب الدین (سابق وائس سرجن) رحمۃ اللہ علیہ ضلع امرتسر (بھارت) کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے، قریباً ۸۵ سال عمر پا کر ۲ دسمبر ۱۹۷۲ء کو لاہور میں وصال فرمایا۔ طالب علمی کے دور میں حضرت میاں شیر محمد شریچوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو گئے تھے، حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو درود شریف خضری ”صلی اللہ علی حبیبہ محمد و علی وآلہ واصحابہ



وسلم" پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی، آپ روزانہ تین ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے اور اس کی برکت سے ہر شب زیارت نبی کریم ﷺ سے مشرف ہوتے تھے۔

مولانا محمد الیاس قادری ضیائی (کراچی) امیر دعوت اسلامی لکھتے ہیں کہ میں ایک بار ”دعوت اسلامی“ کے قافلے کے ساتھ سکھر (سندھ) گیا تو وہاں مین برادری کے ایک معمر بزرگ حاجی احمد فانی نے محبت رسول اللہ ﷺ کی چاشنی سے بھر پوری واقعہ سنایا کہ بمقام گلتیانہ، ریاست جونانہ (بھارت) میں ایک سنگ تراش رہا کرتا تھا، جو نبی کریم ﷺ کا بہت عاشق اور مدینہ منورہ کا دیوانہ تھا، درود و سلام سے بڑی محبت رکھتا تھا، درود شریف کا مشہور مجموعہ دلائل الخیرات شریف اس کو زبانی یاد تھی، اس کا معمول تھا کہ جب کوئی پتھر تراشتا تو اس دوران دلائل الخیرات شریف پڑھتا رہتا تھا۔ ایک بار حج کے بہار موسم میں جبکہ عاشقوں کے قافلے حرمین شریفین کی طرف رواں دواں تھے، اس کی قسمت کا ستارہ بھی چمکا، ایک رات جب وہ سویا تو خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی شریف میں حاضر ہے اور والی بیگیاں، مدینے کے سلطان، نبی آخر الزماں، رحمت عالمیاء ﷺ بھی جلوہ فرما ہیں، سبز بزم گنبد کے انوار سے فضا منور ہو رہی ہے اور نورانی مینار بھی نور برسا رہے ہیں، مگر مینار شریف کا ایک کنگرہ شکستہ تھا، اتنے میں رحمت عالم ﷺ کے لب ہائے مبارک کو جنبش ہوئی پھول جھڑنے لگے، فرمایا: میرے دیوانے وہ دیکھو ہمارے مینار کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا ہے، تم ہمارے مدینے میں آؤ اور اس کنگرے کو از سر نو بنادو، جب آنکھ کھلی تو کانوں میں والی مدینہ ﷺ کے مبارک کلمات گونج رہے تھے۔ مدینہ کا بلاوا آچکا تھا مگر یہ سوچ کر آنکھوں میں آنسو چھلک پڑے کہ میں تو بہت غریب آدمی ہوں، میرے پاس مدینہ منورہ کی حاضری کے وسائل نہیں، لیکن عشق نے کہا وسائل نہیں تو کیا غم ہے تمہیں تو خود سلطان مدینہ ﷺ نے بلایا ہے، تم وسائل کی فکر کیوں کرتے ہو، چنانچہ دیوانے نے رخت سفر باندھا، اپنے اوزاروں کا تھیلہ کندھے پر چڑھایا تو ”پور بندر“ کی بندرگاہ کی طرف چل دیا، ”ادھر پور بندر“ کی بندرگاہ پر ”سفینہ مدینہ“ تیار کھڑا تھا، مسافر سوار ہو چکے تھے، لنگر اٹھا دیئے گئے تھے لیکن ”سفینہ مدینہ“ جنبش کرنے کا نام نہیں لیتا تھا، دیر ہو رہی تھی، اتنے میں جہاز کے عملے میں سے کسی کی نظر دور سے جھومتے ہوئے دیوانے پر پڑی۔ عملہ کے لوگ سمجھے کہ شاید کوئی زائر مدینہ منورہ ہونے سے رہ گیا ہے۔ جہاز چونکہ گہرے پانی میں کھڑا تھا لہذا جہاز والوں نے ایک ششی ساحل کی طرف بھیجی۔ عاشق مدینہ اس ششی کے ذریعے جہاز میں پہنچ گیا، اس کے سوار ہوتے ہی سفینہ جھومتا ہوا سوئے مدینہ چل پڑا۔ اس کے پاس ٹکٹ نہیں تھا اور نہ ہی کسی نے اس سے ٹکٹ پوچھا۔ بالآخر دیوانہ مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ دیوانہ بے تاب ہو کر روضہ اطہر کی طرف بڑھا، کچھ خدام حرم کی نظر جو نبی دیوانے پر پڑی تو بولے ارے یہ تو وہی ہے جس کا حلیہ ہمیں دکھایا گیا ہے۔ دیوانہ انگلیاں آنکھوں سے سنہری جالیوں کے سامنے حاضر ہوا، پھر باہر آ کر خواب میں جو جگہ دکھائی گئی تھی اس کو بغور دیکھا تو واقعی ایک کنگرہ شکستہ تھا، چنانچہ اپنی کمر میں ری بندھوا کر خدام کی مدد سے دیوانہ گھنٹوں کے بل اوپر چڑھا اور حسب الارشاد کنگرہ شریف کو تراش کر از سر نو بنایا، جب دیوانے کا وجود نیچے اتارا گیا تو دیکھنے والوں کے کلیجے پھٹ گئے کیونکہ دیوانے کی روح تو کبھی کی سبز گنبد کی رعنائیوں پر نثار ہو چکی تھی۔

صلوٰۃ الہیہ:

حضرت شیخ الامام ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی المسلمانی الشاذلی قدس سرہ حضرت امام حسن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں سے ہیں، آپ کی سکونت سوس شہر (افریقہ) میں تھی، آپ نے فاس شہر (مراکش) میں تحصیل علم کیا، یہاں کچھ عرصہ قرآن وحدیث کی خدمت کی، پھر ساحلی شہر ریف آئے، یہاں آپ نے حضرت شیخ محمد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور ان سے علوم باطنی حاصل کر کے خلوت میں چودہ سال تک ریاضت کی، پھر مخلوق خدا کو نفع پہنچانے کے لئے خلوت سے نکلے، بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ آدمی آپ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر گناہوں سے تاب ہوئے، آپ سے بڑی بڑی کرامات اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوئے، بڑے عابد وزاہد تھے، آفاق میں آپ کے ذکر کی مہک پھیلی۔

ایک مرتبہ آپ اپنے مریدین کے ہمراہ سفر کرتے ہوئے شہر فاس کے ایک گاؤں میں پہنچے تو وہاں ظہر کی نماز کا وقت ٹنگ ہونے لگا۔ وضو کے لئے پانی کی تلاش میں ایک کنویں کے پاس پہنچے تو وہاں پانی نکالنے کے لئے کوئی ڈول نہ تھی، آپ اس سوچ میں کھڑے تھے کہ ایک بلند مکان کی کھڑکی سے ایک آٹھ نو سالہ لڑکی شیخ الجزولی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ رہی تھی، وہ پوچھنے لگی آپ کون ہیں؟ آپ نے بتایا کہ میں محمد بن سلیمان الجزولی ہوں، وہ کہنے لگی آپ تو وہ انسان ہیں جن کی نیکی کی بے حد تعریف کی جاتی ہے اور آپ حیران ہیں کہ کنویں سے پانی کیسے نکالیں، وہ لڑکی آئی اور اس نے کنویں میں اپنا لعاب گرا دیا جس کی وجہ سے پانی ایک دم کناروں سے جوش مار کر بہنے لگا، آپ وضو اور نماز سے فارغ ہوئے تو اس لڑکی سے پوچھا کہ تجھے یہ عظمت کیسے ملی، وہ کہنے لگی مجھے یہ عظمت اور برکت اس ذات پاک پر درود شریف پڑھنے سے ملی ہے کہ جب وہ ذات اقدس صحرا میں تشریف لے جاتے تو ان کے دامن میں وحشی جانور بھی پناہ لیتے اور ان کے دامن رحمت سے چٹ جاتے،

حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تم کون سا درود پڑھتی ہو، اس نے بتا دیا، حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے قسم کھائی کہ اب وہ حضور پر نور ﷺ پر درود کے موضوع پر ایک کتاب لکھیں گے۔ یہ واقعہ کتاب دلائل الخیرات شریف لکھنے کا سبب بنا۔ آپ نے اس لڑکی کا بتایا ہوا درود شریف بھی اس کتاب کے جزائے میں شامل کیا، ”دلائل الخیرات کا پورا نام دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلوۃ علی النبی المختار علیہ الصلوۃ والسلام“ ہے۔

آپ کا وصال یکم ربیع الاول ۱۲۷۰ھ کو بمقام سوس واقع لیبیا براعظم افریقہ میں نماز فجر کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں ہوا۔ اسی روز ظہر کے وقت مسجد کے قریب دفن ہوئے، آپ کی کوئی اولاد نہ تھی، وفات کے ستر سال بعد مراکش کے شاہ نے آپ کے جسد کو ”سوس“ سے منتقل کرا کے مراکش کے مشہور قبرستان ”ریاض العروس“ میں دفن کرایا اور اس پر ایک عالی شان قبر بنوایا، جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو بالکل تازہ تھا، مٹی نے اس پر کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا، حاضرین نے انگلی سے چہرہ مبارک کو دبا یا تو خون اپنے مقام سے سرک گیا، جب انگلی بٹائی گئی تو خون پھر اپنے مقام پر آ گیا، آپ کے مزار مبارک پر انوار عظیمہ کا ظہور ہوتا ہے، ہر وقت زائرین کا جھوم رہتا ہے، جو وہاں قرآن کریم اور دلائل الخیرات شریف پڑھتے رہتے ہیں، حضور نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کی وجہ سے آپ کی قبر شریف سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔ (شرح دلائل مطالع المسرات از علامہ محمد المہدی القاسمی رحمۃ اللہ علیہ)

صلوۃ الہر یہ ہے:

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد صلوۃ دائمة مقبولة تؤدی بہا عنا حقہ العظیم الصلوۃ المحمودیہ

حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس درود شریف کو ”دس ہزاری درود شریف“ بھی کہتے ہیں۔ اس کا ایک بار پڑھنا دس ہزار بار پڑھنے کے برابر شمار کیا جاتا ہے۔ علامہ شیخ اسماعیل حقی البرسوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اپنی تفسیر روح البیان میں اس درود شریف کے متعلق ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے عرصہ دراز سے یہ تمنیٰ تھا کہ آقائے دو جہاں کی زیارت خواب میں ہو تو اپنے در و ظاہر کروں اور اپنی زیوں حالی کی داستان سناؤں۔ اللہ کے فضل سے گزشتہ شب میری قسمت کا ستارہ چمکا اور مجھے حضور پر نور ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور ﷺ کو مسرور پا کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ایک ہزار درہم کا مقروض ہوں اور اس کی ادائیگی سے عاجز ہوں ڈرتا ہوں کہ اگر موت آگئی تو یہ قرض میری گردن پر رہ جائے گا۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم محمود بنکینگین کے پاس جاؤ اور کہو کہ مجھے حضور ﷺ نے بھیجا ہے لہذا میرا قرض ادا کر دو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری بات پر وہ کیسے اعتماد کریں گے، اس کے لئے وہ ناشانی طلب کریں گے تو میں کیا کروں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اسے جا کر کہو کہ ”محمود تم میرے لئے تیس ہزار مرتبہ درود شریف سونے سے پہلے پڑھتے ہو اور تیس ہزار مرتبہ درود شریف، بیدار ہو کر پڑھتے ہو“ اس شخص سے یہ پیغام سن کر سلطان محمود پر گریہ طاری ہو گیا اور وہ رونے لگے، اس کا سارا قرض ادا کیا اور ایک ہزار درہم مزید نراندہ کے طور پر پیش کئے۔ اہل دربار مستعجب ہوئے اور عرض کی کہ عالی جاہ! آپ نے اس شخص کی ایسی بات کی تصدیق کر دی جو ناممکن ہے۔ ہم خدمت والا میں شب و روز حاضر رہتے ہیں ہم نے کبھی اتنی مقدار میں آپ کو درود شریف پڑھتے نہیں دیکھا۔ سلطان محمود نے کہا تم سچ کہتے ہو لیکن میں نے علماء سے سنا تھا کہ جو شخص درج ذیل درود شریف ایک مرتبہ پڑھ لے گا تو وہ دس ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ہوگا۔ لہذا میں سوئے وقت اس کو تین مرتبہ پڑھ لیتا ہوں اور تین مرتبہ بیدار ہو کر پڑھ لیتا ہوں اور میں یقین رکھتا تھا کہ میں نے ساتھ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا ہے اور میرے آنسو خوشی کے تھے کہ علماء کا ارشاد صحیح تھا کہ اس کا ثواب اتنا ہے جسے حضور نے اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا:

اللہم صل علی سیدنا محمد ما اختلف اعلو ان وتعاقب العصر ان و کر الجدید ان واستقل الفرقدان و بلغ روحہ و ارواح اہل بیتہ منا التحیۃ والسلام و بارک وسلم علیہ کثیرا .

### صلوۃ الحضور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم صل وسلم علی محمد تعینک الاقدام والمظہر الاتم سمک الا عظم بعدد تجلیات ذاتک وتعلقات صفا تک وآلہ کذلک

اگر کوئی شخص یہ درود شریف ایک کروڑ مرتبہ پڑھ لے تو پڑھنے والے کو حضور ﷺ کی صحبت میسر ہوگی یعنی وہ حضور ﷺ کی مجلس بابرکت کا حضور بن جائے گا۔

ایک عظیم درود شریف کی اجازت:

حضرت علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبھانی فلسطینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت شیخ سیدی محمد عبدالحی بن شیخ عبدالکبیر کستانی قاسمی علیہ الرحمہ نے ہمارے شیخ حضرت سیدی ابراہیم سقار رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۸ھ) کے شیخ حضرت محمد صالح بخاری علیہ الرحمہ کی تحریر دکھائی جو آپ (عبدالحی) کی اجازت میں تحریر تھی اور حضرت صالح بخاری علیہ الرحمہ کی یہ روایت حضرت رفیع الدین قدحاری علیہ الرحمہ سے ہے۔ حضرت شیخ سقار علیہ الرحمہ کی یہ اجازت بہت مشہور ہے۔ میں (نبھانی) نے یہ اجازت کتاب ”ہادی المرید الی طرق الاسا فید“ میں ذکر کی ہے۔ حضرت شیخ محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ کی وہ تحریر جو صاحبزادہ عبدالحی نے مجھے دکھائی اس میں حضور ﷺ پر ایک مبلغ درود تحریر ہے، اس کی فضیلت اور سند بھی تحریر ہے۔

یہ درود شریف ایک دفعہ اور دوسرے درود ہزار دفعہ پڑھنا برابر ہیں۔ یہ بات شیخ محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ نے سیدی عمر بن کی رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت قاضی شہورش رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے سرکار مدینہ ﷺ سے نقل کی ہے۔ حضرت صاحبزادہ شیخ عبدالحی نے مجھے بتایا کہ حضرت شیخ محمد صالح بخاری علیہ الرحمہ کی وفات ۱۲۶۲ھ میں ہوئی۔ فرماتے ہیں مجھے انہوں نے اس درود شریف کی اجازت سید معشر شیخ محمد بن احمد صقلی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اور سند سے دی، انہوں نے شیخ محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لی۔ میں (نبھانی) اس درود شریف، اپنی سب روایات اور اپنی سب تالیفات کی اجازت ہر اس شخص کو دے رہا ہوں جو میری کتاب ”جامع کرامات اولیاء“ پڑھے گا۔ درود شریف یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا محمد عبدک و رسولک النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیما بقدر عظمتہ ذاتک فی کل وقت وحين .

ترجمہ: اے اللہ آپ ہمارے آقا ﷺ پر جو آپ کے بندے اور رسول میں جو نبی امی ہیں اور آپ کی آل اور اصحاب پر صلوٰۃ و سلام بھیجیں، اتنا شاندار درود و سلام جو آپ کی ذات کی عظمت کی قدر کے مطابق ہو اور ہر وقت جاری و ساری رہے۔

چند شبہات کا ازالہ:

درود شریف کے بارے میں ان دنوں بعض کم علم یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ جناب نماز میں پڑھا جانے والا درود ابراہیمی ہی اصل اور صحیح درود ہے، اس کے علاوہ جتنے بھی درود ہیں وہ سب من گھڑت، خود ساختہ اور بدعت ہیں ان کا پڑھنا جائز اور غلط ہے۔ ان لوگوں کا دعویٰ کہاں تک درست ہے یہ تو آئندہ صفحات میں قارئین پر واضح ہو جائے گا، مگر ہم ان معترضین سے اتنا عرض کریں گے کہ قرآن کریم کی آیت کریمہ

”ان الله و ملئکة یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما“

(بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر، اے ایمان والو تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو) پر غور کریں کہ کیا درود شریف ابراہیمی پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے پورے حکم کی تعمیل ہوتی ہے یا صرف اس کے ایک جز پر عمل ہوتا ہے؟ قرآن کریم کی آیت مبارکہ میں صلوٰۃ کے ساتھ سلام کا بھی حکم ہے اور تسلیما فرما کر سلام کہنے پر زیادہ تاکید کی، جب کہ درود شریف ابراہیمی میں سلام کا لفظ نہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ درود ابراہیمی کی فضیلت سے کسی کو انکار نہیں مگر کیا یہ درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے پورے حکم کی تعمیل ہوتی ہے؟ درود ابراہیمی تو تشہد کا جزو اور کلمہ ہے۔ سلام کہنے کی جو تاکید ہے اس کی تکمیل تشہد میں حاضر و خطاب کے صیغے سے سلام بھیج کر ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہی سمجھا اور حضور ﷺ کے ارشاد و تعلیم سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب ان اللہ و ملائکة آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ اے ایمان والو اس (نبی) پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو تو صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: کہ یا رسول اللہ ﷺ بلا شک و شبہ ہم نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا جان لیا ہے (یعنی التحیات میں السلام علیک ایہا النبی و رحمة اللہ وبرکاتہ) آپ پر صلوٰۃ یعنی درود شریف کس طرح عرض کریں، تو حضور نبی کریم ﷺ نے صرف درود ابراہیمی کی تعلیم دی، سلام کی تعلیم نہیں دی کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا تھا کہ سلام عرض کرنا تو آپ کے سکھانے سے سیکھ لیا ہے جو کہ التحیات میں عرض کر دیا کرتے ہیں۔ آپ صلوٰۃ یعنی درود شریف سکھلا دیجئے۔

دوسری حدیث میں درود ابراہیمی ارشاد فرمانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے خود ہی فرمایا و السلام کما قد علمتم ”اور سلام جیسا کہ تم نے جان لیا ہے“ (مسلم شریف بحاشیہ امام نووی، جلد اول، صفحہ ۱۷۵)

جو لوگ کہا کرتے ہیں کہ صرف درود ابراہیمی ہی پڑھنا چاہئے وہ اس حدیث پر غور کریں کہ درود ابراہیمی کے ساتھ خدا کی کلمات سے سلام

عرض کرنا بھی ضروری ہے۔ غیر مقلدین کے امام محدث شوکانی لکھتے ہیں۔

فیفید ذلک ان هذه الفاظ المدوية مختصة بالصلوة واما خارج الصلوة فيحصل مثال بما يفيد قوله سبحانه وتعالى ان الله وملئكته يصلون (الاية) فاذا قال القائل اللهم صل وسلم على محمد فقل امتثل الامر القراني (تحفة الزاكرين از شوکانی)

(ترجمہ) اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کہ وہ درود ابراہیمی نماز ہی سے خاص ہے لیکن نماز سے باہر حکم ربانی کی تعمیل اللہ تعالیٰ کے ارشاد ان اللہ وملئكته الآیہ کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہو جائے گی، پس کہنے والے نے کہا اللهم صل وسلم علی محمد اے اللہ درود و سلام حضرت محمد پر بھیج (تو اس نے قرآن مجید کے حکم پر عمل کیا۔

مندرجہ بالا احادیث اور شرح سے واضح ہو گیا کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھا جائے اور نماز سے باہر جو درود شریف بھی پڑھا جائے اس میں سلام کا لفظ ضرور آئے تاکہ اللہ کریم کے حکم کی تعمیل پوری ہو۔ اور اگر نماز سے باہر درود شریف ابراہیمی ہی پڑھنا ہو تو اس کے آخر پر ”السلام علیک یا ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ“ پڑھنا چاہئے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ”التیات“ میں پڑھا جانے والا درود شریف یعنی درود ابراہیمی کون سا ہے؟ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے مطالعہ کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ جانتے ہیں کہ اس درود شریف کے الفاظ بھی ایک جیسے نہیں، ایک حدیث میں تو وہ الفاظ ہیں جو عام طور پر التیات میں پڑھتے ہیں، اس کے علاوہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیے:

ابو حمید الساعدی انہم قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد وازواجه وذریئہ کما صلیت علی الہرہیم وبارک علی محمد وازواجه وذریئہ کما بارکت علی آل ابراہیم ابو حمید ساعدی ؓ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں تو ارشاد فرمایا کہ یوں پڑھو ”اللہم صل علی محمد وازواجه وذریئہ“ آخر تک۔۔۔ (بخاری شریف کتاب الدعوات)

بخاری کی دوسری حدیث:

عن ابی سعید الحدری ؓ قال قلنا یا رسول اللہ هذا السلام علیک فقد علمنا فکیف نصلی علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم۔

ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ سلام آپ پر کرنا ہم نے جان لیا ہے، آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں، فرمایا کہ ابو اللہم صل علی محمد عبدک ورسولک آخر تک۔ (بخاری شریف کتاب الدعوات باب الصلوۃ علی النبی ؐ)

ان درود پاک کے الفاظ میں اور عام طور پر التیات میں پڑھے جانے والے درود شریف ابراہیمی کے الفاظ میں جو فرق ہے وہ بالکل واضح ہے، اب اگر کوئی جاہل یہ کہے کہ جناب یہ تو درود ابراہیمی نہیں تو اس کو اللہ ہی ہدایت دے سکتا ہے۔ سب الفاظ حضور نبی کریم ؐ کے ارشادات ہیں، سب بجا ہیں، سب حق ہیں، سب نور ہیں، ان میں سے جس پر بھی عمل کیا جائے درست ہے، کسی ایک پر عمل کرنا اور دوسروں کو بدعت و ناجائز کہنا کسی جاہل کا شیوہ تو ہو سکتا ہے لیکن ایک پڑھے لکھے آدمی کو یہ بات کسی طرح زیب نہیں دیتی۔

اس کے علاوہ احادیث صحیحہ میں درود شریف کے اور بھی صفیے ہیں۔

ایک ایمان افروز واقعہ بھی ملاحظہ کیجئے، اس واقعہ کے ناقل ابن قیم جوزی ہیں جو کہ تمام وہابیوں کے امام اور مقتدا ہیں، اسے پڑھ کر آپ کا ایمان تازہ ہو جائے گا اور معرضین کی فضول گوئی آپ پر واضح ہو جائے گی، وہ لکھتے ہیں:

”وقال عبد اللہ بن الحکم رأیت الشافعی فی النوم فقلنته ما فعل اللہ بک؟ قال رحمنی وغفر لی و زفنی الی الجنة کما تنزف العروس، ونثر علی کما ينثر علی العروس. فقلنته بم بلغت هذه الحال؟ فقال لی قائل، بقول لک بما فی کتاب الرسالة من الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت فکیف ذالک؟ قال و صلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذکرون و عدد ما غفل عن ذکرہ العاقلون. قال فلما اصبحت نظرت الی الرسالة فوجدت الامر

کما رایت صلی اللہ علیہ وسلم (ابن قیم جوزی (التوفی ۷۵۱ھ) جلاء الاقہام، مطبوعہ دار الطباعة المجدیہ بالازہر القاهرہ، مصر۔ ص ۲۳۷) ”یعنی عبد اللہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں اس طرح لے جایا گیا جس طرح ولین کو لے جایا کرتے ہیں مجھ پر

(رحمت کے پھول) اس طرح نچھاور کئے گئے جس طرح دلہن پر نچھاور کئے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ عزت افزائی کس بات کا صلہ ہے تو کہنے والے نے مجھے کہا کہ تو نے اپنی کتاب ”الرسالہ“ میں حضور نبی کریم ﷺ پر جو درود کہا ہے، یہ اس کا صلہ ہے۔ عبد اللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا اے امام وہ درود شریف کس طرح ہے؟

امام شافعی نے فرمایا وہ درود شریف اس طرح ہے:

وصلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون وعدد ما غفل عن ذکرہ الغافلون۔

اس سے واضح ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ”الرسالہ“ کے خطبہ میں محبت بھری الفاظ میں جب اللہ تعالیٰ کے پیس محمد ﷺ پر درود لکھا جس کا ذکر صحاح ستہ کی کسی کتاب میں نہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ عزت افزائی کی۔ معلوم ہوا کہ دل محبت سے لبریز ہو، روح میں عشق مصطفیٰ ﷺ کا نور چمک رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے درود کو قبول فرماتے ہیں۔

پروفیسر سید ابوبکر غزنوی (غیر مقلد) سابق وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی بہاولپور نے اپنی کتاب میں ”مسنون درود شریف کی چالیس حدیثیں“ کے عنوان کے تحت درج ذیل درود شریف بھی نقل کئے ہیں:

1. اللہم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ کما ینبغی ان یصلی علیہ .
2. اللہم صل علی محمد و علی آل محمد صلاة تكون لک رضا و لحقه اداء و اعطه الوسيلة و المقام الذی وعدته و اجز عنا ما هو اھله و اجز عنا من افضل ما جزیت نبیا عن امتہ و صل علی جمیع اخوانہ من النبیین و الصالحین یا ارحم الرحمین .
3. اللہم صل علی محمد و انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القيامة .
4. اللہم صل علی روح محمد فی الارواح و علی جسده فی الاجساد و علی قبره فی القبور .
5. جزی اللہ عنا محمد ا صلی اللہ علیہ وسلم بما هو اھله .

مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (غیر مقلد) لکھتے ہیں کہ

”ایک طریقہ درود شریف پڑھنے کا یہ ہے کہ ہر روز نماز عشاء کے بعد صاف سترے لباس سے جو حال کمائی سے حاصل کیا ہو ملبوس ہو کر اور تازہ وضو کر کے اور خوشبو لگا کے خلوت میں بیٹھ کر شور و شغب سے توجہ میں خلل نہ پڑے، صاف و سترہ اصلے بچھائے اور یہ درود شریف پڑھے۔“

”اللہم صل علی سیدنا محمد و آلہ کما تحب و ترضی“

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جو سوتے وقت ستر بار اس درود شریف کو پڑھے اسے دولت زیارت نصیب ہوگی۔

اللہم صل علی سیدنا محمد بحر انوارک و معدن اسرارک و لسان حجتک و عروس مملکتک و امام حضرتک و طراز ملکک و خزانہ رحمتک و طریق شریعتک المتلذذ بتو حیدک انسان عین الوجود و السبب فی کل موجود عین اعیان خلقتک المتقدم من نور ضیا نک صلوة تدرم بد و امک و تبقی بقائک لا تنتھی لھا دون علیک صلوة تر ضیک و ترضیہ و ترضی بھا عنا یا رب العالمین .

پھر درود شریف ”تجنینا“ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس درود شریف کا بکثرت پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چپا کر تمام امراض و بایہ ہیز و طاعون وغیرہ سے حفاظت کے لئے مفید اور مجرب ہے اور قلب کو عجیب و غریب الطمینان بخشتا ہے۔

درود شریف تجنینا

اللہم صل علی سیدنا محمد صلوة تنجینا بھا من جمیع الاحوال و الافات و تقضی لنا بھا جمیع الحاجات و تطہر لنا بھا من جمیع السیات و ترفعنا بھا اعلیٰ الدرجات و تبلعنا بھا اقصى الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوة و بعد الممات .

ان کے علاوہ محدثین و فقہاء عظیم الحرمہ کو دیکھئے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام مبارک کے ساتھ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ یا کوئی اور مختصر درود شریف کے الفاظ لکھے ہیں، حالانکہ یہ الفاظ بھی حضور نبی کریم ﷺ سے ماٹور نہیں اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ان الفاظ کا ثبوت ملتا ہے بلکہ یہ درود شریف تو صحابہ کرام کے کئی سو سال بعد لکھا جانے لگا ہے، مگر معتز ضین نے کبھی یہ نہ کہا کہ یہ درود شریف ناجائز و بدعت ہے بلکہ دن رات اسے پڑھتے ہیں، بولتے ہیں، لکھتے ہیں۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جناب یہ درود ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ پڑھا جاتا ہے، یہ درود پڑھنا بھی بد

عت و ناجائز ہے، یہ تو بدعتی لوگوں کا گھڑا ہوا خود ساختہ درود ہے، پاکستان کے علاوہ کسی اور ملک میں نہیں پڑھا جاتا۔

اس جاہلانہ اعتراض کے بارے میں ہم کیا عرض کریں، ہم چند شہادتیں نقل کر رہے ہیں قارئین خود فیصلہ فرمائیں۔  
ابن القیم جوزی (المتوفی ۷۵۱ھ) اپنی کتاب ”جلاء الافہام“ میں لکھتے ہیں:

حضرت ابو بکر محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اس نے شیخ المشائخ حضرت ثبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے، ان کو دیکھ کر ابو بکر بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے، ان سے معاف کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ حضرت ثبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں حالانکہ آپ اور تمام علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل اور مجنون ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے وہی کیا جو حضور نبی کریم ﷺ کو کرتے دیکھا، پھر انہوں نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی کہ حضور نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ثبلی کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد ”لقد جاءکم رسول من انفسکم“ پڑھتا ہے، اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے، ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ ”لقد جاءکم رسول من انفسکم“ پڑھتا ہے، اس کے بعد تین مرتبہ صلی اللہ علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد ﷺ پڑھتا ہے۔ حضرت ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد حضرت ثبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نماز کے بعد کیا پڑھتے ہیں تو انہوں نے یہی بتایا (القول البدیع، جلاء الافہام)

مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک دن کہا، جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ سے کہ ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ (شکراً لعمہ بذكر الرحمة)۔

مولوی حسین احمد مدنی ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ کے بارے میں لکھتے ہیں ”ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بعینہ خطاب و ندا کیوں نہ ہوں، مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں اور اس تفصیل کو مختلف تصانیف و فتاویٰ میں ذکر فرمایا“ (الشہاب الثاقب)

غیر مقلدین کے امام حافظ ابن قیم جوزی اور مستند علماء دیوبند کی عبارات آپ کے سامنے ہیں کہ ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ درود شریف ہی ہے۔ اب دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ پاکستان کے علاوہ بھی کہیں اور پڑھا جاتا ہے یا نہیں تو سنئے!

نامور مورخ اور ادیب نسیم حجازی اپنے سفرنامہ میں ترکی کے سفر کا حال لکھتے ہیں: ”کوئی گیارہ بجے کے قریب ہم نے قونیہ کا رخ کیا۔۔۔ ڈرائیور کے ساتھ ایک نوجوان تھا، جو ٹوٹی چھوٹی انگریزی میں بات کر سکتا تھا۔ جمعہ کا دن تھا اور ہم نے اپنے گائیڈ کو روانہ ہوتے وقت ہی بتا دیا تھا کہ ہم راستے کی کسی مسجد میں جمعہ کی نماز کے لئے رکتنا چاہتے ہیں۔ انقرہ سے قونیہ کا فاصلہ تقریباً ڈیڑھ سو میل تھا اور ہمارا ڈرائیور شہر کے مضافات سے نکلنے کے بعد تقریباً ستر میل کی گھنٹہ کے حساب سے کار چلا رہا تھا۔ اس کار ڈرائیور کے سامنے ایک چھوٹی سی تختی لٹک رہی تھی جس پر ”الوزق علی اللہ“ کے الفاظ کندہ تھے۔ کوئی آدھ یا پون گھنٹہ بعد سڑک کے کنارے ایک چھوٹی سی بستی کی مسجد کے قریب کار کی اور ہم اتر پڑے۔ ترک کسانوں کی اس بستی کی سب سے خوبصورت عمارت یہ مسجد تھی۔ میں نے وضو کے لئے کوٹ اتارا تو ایک دیہاتی نے پانی کا کوزہ بھر کر میرے سامنے رکھ دیا، وضو سے فارغ ہو کر اٹھا تو اس نے ایک صاف تولیہ پیش کر دیا۔

مسجد کے اندر قالین بچھے ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان لوگوں کی کمائی کا بیشتر حصہ اپنے گھروں کے بجائے خدا کے گھر کی آرائش پر صرف ہوتا ہے۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ بستی کے مکانات کی تعداد دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں ہر ایک آدمی نماز پڑھتا ہے۔ جماعت میں ابھی کچھ دیر تھی اور خطیب صاحب ایک کتاب سے فارسی کے کسی شاعر کا نعتیہ کلام پڑھ رہے تھے۔ وہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نمازیوں کو درود و سلام پڑھانا شروع کر دیتے۔ الفاظ وہی تھے جن سے ہر پاکستانی کے کان آشنا ہیں ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ و سلم علیک یا حبیب اللہ“ کچھ دیر بعد منبر پر کھڑے ہو کر خطیب نے عربی زبان میں خطبہ پڑھا اور اس کے بعد جماعت کھڑی ہو گئی۔ ہم نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو تمام نمازیوں کو مصری کی ڈلیوں کا ایک ایک الفاظ اور گلاب کے عرق کا ایک ایک گھونٹ تقسیم کیا گیا۔ جب نمازی باری باری دروازے کے قریب پہنچتے تھے تو ایک شخص گلاب پاش سے عرق کے چند قطرے ان کی تھیلی پر ڈال دیتا تھا اور وہ اسے پی لیتے تھے۔ دوسرا مصری کی ڈلیوں سے بھرے ہوئے چھوٹے چھوٹے لفافے ان کو تقسیم کرتا جاتا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کی نماز کے بعد اسی طرح گلاب کا عرق اور مصری تقسیم کی جاتی ہے۔“

قاضی محمد زاہد حسینی خلیفہ حجاز مولوی حسین احمد مدنی دیوبند کی لکھتے ہیں:

علامہ عبدالحمید خطیب پاکستان میں سعودی عرب کے پہلے سفیر تھے، پاکستان آنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں شیخ الحرم تھے اور حکومت سعودیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے، قرآن کریم کی مختصر تفسیر بنام ”تفسیر الخطیب“ اور سیرت نبویؐ پر ”تالیف الخطیب“ اسی الرسالات کتابیں لکھیں اس کے علاوہ سلطان عبدالعزیز ابن سعود کی سوانح حیات ”الامام العادل“ کے نام سے دو جلدوں میں لکھی، پاکستان سے سبکدوش ہونے کے بعد دمشق (شام) چلے گئے اور وہیں ۱۳۸۱ھ میں انتقال کیا۔

یہ اپنی کتاب ”امی الرسالات“ کے دیباچہ کے ص ۴ پر لکھتے ہیں کہ ”میں مسجد حرام میں مدرس تھا تو مجھ سے ملک شام کے ایک حاجی نے آکر شکایت کی کہ میں بیت اللہ شریف کے مطاف میں ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ کہہ رہا تھا کہ ایک عالم نے جو اپنے آپ کو نجدی ظاہر کرتا ہے مجھے روک دیا، میں نے شیخ ابن مائع اور شیخ عبدالطہار امام مسجد حرام سے پوچھا تو ان دونوں نے فرمایا کہ اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر جس نے روکا ہے وہ ان (دونوں شیوخ) کو بھی برا بھلا کہہ رہا ہے، (لہذا) یہ بات اور اس قسم کی دوسری باتیں لوگوں کی نظر میں وہابیہ نجدیہ کی حقارت کا باعث بنی ہوئی ہیں، کیا واقعی علمائے نجدیہ وہابیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ کہنا حرام ہے؟

تو میں نے اس کا جواب دیا کہ تمام اسلاف وہابیہ اس صلوٰۃ و سلام کو جائز قرار دیتے ہیں، بعض لوگ خواہ مخواہ اپنے غلط عقائد کو وہابیہ کے ساتھ غلط ملط کر کے وہابیہ کو بدنام کر رہے ہیں۔

مدینہ منورہ میں آج بھی روضہ نبی کریم ﷺ پر ہر نماز کے بعد ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ پڑھا جاتا ہے۔ کوئی منع نہیں کرتا، بلکہ معلم حضرات ہر حاجی کو مواجہہ شریف کے سامنے لے جا کر دست بستہ بلند آواز سے ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ کہلاتے ہیں، جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ درود شریف نہیں وہ مواجہہ شریف میں یہ درود کیوں پڑھتے ہیں۔ الحمد للہ دنیا کے وہ تمام ممالک جہاں مسلمان آباد ہیں وہاں یہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

رہا یہ شبہ کہ حضور ﷺ درود پڑھنے والے کا درود سن لیتے ہیں یا نہیں تو اس کے بارے میں غیر مقلدین کے امام ابن القیم جوزی نے ”علاء الافہام“ میں ایک حدیث نقل کی ہے، سنئے:

ترجمہ: طبرانی نے ہر سند مذکور کہا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو، اس لئے کہ وہ یوم شہود ہے اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی بندہ (کسی جگہ سے) مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے، وہ جہاں بھی ہو۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (صحابہ) نے عرض کیا حضور ﷺ آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا ہاں میری وفات کے بعد بھی! بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسوں کو کھائے۔

اس حدیث کو حافظ منذری نے تخریب میں ذکر کیا اور کہا کہ ابن ماجہ نے اسے ہر سند جید روایت کیا۔

یہاں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ ”سنن ابن ماجہ“ میں یہ حدیث نہیں، پھر حافظ منذری کا ”رواہ ابن ماجہ بہ سند جید“ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ اس لئے کہ منذری نے رواہ ابن ماجہ کہا ہے ”فی سنیہ“ نہیں کہا، مرویات ابن ماجہ سنن میں مختصر نہیں بلکہ تفسیر و تاریخ وغیرہ بھی ان کی تصانیف ہیں۔

یہ حدیث ابن قیم نے اپنی مشہور کتاب ”علاء الافہام“ میں نقل کی جس میں مراد مذکور ہے کہ درود پڑھنے والا جہاں بھی ہو اس کی آواز رسول اللہ ﷺ کو پہنچ جاتی ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ”بواہر الانوار“ جلد اول صفحہ ۲۰۵ پر اس حدیث کی سند اور متن دونوں پر کلام کیا ہے، علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اعتراضات کا مفصل، مدلل، علمی اور تحقیقی جواب دیا ہے جو پڑھنے کے قابل ہے، مگر افسوس کہ طوالت کے خوف سے ہم یہاں جواب نقل نہیں کر سکے۔

### ایک غلط فہمی کا ازالہ

کیا درود شریف میں مزید کلمات کا اضافہ کیا جاسکتا ہے؟ یعنی ایسے کلمات کا اضافہ کرنا جس سے حضور ﷺ کی عظمت و شان ظاہر ہوتی ہو۔ اس بارے میں عرض ہے کہ

”فتہانہ نماز کے درود میں لفظ ”سیدنا“ کی زیادتی کو مستحب اور افضل قرار دیا ہے۔ صاحب ”در مختار“ نے فرمایا ”و ندب السیدنا لان زیادة الاخبار الواقع عین السلوک والادب فهو الفضل من ترکہ“ یعنی نماز میں درود شریف میں ”سیدنا“ کا لفظ کہنا مستحب ہے کیونکہ اخبار واقعی کا زیادہ کرنا عین ادب کی راہ چلنا ہے۔ لہذا اس کا پڑھنا اس کے چھوڑنے سے افضل ہے اور شامی میں ہے ”والافضل الاتيان بلفظ السيادة كما قاله ابن ظهيرة وصرح به النبی الشارح لان فيه الاتيان بما امرنا به و زیادة الاخبار بالواقع الذی هو ادب فهو الفضل من ترکہ“۔ (شامی جلد اول ص ۴۹) یعنی لفظ ”سیدنا“ لا افضل ہے۔ یعنی نماز کے

درویش شریف میں اللہ صلی علیہ وسلم کا بہترین نمونہ ہے جیسا کہ ابن طلحہ نے کہا اور اس کے مطابق شارح (صاحب در مختار) نے بھی فتویٰ دیا، کیونکہ اس میں اس چیز کا لانا ہے جس کا ہمیں حکم دیا گیا (یعنی حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر) اور زیادہ اخبار ہے اس واقع کی جو عین ادب ہے، لہذا اس کا کہنا افضل ہے اس کے ترک سے۔

مولوی محمد زکریا سہارنپوری امیر تبلیغی جماعت لکھتے ہیں:

”نبی کریم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ شروع میں ”سیدنا“ کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔ ”در مختار“ میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو احادیث میں ہو عین ادب ہے جیسا کہ ربلی ”شافعی“ وغیرہ نے کہا ہے۔“

مولانا حافظ عبدالرحمان ابن مفتی محمد حسن دیوبندی مہتمم جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور راوی ہیں کہ میرے والد صاحب نے ایک موقع پر مجھے یہ واقعہ سنایا کہ ایک دن مولانا داؤد غزنوی (غیر مقلد) آئے اور کہنے لگے! میں درود شریف پڑھتا ہوں تو اس کی عظمت بڑھانے کے لئے کچھ اور کلمات اس میں شامل کر لیتا ہوں، سوچتا ہوں کہ یہ بے ادبی یا سنت کی خلاف ورزی تو نہیں؟

یہ بات ہو رہی تھی کہ اچانک مولانا محمد ادریس کاندھلوی تشریف لے آئے، مفتی (محمد حسن امرتسری) نے انہیں مخاطب کر کے کہا آپ نے مولانا اس وقت آپ کی ضرورت پڑ گئی، پھر انہیں مولانا داؤد غزنوی کا سوال سنایا، مولانا ادریس نے کہا اس میں کوئی اشکال نہیں اور قرآن کی اس آیت سے استنباط فرمایا کہ ”یا ایہا الذین امنوا صلوٰ علیہ وسلموا تسلیما“ اس میں صلوٰ اور سلمو کے صیغے مطلق ہیں، اس اطلاق میں یہ خاص شکل بھی شامل ہے، مفتی صاحب نے یہ بات جوتی تو فرمایا جزاک اللہ آپ نے خوب جواب دیا۔

قاضی محمد زاہد حسینی خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد دیوبندی لکھتے ہیں کہ

”درویش شریف اس صحبت ایمانی اور روحانی عقیدت کا اظہار ہے جو ایک خوش بخت مسلمان سید دو عالم ﷺ کے حضور پیش کرتا ہے، اس لئے جن کلمات میں، شریا نظم کی طرز پر پیش کرے، جائز اور درست ہے۔۔۔۔۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سید دو عالم ﷺ کے حضور فداک ایہی وامی اور فداک روحی جیسے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے کلمات سے اپنی تسکین قلبی کا کچھ سامان مہیا کیا۔۔۔ اس لئے محبت ایمانی اور عقیدت روحانی کی بنا پر بہترین پیرایہ اختیار کرے، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ارشاد فرمایا ہے اپنے نبی ﷺ پر بہترین طرز اور اچھے پیرائے میں درود بھیجو (جو ابراہیم جلد ۳، ص: ۸۳۰)۔۔۔۔۔ چنانچہ عشاق اور خدام نے مقدور بھر جس انداز اور طرز اور کلمہ کو تلاش کر سکے، اسے بیان کرنے کا شرف حاصل کیا۔۔۔۔۔ درود و سلام کے کئی کلمات ہزاروں کی تعداد میں امت کے لئے تالیف کئے۔“

ان عبارات سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ درود شریف کے تمام مجموعے مثلاً دلائل الخیرات، درود تاج، درود لکھی، درود مانی، درود مستغاث وغیرہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر کوئی جاہل ان کے پڑھنے سے منع کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دے سکتا ہے۔

یہاں ایک شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ آپ تو کہتے ہیں کہ درود شریف میں ایسے کلمات کا اضافہ کرنا جائز ہے جن سے نبی کریم ﷺ کی عظمت و شان ظاہر ہوتی ہو لیکن حضور ﷺ کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی شان اقدس بیان کرنے میں مبالغہ کرنا جائز نہیں، حدیث درج ذیل ہے۔

عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تطرونی کما اطرت النصارى عیسیٰ ابن مریم فانما عبدہ فقلوا عبد اللہ ورسولہ . متفق علیہ

(ترجمہ) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بڑھایا۔ میں اللہ تعالیٰ کا صرف ”عبد“ ہوں، لہذا تم مجھے ”عبد اللہ ورسولہ“ کہو۔

علامہ سیدی احمد سعید کاظمی محدث رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۶ء) اس حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”یہ حدیث صحیحین (بخاری و مسلم) کی متفق علیہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اس حدیث شریف میں یہ ارشاد فرمایا کہ مجھے الوہیت اور معبودیت کے درجہ تک نہ بڑھاؤ جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہہ کر انہیں اللہ اور معبود بنایا اور مقام عہدیت و رسالت سے بڑھا کر معبودیت اور الوہیت تک پہنچا دیا۔

جو لوگ اس حدیث کو پڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی شان رسالت اور کمال عہدیت بیان کرنے سے روکتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ شان رسالت اور کمال عہدیت کے مقام اور مرتبہ میں حضرت محمد ﷺ کے حق میں مبالغہ ممکن نہیں۔ اس لئے کہ عہدیت و رسالت کا کوئی کمال ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو عطا نہ فرمایا ہو، نیز یہ کہ اس مقام عہدیت و رسالت میں حضرت محمد ﷺ کے لئے کوئی حد نہیں نہ اس میں زیادتی اور مبالغہ متصور ہے البتہ الوہیت اور معبودیت کی صفت اگر کوئی شخص معاذ اللہ رسول اکرم ﷺ کے لئے ثابت کرے تو یقیناً اس نے

مبالغہ کیا اور حضور ﷺ کو حد سے بڑھایا۔ لیکن کسی مسلمان کے حق میں یہ گمان کرنا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو الوہیت اور معبودیت کے درجہ تک



پہنچایا ہے، بڑا جرم اور گناہ عظیم ہے کوئی مسلمان جو لا الہ الا اللہ محمد و رسول اللہ اپنی زبان سے پڑھتا ہوا وردل سے اس کا یقین رکھتا ہو کہ اس کے حق میں ان کا گمان شدید قسم کی سوئے ظنی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”ان بعض الظن اثم“ مختصر یہ کہ حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس بیان کرنے میں مبالغہ ممکن نہیں، بجز اس کے کہ حضور ﷺ کے لئے الوہیت ثابت کی جائے اور اس حدیث میں خود اس امر کی تصریح موجود ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

لا تطرونی كما اطرت النصارى (الحدیث)

”مجھے ایسا نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھایا“

ظاہر ہے کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو ”الہ“ مانا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذ قال اللہ یعیسیٰ انت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ۔ ثابت ہوا کہ حدیث مبارک میں حضور سید عالم ﷺ کو الہ ماننے کی نفی وارد ہے۔ یہ نہیں کہ ماسوائے الوہیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان تسلیم کرنے سے منع کیا گیا ہو، حاشا وکلا ایسا ہرگز نہیں، بلکہ ہر وہ خوبی اور کمال جو الوہیت کے ماسویٰ ہے، وہ حضور ﷺ کے لئے ثابت و مستحق ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے ”اشیۃ الملعات“ میں فرماتے ہیں:

فقلولوا عبد اللہ ورسولہ پس بگو تیرا مہر بندہ خدا و رسول او۔ و بندگی مقام خاص و صفت مخصوصہ آنحضرت ست کہ بندہ حقیقی اوست واز ہمہ اتم و اکمل ست دریں صفت و کمال مدح و بیان علو مقام آنحضرت در اسناد این صفت ست و اطراد مبالغہ بمدح آنحضرت راہ ندارد و ہر وصف و کمال کہ اثبات کنند و بھر کمالی کہ مدح گویند از رتبہ او قاصر است الا اثبات صفت الوہیت کہ درست نیاید۔ بیت مخوان او را خدا از بھر امر شرح و حفظ دیں و گھر ہر وصف کش میخواہی اندر مدحش انشا کن و تحقیقت ہیچ کس جز خدا شناسد چنان کہ خدا را چون او کس شناخت ﷺ“

(اشیۃ الملعات جلد چہارم ص ۹۳، ۹۴)

(ترجمہ) پس مجھے خدا کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔ مقام ”عبدیت“ رسول اللہ ﷺ کا مقام خاص اور حضور ﷺ کی صفت مخصوصہ ہے۔ اس لئے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے عبد حقیقی ہیں اور اس وصف عبدیت میں سب سے زیادہ اتم و اکمل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی کمال مدح اور علو مقام اسی صفت عبدیت کی طرف اسناد کرنے میں ہے۔ حد سے بڑھانا اور مبالغہ کرنا حضور ﷺ کی مدح شریف میں راہ نہیں پاتا۔ جس صفت کمال کا حضور ﷺ کے لئے اثبات کریں اور جس کمال و خوبی کے ساتھ حضور ﷺ کی تعریف کریں وہ حضور ﷺ کے مرتبہ سے قاصر ہے۔ بجز اثبات صفت الوہیت کے کہ وہ درست نہیں۔

مخوان او را خدا از بھر امر شرح و حفظ دیں

و گھر ہر وصف کشی میخواہی اندر مدح انشا کن

یعنی امر شرع آوردین کو محفوظ رکھنے کے لئے انہیں خدا نہ کہو۔ اس کے علاوہ جو صفت چاہو حضور ﷺ کی مدح میں بیان کرو۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ان کی حقیقت کو جانتا ہے نہ ان کی تعریف کر سکتا ہے اس لئے کہ حضور ﷺ حقیقت میں جیسے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، جیسا کہ خدا تعالیٰ کو ان کی طرح کوئی نہیں پہچانتا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ حضور سید عالم ﷺ کی مدح میں جو کمالات اور خوبیاں بیان کی جائیں وہ سب حضور ﷺ کے مرتبہ سے قاصر ہیں اور کسی قسم کے اطراء و مبالغہ کو حضور ﷺ کی تعریف میں راہ نہیں ملتی، بجز اثبات الوہیت کے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کو روحانی طور پر حاضر ناظر سمجھنا ابتداً از غریب خلق سے دخول جنت و نار جمیع مہاکان و مہا یکون کے علم کا حضور ﷺ کو عالم ماننا، نیز حضور ﷺ کو نور کہنا، اسی طرح خزان الہیہ کو آنحضرت ﷺ کے دست کرم میں بہ عطائے الہی تسلیم کرنا۔ علیٰ ہذا القیاس جس قدر صفات اور کمالات تاجدار مدینہ ﷺ کے لئے اہل سنت قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت ماننے ہیں ان میں سے کوئی وصف بھی صفت الوہیت نہیں لہذا کمالات مذکورہ کے ساتھ حضور ﷺ کی مدح و ثناء کو معاذ اللہ اطراء اور مبالغہ کہنا دروغ ہے، چھوڑ دے اس چیز کو (یعنی الوہیت کو) جس کا دعویٰ کیا تھا نصاریٰ نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اور حکم کر ہر اس چیز کے ساتھ جو تو چاہے حضور ﷺ کی مدح و ثناء میں اور اس پر اچھی طرح پختہ اور مضبوط رہے۔

# صلوة وسلام

بوقت اذان

مولانا محمد ایدو اذ وصاف

سوال: اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے خلاف زبانی مخالفت کے علاوہ بہت پمفلٹ بازی و اشتہار بازی ہو رہی ہے۔ اسے بدعت و ناجائز، اذان میں اضافہ، دین میں مداخلت اور اذان بلانی کے مخالف قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق صحیح طور پر مطمئن کیا جائے۔  
الجواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان الله و ملائكتہ يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً

”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو“  
قرآن پاک کی اس مشہور و معروف آیت مبارکہ میں حضور ﷺ کی تعظیم و شان آپ پر صلوٰۃ و سلام کے متعلق بہت جامع بیان ہے اور عین صلوٰۃ و سلام اس کے خلاف جو بھی اعتراضات کرتے ہیں ان سب کا اس میں جواب ہے کیونکہ آیت کریمہ میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا مطلق حکم ہے کہ جب چاہو پڑھو اور جن الفاظ و صیغوں کے ساتھ چاہو اسے ادا کرو۔ اس پر کوئی پابندی نہیں جب تک کسی معقول دلیل سے کسی پہلو کو ناجائز ثابت نہ کیا جائے۔ خود نامعین کے امام ابن قیمؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے۔  
انثو عليه في صلاتكم و مساجدكم في كل موطن۔

یعنی اے ایمان والو! اپنے نبی کی ثناء کرو (درود و سلام پڑھو) اپنی نمازوں میں مسجدوں میں اور ہر موقع جگہ میں۔“ (جلاء الافہام ص ۲۹۰)  
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ ”تسبیحہ“ فرمایا:

”آنحضرت ﷺ پر تمام اوقات میں درود و سلام مستحب و مستحسن ہے۔“ (مدارج ج ۱ ص ۳۲۳)

فقہ اسلامی کی مشہور و معتبر کتاب درمختار درود و اختار (ج ۱ ص ۳۸۲) میں فرمایا:

و مستحبہ فی کل اوقات الا مکان حیث لا مانع

یعنی ان تمام ممکن و جائز اوقات میں درود شریف مستحب ہے جہاں کوئی ممانعت نہیں۔

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمہ نے نقل فرمایا کہ ”درود شریف ہر وقت و حالت میں مستحب ہے۔ (سعادۃ الکوین ص ۱۹۵) اگر کوئی قرآن کریم اور ان سب تصریحات کے برعکس کہیں صلوٰۃ و سلام سے روکتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسی ہی تصریحات سے ممانعت ثابت کرے ورنہ پڑھنے والوں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ درود شریف میں خیر و برکت اور بہتری ہی بہتری ہے اور درود کی فضیلت و ثواب پڑھنے والے کو حاصل ہے۔“

صیغہ خطاب:

حضور ﷺ پر درود و سلام کا حکم خداوندی اس بات کی بھی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ بظاہر دنیا سے پردہ فرمانے کے باوجود نہایت حقیقی زندہ ہیں، آپ کو درود و سلام پہنچتا ہے جسے آپ سنتے اور وصول فرماتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ آپ پر درود و سلام کا حکم نہ فرماتا یا آپ کے پردہ فرمانے کی صورت میں اس کی ممانعت کر دی جاتی مگر یہ حکم خداوندی مطلق اور دائمی ہے اس سے آپ کی حیات و سماعت ثابت ہے لہذا بصیغہ خطاب بھی صلوٰۃ و سلام عرض کرنا جائز و ثابت ہے اور تفسیر روح المعانی میں و سلموا تسليماً کی تفسیر یہی فرمائی ہے کہ قولو السلام عليك ايها النبي و تحوه، یعنی بصیغہ خطاب و حاضر السلام عليك يا ايها النبي یا اس کی مثل السلام عليك يا رسول الله یا حبيب الله وغیرہ پڑھو پھر فرمایا۔ هذا ما عليه اكثر العلماء الاجله اكثر اجل علماء کی یہی تفسیر و مسلک ہے۔ خود رسول اکرم ﷺ نے فرمان خداوندی کے موافق اپنی امت کو عین نماز و تشہد میں سلام کی تعلیم ہی بصیغہ خطاب و حاضری فرمائی ہے۔ جسے ہر نمازی مسلمان پڑھتا ہے۔ السلام عليك ايها النبي (سلام ہو آپ پر اے نبی پاک) اگر اس میں شرک و بدعت کا کوئی شبابہ ہوتا تو قرآن و حدیث میں اور عین حالت نماز میں ہرگز یہ تعلیم نہ دی جاتی اور جب نماز جیسی خاص عبادت میں رسول اللہ ﷺ کو خدا کے ساتھ شرک و بدعت نہیں تو بیرون نماز کے ساتھ صلوٰۃ و سلام کی ممانعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعض لوگ نماز والے درود کی تو بہت فضیلت و تاکید بیان کرتے ہیں، مگر نماز کے سلام بصیغہ خطاب (السلام عليك ايها النبي) کا ذکر زبان پر نہیں لاتے۔ یہ نا انصافی نہیں تو اور کیا ہے؟

لفظ صلوٰۃ

جس طرح تمام اوقات میں درود پڑھنا اور خدا و خطاب کرنا جائز و ثابت ہے اسی طرح نماز کے علاوہ کسی بھی لفظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی پابندی نہیں۔ علامہ فاسی علیہ الرحمہ نے شرح دلائل الخیرات ص ۲۶ میں فرمایا۔ ”جس طرح بھی درود پڑھے لفظ صلوٰۃ کے ذکر کے بعد وہ درود ہے“ اور امام سخاوی نے فرمایا۔ ”جمہور کے نزدیک جس لفظ سے بھی صلوٰۃ (درود) کا مفہوم و مراد ادا ہو جائز ہے“ (القول البدیع ص ۶۳) الحمد للہ آیت مبارکہ کی روشنی میں تصریحات مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ درود شریف پڑھنے میں وقت اور الفاظ و جگہ کی کوئی پابندی نہیں۔ درود شریف جب پڑھا جائے جہاں پڑھا جائے اور جن الفاظ سے پڑھا جائے، سب جائز ہے۔

رفعت و کثرت

قرآن پاک نے حضور علیہ السلام کے ذکر کی بلندی کا اعلان فرمایا ہے (ورفعنا لک ذکرک) اور حدیث میں کثرت درود کا ارشاد ہے (ان اولی الناس بی اکثر ہم علی صلوٰۃ مشکوٰۃ شریف)۔۔۔ لہذا درود شریف جس قدر اور جتنے مقام پر پڑھا جائے گا اتنی ہی کثرت اور بلندی ذکر ہوگی۔ اس لئے بحکم قرآن و حدیث اہل سنت و جماعت کے ہاں ہر ہر موقع پر درود و سلام کی کثرت ہوتی ہے اور یہی اہل سنت، اہل محبت کی علامت ہے۔ جیسا کہ امام سخاوی نے القول البدیع ص ۳۳ میں نقل کیا ہے۔

صلوٰۃ بوقت اذان

پہلے کالم میں قرآن کریم تفسیر وحدیث اور علماء کی تصریحات کی روشنی میں بلاممانعت، ہر جگہ، ہر وقت و ہر حالت بصیغہ خطاب وغیرہ ہر طرح درود شریف پڑھنے کے ثبوت سے اگرچہ اذان سے پہلے اور اذان کے بعد بھی صلوٰۃ و سلام پڑھنا ثابت ہو گیا مگر اب ہم خاص اس مسئلہ میں آٹھ سو سال سے زائد اہل اسلام و ائمہ کرام اور بزرگان دین کا ”اجماع“ پیش کرتے ہیں اس لئے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے۔ ”بے شک اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔“ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰) اور جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ (کتاب المعات ص ۱۲۹ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) برکت تمہارے اکابر (بزرگوں) کے ساتھ ہے۔ (کشف الغمہ ص ۱۱۹ امام شعرانی)

صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اسلام کے سرمایہ افتخار، عاشق مصطفیٰ، فاتح بیت المقدس، مجاہد اسلام، عادل و دیندار سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۸۹ھ) نے چھٹی صدی ہجری میں اپنے دور حکومت میں بوقت اذان الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کا حکم جاری کیا اور اس کے باوجود کہ سلطان موصوف بذات خود جلیل القدر عالم و فاضل تھے، اتنے سو سال کے عرصہ میں متفقہ و مسلمہ ائمہ دین و بزرگان عظام نے سلطان موصوف بر صلوٰۃ و سلام کے خلاف فتویٰ جاری کرنے کے بجائے اس کی تائید و تصویب فرمائی اور اسے اپنی دعاؤں سے نوازا۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد بن عبدالرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ھ) پانچ سو سال پہلے (نویں صدی ہجری کے جلیل القدر امام و بزرگ اور حافظ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسے شیخ کے قابل فخر شاگرد ہیں جو اپنی مشہور کتاب ”القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبيب الشفیع“ میں فرماتے ہیں کہ ”مؤذن حضرات فجر اور جمعہ کی اذان سے پہلے اور (تنگی وقت کے باعث مغرب کی نماز کے علاوہ) باقی اذانوں کے بعد جو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتے ہیں اس کی ابتداء سلطان ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب (ایوبی) کے دور میں ان کے حکم سے ہوئی ان سے پہلے لوگ اپنے خلفاء پر السلام علی الامام الظاہر وغیرہ کہہ کر سلام کہتے تھے، جب کہ سلطان صلاح الدین نے اپنے عہد میں اس بدعت کو باطل کر کے اس کی جگہ رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام کا حکم جاری کیا اسے اس کی جزائے خیر عطا ہوا اور اس کے مستحب ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔ و افعلوا الخیر اور نیک کام کرو۔ (پ ۱۷، ع ۱۷) اور معلوم و ظاہر ہے کہ صلوٰۃ و سلام اصل خیر و عبادت ہے اور اس کی ترغیب پر احادیث وارد ہیں۔ پس حق بات یہ ہے کہ اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ و سلام بدعت حسنہ (ایک اچھی نئی بات) ہے جس کے کرنے والے کو اس کی اچھی نیت کے باعث اجر و ثواب ہوگا۔ (القول البدیع ص ۱۹۲)

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۳ھ، چار سو سال پہلے) وہ جامع شریعت و طریقت عارف باللہ اور محقق مذہب اربعہ بزرگ ہیں جو امام جلال الدین سیوطی، شیخ زکریا انصاری، شیخ محمد شنادی اور شیخ علی الخواص رحمہم جیسے اکابر کے شاگرد ہیں۔ آپ نے بھی امام سخاوی کی طرح سلطان ایوبی کا واقعہ لکھتے ہوئے فرمایا ہے۔ سلطان عادل صلاح الدین نے روافض کے اپنے خلفاء پر سلام کی بدعت کو مٹا دیا اور اس کی بجائے مؤذنوں کو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کا حکم دیا اور شہروں اور دیہاتوں میں اس حکم کو نافذ فرمایا۔ (کشف الغمہ ص ۷۸ باب الاذان)

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد بن حنبل کی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۴ھ چار سو سال پہلے) شارح مشکوٰۃ محدث کبیر ماعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد اور جلیل القدر امام اور بزرگ ہیں۔ آپ نے بھی امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے موافق مضمون نقل کرنے کے بعد فرمایا۔ ”و نعم ما فعل فجزا اللہ خیرا۔ یعنی سلطان صلاح الدین ایوبی نے اذان کے ساتھ صلوٰۃ و سلام کا طریقہ جاری فرما کر بہت اچھا کیا۔ اللہ اسے جزائے خیر عطا فرمائے۔“ مزید فرمایا کہ صلوٰۃ بوقت اذان کی اصل سنت اور کیفیت ”بدعت“ ہے۔ یعنی جس (نئے نیک کام کی شریعت و سنت میں اصل موجود ہو وہ اپنی نئی صورت و

موجودہ کیفیت میں اپنی اصل کے باعث بدعت حسنہ کا رخسار اور باعث ثواب ہوگا جیسا کہ سلطان ایوبی کے متعلق بیان ہوا ہے) مزید فرمایا کہ ”اذان سے پہلے جو سنت اعتقاد کر کے دروازے سے روکا اور منع کیا جائے۔“ یعنی باعتقاد و سنت اذان سے پہلے دروازہ ممنوع ہے اور اگر اس صورت کو سنت اعتقاد نہ کرے بلکہ مطلقاً نہایت خیر کار کے طور پر پڑھے جیسا کہ اہل سنت پڑھتے ہیں تو منع نہیں (فتاویٰ کبرا جلد نمبر ۱، ص ۱۳۱ وغیرہ) (سبحان اللہ مسئلہ کی کسی تحقیق و بہر پہلو تفصیل فرمادی ہے۔ ماشاء اللہ)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

ملا قاری علیہ الرحمۃ الباری نے بھی اپنے زمانہ میں صلوٰۃ بوقت اذان کا ذکر کیا ہے اور اپنے استاد محترم امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے موافق اس کی اصل سنت اور کیفیت بدعت نکلی ہے (جس کی تفصیل مذکور ہوئی) (مرقاۃ ج ۱، ص ۴۲۳) اسی طرح علامہ حصکفی نے ”در مختار“ میں، علامہ شامی نے ”رد المحتار“ میں، علامہ عمر بن نجیم نے ”نہر الفائق“ میں، امام سیوطی نے ”حسن المحاضرہ“ میں، علامہ حلی نے ”سیرت حلبیہ“ میں، علامہ بیہانی نے ”سعادة الکونین“ میں صلوٰۃ و سلام بوقت اذان کا ذکر فرمایا اور اسے بری بدعت کہنے کے بجائے بدعت حسنہ قرار دیا۔ بفضلہ تعالیٰ اس تحقیق و تفصیل کی روشنی میں اذان سے پہلے اور بعد صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا جواز و استحباب ثابت ہو گیا جو عملاً اور ابتداً آٹھ سو سال سے زائد عرصہ سے مختلف مقامات پر جاری چلا آ رہا ہے، چونکہ اس طرح پڑھنا واجب و سنت نہیں۔ اس لئے ہمیشہ ہر جگہ اس کا التزام نہیں کیا گیا، لیکن چونکہ یہ درود شریف ہے اس لئے اس کیفیت سے پڑھنا ناجائز بھی نہیں بلکہ جائز و مستحب ہے لہذا اس کو بدعت ناجائز اور اذان میں اضافہ و مدخلت فی الدین وغیرہ قرار دینا بجائے خود ناجائز و غلط ہے۔ کیا ناعین میں سلطان ایوبی اور دیگر ائمہ و علماء کا کسی لحاظ سے بھی کوئی ہم پایہ و ہم پلہ موجود ہے، ہرگز نہیں تو پھر ”چھوٹا منہ بڑی بات“ کہاں کی عقلمندی ہے اگر کوئی اس طرح نہ پڑھے تو اس کی مرضی لیکن اس کی مخالفت تو سراسر زیادتی و محرومی ہے۔

اذان بلالی:

پھر اگر بوقت اذان صلوٰۃ و سلام اذان بلالی کے خلاف ہے تو کیا لاؤڈ سپیکر میں لازماً اذان کہنا اذان بلالی کے خلاف نہیں؟ سپیکر میں اذان کی ”بدعت“ کو کیوں نہیں بند کیا جاتا۔ کیا صرف درود شریف ہی سے بیر ہے؟ حضرت بلال ؓ اذان سے قبل پڑھا کرتے تھے۔ اللہم انسی حمدک و استعینک علی قریش الخ (کتاب ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۴) اگر اذان سے پہلے یہ کلمات بدعت و اضافہ نہیں تو صلوٰۃ و سلام کے لئے یہ ”فتویٰ“ کیوں ہے؟ اور پھر ناعین اذان بلالی کی موافقت کے لئے اذان سے قبل یہ دعا اور بغیر سپیکر اذان کیوں نہیں پڑھتے؟

”حدیث مشہور میں ہے کہ حالت مرض میں حضرت بلال ؓ نے بعد اذان حاضر ہو کر عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ الخ (سیرت حلبیہ ج ۱، ص ۴۸۷) اور یہ بھی اذان کے ساتھ سلام پڑھنے کی اصل اور موافقت ہے۔

مصطفیٰ جانِ رحمتؐ پہ لاکھوں سلام  
شیخ بزرگِ اہلسنتؒ پہ لاکھوں سلام

علامہ محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

مصطفیٰ: برگزیدہ۔ قبول کیا ہوا۔ صفات ذمیدہ و بشریہ سے پاک۔  
 بزم: جشن، محفل، مجمع شادی۔

ہدایت: رہنمائی، نجات، بیان، دلالت۔

ہدایت:۔۔۔۔۔ ہا کے کسرہ کے ساتھ مستعمل ہے بعض نے ”ہا“ کو ”فتح“ کے ساتھ بھی پڑھا ہے۔

مصطفیٰ: شیخ الاولیاء امام محمد المجدی بن احمد بن علی بن یوسف القاسی علیہ رحمۃ الہا ربی لفظ ”مصطفیٰ“ کے مفہوم کو یوں بیان فرماتے ہیں:  
 ”فہو المختار المستخلص فانہ یقال صفا الشی خلیص و هو صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصطفی اللہ تعالیٰ و  
 مختارہ و مستخلصہ من خلقہ و هو صفوۃ الخلق و خیر تہم عنده و قیل معنی المصطفیٰ المصطفیٰ من  
 جمیع دران اوصاف البشریۃ فسمی بماناسب وصفہ، و قیل معنا المختار لغایتہ القرب، فسمی بما ناسب  
 منزلتہ عند ربہ لان الا صطفائیۃ عبارة عن غایتہ القرب، لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ان اللہ انا احب  
 عبدہ ابتلاء فان صبر اجتہادہ وان رضی اصطفاہ“

مطالع المسرات بخلا دلائل الخیرات، طبع لائل پور، ص: ۱۱۸

خلاصہ عبارت یہ ہے کہ مصطفیٰ کا معنی پسند کیا ہوا اور خالص کیا ہوا ہے۔ اس اعتبار سے حضور اکرم، نور مجسم ﷺ مختار اور تمام مخلوقات الہیہ  
 میں سے اللہ تعالیٰ کے پسند کئے ہوئے اور بہترین مخلوق ہیں۔

مصطفیٰ کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا کہ وہ ذات جو تمام اوصاف بشری کے میل کچیل سے پاک ہو، اسی مناسبت سے کہ حضور انور صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام اوصاف بشریہ کے میل سے پاک ہیں، آپ ﷺ کا نام مصطفیٰ ہے۔

مصطفیٰ کا ایک معنی مختار (پسند کیا ہوا) ہے۔ اصطفا کا معنی قرب الہی کا انتہائی درجہ ہے، چونکہ حضور اقدس و انور ﷺ قرب الہی کے  
 انتہائی درجہ پر فائز ہیں اس مناسبت سے آپ ﷺ کا نام مصطفیٰ قرار پایا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ  
 کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے آزما تا ہے۔ اگر وہ صبر کرے تو اسے مرتبہ اجتہاد عطا فرما کر محبتی بنادیتے ہیں اور اگر وہ اس ابتلا میں  
 مقام رضا اختیار کرتا ہے تو اسے مرتبہ اصطفا عطا فرما کر مصطفیٰ بنادیتے ہیں۔

بہر حال اصطفا اپنے مذکورہ معنوں کی رو سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفت کریم ہے اور آپ ﷺ کی ذات مجمع البرکات ان  
 تمام مفاتیح کریمہ کو شامل اور حاوی ہے۔

عارف باللہ سید احمد عابدین علیہ الرحمہ معنی اصطفا اور مصطفیٰ کے اطلاق میں لکھتے ہیں:

”المصطفی من خیر الاحباب ہم علیہم بما لا یمکن وصفہ لقصور العبارة عنه السمتز اید ترقیہم فی  
 المقامات النبی جلت لمن الادراک الا لمن رضاھا“۔

جو احرار البخاری فی فضائل النبی المختار بمؤلفہ سید یوسف بن اسماعیل نجفانی، طبع مصر، ج ۳ ص ۳۳۹

اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندوں میں مصطفیٰ وہ ہے جس کے اوصاف حمیدہ بیان کرنے سے زبانیں عاجز ہوں اور وہ مقامات عالیہ پر ترقی  
 کرتے رہیں۔ ان مقامات عالیہ کا ادراک ہر کسی کے بس میں نہ ہو۔

محقق جلیل محی الدین محمد بن مصطفیٰ معروف بہ شیخ زادہ علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں سرکار ابد قراری علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب ظاہر و باطن اور  
 صورتہ و ”معنی“ مرتبہ کمال پر فائز فرمایا اس کے بعد آپ کو مبعوث فرمایا گیا۔ بعدہ آپ ﷺ کو مقام محبوبیت عطا فرما کر مقام اصطفا پر فائز کیا گیا۔  
 اس جہت سے مقام مصطفیٰ کا ادراک مخلوقات کے احاطہ قدرت سے باہر ہے۔

”المراد من اصطفاۃ حبیبہا بعد بعثہ ولا شک ان بعثتہ متراخ عن بلوغہ الی مرتبۃ الکمال صورۃ و معنی“

شیخ زادہ شرح قصیدہ البرودہ، طبع کراچی۔ ص ۸۵

فاضل اجل محقق اکمل علامہ عمر بن احمد الخرنوبی نے چند کلمات میں معنی اصطفا بیان فرما کر بحث کو مکمل فرمادیا۔ لکھتے ہیں:

”ان مرتبۃ الاصطفاء اعلی من مرتبۃ الکمال والاصطفاء بمعنی الاختیار والانتخاب“

عقیدۃ الشہدۃ شرح قصیدۃ البرودہ۔ طبع کراچی۔ ص ۸۶

مرتبہ کمال سے اعلیٰ مرتبہ مقام اصطفا کا ہے۔ اس لئے کہ اصطفا کا معنی پسند کرنا اور انتخاب کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ مرتبہ کمال کسی طور پر بھی

حاصل ہوتا ہے اور وہی طور پر بھی، مگر اختیار اور انتخاب میں کسب سے زیادہ نظر کرم اور حسن انتخاب کا دخل ہے۔ حضور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات باریکات میں اگرچہ تمام کمالات جمع ہیں، مگر اس سے بڑھ کر آپ ﷺ کا وصف مرتبہ اصطفیٰ پر فائز ہونا ہے کہ رب العزت جل وعلا نے تمام مخلوقات، اولین و آخرین میں سے آپ ﷺ کو مصطفیٰ بنایا۔

فسبحن الذی زین حبیبہ الکریم بمروۃ الاصطفیٰ وجعلہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم سلام کے آغاز میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس اللہ اسرارنا بسرہ النوری کا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور صفات کمالیہ میں سے کلمہ ”مصطفیٰ“ کا انتخاب حسین، آپ کے عشق رسول، کمال علمی اور وسعت مطالعہ پر عمدہ دلیل ہے۔

رحمت: نرم ولی، ترس مہربانی، شفقت، جس کا نتیجہ مغفرت اور احسان ہو۔

علامہ جلال الدین عبدالرحمن سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمت کا معنی یوں بیان فرماتے ہیں۔

”الرحمة فی کلام العرب العطف والا شفاق والرفق وهو صحيح فی حقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ هو انعم الخلق واعظمهم واشفقهم وارفقهم قلباً“

الریاض الانبیاء فی شرح اسماء خیر الخلق۔ طبع بیروت۔ ص ۱۶۵

عربی زبان میں رحمت کا معنی مہربانی، شفقت اور رقت قلبی ہے۔ ان معنوں کے اعتبار سے حضور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت کا اطلاق درست ہے کیونکہ آپ ﷺ کی ذات مجمع البرکات تمام مخلوقات میں سے سب سے زیادہ احسان فرمانے والے، سب سے عظیم، سب سے زیادہ شفیق اور سب سے زیادہ رقیق القلب ہیں۔

جان رحمت، علمائے راسخین، اولیائے کاملین اور ائمہ عارفین رحمہم اللہ تعالیٰ تصریح فرماتے ہیں کہ حضور مصطفیٰ کریم امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سوائے اللہ تعالیٰ سب پر رحمت اور نعمت رب الارباب ہیں اور سب حضور کی سرکار عالم مدار سے بہرہ مند و فیض یاب۔

ازل سے ابد تک، ارض و سما میں، اولی و آخرت میں، دنیا و دین میں، روح و جسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت و دولت، کسی کو ملی یا یاب ملتی ہے، یا آئندہ ملے گی۔ سب حضور ﷺ کی بارگاہ جہاں پناہ سے نئی اور نئی ہے اور ہمیشہ بے پٹی۔

جلی البقین بان نبینا سید المرسلین، مصنفہ امام احمد رضا، طبع مراد آباد۔ ص ۱۰

محققین تصریح فرماتے ہیں کہ جملہ انبیائے معظمین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت رحمت ہے اور تمام کی خلقت کا مادہ اولی رحمت ہے لیکن حضور سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلام علیہ وسلم اجمعین کا وجود مسعودی رحمت ہے۔ اور آپ ﷺ ”عین رحمت“ اور جان رحمت ہیں۔ وجود مصطفیٰ رحمت کا مترادف ہے۔ ظہور و وجود مصطفیٰ ظہور عین رحمت ہے۔ آپ کی بعثت اس رحمت پر مزید فضل الہی ہے۔ آیہ کریمہ و ما رسلناک الا ورحمۃ اللعالمین اس امر کی شہادت دے رہی ہے۔ بطور اختصار چند علمائے ربانین کے ارشادات ملاحظہ ہوں:

عارف باللہ سید ابوالعباس المرسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جميع الانبياء خلقوا من الرحمة وتبنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عين الرحمة قال تعالیٰ وما ارسلناک الا رحمة للعالمین“

مطالع المسرات۔ طبع لائل پور ص ۱۱۴

تمام انبیائے عظام کو رحمت سے پیدا فرمایا گیا اور ہمارے آقا حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم عین الرحمة، جان رحمت ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اے محبوب! ہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے۔

حضرت شیخ عبدالجلیل القصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ان کل خیر و نور و برکتہ شاعت و ظہرت فی الوجود او تظہر من اول الابدجار الی آخرہ انما ذلک بسببہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم..... نفیس محمد رحمۃہ للعالمین و سائر الانبیاء مبعثہم رحمۃہ فلذلک سعد من اجاب ما بعثوا بہ من الہدی و عوجل یا بالعذاب من اعرض عنہم و محمد صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم مولودہ و نفسه رحمۃہ و امان و کذا مد فہ الی نفخ الصور فحرمۃ تلک الرحمة و امانہ قائم۔“

مطالع المسرات ص ۱۱۴

برخیر، نور برکت جو ظاہر ہوئی اور وجود میں ہوئی یا آئے گی ازل سے ابد تک سب حضور ﷺ کے سبب سے ہے۔ حضور کی ذات تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے اور دیگر انبیائے کرام کی بعثت رحمت ہے۔ اسی سبب سے انبیاء کرام کی لائی ہوئی شریعت پر جس نے عمل کیا، سعید



ہوا اور جس نے اس ہدایت سے اعراض کیا۔ عذاب میں گرفتار ہوا، لیکن سید الانبیاء ﷺ کی ذات، آپ کی ولادت ہی رحمت اور امان ہے۔ آپ کا گنبد حضرت رحمت اور امان ہے۔ اسی لئے اس کی حرمت اب بھی باقی ہے۔

سند المحدثین عارف باللہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

”زین اللہ محمد صلی اللہ تعالیٰ وسلم بزینۃ الرحمہ فکان کونہ رحمۃ و جمیع شمانلہ و صفاتہ رحمۃ علی الخلق

شفاعتہ یرفع حقوق المصطفیٰ طبع بیروت۔ ص ۱۶

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت سے مزین فرمایا ہے آپ کا وجود ہی رحمت ہے۔ آپ کے تمام شمائل اور صفات مخلوق کے لئے رحمت ہیں۔

علامہ احمد شہاب الدین خفاجی شارح شفا فرماتے ہیں:

”جعلہ عین الرحمۃ لا رشادہ لہم“ نسیم الریاض۔ طبع بیروت۔ ج ۲، ص ۲۹۴

قطب ربانی سید ابوالعباس التجانی القاسمی (تیرھویں صدی ہجری کے عالم) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

”ثم صار يعيظ على خلقه من النور في الحقيقة المحمدية من العلم و الرحمہ فكان بهذه الشابة هو عين

الرحمة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و کان ذالک النور هو الحقيقة المحمدية“ جواہر البحار، طبع مصر، ج ۳ ص ۶۱

خلاصہ عبارت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نور اور اس پر جو حقیقت محمدیہ تھی۔ اپنے علم اور رحمت سے فیضان فرمایا۔ اس طور سے حضور ﷺ عین

الرحمۃ اور جان رحمت ہیں۔ یہی نور، حقیقت محمدیہ ہے۔ اگرچہ حضور جان نور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت دیگر انبیاء عظام علیہم السلام کی طرح

رحمت ہے، مگر آپ کا وجود مسعودی رحمت ہے، بلکہ جہاں کی جملہ رحمتیں آپ کے وجود کی برکت کا ظہور ہیں۔ رحیم اور رحمت فرمانے والے

اگرچہ آپ کے اسمائے مبارکہ میں سے ہیں۔ مگر ارشاد ربانی میں آپ کا نام مبارک رحمت ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے

سلام کے آغاز ہی میں مصطفیٰ اور جان رحمت صفات نبویہ کا انتخاب ہی لا جواب ہے۔ شاید اس سے بہتر انتخاب ممکن نہ ہو۔

شمع:۔۔۔۔۔ چراغ

ارشاد ربانی یا یہا النبی انا ارسلنک شاہدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا (الاحزاب)

میں حضور نور الانوار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراج منیر کہہ کر مخاطب فرمایا گیا ہے۔ سراج کا مفہوم مذکورہ شعر میں شمع سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بزم ہدایت:۔۔۔۔۔ دنیا میں جس قدر انبیاء و مرسلین تشریف لائے کبھی ہادی و مہدی تھے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں میں ہادی

بھی تھے اور اب حضور مدار ہدایت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کریمہ میں صحابہ کرام، ائمہ اہل بیت تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین اور جملہ

علمائے عالمین سب کے سب ہدایت کے ستارے ہیں۔ حدیث نبوی:

اصحابی کالنجوم فباہیم القديمت اہندیتم (بیہقی، کنوز الحقائق)

میں انہی ہدایت کے ستاروں کا بیان ہے۔ دنیا کے تمام ہادین اولین و آخرین کے ہادین اور انبیاء و مرسلین اور اولیائے عارفین، سب ہادین کو

اگر ایک بزم میں جمع تصور کر لیا جائے تو صدر بزم، میر محمد شفیع سرکار مدار ہدایت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تمام انبیاء کرام اور دیگر ہادین

نے آپ کی ہدایت سے ہدایت حاصل کی۔

آئیے کریمہ:

الذین یسعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندهم فی التوراة والانجیل یا مرہم بالمعروف

وینہہم عن المنکر ویحل لہم الطیب ویحرم علیہم الخبث و یضع عنہم اصرہم والا غلل الی کانت

علیہم (الاعراف)

”وہ جو غلامی کریں۔ اس رسول بے پڑھے۔ غیب کی خبریں دینے والے کی، جسے لکھا ہوا پائیں اپنے پاس تورات اور انجیل میں وہ

انہیں بھلائی کا حکم دے گا۔ اور بُرائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام

کرے گا۔ اور ان پر وہ بوجھ اور گتے کے پسندے، جو ان پر تھے، اتارے گا“

۔۔۔ میں حضور کے اوصاف کریمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

فالذین امنوا بہ و عزز وہ و نصر وہ و اتبعو النور الذی انزل معہ اولئک ہم المفلحون۔ (الاعراف۔ ۱۵۷)

تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں۔ جو اس کے ساتھ نازل ہوا۔۔۔۔۔ وہی

بارہ ہیں۔  
اس کے متصل فرمایا:

قل يا ايها الناس اني رسول الله اليكم جميعان الذي له ملك السموات والارض لا اله الا هو يحيى ويميت فامنوا بالله ورسوله النبي الامى الذى يو من بالله و كلمته واتبعوه لعلكم تهتدون. (الاعراف- ۱۵۸)  
”تم فرماؤ اے لوگو! میں تمام آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہ زمین و آسمان میں اسی کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہی جلائے اور مارے۔ تو ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نبی امی پر کہ اللہ اور اس کے کلاموں پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پیروی کرو کہ تمہیں ہدایت ہو۔“

ان آیات مقدسہ سے معلوم ہوا کہ ہدایت کا مدار تو حضور نبی امی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں، جو ان سے ہدایت پائے۔ ہدایت یافتہ ہے۔ وہی ہادی بن سکتا ہے اور جو ان سے اعراض کرے دنیا و آخرت، اولی و آخری میں نہ وہ ہدایت یافتہ ہے اور نہ وہ ہادی۔  
میشاق روز الست میں تمام انبیائے عظام علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ سے عہد فرمایا کہ وہ حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائیں گے اور آپ کی ہدایت سے ہدایت پائیں گے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی شارح شفا کے الفاظ اس سلسلہ میں بڑی وضاحت فرماتے ہیں:

والروح النبوية المقدسة لمعته من نوره والملائكة شرو تلك الانوار وبهذا صرح في هيا كل النور فلذا سمي النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم نورا ولا قباسه من الانوار الالهية سمي سراجا لما فاض عليه من الانوار العلوية ضم الریاض ----- ج ۲ ص ۳۹۶  
روح مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور کی جتنی ہے۔ ملائکہ و مرسلین کے انوار آپ ﷺ کے نور کا پرتو ہیں۔ حضور ﷺ کا نور مخلوق کے تمام انوار کا منبع ہے اور چونکہ آپ ﷺ کا نور مقدس تعلیلات الہیہ ہے، مقہوس ہے اس لئے آپ ﷺ کو معراج بھی کہا گیا ہے۔  
لاکھوں۔۔۔۔۔ لاکھ کی جمع۔۔۔۔۔

عام طور پر سو ہزار کے عدد کو لاکھ کہتے ہیں اس صورت میں یہ عدد معین ہوتا ہے، مگر بعض اوقات غیر معینہ معدود کو بیان کرنے کے لئے لاکھ یا لاکھوں سے تعبیر کرتے ہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اپنے اس سلام میں ”لاکھوں سلام“ سے مراد غیر معینہ تعداد میں اور لا تعداد بار سلام مراد لیا ہے۔  
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام  
شیخ بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

پورا قصیدہ سلامیہ میں ”پہ لاکھوں سلام“ سے انشاء سلام مراد ہے یا خیر سلام۔۔۔۔۔ دونوں احتمال ممکن ہیں۔ جملہ خبریہ کی صورت میں اس کا مفہوم ہوگا کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مجمع و برکات پر اس کے مولا جان و علا اس کی نورانی مخلوق فرشتوں، انبیاء و مرسلین اور جملہ مؤمنین اولین و آخرین کی طرف سے ازل سے تا ابد دنیا و آخرت میں لا تعداد، بے شمار مرتبہ درود و سلام ہوا ہے، ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔

جملہ انشائیہ کی صورت میں اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات قدسی صفات پر اللہ تعالیٰ کا ازل سے ابد تک ہر آن میں لا تعداد بے شمار مرتبہ قدسی نورانی درود و سلام ہوتا رہے گا۔۔۔۔۔ اور اسی طرح سے اس کے مقرب فرشتوں، محبوب انبیاء کرام اور جملہ ایمانداروں کی طرف سے بھی ہر آن، ہر لمحہ اس دنیا میں اور آخرت میں بے شمار درود و سلام کے تحفے مصطفیٰ جان رحمت پر ہوتے رہیں گے۔

اگرچہ جملہ خبریہ کی صورت میں خبر صلوٰۃ و سلام میں بھی حضور سرکار ہدایت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے جلوے نمایاں ہیں، مگر انشاء صلوٰۃ و سلام میں جو لطف، عنایت مضمر ہے وہ اہل دل، اہل نظر سے مخفی نہیں۔ اسی لئے نماز کی حالت میں اجلہ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے تصریح فرمائی۔ تشہد پڑھتے وقت انشاء سلام کا قصد چاہیے۔ صرف حکایت سلام کا تصور کافی نہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ الباری کے اس سلام کا ہر شعر بے مثال ہے اشعار میں سلاست، بے ساختگی، عشق و محبت کی فراوانی کا جو عنصر ہے اس نے اسے لازوال بنا دیا ہے مگر ذرا اس کے پہلے شعر:

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شع ہزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

کے دونوں مصرعوں کو دوبارہ پڑھئے۔ بار بار پڑھیے۔ کہنے کو یہ دونوں مصرعے، قصیدہ کا حصہ ہیں، مگر دونوں مصرعے ”نثر“ کا اعلیٰ نمونہ ہیں اور نثر بھی سہل مستمع، شعر کا ایک ایک حرف ایسا موتی ہے جس کا جواب نہیں اور پھر حسن ترتیب تو قدی جذبات کی نمائندگی کر رہی ہے۔ عشق و محبت کی اسی دولت کی بدولت درود و سلام کا یہ قصیدہ عرب و عجم میں یکساں مقبول ہے۔ اردو زبان کا یہ سلام اردو سے ناواقف حضرات کی زبانوں پر بھی جاری ہے اور ان کی مجلسوں میں بڑے ذوق سے سنا جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت فنا ضل بریلوی کی تصانیف

اور درود و سلام کے شوق آفرین صفحے

ترتیب: علامہ محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

بود در جہاں ہر کسے را خیالے  
مرا از ہمہ خوش خیال محمد  
خوشا مسجد و مدرسہ و خانقاہے  
کہ در وے بود قیل و قال محمد

سید انس و جاں، سرور کون و مکاں، بر رخ و جوب و امکان، سید الانبیاء نبی المرسلین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین حضور پر نور، لامع نور، مایہ و مجاہد المشرق، حضرت محمد مصطفیٰ جتبی مرتضیٰ علیہ افضل الصلوٰات و اکمل التسلیمات کی ذات برکات قدسی صفات پر درود شریف پڑھنا اداۓ فرائض کے بعد افضل ترین عبادت ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جس سے رب دود، معبود و معبود محل و علا کی رضا حاصل ہوتی ہے رب العالمین کے محبوب اکرم ﷺ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور درود شریف پڑھنے والے کی جملہ حاجات دنیویہ و دینیہ با حسن وجہ پوری ہوتی ہیں۔

درود شریف پڑھنے سے ہر کام میں آسانی اور برکت ہوتی ہے۔ صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، ائمہ کبار، اجد علماء صلحا اخیار نے بار بار اسے آزمایا اور مجرب پایا۔ امام اجل فاضل افضل شیخ اکرم شیخ الحدیث حضرت عبدالوہاب مفتی شاذلی متوفی ۱۰۱۱ھ علیہ الرحمہ والرضوان کو مدینہ منورہ سے حضرت شیخ الحنفین شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کو مدینہ سے رخصت کرتے ہوئے جو وصیت فرمائی اسے ملاحظہ فرمائیں:

”آگاہ باشید کہ دریں راہ حق عبادت بعد اداۓ فرائض چوں صلوٰۃ بر حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیست۔ باید کہ تمام اوقات خود را صرف آن کند و بچیزے دیگر نپردازد۔“ (اشعۃ الممعات، طبع نولکشور لکھنؤ، جلد اول ص: ۴۰۹) آگاہ رہو کہ اس (حصول قرب الہی کی) راہ میں اداۓ فرائض کے بعد درود شریف پڑھنے سے کوئی عبادت افضل نہیں۔ اپنے تمام اوقات کو اسی میں صرف کرو۔ اس کے علاوہ کسی اور طرف مشغولیت نہ رکھو۔

صلوٰۃ و سلام کو علماء نے وظیفہ حیات بنایا۔ اس میں ایسی مشغولیت اختیار کی کہ ان کی یہ مشغولیت، مصروفیت اور انہماک ضرب المثل بن گئی۔ بعض علماء و صوفیاء نے اپنے اس ذوق سلیم کی تکمیل یوں کی کہ حسین کلمات اور حسین انداز میں درود و سلام کے مختلف صیغے انشاء کئے اور اپنے حسین جذبات کو حسین کلمات کے قالب میں ڈھالا۔ یہ کلمات صلوٰۃ و سلام اسلامی لٹریچر کا ایک حصہ ہیں۔ اسلامی ذخیرہ کتب پر نظر رکھنے والا اس حصہ سے صرف نظر نہیں کر سکتا۔ ان میں بعض علماء و صوفیاء کے انشاء کئے ہوئے صلوٰۃ و سلام کے صیغے کی ضخیم مجلات میں موجود ہیں۔ ارشاد بانی ہے:

قولوا للناس حسنا (الآیۃ) کی تفسیر میں لکھا ہے:

”و قولوا للناس صدقا و حقافی شان محمد علیہ السلام فمن سألکم عنه فاصدقوه و بینوا صفته ولا تکتموا امر“۔ روح البیان (طبع اشبول) جلد ۱۔ ص ۷۱۔

صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ نے اس آیت کے تفسیری حواشی میں فرمایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ سید عالم ﷺ کی شان میں حق اور سچی بات کہو۔ اگر کوئی دریا یافت کرے تو حضور ﷺ کے کمالات و اوصاف سچائی کے ساتھ بیان کرو اور آپ ﷺ کی خوبیاں نہ چھپاؤ۔ (خزان العرفان)

اس ضمن میں ایک حدیث مبارکہ بھی پیش نظر رہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

إذا صلیتم علی فاحسنوا الصلوٰۃ (جذب القلوب، ناشر مکتبہ نعیم لاہور۔ ص ۱۹۰)

مشہور محدث و مفسر علامہ ابن کثیر نے اس کی تخریج یوں فرمائی ہے:

قال ابن ماجہ..... عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال إذا صلیتم علی رسول اللہ فاحسنوا الصلوٰۃ علیہ فانکم لا تدرون لعل ذلک یعرض علیہ تفسیر ابن کثیر، جلد سوم۔ ص ۵۰۹ (طبع مصر)

ارشاد بانی تفسیری روایات اور احادیث طیبہ کی روشنی میں جن علماء و صوفیاء نے درود شریف کے مختلف صیغے انشاء کئے ہیں ان میں علامہ طبرانی، حضرت حسن بصری، علامہ تلکسانی، علامہ نیشاپوری، علامہ عطا، حضور غوث الثقلین، حضرت کلیم الہی، شیخ عبدالحق دہلوی، شیخ سلیمانی جزوی شاذلی، شیخ عبدالمقصود دھرم سالم، علامہ یوسف نبھانی، شیخ محمد عبدالرحمن چمہروی، پیر عبدالغفار کشمیری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

کے اسماء گرامی بریکبیل ارتحال نوک قلم پر آئے ہیں۔ ان حضرات میں بعض کے مجموعہ ہائے صلاۃ و سلام ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں۔ ان میں بعض مجموعہ صلاۃ و سلام مشائخ طریقت اور اہل اللہ کا وظیفہ ہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز (۱۳۳۰ھ/۱۹۲۱ء) کے عشق رسول ﷺ کا اعتراف آپ سے فقہی اختلاف رکھنے والوں نے بھی کیا ہے۔ آپ کی مصروف زندگی تصنیف و تالیف، اشاعت و حمایت دین میں صرف ہوئی۔ آپ کی ایک ہزار علمی و تحقیقی تصانیف اب بین الاقوامی جامعات میں دانشوروں اور محققین کی توجہ کا مرکز بن چکی ہیں۔ علاوہ ازیں امام موصوفات کا نعتیہ دیوان حدائق بخشش عربی، فارسی اور اردو زبان کی نعتوں کا حسین مجموعہ ہے۔ یہ نعتیں دنیا کے کسی بھی بلند پایہ نعت گو شاعر سے کسی بھی لحاظ سے کم درجہ نہیں۔

عشق مصطفیٰ ﷺ کے حوالہ سے صلوٰۃ و سلام، امام احمد رضا محدث بریلوی کا محبوب وظیفہ تھا۔ اس سلسلہ میں (اس وقت تک) آپ کا مجموعہ صلوٰۃ و سلام منظر پر نہیں آیا اگرچہ نعتیہ کلام میں سلام نے بین الاقوامی مقبولیت حاصل کر لی ہے۔

تاہم آپ اپنی ہر تحریر، فتویٰ، تصنیف، کی ابتداء انتہا میں صلاۃ و سلام تحریر فرماتے اور بعض اوقات طویل تحریرات کے درمیان میں بارہ درود و سلام تحریر فرما کر تسکین قلب کا سامان فرماتے اور جب بھی کوئی صلاۃ و سلام کا صیغہ لکھتے اسے حسب موقع انشاء فرماتے۔ فقہ میں عبادات، معاملات، علم عقائد و کلام میں جو موضوع زیر بحث ہوتا اس کی مناسبت سے درود و سلام کا صیغہ انشاء فرماتے۔ آپ کی تحریرات پڑھنے والے پر عیاں ہے کہ ہر موقع پر آپ کا انشاء کیا ہوا صلوٰۃ و سلام کا صیغہ ایک نئے حسین انداز اور حسین کلمات پر مشتمل ہے۔ جو یقیناً آپ کے حسین جذبات کا عکس جمیل ہیں۔

فقیر غفر القدر نے امام موصوف کی چند تصانیف کے سرسری مطالعہ کے دوران صلوٰۃ و سلام کے جو عربی صیغے پائے انہیں ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اس میں کوئی خاص ترتیب ملحوظ نہیں رکھی۔ یہ مجموعہ صلوٰۃ و سلام اگرچہ آپ کی مستقل تصنیف نہیں لیکن آپ کے افادات ضرور ہیں۔ اس مجموعہ سے غرض صرف اتنی ہے کہ مستقبل کا مصنف اور مؤرخ اس سے کسب فیض کر سکے، ممکن ہے آپ کا یہ مجموعہ عربی زبان پر تحقیقین کیلئے مفید ثابت ہو۔ یہ مجموعہ عربی زبان و بیان پر آپ کی دسترس، مہارت، سلاست کا بہترین شاہد ثابت ہوگا۔

اگر کوئی صاحب ذوق اسے وظیفہ بنائے تو یقیناً دیگر صیغہ ہائے صلوٰۃ و سلام کی طرح اس سے بھی روحانیت، ہمنانیت، سکینت پائے گا۔

الصلوة والسلام على الامام الاعظم للرسول الكرام ما لكي شافعي احمد الكرام يقول الحسن بلا توقف  
 محمد بن الحسن ابو يوسف فانه الاصل المحيط لكل فضل بسيط ووجيز وسيط البحر الزخار ولد المبحر  
 وخزان الاسرار وتنوير الابصار ورد المختار على منح الغفار وفتح القدير وزل الفقير وملتقى الابرار ومجمع  
 الانهر وكنزا لدقائق الحقائق والبحر الرائق منه يستمد كل محضر فائق فيه المنية وبه الغنية ومراقى الفلاح  
 وامداد الفتاح وايضاح الاصلاح ونور الايضاح وكشف المضمرات وحل المشكلات ودر المنقذ وينابيع  
 المبتغى وتنوير البصائر وزواهر الجواهر البدائع النواذر المنزه وجو باعن الاشياء والنظائر مغنى السائلين و  
 سبب المساكين الحاوى القدسي لكل كمال قدسى وانسى الكافى الوافى الشافى المصطفى المصطفى  
 المستغنى المجتبى المنتقى الصافى عدة النوازل وانفع الوسائل لا سعاف السائل بعيون المسائل عمدة الاواخر  
 وخلاصته الاوائل وعلى اله وصحبه واهله وحزبه مصاييح الدجى ومفاتيح الهدى لا سيما الشخين الصاحبين  
 الاخدين من الشريعة والحقيقة بكلا الطرفين والخنتين الكريمين كل منهما نور العين ومجمع البحرين وعلى  
 مجتهدى ملة واسمه امته خصوصاً الاركان الاربعة والانوار الامة وجامع الفصولين فصول الحقائق والشرع  
 المذهب بكل زين وعلينا معهم وبهم ولهم يا ارحم الرحمن امين والحمد لله رب العالمين (١)

سيد الثقلين عليه وعلى آله الصلوات من رب المشرقين (٢)

اللهم من استعاذ بك فقد استعاذ بعظيم عز جارك وجل ثناء وجهك الكريم وصل وسلم وبارك على  
 هذا الحبيب الروف الرحيم وعلى آله وصحبه واوليائه وعلمائه بالوف التكريم واشهدان لا اله الا الله وحده  
 لا شريك له واشهدان سيدنا ومولانا محمد عبده ورسوله بالهدى ودين الحق ارسله صلى الله تعالى وسلم  
 عليه وعلى من هو مرضى لده وعلى كل مسلم ملتجى اليه فى كل ان دائماً ابداً ما لا يحصى احداً عدد امين (٣)

اللهم لك الحمد فرضاً لازماً صل على افضل اركان الايمان (٤) والصلوة والسلام على من كان منديل  
 سعده احسن وانفس من كل حرير ما سه احسن بقبوله من وجوهنا قلوبنا كل درن ووسنح للتنوير (٥)

والصلوة والسلام على سيد كل طيب والطاهر واله وصحبه الاطائب الاطاهر (٦)

والصلوة والسلام على الطيب الطاهر النبى الامى واله وصحبه وسانر حزبه ومن فى سبيله ادمى اودمى (٧)  
 وصلى الله تعالى على اطهر طيب واطيب طاهر وعلى اله وصحبه الاطائب الاطاهر والحمد لله رب  
 العالمين فى الاول والاخر والباطن والظاهر (٨)

والصلوة والسلام على سيد المعصومين عن الاحتلام واله الكرام وصحبه العظام الى يوم يديفيه و  
 اردو حوضه يبلل الاكرام امين (٩)

والفضل الصلوة والسلام بعد داناث كل يوم على من لا ينام قلبه فما كان وضوه ينتفض بالنوم وعلى اله و  
 صحبه الذين نهوا فيهوا من نوم الغفلة غفلة القوم (١٠)

وصلى الله تعالى على سيد الاخر والاوائل واله وصحبه الاكرام الافاضل (١١)

واطهر الصلوة واطيب السلام على من ارسل بشيراً ونذيراً وداعيا الى الله باذنه وسراجاً منيراً تطهرنا بمياه  
 قيصه الها مر الماطر كثيراً غزيراً واذهب عنا ارجاس الكفر وانجاس الضلال بسحاب فضله المنهل ابد اكل حين  
 وان هلال كبيراً فصلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه وبارك وسلم تسليم كثيراً كثيراً امين (١٢)

وصلى الله تعالى على اعظم الانبياء قدر أوفى وأخبر وعلى اله وصحبه واوليائه وحزبه اولى واخرى وبارك وسلم (١٣)  
 والصلوة والسلام على من اتاه خطابه وظهر رحابه وعلى الال والصحابه وامة الاجابة (١٤)

والفضل الصلوة وازكى السلام على من طهرنا من الانجاس وادام ديم نعمه علينا حتى نقان من الادناس  
 وعلى اله وصحبه واهل السننه امين (١٥)

الحمد لله الذى انزل الذكر الملقى على السيد الطيب الطهوى الانقى الملاقى رب ليلة الاسرا عليه من ربه  
 ليلة اسرا عليه من رب الصلاة الزهراء وصلى آله اصحبه امته وحزبه الى يوم اللقاء امين (١٦)

افضل الصلوات والسلام والتسليمات الزاكيات لمباركات على المولى وآله وصحبه وابنه وحزبه كما يحب ربنا ويرضى (١٤)

وافضل الصلاة والسلام على سيد الانبيائه وعليهم وعلى آله وصحبه واوليائه باقين دائمين بدوامه وبقائه (١٨)  
اللهم لك الحمد واليك الصمد ارحم عبيدك الصواب وقره الثياب يا وهاب وصل وسلم وبارك على  
السيد الاواب الذى تحكى نفخة من كرمه الريح المرسله ورشحه من فيضة هاجر السحاب وعلى آله وصحبه  
وابنه وحزبه خير حزب وآل واصحاب امين (١٩)

والحمد على اكمل الانه وافضل صلواته واكمل تسليماته على افضل انبيائه وعلى آله وصحبه العلى  
والتسليمات الزاكيات وابنه واجبائه والحمد لله رب العالمين (٢٠)

الحمد للمتوحد بجلاله المتفرد و صلواته دو ما على خير الانام محمد وال والاصحاب هم مأوى عند  
شد ائدى فالى العظيم توسلى بكتابه و باحمد و بمن اتى بكلامه و بمن هدى و بمن هدى و بطيبة و بمن جرت و  
بمنبر و بمسجد و بكل من و حد الرضا و من عند رب واحد لاهم قد حجم العداى و من كل شاء و ابعد فى  
خيولهم و جالهم مع كل عاد معتد هاوين ذلة مثبت باغبين ذلة مهتد لكن عبدك امن اذن دعاك يويد لا اختشى  
من بأسهم يد ناصرى اقوى يد لاهم فادفع شرهم و قنى ميكدة كاند و ادم صلاتك والسلام على الحبيب الاجود  
والال امطار النداء والصحب سحب و اند فاعررت ورقاعلى بان كخير مغرود واجعل بها احمد رضا عبد  
ابحرز السيد والله تعالى و تبارك صل وسلم و بارك على المولى الكريم المبارك واله وصحبه وابنه وحزبه  
صلاة نخل العقد وتحل المدد و تقينا شر حاسد اذا حسد و مكر حاقه اذا حقد و ضرعاند اذا عند بحرمة قل  
هو الله احد الله الصمد لم يلد و لم يولد و لم يكن له كفواً احد والحمد لله رب العالمين الى الابد (٢١)

وصل الله تعالى وسلم و بارك على مصبح الحسنات مقيل العثرات وآله وصحبه الاكارم السادات وابنه  
وحزبه الاجلة الاثبات وعلينا معهم وبهم ولهم الى يوم يقوم حبيبنا بيه بالشفاعات عليه وعليهم الصلوات الزاكيات  
والتسليمات الناميات والتحيات المباركات (٢٢)

والصلوات والسلام على الامام الاعظم المرسل الكرام الذى جاءنا حقاً من قوله المأمونون استغث قلبك وان  
افتاك المفتون وليهم وعلى اله والهم وصحبه وصحبه وفناهم وفأهمهم الى يوم يدعى كل اناس بامامهم امين (٢٣)  
والصلوة والسلام على سيد الابرار واله الاطهار وصحبه الكبار وعلينا معهم فى دار القرار (٢٤)  
وافضل الصلوة والسلام على اكرم الكرام واله وصحبه وابنه وحزبه الى يوم القيام والحمد لله ذى الجلال  
والاكرام (٢٥)

وصلى الله تعالى على المولى الاكرم واله واصحبه وبارك وسلم (٢٦)  
وافضل الصلوة واكمل التسليمات على الامام الاعظم لجميع الكائنات واله وصحبه وحزبه اولى الخيرات  
والسعود والبركات عدد كل ماضى وماهوات امين والحمد لله رب العالمين (٢٧)

والصلوة والسلام على الطيب الطاهر الطهور المطهر افضل على الخلق فضلاً كبيراً وعلى اله وصحبه وابنه  
وحزبه ما مطرت السحب مانمير امين (٢٨)

وله الحمد وعلى حبيبى الكريم والال والاصحاب صلاة وسلام يدومان بلا عدد ولا حساب (٢٩)  
وصلى الله تعالى عليه وسلم وعلى اله وصحبه وبارك وسلم وعلى ابنه الكريم الغوث الاعظم (٣٠)  
وصلى الله تعالى على سيدنا ومولينا محمد الكريم الاكرم وعلى اله وصحبه وابنه وحزبه وبارك وسلم  
امين الحمد لله رب العلمين (٣١)

وافضل الصلاة واكمل السلام على الحبيب الرفيق واله وصحبه اولى التحقيق وسائر من دانه بالايمان  
والتصديق امين والحمد لله رب العالمين وصلى الله تعالى على سيدنا ومولينا محمد واله ومحبه اولى  
التحقيق (٣٢)

(٣٣)



والله الموفق لأرب سواه وصلى الله تعالى على مصطفاه وآله وصحبه ومن وآله (٣٣)  
وصلّى الله تعالى وبارك وسلم على الحبيب الكريم الروف الرحيم الارضى وآله وصحبه وابنه وحزبه  
ما علت سماء ارضوا الحمد لله رب العلمين (٣٥)

ولله الحمد على الدوام وعلى نبيه وذويه الصلوة والسلام (٣٦)  
ولله الحمد على الدوام وعلى نبيه وآله والصلوة والسلام على مر الليالي والايام (٣٧)  
وصلّى الله تعالى على السيد الاواب وآله وصحبه خيرال واصحاب الى يوم الحساب (٣٨)  
كل خير امن عطاء المصطفى صلى الله عليه مع من يصطفى الله يعطى والحبيب القاسم صلى عليه القادة الاكابر  
فانال خبر امن سواه نائل كلال ولا يرجى لغير نائل منه الرجاء منه العطاء منه المدد فى الدين والدنيا والاخرى للابد (٣٩)  
وصلّى الله تعالى وبارك وسلم على سيدنا ومولينا الراءف الارحم شفيع الامم وآله وصحبه وابنه الكريم  
الغوث الاعظم (٤٠)

وافضل الصلاة واكمل السلام على خاتم النبيين سيد المرسلين وعليهم جميعاً وعلى آله وصحبه وابنه وحزبه  
اجمعين امين والحمد لله رب العالمين (٤١)  
سقانا الله تعالى منه (من الكوثر الاطهر) بمنه ورأفته وكرم حبيبه وقاسم نعمته صلى الله تعالى عليه وسلم  
على آله وصحبه وامتة اجمعين (٤٢)

وصلّى الله تعالى عليه وسلم ومجد وشرف وعظم وكرم وعلى آله الكرام وصحبه العظام وابنه الكريم  
امتة الكريمة خير الامم وعلينا بهم ولهم وفيهم ومعهم يامن علينا بارساله وانعم (٤٣)  
والصلوة والسلام عدد الرمل والتواب على رحمة الرحمن ومنة الوهاب الذى اتى بالدين يسيرا ميسورا  
جعلت له الارض مسجداً وطهوراً فایمارجل من امته ادركته الصلاة فليصل متمتعاً ببركة ال ابي بكر الاجل وعلى  
آله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين ابد الابدين (٤٤)

وصلّى الله تعالى على سيدنا ومولينا وآله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين ابد الابدين (٤٥)  
وصلّى الله تعالى على سيدنا ومولينا محمد وآله وصحبه اجمعين امين (٤٦)  
وافضل الصلوة والسلام على سيد المرسلين وآله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين (٤٧)  
والصلوة والسلام الاتمان على سيد الانس والجان وآله وصحبه وابنه وحزبه فى كل حين وان امين (٤٨)  
والصلوة والسلام على المولى الكريم وآله وصحبه وذوية (٤٩)

وافضل صلاة واكمل سلام على النبي الرفيق وآله وصحبه اساطين الدين واراكين التصديق (٥٠)  
وصلّى الله تعالى على السيد الكريم الرحيم الرفيق وآله وصحبه هداة الطريق امين (٥١)  
وصلّى الله تعالى وسلم على حبيبه وآله وصحبه متوافراً متكاثراً امين (٥٢)  
وصلّى الله تعالى وسلم وبارك كثيراً متواتراً وافراً متظافراً على عالم حكمه وقاسم نعمه وافضل خلقه  
سراج افقه وآله وصحبه وابنه وحزبه ابد الابدين عدد خلق الله فى كل ان وحين (٥٣)

وصلّى الله تعالى وبارك وسلم على هادى قلوبنا ومأوى عيوبنا وكاشف كربنا وآله وصحبه وابنه وحزبه  
اجمعين ابد الابدين عدد خلق الله فى كل ان وحين (٥٤)  
وصلّى الله تعالى على سيدنا ومولينا محمد وآله وصحبه وابنه وحزبه وبارك وسلم (٥٥)  
وصلّى الله تعالى وبارك وسلم على الحبيب الاكرم والشفيع الاعظم هادى الامم الى طريق مم وآله  
وصحبه ذوى الجود والكرم (٥٦)

والصلوة والسلام الاتمان الاكملان على من اعطانا العلم بربنا فصيح لنا الايمان وعلى آله وصحبه وتابعيه  
باحسان (٥٧)

وصلّى الله تعالى عليه وسلم وبارك وشرف ومجد وكرم على التوالى والتواتر والاتصال الى ابد الابد من

وصلى الله تعالى على الحبيب الكريم اله وصحبه و اولى الكريم (٦٠)

وافضل الصلاة والسلام على السيد المنعم و اله الكرام وصحبه العظام و امته الى يوم القيام (٦١)

وصلى الله تعالى على سيدنا و مولانا محمد و اله وصحبه وابنه و حزبه و بارك و سلم الى ابد الابد في كل ان و حين (٦٢)

عليه وعلى اله الطيبين و اصحابه المطيبين و تابعيهم باحسان الى يوم الدين صلاة الله و سلامه كل ان و حين  
زل زال الى ابد الابد امين و علينا به يا ارحم الراحمين (٦٣)

وصلى الله تعالى سيدنا و مولانا محمد و اله و ذويه (٦٤)

وصلى الله تعالى على السيد الاداب و اله وصحبه و امته الى يوم الحساب (٦٥)

وصلى الله تعالى على سيدنا و مولانا محمد النبي الكريم الاكرم الحبيب الرؤف الاراف الرحيم الارحم  
وعلى اله وصحبه سادة الامم قادتنا الى طريق الامم وابنه و حزبه و امته و بارك و سلم الى ابد الابد (٦٦)

صلى الله تعالى عليه و بارك و سلم ابدًا صلاة و سلام و بركات تعم ذويه تجمع جمعته (٦٧)

صلى الله تعالى عليه و عليهم وعلى اله و الههم و حزبه و خز بهم اجمعين ابد الابد و الحمد لله رب العالمين  
وصلى الله تعالى على المصطفى و اله وصحبه وابنه و حزبه و علينا بهم و لهم و فيهم و معهم امين يا ارحم الراحمين (٦٨)

وصلى الله تعالى على السيد طيب الطاهر الذي ميز الخيـث من الطيب بنور الهدى وعلى اله الا طائب  
وصحبه الا طاهر و بارك و سلم دائما ابدًا (٦٩)

وافضل الصلوة والسلام على سيد المرسلين سيدنا و مولانا محمد و اله وصحبه اجمعين (٧٠)

والصلوة والسلام على سيد الانام اعظم يعسوب لنحل الاسلام عذب الريق حلو الكلام منبع شهد يذيل  
لسقام و اله وصحبه العظام الضخام ما اشفى بالعسل مريض سقيم واجب الحلومسلم سليم (٧١)

وصلى الله تعالى على سيد المرسلين و خاتم النبيين محمد و اله وصحبه اجمعين و علينا معهم برحمتك يا  
ارحم الراحمين امين اله الحق امين (٧٢)

الحمد لله وحده و الصلوة والسلام على من لا نبي بعده وعلى اله وصحبه المكرمين عنده (٧٣)

الحمد لله وكفى و سلام على عباده الذين اصطفى اله سيما على صاحب المعراج المصطفى و اله وصحبه  
المقيمين الصلوة و العدل و الوفاء (٧٤)

وصلى الله تعالى على المولى الاواب سيدنا محمد و الال و الاصحاب (٧٥)

وافضل الصلوات و اكمل التحيات على من عين الاوقات و بين العلامات و حرم على امته اضاعة الصلوات  
وعلى اله الكرام وصحبه العظام و مجتهدى شرعه غرا الفخام لاسيّا الامام الاقدم و الهامم الا عظم امام الائمة

مالك الازمة كاشف الغمة سراج الامة نائل علم الشرح الحنفى من اوج الشر بنا شر علم الدين الحنفى نشر  
اجليا نصر الله اتباعه و رضى اتباعه متبوعا تا بعا و علينا معهم يا ارحم الراحمين الى يوم الدين (٧٦)

والصلوة والسلام على احمد محمود محمد و اله الكرام السعود (٧٧)

ربى لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك و كمال الانك و وفور نعمائك صل و سلم و بارك على اكرم  
انبياك محمد و اله و سائر اصفياك امين (٧٨)

وصلى الله تعالى على الهادى الامين الامان المامون محمد و اله وصحبه الكرام و الذين هم بهد بهم يهتدون  
(٧٩)

والصلوة والسلام على نور العيون سرور القلب المحزون محمد الرفيع ذكره فى الصلوة و الاذان و الحبيب  
اسمه عند اهل الايمان وعلى اله وصحبه المشروحة صدورهم لجلال اسراره و المفتوحة عيونهم بجمال انواره و

شاهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و ان محمد اعبده و رسوله بالهدى و دين الحق ارسله صلى الله تعالى

عليه وآله وصحبه أجمعين وعلينا معهم وبهم ولهم يا أرحم الراحمين (١٢)

حامد ين لله على منته الجزيلة الى كل نبيه ومصلين على نبيه الكريم وآله وصحبه وسائر محبيه (١٣)

والصلوة والسلام على الحبيب والكريم وآله وصحبه هداة الطريق (١٤)

وصلى الله تعالى على ناصر الضعيف وآله وسلم (١٥)

والصلوة والسلام على المنير النور وعلى آله وصحبه الى يوم النور امين (١٦)

والصلوة والسلام على ذى الافضال وآله وصحبه خير صحب وال امين (١٧)

والصلوة والسلام الاكملان على من رفع الله ذكره واعظم قدره فذكره زان كل خطبة واذان وعلى آله وصحبه المذاكرين اباه مع ذكر مولا فى الحيوة والموت والوجدان والفوت وكل حين وان واشهد ان لا اله الا الله الحنان والمنان وان محمد أعبده ورسوله سيد الانس والجنان صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى آله وصحبه المرضيين لديه ما أذن اذن لصوت اذان (١٨)

وصلى الله تعالى على سيدنا ومولينا محمد وآله الاطائب الكرام امين (١٩)

اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد وعلى ازواج سيدنا محمد (٢٠)

والصلوة والسلام على سيد المرسلين محمد وآله وصحبه اجمعين امين برحمتك يا ارحم الراحمين (٢١)

والصلوة والسلام على من الى افضل قبلة ولا نارسول الثقلين وامام القبلتين جعل الله تعالى بابه الكريم فى الدارين قبلة امالنا كعبة منانا وعلى آله وصحابته وسائر اهل قبلته الذين ولو آله وجوهم تصديقا وايمانا امين (٢٢)

حمد لك اللهم يا عظيم صل على نبيك الكريم وآله وصحبه اولى التكريم ومجتهدى دينه القويم امين (٢٣)

وصلى الله تعالى على نبيه المختار وآله الاطهار وبارك وسلم (٢٤)

والصلوة والسلام على افصح من نطق بعض وعلى آله وصحبه الذين اقتد بهم لسفر الاخرة وزاد صلى الله تعالى وبارك وسلم عليه وعليهم وزاد (٢٥)

والصلوة والسلام على الكريم الجواد على مولى العباد مولى المراد وآله الاسياد وصحبه الامجاد ما اهملت صاد واعجمت الضاد (٢٦)

وصلى الله تعالى على البشير النذير وآله وصحبه (٢٧)

والصلاة الحنانة والسلام اللاحق على الامام الامين الامان الامن محمد مربي الروح والبدن وآله وصحبه فى السر والعلن والائمة المهتدين مصاييح الزمن كاشفى ما خفى ومظهرى ما بطن الثقات السرارة هداة السنن السقااة الفرلة من فر السنن وعلينا بهم يا عظيم المنن اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمد عبده ورسوله صلى عليه ربه وسلم ومن (٢٨)

وافضل الصلاة الحبيب الجميل وآله وصحبه بالوف التبحيل امين امين يا عزيز يا جليل (٢٩)

وصلى الله تعالى على خاتم النبيين بدرسماء المرسلين محمد وآله والائمة المجتهدين والمقلدين لهم باحسان الى يوم الدين والحمد لله رب العلمين (٣٠)

والصلاة والسلام على صاحب الشفاعة وآله وصحبه اولى البراعة وسائر اهل السنة والجماعة (٣١)

والصلاة والسلام على الحبيب الازهر وآله واصحاب الاطائب الغرر (٣٢)

والشكر للمصطفى على نعمائه شكر ابو افى حسن الاله ويكا فى عنا مزيد عطائه صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه وازواجه واصحابه ووارث علمه ومجده وسنانه غوثنا الاعظم رافع لوائه ومشائخنا الكرام وسائر اوليائه صلاة تكشف لنا الاسرار وتصرف عنا اذى الاشرار وتكون عدة ليوم لقائه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة موجهة لرضائه واشهد ان محمد عبده ورسوله الصادق بالحق بعد خفائه صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى كل عبد مرضى لديه صلاة تأتى على قدر كبير يانه وسلام يدوم بدوامه وبقائه امين امين الله الحق يا ارحم العبد وسامع دعائه (٣٣)

وصلى الله تعالى على قاضى الحاجات ومعطى مرادنا سيدنا مولينا محمد وآله وصحبه اجمعين (٣٣)

سيد الكائنات عليه وعلى آله وابنه الوارث المجده و كماله افضل الصلوات واكمل التسليمات وازكى التحيات وامنى البركات امين امين والحمد لله رب العالمين (٣٥)

شكرالك يا من بالتوسل اليه يغفر كثر الذنوب و حمدالك يا من بالتوكل عليه يجبر كسر القلوب اسالك ان تصلى وتسلم و تبارك على سراج افقك و ملجأ خلقك و افضل قائم بحقك المبعوث بتيسرك و رفقك ان تصلى وتسلم و تبارك على سراج افقك و ملجأ خلقك و افضل قائم رحمته للعالمين و شفيعا للمذنبين و اما للخائفين ويسر البائسين و بشرى للانسرين محمد بن النبى الروف الجود الكريم العلى العليم الغنى الحى الحكيم الحليم مصحح الحسنات مقيل العثرات قاضى الحاجات واهب المراتب صلى الله تعالى عليه و على آله الطاهرين واصحابه الطاهرين وازواجه الطيبات امهات المؤمنين واولياء امته الكاملين العارفين وامناء ملته الراشدين المرشدين لاسيما على هذا الفرد الفريد الغوث المجيد الغيث المجيد واهب النعم سالب النقم كاسب لعدم صاحب القدم جود الجود وكرم الكرم ملاذ العرب والعجم مناح العطايا مناع الرزايه القطب الربانى والغوث الصمدانى سيدنا مولينا ابى محمد عبدالقادر الحسنى الحسينى الجيلاقى رضى الله تعالى عنه وارضاه و جعل حرزنا فى الدارين امين امين يا ارحم الراحمين و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمداً عبده ورسوله بالرحمة ارسله صلوات الله وسلامه عليه وعلى كل محبوب و مرضى لديه (٣٦)

والصلاة والسلام على خاتم النبيين محمد وآله وصحبه اجمعين وابنه هذا الفرد المكين والغوث المبين وعلينا بهم يا ارحم الراحمين (٣٧)

من اتى بالصلوات الخمس وردت لامره من المغرب الشمس صلى الله تعالى عليه وعلى آله اجمعين (٣٨)

والصلوات الساميه والتحيات الناميه على من سن فى الصلاة اسرار التسمية وعلى وصحه النفوس الحاميه لبيضة السنة من الغوغاء العامية امين امين يا ارحم الراحمين (٣٩)

والصلاة والسلام على نبينا سيد الانس والجنة وآله وصحبه سادات الجنة امين (٤٠)

اللهم انى استسلك بعلمنا امة حبيبك محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ان ترحمنا بهم فى الدنيا والاخرة وترزقنا بجاههم عقدك العلم النافع والقلب الخاشع والعفو والعافية والمغفرة صل وسلم وبارك على سيدنا ومولينا محمد وآله وصحبه امين (٤١)

والصلوة والسلام على رسول الله (٤٢)

والصلاة والسلام على من وجهه عيد ولقاؤه عيد و مولوده عيد والى عيد وعلى آله الكرام وصحبه العظام ماد عالى الله فى العيد عبد سعيد و تعانق النور والسرور غداً لعيد واشهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمداً عبده ورسوله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه من يوم ابد ا يوم يعيد امين امين يا عزيز يا مجيد (٤٣)

والصلاة والسلام على المولى الاعظم وآله وصحبه سادات الامم (٤٤)

وافضل الصلوة واكمل التحيات على ملاذ الاحياء ومعاد الاموات خالص الخير ومحض البركات فى الحيوه لاولى والحيوه العلوى بعد الممات وعلى آله وصحبه كريمى الصفات ما بعد ماض وقرب ات امين (١)

والصلاة والسلام الى يوم القيام على حبيبه وآله وصحبه الكرام وعلينا بهم يا ذا الجلال والاكرام (٢)

والصلوة واسلام على اجود الاجودين سيدنا مولينا محمد وآله وصحبه اجمعين (٣)

وافضل الصلوة واكمل السلام على سيد المرسلين محمد وآله وصحبه اجمعين امين (٤)

والصلاة والسلام على من عمر القلوب بصلاته و نوراً لقلوب بصلاته على آله وصحبه واهله وحزبه اجمعين (٥)

صلى الله تعالى على حبيبه وآله وبارك وسلم (٦)

وصلى الله تعالى على سيدنا ومولينا محمد وآله وصحبا بته ومجتهدى ملته اجمعين (٧)

والصلاة والسلام على من امر بالوقوف عند حدود دينه وعلى آله وصحبه قدر كماله وحسنه امين (٨)

صلى الله تعالى وبارك وسلم عليه وعلى آله قدر نوره وجماله وجوده ونواله ونعمه وفضاله (٩)  
 اللهم صل وسلم وبارك عليه وعلى آله كما تحب وترضى (١٠)  
 والصلاة والسلام على من تترك باثاره الكريمة الاحياء والاموات وحى ويحيى بامطار فيوضه العظيمة كل  
 وعلى آله وصحبه واهله وحزبه عدد كل ماض وات (١١)  
 وصلى الله تعالى عليه وسلم وبارك عليه وعلى آله الكرام وصحبه الصدور (١٢)  
 اللهم لك الحمد سرمدنا صل على سراجك المنير واله ابد ايانور النور يا نوراً قبل كل نور يانور البعد كل  
 نور لك النور وبك النور واليك النور وانت النور ونور النور صل على نورك الانور واله السراج الغرر و  
 محبه المصاييح الزهر صلوة تنور بها وجوهنا وصد ورننا وقلوبنا وقبورنا امين (١٣)  
 وصلى الله تعالى على سيدنا مولينا محمد واله وصحبه وابنه وحزبه وبارك وسلم (١٤)  
 والصلوة والسلام على المولى الجواد محمد واله وصحبه الامجاد (١٥)  
 اللهم لك الحمد صل على المصطفى واله العمدة (١٦)  
 حامدين ربنا على جوده ونواله ومصليين على سيدنا محمد واله (١٧)  
 والصلاة والسلام الاتمان الاكملان على السميع البصير العليم الخبير الملك المستعان المولى الكريم  
 الروف الرحيم العظيم الشان سيدنا ومولينا محمد النافذ حكمه فى عوالم الامكان وعلى آله وصحبه وابنه الغوث  
 الباهر السلطان الحى المنعم فى القبرا المكرم بفضل المنان واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة  
 يحيى بها وجهه الديان واشهد ان محمد عبده ورسوله شهادة توردا موارد الرضوان فصلى الله وسلم وبارك  
 وانعم على هز الحبيب القريب التجي البعيد المرتقى الرفيع المكان وعلى آله وصحبه وعباله وحزبه اولى العلم  
 والعرفان وعلينا معهم وبهم ولهم يا جليل الاحسان وجميل الامتنان امين الله الحق امين (١٨)  
 وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد واله وصحبه اجمعين (١٩)  
 وصلى الله تعالى على نبي الانس والجنة وصحبه واصحاب السنة (٢٠)  
 وصلى الله تعالى على سيدنا مولينا محمد واله وصحبه الى يوم النشور (٢١)  
 صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى آله وصحبه وابنه الاكرم سيدى مولانا الغوث الاعظم (٢٢)  
 وصلى الله تعالى على سيدنا مولينا محمد واله وصحبه وابنه وحزبه وعلينا بهم وبارك وسلم تسليماً كثيراً (٢٣)  
 اللهم لك الحمد وبك استعين صل وسلم وبارك على الامان الامين المبارك اليمين حبيبك واله  
 وصحبه اجمعين ما بر بار او حث حاث فى يمين (٢٤)  
 يا كريم يا جميل صل وسلم على نبي الرحمة واله الكرام وسائر الامته امين امين يا ارحم الراحمين (٢٥)  
 نستل السميع ان يصلى ويسلم ويبارك على سيدنا الكريم النبي المكين محمد واله وصحبه اجمعين (٢٦)  
 صلى الله تعالى وسلم وبارك عليه واله وصحبه وذريته وحزبه وعباله وجوده ونواله امين  
 امين والحمد لله رب العلمين سبحانه اللهم وبحمدك اشهد ان الاله الا انت استغفر واتوب اليك سبحانه  
 وبك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العلمين (٢٧)  
 وصلى الله تعالى على ابيهم (ابى اهل البيت) الكريم الاكرم وعليهم اجمعين وبارك وسلم (٢٨)  
 وصلى الله تعالى على سيدنا مولينا محمد النبي الاكرم واله وصحبه وبارك وسلم (٢٩)  
 اللهم لك الحمد صل وسلم على سيدنا انبيائك واله وصحبه وسائر اصفيائك استالك حبك وحب  
 واحبابك وحسن الادب مع جميع اوليائك واعوذ بك من غضبك وسخطك وسوء بلائك (٣٠)  
 والصلوة والسلام على سيد المرسلين محمد واله وصحبه واوليائه وعلمائه واهله وحزبه اجمعين (٣١)  
 والصلوة والسلام على اجل شمس الرسالة قدر او على آله وصحبه نجوم الهدى واقمار التقى ماتى البرق  
 يخبر الودق فصدق مرة وكذب اخرى (٣٢)

وصلى الله تعالى على خاتم النبيين سيدنا ومولينا محمد وآله وصحبه اجمعين (٣٤)

والصلوة والسلام على من صار الدين بطلوع هلاله بدرا لمنيرا وعلى آله وصحبه الكاملين نورا والمكملين تنويرا (٣٥)

والصلوة والسلام على اطيب ريحان الرحمن طيبا ونشرا وعلى آله وصحبه الذين من اقتفاهم لا يصل اليه دخان الضلال وردا ولا صدرا (٣٦)

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام عليك يا رسول الله السلام عليك يا خير خلق الله السلام عليك يا شفيع المذنبين السلام عليك وعلى الك واصحابك وامتك اجمعين اسالك الشفاعة يا رسول الله (٣٧)

لك الحمد رب الارباب صل على الحبيب الاواب وسلم مع الال واصحاب واهد نالالحق والصواب امين الهنا الوهاب (١)

والصلاة والسلام على سيد العالمين محمد وآله وصحبه اجمعين (٢)  
وافضل الصلوة والسلام على سيد الانام وآله الكرام وصحبه العظام على الدوام (٣)

والصلوة والسلام على من امرنا بالتجنب عن كلاب النار وعلى آله وصحبه الشاهرين سيوفهم على رؤس المبتدعين الفجار (٤)

والصلوة والسلام على من ختم دفتر الرسالة وسجل وعلى آله وصحبه وجميع اهل دينه المبجل (٥)  
والصلوة والسلام وعلى سيد الانام محمد الحبيب وآله الكرام ورد او صدرا وسرا وجهرا (٦)

والصلوة والسلام على السميع البصير وآله وصحبه الى يوم المصير (٧)  
وافضل الصلوة والسلام على السيد الامين الذى قال له ربه فسلم لك من اصحاب اليمين واجله اجالا ولا

وعززه تعريزا وجعل تعليقات مواعيد فضله فى حق امته تنجيها صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله وصحبه الميامين عدد كل بر وفاجر وبر وحنث وعهد ويمين امين (٨)

وصلى الله تعالى وسلم وبارك على السيد الكريم المختار وآله الاطهار وصحبه الاخيار و امعه الى يوم القرار (٩)

والصلوة والسلام على من لا نبى بعده وآله وصحبه المكرمين عنده (١٠)  
وصلى الله تعالى على الحبيب المختار وآله الاطهار وصحبه الابرار و اوليائه الاخيار و امته اجمعين الى يوم

القرار وبارك وسلم (١١)  
والصلوة والسلام على من لا نبى بعد وآله وصحبه المكرمين عنده و سائر المسلمين المتبعين سعده (١٢)

وافضل الصلوات و اكمل التسليمات على اشرف الانبياء والمرسلين وعلى صحبه وآله ومن تبعهم اجمعين (١٣)  
وصلى الله العلى الاعلى على الكريم المولى وآله وصحبه و بارك وسلم ابداً (١٤)

وصلى الله تعالى على خير خلقه و سيد رسله وآله وصحبه اجمعين (١٥)  
اللهم لك الحمد صل على نبيك نبى الحمد وآله وصحبه الحمد (١٦)

والصلاة والسلام على الصادق المصدوق سيد المخلوق النبى الرسول الاتى بالحق من عند الحق الدين الحق على وجه الحق والحق يقول فهو الحق و كتابه الحق بالحق انزل و بالحق نزل و على الحق النزول و اشهدان

لا اله الا الله وحده لا شريك له حقاً حقاً و اشهد ان محمد اعبدته ورسوله بالحق ارسله صدقاً صدقاً صلوات الله و سلامه عليه وعلى آله وصحبه و كل من ينتمى اليه و علينا معهم و بهم و لهم يا ارحم الراحمين (١٧)

سيد الهادين محمد الصادق الحق المبين صلوات الله تعالى و سلامه و عليه وعلى آله وصحبه اجمعين (١٨)  
والصلوة على حبيبه سراج النادى (١٩)

اللهم احفظ لنا الايمان واعصمانا من شر الشيطان بجاه حبيبك محمد سيد الانس والجان صلى الله تعالى

عليه وسلم وعلى اله وصحبه وشرف وكرم (٢٠)

وصلى الله تعالى على الحبيب وسلم وعلى اله وصحبه وشرف وكرم مانجي صادق وهدى الكاذب ونهى  
الصدق عن تعاطي الكواذب قولك الحق و وعدك الصدق ولك الحمد واليك المصير انك على كل شيء

قدير و صلى الله تعالى على السيد الصادقين محمد واله وصحبه اجمعين امين امين اله الحق امين (٢١)

والصلوة والسلام على سيد المرسلين محمد واله وصحبه اجمعين (٢٢)

والصلاة والسلام على سيدنا مولينا سيد الكائنات واله وصحبه وامته وحزبه اجمعين (٢٣)

وصل الله تعالى عليه وسلم وعلى اله وصحبه وبارك وكرم كلما ذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكره  
الغافلون (٢٤)

والصلوة والسلام على من وقف على الكون موائد كرمه وعلى اله وصحبه المتولين اجراء حكمه وحكمه (٢٥)

اللهم لك الحمد يا وهاب صل وسلم على السيد الاواب وعلى اله وازواجه واصحاب (١)

اللهم ربنا ارض عنا بكرمك ومنك ورأفته حبيبك محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وفقنا لتجارة لن

تبور يا عزيز يا غفور امين والحمد لله رب العالمين وافضل الصلوة واكمل السلام على السيد المرسلين محمد

واله وصحبه اجمعين امين سبحانهك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك سبحانه

وبك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العلمين (٢)

وصلى الله تعالى على سيدنا ومولينا محمد واله وصحبه وابنه وحزبه وبارك وسلم ابد ابد والصلاة والسلام

على مصطفىا اخر كل كلام واوله امين (٣)

الحمد لله لاولى سواه والصلاة والسلام عدد العلم والكلم على الاولى بالمؤمنين من انفسهم وعلى اله

وصحبه واوليائه وحزبه اجمعين امين (٤)

وصلى الله تعالى وبارك وسلم على سيدنا ومولنا محمد واله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين (٥)

والحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى لاسيما الحبيب المصطفى واله وصحبه اولي الصدق

والصفا (١)

والعباد بالله القادر رب الشيخ عبدالقادر وصلى الله تعالى وبارك وسلم على جد الشيخ عبدالقادر ثم على

الشيخ عبدالقادر (٢)

وصلى الله تعالى على سيدنا ومولينا واله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين الى يوم الدين عدد كل ذرة ذرة الف

الف مرة فى كل ان وحين الى ابد الابدين امين والحمد لله رب العالمين (٣)

اللهم صل وسلم لرسولك محمد واله (٤)

والصلاة والسلام على شفيع يوم العرض واله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين امين (٥)

والصلاة والسلام على الجواد الكريم الفائض على عبيده من علم الفرائض وعلى اله وصحبه واحبابه وارثي

حاله وادابه (٦)

اطيب صلوة على اطيب الاطيين وعلى اله واصحابه الطيبين الطاهرين (١)

وصلى الله تعالى على شفيع المذنبين نجات الهاكين مرتجى البائسين محمد واله وصحبه اجمعين (٢)

والصلاة والسلام على بهجة نفوسنا واله وصحبه الى يوم (٣)

وافضل الصلوات واكمل السلام على سيد المرسلين سيدنا ومولينا محمد واله واصحابه وعلماء امته

ومجتهدى ملته اجمعين (٤)

وافضل الصلوات والسلام على سيد الهادين الى سبل السلام الذى اوتى القرآن ومثله معه فى احكام الاحكام

وان رغم انف المخلدين فى الدين المار دين الطغام وعلى اله واصحابه المتنادين بادابه الذين ارادوا بالقتل

والأسرار الهدم الرحي على الجمع المقبوح المنبوح المخلوق اللحى من علوج الأزداد ومجوس الأعجام فضلى  
 الله تعالى على الحبيب واله مظاهر جماله وعلينا معهم الى يوم القيامة (٥)  
 وصلى الله تعالى على سيدنا ومولينا محمد شقيق المذنبين واله وصحبه اجمعين (٦)  
 وصلى الله تعالى على خير خلقه وسراج افقه سيدنا مولينا محمد واله وصحبه اجمعين (٧)  
 اللهم لك الحمد صل على نبيك نبي الحمد واله وصحبه الخيار الحمد استالك حسن الادب وصدق  
 الحب لحبيبك الكريم عليه وعلى اله افضل الصلاة والتسليم (٨)  
 وصلى الله تعالى على الشفيق الرفيع العفو الكريم الرؤف الرحيم سيدنا محمد واله واصحابه اجمعين (٩)  
 اللهم يا قوى يا قدير يا رحمن يا رحيم يا عزيز يا غفور صل وسلم وبارك على سيدنا مولينا محمد واله وصحبه  
 وثبتنا على دينك الحق الذى ارتغيت لانيانك ورسلك وملائكتك حتى نلقاك به وعافنا من البلاء والبلو والفتن  
 مآظهم منها وما بطن وصل وسلم وبارك على سيدنا محمد واله اجمعين وارحم عجزنا وفافتنا بهم يا ارحم الراحمين  
 امين والصلوة والسلام على الشفيق الكريم واله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العالمين امين (١٠)  
 اللهم لك الحمد واليك الصمد صل على حبيبك النور مانع السرور ومانع الشور وعلى اله وصحبه الى  
 يوم النشور (١١)

وصلى الله تعالى سيدنا ومولانا والال والاصحاب امين (١٢)  
 الحمد لله على دين الاسلام والصلوة والسلام على افضل هاد الى سبيل السلام وعلى اله وصحبه الى يوم  
 القيام به نسل السلام والسلامة عن سيئى الاسقام (١٣)  
 وافضل الصلاة والسلام على من جعلت شهادة امته فى الطعن فى الطاعون وعلى اله وصحبه الذين هم  
 لاماناتهم وعهدهم راعون فلا يفرون اذالاقواهم فى اعلا كلمة الله ساعون والله ورسوله طوا عون الى المعروف  
 وداعون وعن المنكر مناعون (١٤)  
 والصلاة والسلام على سيدنا ومولينا محمد سيد المرسلين المبعوث بحق المعازف والمزايم وكل  
 كهومهمين وعلى اله وصحبه الذين هم تعهدهم بتعظيم الذكر راعون وبلاطمع اجرة ولاكر مؤفون المنتجبين  
 المجتنبين عن لهو الحديث الذين ميز الله بسعيهم ورعيهم الطيب من الخبيث ما طرب الورقاء بالالحن  
 وغرو القرى فى الافتان امين (١٥)  
 والصلاة والسلام على من اتى بمحق الاوثان وتوحيد الرحمن وحرم التصوير صغيره وكبيره وجعله كبيرة  
 وعلى اله وصحبه وابنه الاكرم الغوث الاعظم وسائر حزبه صلاة وسلاما توازيان عزه وتوقيره (١٦)  
 اللهم صل على سيدنا ومولينا محمد معدن الجود والكرم وعلى اله الكرام وابنه الكريم وامته الكريمة  
 وبارك وسلم (١٧)

وصلى الله تعالى وسلم وبارك على مالكا ومولينا والال والاصحاب امين (١٨)  
 الحمد لله الذى بعث نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم بشريعة سمحة سهلة غرا بيضا ليلها كنهارها وافضل  
 الصلاة واكمل السلام على من احل لنا الطيبات وحرم علينا الخبائث ووضع عنا ما كان على الامم الخالية من  
 الاصر والاعلال واوزارها وعلى اله وصحبه واوليائه وحزبه الذين جعلهم ربهم امة وسطا فقالوا بالحق  
 وقاموا بالعدل فازوا الفيوض الشريعة وانوارها وعلينا بهم ولهم وفيهم يا ارحم الراحمين ابد الابد فى كل ان  
 وحين عددا وبار الهدايا واصواف الضحايا واسعارها امين (١٩)  
 اللهم لك الحمد يا من خشعت له القلوب وخضعت له الاعناق وسجدت له الجباه وحرم السجود فى  
 هذا الدين المحمود والشرع المسعود لمن سواه صل وسلم وبارك على اكرم من سجد لك ليلا ونهارا وحرم  
 السجود تغيرك تحريما جهازا وعلى اله وصحبه الفائزين بخير الذين لم يشن الله وجوههم بالغرور لغيره نورنا  
 لله بانوارهم ووفقنا لاتباع اثارهم امين (٢٠)



والصلاة والسلام على من حمانا عنكرات وحرم علينا برحمتك المسكرات وعلى اله وصحبه الشاربين من كأس التكريم لا لغوفيها ولاتاثيم افاض الله علينا من فيهم فنصيب فلارض من كأس الكريم نصيب (٢١)  
 وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد البدر واله وصحبه الاقمار والنجوم (٢٢)  
 وصلى ربنا وبارك وسلم على دافع البلاء والوباء ولقحط والمرض والالام سيدنا ومولينا ومالكنا وماوالنا محمد مالک الارض ورقاب الامم وعلى اله وصحبه اولي الفضل والفيض والعطاء والجود والكرم امين (٢٣)  
 اللهم صل وسلم وبارك عليه وعلى اله وصحبه اجمعين كلما ولع بذكره الفائزون ومنع من اكثاره بهالكون (٢٤)

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولينا محمد المصطفى رفيع المكان المرتضى على الشان الذي رجيل من امته خير من امته خير من رجال من السالفين وحسين من زمرة احسن من كذا وكذا احسانا من السابقين السيد السجاد زين العابدين باقر علوم الانبياء والمرسلين ساقى الكوثر مالک تسنيم وجعفر الذي يطلب موسى الكليم رضاريه بالصلاة عليه ويذهب ابراهيم الخليل لطلب معروف جوده اليه السرى السارى سره في ذرات الاكوان الغالب جنيد من جنوده على جيش الجور والعدوان اصل المراد من عالم الايجاد الذي له ان يقول لادم ومن دونه نجلى ولكل اسد من اسد الله شبلى الاحد الماجد عبد الواحد اخو الاخزان في عشقه ابو الفرح من لطفه ورفقه الايمان حسن وهو ابو الحسن اذمنه نشأ به ظهر والمؤمن سعيد وهو ابو سعيد اذ هو الذي ربي وهداه فبروافر الايدى قائم اليدين عبد القادر غوث الثقلين عبد الرزاق قاسم الارزاق ابو صالح المومنين نصر الاسلام محي الدين على المرتضى والمدارج موسى طور المعارج حسن الخلق احمد الخلق بهاء الدين الكريم سنا شريعة ابراهيم الامى القارى نظام دين البارى العرب والفرس والهند كلهم له سائل وگدا وبهكارى ضياء الانبياء جمال الاولياء محمد الذات احمد الصفات فضل الله وبركة الله وعلى ال محمد الاعاظم العارفين نص الشرع المطهر ورمزه الضياخ المتحاملين شدة الجهاد الاكبره وحمزه كل منهم ال بركات الرسالة وامير عالم الفضل والنيابة هم ال احمد العظيم الكريم ال الرسول الرؤف الرحيم اللهم وعلى اصحابه العظام ومشائخنا الكرام وعلينا معهم يا ذا الجلال والاکرام مارهره اقمار البقيين فى مهمة صدور العارفين امين امين يا ارحم الراحمين اللهم ومن انشأه الصيغة المباركة فاغفر له يا عظيم وارض عنه حبيبك احمد رضا المولى العفو الكريم امين (٢٥)

الصلاة والسلام عليك يا رسول الله

الصلاة والسلام عليك يا نبى الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

الصلوة والسلام عليك خير خلق الله

الصلاة والسلام عليك يا سراج افق الله

الصلاة والسلام عليك يا قاسم رزق الله

الصلاة والسلام عليك يا مبعوث تيسر الله ورفق الله

الصلاة والسلام عليك يا سيد المرسلين

الصلاة والسلام عليك يا زين عرش الله

الصلاة والسلام عليك يا خاتم النبيين

الصلاة والسلام عليك يا شفيع المذنبين

الصلوة والسلام عليك يا اكرم الاولين والآخرين

الصلاة والسلام عليك يا نبى الانبياء

الصلاة والسلام عليك يا عظيم الرجاء

الصلاة والسلام عليك يا حبيب رب الارض والسماء

الصلوة والسلام عليك يا مصبح الحسنت  
 الصلاة والسلام عليك يا مقيم العثرات  
 الصلاة والسلام عليك يا امام القبلتين  
 الصلوة والسلام عليك يا صاحب قاب قوسين  
 الصلوة والسلام عليك يا من زينة الله اكل زين الصلاة  
 الصلوة والسلام عليك يا جد الحسن والحسين  
 الصلوة والسلام عليك يا من نزهه الله من كل مئين  
 الصلوة والسلام عليك يا سرا له المخزون  
 الصلوة والسلام عليك يادر الله المكنون  
 الصلوة والسلام عليك يا نور الافئدة والعيون  
 الصلاة والسلام عليك يا سرور القلب المخزون  
 الصلاة والسلام عليك يا عالم ماكان ومايكون  
 الصلاة والسلام عليك وعلى الك وصحبك وابنك وحزبك واولياء امتك وعلماء ملتك وسائر اهل

كلمتك اجمعين دائما ابد الابدين وسر مداد دهر الداهرين امين والحمد لله رب العالمين (١)

الحمد لله الذى فضل سيدنا ومولينا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم على العالمين جميعا واقامه يوم القيامة  
 للمؤمنين المتلوين الخطائين الهالكين شفيعا وصلى الله تعالى وسلم وبارك عليه وعلى كل من هو محبوب  
 ومرضى لديه صلاة تبقى وتدوم بدوام الملك الحى القيوم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان  
 محمدا عبده ورسوله بالهدى ودين الحق ارسله صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه اجمعين وبارك وسلم (٢)  
 الحمد لله رب العالمين حمد الشاكرين وافضل الصلاة واكمل السلام على سيد المرسلين خاتم النبيين  
 اكرام الاولين وآخرين قائد الغر المحجلين نبي الحرمين امام القبلتين سيد الكونين وسيلتنا فى الدارين صاحب  
 قاب قوسين المزين بكل زين المنزه من كل شين جد الحسن والحسين نبي الانبياء عظيم الرجاء عميم العطاء  
 ماحى الذنوب والخطا شفيعا يوم الجزاء سر الله المخزون در الله المكنون عالم ماكان ومايكون نور الافئدة  
 والعيون سرور القلب المخزون سيدنا ومولانا وحبيبا وتبينا وشفيعا وكفيلنا وعونا ومعينا وغوثنا ومغيثنا  
 وغياثنا سيدنا ومولانا محمد ن النبي المبعوث رحمة العالمين وعلى اله الطيبين الطاهرين وازواجه الطاهرات  
 امهات المؤمنين واصحابه المكرمين المعظمين وابنه الكريم الامين المكين محى الاسلام والحق والشرع والملة  
 والقلوب والسنة والطريقة والدين واهب المراد قطب الارشاد فرد الافراد سيد الاسياد مصلح البلاد نافع العباد  
 دافع الفساد مرجع الاوتاد غوث الثقلين وغيث الكونين وغياث الدارين ومغيث الملوك امام الفريقين سيدنا  
 ومولينا ابي محمد عبدالقادر الحسنى والحسينى الجيلانى الكريم وعلى سائر اولياء امته الكاملين العارفين  
 وعلماء ملته الراشدين المرشدين وعلينا معهم اجمعين يا ارحم الراحمين (١)

الحمد لله وافضل الصلاة والسلام على رسول الله واله وصحبه ومن والا واشد المقت على من فاواو (٢)  
 صلى الله عليك وسلم بارك شرف مجد كرم (٣)

وافضل الصلاة واكمل السلام على ارضى من ارتضى واحب محبوب سيد المطلعين على الغيوب الذى علمه  
 ربه نعليما وكان فضل الله عليه عظيما فهو على كل غائب امين وما هو على الغيب بضنين ولا هو بنعمة ربه  
 بمجنون مستور عنه ما كان او يكون فهو شاهد الملك والملوك وشاهد الجبار والجبروت مازاغ البصر  
 وماطغى افتمارونه وعلى مايرى انزل عليه القران تبيا لكل شى فاحاط بعلوم الاولين والاخرين وبعلم لاتحصر  
 بسحد وينحصر دونها العدو ولا يعلمها احد من العلمين فعلوم ادم وعلوم العالم وعلوم اللوح وعلوم القلم كلها فطرة  
 من بحار علوم جينا صلى الله تعالى عليه وسلم لان علومه وما يدريك ماعلومه عليه صلوات الله تعالى وتسليمه

هي اعظم راحة واكبر غرة من ذلك البحر الغير المتناهي اعنى العلم الازلى الالهى فهو يستمد من ربه والخلق يستمدون منه فما عندهم من العلوم انما هي له وبه ومنه وعنهو كلهم من رسول الله ملتصقون غراف من البحر اور شفا من القديم ووافقون لديه عند حدهم من نقطة العلم او من شكة الحكم صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى اله وصحبه وبارك وكرم امين(٣)

والصلاة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين محمد وآله واصحابه اجمعين الى يوم الدين بالتبجيل وحسبنا الله ونعم الوكيل(٥)

الحمد لله الذى خلق قبل الاشياء نور نبينا من نوره وخلق الانوار جميعا من لمعات ظهوره فهو صلى الله تعالى عليه وسلم نور الانوار وممد جميع الشمس والاقمار سماه ربه فى كتابه الكريم نورا وسراجا منيرا فلو لا انارته لما استنارة شمس ولا تبين يوم من امس ولا تعين وقت للخمس صلى الله تعالى عليه وعلى المستترين بنوره المحفوظين عن الطمس جعلنا الله تعالى منهم فى الدنيا ويوم لا يسمع الا همس(٦)

وصلى الله تعالى على سيدنا ومولينا محمد وآله واصحابه وامهارة وانصاره واتباعه اجمعين الى يوم الدين امين(٧)

اللهم صل وسلم وبارك على السراج المنير الشارق والقمر الزاهر البارق وعلى اله واصحابه اجمعين(٨)

انه حسبى نعم الوكيل اسئله ان يصلى على ابهى اقمار الرسالة وابهيا واسنى شמוש الكرامة وانوارها الذى لم يكن له ظل فى شمس ولا قمر وفديت وصله وعلى صحبه واله متظللين باذياه والداعين الى نعم اظلاله وعلينا معهم اجمعين برحمته انه رؤف الرحيم(٩)

والصلاة والسلام على سيدنا محمد قمر التمام وعلى اله واصحابه مصابيح الظلام وعلى المهتدين بانوارهم الى يوم القيامه(١٠)

والصلاة والسلام على السراج المنير فى نادى القلوب القمر المنزه عن كل كلف وخسوف ومحاق وغروب ثم الذين فجر واعن نوره يعمهون وعلى اله النجوم واصحابه مصابيح العلوم مالم يكن للدرمد عند ضوء العين سكون(١١)

وصلى الله تعالى عليه وعلى اله قدر حسنه وجماله وجاهه وجلاله وجوده نواله وعزه وكماله ونعمه وافضاله ورشده فى افعاله وجهده فى اعماله وصدقته فى اقواله وحسن جميع خصاله ومحمودية فعاله وعلينا معشر الملثمين لنعاله والمتعلقين باذياه امين اله الحق امين(١٢)

والصلاة والسلام على نبينا المصطفى عبدالقادر العظيم النوال الغوث الغيث الواهب الامال واله وصحبه خير صحب وال وابنه الجليل الجمال الجميل الجلال الذى جعل قدمه بالامر القديم على اعناق الرجال واشهد ان لا اله الا الله شهادته تحصل الامال وتصلح المال وان محمدا عبده ورسوله سيد السادات ومولى الموال صلى الله تعالى وسلم عليه وعليهم بتواتر وتوال الى ابد الابد من ازل الازال وعلينا معهم يا مجيب السؤال امين(١٣)

والصلاة والسلام على صاحب الشفاعة واله وصحبه ذوى البراعة اتى بالدين القويم والصراط المستقيم الفائز من حفظه والهالك من اضاعه(١٤)

والصلاة والسلام على سيدنا ومولينا وملكنا وماوانا محمد وآله وصحبه الاولين ايماننا ولاحسنين احساننا والامكنين ايقاننا(١٥)

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولينا محمد وآله وصحبه واهل سنته وحزبه اجمعين(١٦)

وصلى الله تعالى على سيدنا ومولينا الامان الامين فاتح الخلق وخاتم النبيين محمد شارع الاجتهاد للماهرين وامر التقليد للقاشرين وعلى اله الطاهرين وصحبه الظاهرين ومجتهدى ملته والمقلدين لهم باحسان الى يوم الدين وبارك وسلم ابد الابدين(١٧)

والصلاة والسلام على والينا وسيدنا وهادينا وشافينا وشافينا الارأف بنا من امهاتنا وابينا خليفة الله الاعظم فى العالمينا المولى علينا وعلى ما خلفنا وما بين ايدينا وعلى اله وصحبه الفائزين فوزا ميانا واوليائه المتصرفين فى

العالم بأذنه تمكينا وعلينا بهم ولهم اجمعينا ويرحم الله من قال امينا (١١)

وصلى الله تعالى على الوالى الاعظم الاكرم والمولى الاقدم والذو وصحبه قادة الامم واوليائه المتصرفين بأذنه فى العالم وعلينا بهم وبارك وسلم (١٢)

افضل الصلاة واكمل السلام على سيد الكرام وسند الانام منتهى سلاسل الانبياء العظام وعلى اله وصحبه رواة علمه ووعاة اديه (١)

اللهم يا مرسل هذا الحبيب رحمة ونعمة صل وسلم وبارك عليه عدة مالک من علم وكلمة وبجاهد عندك صلح اعمالنا وحقق اعمالنا وحفف اثقالنا وحسن احوالنا (٢)

خاتم النبيين وسيد المرسلين قائد الغر المحجلين وسليتنا فى الدين والدين المبعوث رحمة للعالمين سيدنا ومولينا وشقيقنا وحبيبنا وعونا ومعينا وغوثنا ومغيثنا ابي القاسم قاسم خزائن الايام والمكارم محمد رسول رب العالمين صلى الله تعالى عليه واله وصحبه وعليهم جميعه وعلينا بهم ولهم وفيهم ومعهم امين الله الحق امين والحمد لله رب العالمين (٣)

افضل الصلوات العوالى المنزول واكمل السلام المتواتر الموصول على اجل مرسل كشاف كل معضل العزيز الاعز المعزز الحبيب الفردو فى وصل كل غريب فضله الحسن مشهور مستفيض وبالاتحاد اليه يعود صحيحا كل مريض قد جاء جوده المزيد فى متصل الاسانيد بل كل فضل اليه مسند عنه يروى واليه يرد فسمو ط فضائله العلية مسلسلات بالاولوية وكل درجيد من بحر مستخرج وكل مدو جود فى سائليه مدرج فهو المخرج من كل حرج وهو الجامع وله الجوامع علمه مرفوع وحديثه مسموع ومتابعه مشفوع والاصر عنه موضوع وغيره من الشفاعة قبله ممنوع فاليه الاسناد فى محشر الصفوف وامر الموقف على رائيته موقوف حوضه المورود لكل واردمسعود فيا فوز من هو منه منهل ومعلول فيه كل علة من معلل تزول حزبه المعتبر والشذوذ منه منكر وطريق الشاذ الى شواطئ سقر حافظ الامة من الامور الذلهمه الذاب عنا كل تلبيس وتدليس والجابر لقلب بانس مضطرب من عذاب بنيس الحاكم الحجة الشاهد البشير معجم فى مدحه كل بيان وتقدير علوه لا يدرك وما عليه مستدرك مقبوله يقبل ومتروكه يترك تعدد طريق الضعيف اليه فمن سننه الصحاح التعطف عليه فيجبر باعضاده قبله الجريح ويرتقى من ضعفه الى درجة الصحيح

مدار اسانيد الجود والاكرام منتهى سلاسل الانبياء الكرام صل الله تعالى عليه وعليهم وسلم ملا افاق السماء واطراف العالم وعلى اله وصحبه وكل صالح من رجاله وجزبه رواة علمه ودعاة شرعه ووعاة اديه وعلى كل من له فجارة ومناذلة من فضاله الواصلة الدارة المتواصلة بحسن ضبط محفوظ النظام من دون وهم ولا ايهاهم ولا اختلاط بالاعداء الليام مازوى خبر وحوى اجازة وغلب حقيقة الكلام مجازه امين (١)

عليه من الصلوات افضلها ومن التسليمات اكملها ومن التحيات اجملها ومن البركات اجزلها (٢)  
صلى الله تعالى على مصطفاه واله وصحبه ومن والاه والحمد لله قد رضاه (٣)  
والصلاة والسلام بعدد كل شخص ولون على امام الانام وسيد الكون الذى بدل لامته العسر والهون بالعز والهون وعلى اله واصحابه وهم المصطفون بحيث يدفعان عنا كل مين ومون ويبدلان لنا بقربة كل بين ولون ويوجبان لنا فى الدنيا والاخرة الحفيظ والصون امين امين يا ارحم الراحمين (٤)

اللهم يا مرسل هذا الحبيب رحمة ونعمة صل وسلم وبارك عليه عدد مالک من علم وكلمة وبجاهد عندك استر عورتنا وامن روعاتنا وكفر سيأتنا واقض لنا بالخير جميع حاجتنا واصلح اعمالنا وحقق اماننا وخفف اثقالنا وحسن احوالنا واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين (٥)

وصلى الله تعالى على الحبيب وسلم وعلى اله وصحبه وبارك وكرم (٦)  
والصلاة والسلام على من لا نبى بعده وعلى اله وصحبه المكرمين عنده (٧)

(اللهم ربنا) ارسلت خير خلقك وسراج افقك محمد المبعوث بيسرك ورفقك بشيرا ونذيرا وسراجا

نميرا المأخوذة المشارق والمغرب وعم نوره الاباعد والاقارب وحرم بقرب حضرته من حضرة قربه ابو طالب  
فلذلك الحجة السامية صلى على محمد صلاة نامية وعلى اله وصحبه واهله وحزبه صلاة توصيك وترضيه  
وتحفظ المصلي عمير دوارك وسلم ابد ابد والحمد لله دائما سرمد امين امين يا ارحم الراحمين (٨)  
اللهم ارحم الراحمين صل وسلم وبارك على السيد الامين الاتي من عندك بالحق المبين اللهم بقدر تك  
علينا وفافتنا اليك ارحم عجزنا يا ارحم الراحمين امين امين والحمد لله رب العلمين لا اله الا الله عدة للقاء الله  
محمد رسول الله وديعة عند الله ولا حول ولا قوة الا بالله صلى الله تعالى على سيدنا محمدا واله اجمعين  
الحمد لله رب العالمين (٩)

افضل الصلاة واكمل السلام على سيد المرسلين خاتم النبيين اكرم الاولين والاخرين قائد الغر المحجلين  
تسبي الحرمين امام القبلتين سيد الكونين وسيلتنا في الدارين صاحب قاب قوسين المزين بكل زين المنزه من كل  
عيب وشين وجد الحسن والحسين نبي الانبياء عظيم الرجاء عظيم الجود والعطاء ماحي الذنوب والخطاشيعنا يوم  
الجزأسر الله المخزون در الله المكنون عالم ماكان ومايكون نور الافندهة والعيون سرور القلب المخزون سيدنا  
ومولينا حبيبنا ونبينا وشفيعنا ووكيلنا وكفيلنا وعوننا ومعيننا وغوثنا ومغيثنا وغياثنا سيدنا ومولينا محمد  
النبي المبعوث رحمة للعالمين وعلى اله الطيبين الطاهرين وازواجه الطهارات امهات المؤمنين واصحابه  
المكرمين المعظمين وابنه الكريم الامين محي الاسلام والحق والشرع والملة والقلوب والسنة والطريقة والدين  
واهب المراد قطب الارشاد فرد الافراد سيد الاسياد مصلح البلاد نافع العباد دافع الفساد مرجع الوداد غوث  
الثقلين وغيث الكونين وغيث الدارين ومغيث الملوك امام الفريقين سيدنا ومولينا الامام ابي محمد عبدالقادر  
الحسن الحسني الجيلاني الكريم وعلى سائر اولياء امته الكاملين العارفين وعلماء ملته الراشدين المرشدين  
وعليها معهم اجمعين يا ارحم الراحمين (١)

الحمد لله الذي فضل سيدنا ومولينا محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم على العلمين جميعا واقامه يوم القيامة  
للمذنبين المتوكلين الخطائين الهالكين شفيعنا فصلى الله تعالى وسلم وبارك عليه وعلى كل من هو محبوب و  
مَرْضَى لديه صلاة تبقى وتدوم بدوام الملك الحي القيوم (٢)

نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولينا محمدا عبده ورسوله بالهدى ودين الحق  
ارسله صلى الله تعالى عليه وعلى اله واصحابه اجمعين وبارك وسلم ابد الاسيما على اولهم بالتصديق وافضلهم  
بالتحقيق المولى الامام الصديق امير المؤمنين وامام الشاهدين لرب العالمين سيدنا ومولينا الامام ابي بكر  
الصديق رضى الله تعالى عنه وعلى اعدل الاصحاب مزين المنبر والمحراب الموافق رابه للوحي والكتاب سيدنا  
ومولينا الامام امير المؤمنين وغيظ المنافقين امام المجاهدين في رب العالمين ابي حفص عمر بن الخطاب رضى  
الله تعالى عنه وعلى جامع القرآن كامل الحيا والايمان مجهز جيش العسرة في رضى الرحمن سيدنا ومولينا الامام  
امير المؤمنين امام المتصدين لرب العلمين ابي عمر وعثمان بن عفان رضى الله تعالى عنه وعلى اسدا الله  
الغالب امام المشارق والمغرب حلل المشكلات والنواب دفاع المعضلات والمصائب اخي الرسول وزوج  
البتول سيدنا ومولينا الامام امير المؤمنين وامام الواصلين الى رب العلمين ابي الحسن على بن ابي طالب كرم الله  
وجهه الكريم وعلى ابنه الكريمين السعدين الشهيدين القمرين المنيرين النيرين الظاهرين الباهدين الطيبين  
الظاهرين سيدنا ابي محمد الحسن وابي عبدالله الحسين وعلى امهما سيدة النساء البتول الزهراء فلقدة كبد خير  
الانبياء صلوات الله تعالى وسلامه على ابينا الكريم وعليها وعلى لعلها وابنها وعلى عميه الشريفين المطهرين من  
الادناس سيدنا ابي عمارة حمزة وابي الفضل العباس وعلى سائر فرق الانتصار والمهاجرة وعليها معهم يا اهل  
التقوى واهل المغفرة (١)

افضل صلوات الله واكمل تسليمات الله وانى بركات الله وازكى تحيات الله على خير خلق الله وسراج  
افقى الله وقاسم رزق الله المبعوث بتيسر الله ورفق الله امام حضرة الله وزينة عرش الله وعروس مملكة الله نبي

الانبياء عظيم الرجاء عميم الجود والعطاء ماحي الذنوب والارض والسما الذي كان نبيا وادم  
يبن الطين والماء نبى الحرمين امام القبلتين سيد الكونين ووسيلتنا في الدارين صاحب قاب قوسين المزين بكل  
زين المنزه من كل عيب وشين جد الحسن والحسين در الله المكنون سر الله المخزون نور الافئدة والعيون سرور  
القلب المسخزون عالم ما كان وما يكون سيد المرسلين خاتم النبيين اكرم الاولين والاخرين قائد الغر المحجلين  
معدن انوار الله ومخزن اسرار الله وخزان رحمة الله وموائد نعمة الله نبينا وحبينا وشفيعنا ومليكننا وغوثنا وغيثنا  
وغياثنا ومغيثنا وغوثنا ومغيثنا ووكيلنا ووكيلنا سيدنا ومولينا وملجانا ومأونا محمد رسول رب العالمين وعلى  
به الطيبين واصحابه الطاهرين وازواجه الطاهرات امهات المؤمنين وعترته المكرمين المعظمين واوليا ملته  
الكاملين العارفين وعلماء امته الراشدين المرشدين وعلينا معهم وبهم ولهم وفيهم يا ارحم الراحمين (٢)  
والصلوة والسلام وعلى من كان نوره جذر الجذورية تنور مربع العناصر ومكعب الكعبة والعيون والصدور  
هو الواحد الاحدى بالذات والصفات فكل قواه في نفسه محصور وعلى اله وصحبه الذين جزر كل فتنه  
محرور (٣)

☆☆☆

حوالہ جات

(١) العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ۔ ناشر شیخ غلام علی ایڈنسرز لاہور۔ جلد اول۔ ص ۲

(۲) ایضاً ص ۴	(۳) ایضاً ص ۵	(۴) ایضاً ص ۶	(۵) ایضاً ص ۲۵
(۶) ایضاً ص ۳۴	(۷) ایضاً ص ۴۱	(۸) ایضاً ص ۶۶	(۹) ایضاً ص ۷۰
(۱۰) ایضاً ص ۱۰۴	(۱۱) ایضاً ص ۲۰۸	(۱۲) ایضاً ص ۲۱۹	(۱۳) ایضاً ص ۲۲۰
(۱۴) ایضاً ص ۲۲۲	(۱۵) ایضاً ص ۲۳۷	(۱۶) ایضاً ص ۲۶۱	(۱۷) ایضاً ص ۳۰۵
(۱۸) ایضاً ص ۳۵۴	(۱۹) ایضاً ص ۳۶۳	(۲۰) ایضاً ص ۳۶۳	(۲۱) ایضاً ص ۳۷۱
(۲۲) ایضاً ص ۳۸۰	(۲۳) ایضاً ص ۳۸۱	(۲۴) ایضاً ص ۴۰۲	(۲۵) ایضاً ص ۴۰۷
(۲۶) ایضاً ص ۴۰۷	(۲۷) ایضاً ص ۴۰۷	(۲۸) ایضاً ص ۴۰۸	(۲۹) ایضاً ص ۴۱۹
(۳۰) ایضاً ص ۴۵۶	(۳۱) ایضاً ص ۴۷۲	(۳۲) ایضاً ص ۴۸۰	(۳۳) ایضاً ص ۴۸۹
(۳۴) ایضاً ص ۴۹۶	(۳۵) ایضاً ص ۴۹۹	(۳۶) ایضاً ص ۵۰۸	(۳۷) ایضاً ص ۵۱۳/۵۱۴
(۳۸) ایضاً ص ۵۲۴	(۳۹) ایضاً ص ۵۳۵	(۴۰) ایضاً ص ۵۳۵	(۴۱) ایضاً ص ۵۳۸
(۴۲) ایضاً ص ۵۴۸	(۴۳) ایضاً ص ۵۵۲	(۴۴) ایضاً ص ۵۸۶	(۴۵) ایضاً ص ۶۰۹
(۴۶) ایضاً ص ۶۳۰	(۴۷) ایضاً ص ۶۵۹	(۴۸) ایضاً ص ۶۷۷	(۴۹) ایضاً ص ۶۸۵
(۵۰) ایضاً ص ۶۸۶	(۵۱) ایضاً ص ۶۸۸	(۵۲) ایضاً ص ۷۰۱	(۵۳) ایضاً ص ۷۱
(۵۴) ایضاً ص ۷۲۴	(۵۵) ایضاً ص ۷۳۳	(۵۶) ایضاً ص ۷۳۵	(۵۷) ایضاً ص ۷۳۵
(۵۸) ایضاً ص ۷۳۵	(۵۹) ایضاً ص ۷۴۹	(۶۰) ایضاً ص ۷۴۹	(۶۱) ایضاً ص ۷۸۷
(۶۲) ایضاً ص ۸۰۰	(۶۳) ایضاً ص ۸۰۳	(۶۴) ایضاً ص ۸۲۷	(۶۵) ایضاً ص ۸۳
(۶۶) ایضاً ص ۸۳۴	(۶۷) ایضاً ص ۸۳۴	(۶۸) ایضاً ص ۸۴۹	

(١) العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ۔ جلد دوم۔ ناشر شیخ دار الاشاعت علویہ رضویہ، لاہل پور۔ ص ۶۳

(۲) ایضاً ص ۸۳	(۳) ایضاً ص ۸۸	(۴) ایضاً ص ۱۲۶	(۵) ایضاً ص ۱۶۳
(۶) ایضاً ص ۱۷۷	(۷) ایضاً ص ۲۱۹	(۸) ایضاً ص ۲۳۱	(۹) ایضاً ص ۲۳۸
(۱۰) ایضاً ص ۳۳۳	(۱۱) ایضاً ص ۳۴۴	(۱۲) ایضاً ص ۴۲۵	(۱۳) ایضاً ص ۴۷۴
(۱۴) ایضاً ص ۴۸۱	(۱۵) ایضاً ص ۴۸۱	(۱۶) ایضاً ص ۵۰۴	(۱۷) ایضاً ص ۵۰۷
(۱۸) ایضاً ص ۵۴۵	(۱۹) ایضاً ص ۵۵۶	(۲۰) ایضاً ص ۵۵۷	(۲۱) ایضاً ص ۵۵۹

(۲۲) العطا یا النبیہ فی الفتاویٰ الرضویہ۔ جلد سوم ناشر سنی دارالاشاعت مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ (انڈیا) ۱۹۶۱ء ص ۱۵

(۲۳) ایضاً ص ۸۲	(۲۴) ایضاً ص ۸۵	(۲۵) ایضاً ص ۱۰۶	(۲۶) ایضاً ص ۱۱۱
(۲۷) ایضاً ص ۱۱۸	(۲۸) ایضاً ص ۲۸۱	(۲۹) ایضاً ص ۲۸۲	(۳۰) ایضاً ص ۳۱۳
(۳۱) ایضاً ص ۳۲۶	(۳۲) ایضاً ص ۳۴۴	(۳۳) ایضاً ص ۵۲۱	(۳۴) ایضاً ص ۵۳۶
(۳۵) ایضاً ص ۵۴۸	(۳۶) ایضاً ص ۵۴۸	(۳۷) ایضاً ص ۵۵۵	(۳۸) ایضاً ص ۵۵۵
(۳۹) ایضاً ص ۵۵۶	(۴۰) ایضاً ص ۵۷۰	(۴۱) ایضاً ص ۵۷۵	(۴۲) ایضاً ص ۵۷۶
(۴۳) ایضاً ص ۵۷۶	(۴۴) ایضاً ص ۷۹۷		

(۱) العطا یا النبیہ فی الفتاویٰ الرضویہ۔ جلد چہارم۔ ناشر سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ لاکل پور۔ ص ۱۹

(۲) ایضاً ص ۲۳	(۳) ایضاً ص ۳۰	(۴) ایضاً ص ۳۰	(۵) ایضاً ص ۳۴
(۶) ایضاً ص ۵۴	(۷) ایضاً ص ۵۱	(۸) ایضاً ص ۵۹	(۹) ایضاً ص ۶۸
(۱۰) ایضاً ص ۷۵	(۱۱) ایضاً ص ۱۲۷	(۱۲) ایضاً ص ۱۳۸	(۱۳) ایضاً ص ۱۴۴
(۱۴) ایضاً ص ۱۶۳	(۱۵) ایضاً ص ۱۹۳	(۱۶) ایضاً ص ۲۰۰	(۱۷) ایضاً ص ۲۰۴
(۱۸) ایضاً ص ۲۳۵	(۱۹) ایضاً ص ۲۳۵	(۲۰) ایضاً ص ۲۷۲	(۲۱) ایضاً ص ۲۹۳
(۲۲) ایضاً ص ۳۰۵	(۲۳) ایضاً ص ۳۱۷	(۲۴) ایضاً ص ۳۴۳	(۲۵) ایضاً ص ۳۷۰
(۲۶) ایضاً ص ۳۷۶	(۲۷) ایضاً ص ۳۷۶	(۲۸) ایضاً ص ۳۸۵	(۲۹) ایضاً ص ۴۰۵
(۳۰) ایضاً ص ۴۴۲	(۳۱) ایضاً ص ۴۴۹	(۳۲) ایضاً ص ۵۲۳	
(۳۳) ایضاً ص ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶	(۳۴) ایضاً ص ۵۴۷	(۳۵) ایضاً ص ۵۴۶	
(۳۶) ایضاً ص ۵۸۸	(۳۷) ایضاً ص ۷۲۲		

(۱) العطا یا النبیہ فی الفتاویٰ الرضویہ، جلد پنجم ناشر سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ لاکل پور ص ۵

(۲) ایضاً ص ۱۲	(۳) ایضاً ص ۱۲۹	(۴) ایضاً ص ۱۳۹	(۵) ایضاً ص ۳۰۴
(۶) ایضاً ص ۴۰۰	(۷) ایضاً ص ۷۲۳	(۸) ایضاً ص ۷۴۰	
(۹) العطا یا النبیہ فی الفتاویٰ الرضویہ۔ جلد ششم ناشر سنی دارالاشاعت مبارک پور۔ ضلع اعظم گڑھ (انڈیا)۔ ص ۴			
(۱۰) ایضاً ص ۲۹۸، ۸	(۱۱) ایضاً ص ۱۹	(۱۲) ایضاً ص ۱۰۷	(۱۳) ایضاً ص ۱۰۷
(۱۴) ایضاً ص ۱۲۴	(۱۵) ایضاً ص ۱۶۶	(۱۶) ایضاً ص ۱۷۲	(۱۷) ایضاً ص ۲۱۲
(۱۸) ایضاً ص ۲۳۸	(۱۹) ایضاً ص ۲۶۵	(۲۰) ایضاً ص ۲۶۸	(۲۱) ایضاً ص ۲۷۳
(۲۲) ایضاً ص ۲۷۴	(۲۳) ایضاً ص ۲۷۴	(۲۴) ایضاً ص ۲۸۲	(۲۵) ایضاً ص ۳۶۰

(۱) العطا یا النبیہ فی الفتاویٰ الرضویہ، جلد ہفتم ناشر سنی دارالاشاعت، مبارک پور ضلع اعظم گڑھ۔ ص ۱۲۷

(۲) ایضاً ص ۲۲۷-۳۲۸ (۳) ایضاً ص ۲۲۹ (۴) ایضاً ص ۲۹۲ (۵) ایضاً ص ۵۱۱

(۱) العطا یا النبیہ فی الفتاویٰ الرضویہ۔ جلد نہم ناشر المجدد احمد رضا اکیڈمی، کراچی ۱۴۱۲ھ ص ۳۳

(۲) ایضاً ص ۱۴۴ (۳) ایضاً ص ۱۵۱ (۴) ایضاً ص ۱۶۶

نوٹ: درود شریف کا یہ صیغہ سائل کے ایک سوال میں کہ بے نقط درود شریف کی اجازت ہو، ارشاد فرمایا۔ اس میں لایمکن علی ہے۔

(۵) ایضاً ص ۱۷۶ (۶) ایضاً ص ۲۹۱

(۱) العطا یا النبیہ فی الفتاویٰ الرضویہ جلد دہم نصف اول۔ ناشر مکتبہ رضا ایوان عرفان، سکس پور ضلع پٹی بھیت۔ ص ۱۰

(۲) ایضاً ص ۵۳ (۳) ایضاً ص ۶۸ (۴) ایضاً ص ۱۱۶ (۵) ایضاً ص ۱۳۶

(۷) ایضاً ص ۱۳۷ (۸) ایضاً ص ۱۴۳ (۹) ایضاً ص ۱۹۲ (۱۰) ایضاً ص ۲۰۲

(۱۱) ایضاً ص ۲۱۳ (۱۲) ایضاً ص ۲۳۵ (۱۳) ایضاً ص ۲۴۱ (۱۴) ایضاً ص ۲۵۸

(۱۵) العطا یا النبیہ فی الفتاویٰ الرضویہ۔ جلد دہم نصف آخر۔ ناشر مکتبہ رضا ایوان بیلپسپور۔ ضلع پٹی بھیت (انڈیا) ص ۱۱

(۱۶) ایضاً ص ۷۷ (۱۷) ایضاً ص ۷۷ (۱۸) ایضاً ص ۱۴ (۱۹) ایضاً ص ۱۹۸

(۲۰) ایضاً ص ۲۱۳ (۲۱) العطا یا المنہ فی الفتاوی الرضویہ۔ جلد یازدہم ناشر ادارہ اشاعت تصنیفات رضا، بریلی (انڈیا)۔ ص ۵۱

(۲۲) ایضاً ص ۲۸ (۲۳) الامن والعلیٰ لناعی المصطفیٰ بدافع البلاء۔ ناشر مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ص ۴۵

(۲۴) ایضاً ص ۷ (۲۵) ماہنامہ المیزان، بمبئی (امام احمد رضا نمبر) اشاعت مارچ ۱۹۷۶ء ص ۶۲ تا ۶۵

مولانا ظفر الدین بہاری۔ ناشر مکتبہ رضویہ، آرام باغ کراچی (باراول) ص ۲۹

(۱) ص ۱۱۲-۱۱۳ (۲) ایضاً ص ۸۸-۹۹ (۱) ایضاً ص ۱۱۳-۱۱۴

(۲) الاستمداد علی اجیال الارتداد۔ ناشر مظہر فیض۔ برج منڈی، لاکل پور (۱۳۹۶ء) ص ۲۹

(۳) ایضاً ص ۱۰۰ (۴) الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الخبیثۃ۔ طبیح استنبول۔ ص ۷-۷

(۵) حسام الحرمین علی مخر الکفر والین۔ ناشر نوری کتب خانہ لاہور۔ ص ۲

(۶) نفی الفی عن استنار بنورہ کل شیء۔ ناشر جامعہ نظامیہ لاہور۔ ص ۵۱ (۷) ایضاً ص ۶۹

(۱) قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام۔ ناشر رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔ ص ۷۳

(۱) ایضاً ص ۹۷-۹۸ (۳) ہدی الخیر ان فی نفی الفی عن سید الانام۔ ناشر رضا فاؤنڈیشن لاہور۔ ص ۱۰۱

(۴) المبین ختم۔ ناشر رضا فاؤنڈیشن لاہور، ص ۱۱ (۵) ایضاً ص ۱۳۹-۱۴۰

(۶) الزمرۃ المقریہ فی الذب عن الخمریہ۔ ناشر نوری کتب خانہ لاہور ص ۲

(۷) رد الرفضہ۔ ناشر نوری کتب خانہ لاہور ص ۲ (۸) فتاوی الحرمین برہنہ ندوۃ المسمین۔ ناشر مکتبہ اشیق، استنبول۔ ص ۲

(۹) ایضاً ص ۷ (۱۰) ایضاً ص ۹۲ (۱۱) ایضاً ص ۹۳ (۱۲) ایضاً ص ۹۹

(۱) الاجازات المقتبۃ للعلماء بکتبہ والمدینۃ ناشر مکتبہ حامد، لاہور ص ۲۶۸

(۲) ایضاً ص ۲۷۲ (۳) ایضاً ص ۲۷۶-۲۷۸

(۱) الاجازات المتمدنۃ للعلماء بکتبہ المدینۃ ناشر مکتبہ حامد، لاہور ص ۲۸۰-۲۸۲

(۲) ایضاً ص ۲۷۰ (۳) ایضاً ص ۲۹۰ (۴) ایضاً ص ۳۳۲-۳۳۶ (۵) ایضاً ص ۳۳۸

(۶) ایضاً ص ۳۳۸ (۷) ایضاً ص ۳۴۰

(۸) شرح المطالب فی بحث ابی طالب، ناشر مکتبہ حامد، لاہور۔ ص ۴۰۹ (مشمولہ رسائل رضویہ۔ جلد دوم)

(۹) ایضاً ص ۴۶۵

(۱) الخطبات الرضویہ، ناشر رضوی کتب خانہ لاہور۔ ص ۶۳۴ (۲) ایضاً ص ۷

(۱) الخطبات الرضویہ، ناشر رضوی کتب خانہ لاہور۔ ص ۱۱ تا ۱۳ (۲) ایضاً ص ۱۷ تا ۲۰

(۳) الموبہات فی المربعات از امام احمد رضا محدث بریلوی۔ ص ۱ (قلمی فوٹو سنٹ)



# اَلصَّلٰوَةُ الْمُنْجِيَّةُ

یہ درود شریف ہر مہم اور مصیبت کے وقت ایک ہزار بار پڑھا جائے تو مشکل حل ہو جاتی ہے  
شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آدھی رات کو جو شخص کسی دنیوی یا اخروی حاجت کے لئے پڑھے، اللہ تعالیٰ پوری فرمادیں گے۔  
یہ درود شریف قبولیت دعا کے لئے اکسیر اعظم ہے۔

## درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنْجِنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ  
وَالْاَلَفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرَ نَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعَنَا بِهَا  
عِنْدَكَ اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰی الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ  
الْمَمَاتِ يَا اَرْحَمَ الرَّحْمٰنِ.

ترجمہ: یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج، ایسا درود کہ اس کے وسیلہ  
سے تو ہمیں خطرات اور آفات سے بچا اور اس کے وسیلہ سے ہماری جملہ حاجتیں پوری کر دے اور اس کے وسیلہ سے تو ہمیں  
تمام گناہوں سے پاک کر دے اور اس کے ذریعہ سے اپنی جناب میں بلند درجات سے سرفراز فرما اور اس کے سبب سے  
ہماری انتہائی خواہشات زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہنچا دے، اسے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر  
رحم کرنے والے۔“

منجانب:

عبد المجید مغل

ناظم اعلیٰ وفاقی و شمالی علاقہ جات جماعت اہل سنت پاکستان

ابن ہبان اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول کریم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے۔  
فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ مجھ پر ایسا درود پاک پڑھتے ہیں جیسا کسی اور نے نہیں پڑھا، میں نے عرض کی حضور! وہ کون سا درود پاک ہے؟ فرمایا امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں:-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ  
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُونَ  
(سعادة الدارين ص ۱۲۹)

منجانب :

**فیصل رفیق قریشی**

## صلوة نقشبندیہ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝ تَبْرَأْسَ الْاَنْبِيَاءِ  
وَنَيْرِ الْاَوْلِيَاءِ وَزُبْرَ قَانَ الْاَصْفِيَاءِ وَيُوْحَ الثَّقَلَيْنِ وَضِيَاءِ الْخَافِقَيْنِ .

ترجمہ: ”یا اللہ! ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمارے سردار انبیاء کے چراغ، اولیاء کے آفتاب تاباں، برگزیدہ بندوں کے ماہ درخشاں، ثقلین کے سورج، مشرق و مغرب کی ضیاء حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے۔“

**منجانب: سید آٹومو بائلز**

بابا بازار، صدر بازار، راولپنڈی۔ فون 5566544، 5563743

# صَلَاةُ حَلِّ الْمَشْكَلاتِ

مفتی دمشق حامد آفندی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ سخت مشکلات میں گرفتار ہو گئے۔ وہاں کا وزیران کا سخت دشمن ہو گیا۔ وہ رات کو نہایت درد کرب و بلا میں مبتلا تھے کہ آنکھ لگ گئی۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، تسلی دی اور یہ درود شریف سکھایا کہ جب تو اس کو پڑھے گا اللہ تیری مشکل حل کر دے گا، آنکھ کھل گئی۔ یہ درود شریف پڑھا تو مشکل حل ہو گئی۔ اکابرین نے اکثر مشکلات میں اس کو پڑھا ہے۔ فتاویٰ شامی کے مؤلف علامہ سید ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کے ثبت میں اس کی باضابطہ سند موجود ہے۔

پڑھنے کا طریقہ:

بعد نماز عشاء دو رکعت نفل پڑھے جائیں، پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ کافرون اور دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھی جائے پھر صدق دل سے ایک ہزار بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ۔ پڑھ کر دو زانو نمود باندھ بیٹھ کر رسول کریم ﷺ کے دربار میں حاضری کا تصور کیا جائے اور عرض گزاری جائے۔ سو بار، دو سو بار، تین سو بار، جہاں تک ہو سکے پڑھتے پڑھتے قبلہ رو سو جائے اور پچھلی رات جاگ کر اسی جگہ صبح تک یہی درود پڑھا جائے، پڑھتے وقت اپنی حاجت یا حل مشکلات کا تصور رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک رات یا تین رات میں مراد برآئے گی۔

درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حَيَاتِيْ اَدْرِ كُنِّيْ  
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلِّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: ”یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام اور برکت بھیج، یا رسول اللہ ﷺ وغیرہ کیجئے میرا حیلہ اور کوشش تنگ آچکے ہیں۔“

مَنَاب: محتاج کرم، محمد شعیب بہتی

سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا پانچ کلموں کے سبب جن کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ وہ پانچ کلمات کون سے ہیں؟  
فرمایا وہ یہ ہیں:

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تَبْغِي أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ“

(سعاۃ الدارین ص ۱۲۹)

منجانب: قریشی میڈیکل سٹور

مین بازار، اسلام پورہ، لاہور فون: 7224308

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا  
هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ (يونس: ۵۸)

ترجمہ: فرما دو! اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے ہاں اسی سے چاہیے کہ وہ خوشیاں منائیں  
وہ اُس سے کہیں اچھی ہے جسے وہ جمع کر رہے ہیں

تاجدارِ کائنات ﷺ کی آمدِ پاک کا مہینہ مبارک ہو

— الداعی الی الخیر —

میاں طارق محمود، امجد علی، محمد اسلم

پریم انجینئرنگ لاہور

مناجات الحبيب من البعيد والقريب الشيخ

## برهان الدین ابراہیم شاذلی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ الْاِلٰهِ الْمَعْبُوْدِ

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مَنْ جَاءَ بِاَلْاَحْكَامِ وَالْحُلُوْدِ

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا ذَا اَلْعَلٰی الْحَقِّ الْمَشْهُوْدِ

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مُفِیْضَ الشُّهُوْدِ

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا عَیْنَ الْوُجُوْدِ

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سِرَّ كُلِّ مُوْجُوْدِ

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی صَجَعِیْكَ وَاِلَکْ

وَجَمِیْعِ صَحِیْکِ مَا ذَامَ التَّعْرِفُ وَانْتَحَالَ التَّعْطِیْلُ

وَالْتَوَقُّفُ

(سعادة الدارين ۲۶۰)

سیٹھ عبد الرحمن

کوٹ لکھپت لیاقت آباد لاہور

وہ کہ معلم کائنات ٹھہرے  
وہ کہ مرشد کائنات ٹھہرے  
وہ کہ رحمت حیات ٹھہرے  
وہ کہ رشک آیات ٹھہرے  
ان کے علم پر درود  
ان کے حلم پر درود  
ان کی عطا پر درود  
ان کی تحفا پر درود  
پولیس تو لفظوں کو سلام  
چلیں تو قدموں پر درود  
پڑھیں تو حرفوں پر فدا  
سوچیں تو ارادوں کو سلام  
ان کے بول بول پر بندگی  
ان کے قول قول پر عجز  
جھک جھک کے سلام  
مٹ مٹ کے سلام  
انہوں نے قرآن پڑھایا  
انہوں نے کتاب سکھائی  
کتاب سکھانے والے  
قرآن پڑھانے والے  
معلم!  
مرشد!  
نبی نبی!  
اللہ کرے

سلام قبول ہو

درود قبول ہو

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

گفتنی و ناگفتنی سے ایک اقتباس

بھانی جان میڈیکوز

بیرون لوہاری گیٹ لاہور

# صلوۃ شریفہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ  
الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ  
”یا اللہ ہمارے سر دار اور آقا کرم و سخا کی کان حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر  
دروود، برکت اور سلام بھیج“

منجانب ڈاکٹر محمد اطہر لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
وَقَرِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ  
عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَرَحَّمْتَ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ  
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ  
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی  
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی  
اِبْرٰهِيْمَ وَرَحَّمْتَ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ  
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ

## نبی کریم ﷺ کی زیارت

جو اہل بخار میں ہے کہ یہ درود شریف ہر شب جمعہ کو پڑھنے سے حضور ﷺ کی زیارت ہوگی اور آپ ﷺ کی تشریف آوری لحد میں بھی ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ  
الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: ”یا اللہ! درود بھیج ہمارے سر دار حضرت محمد ﷺ پر جو نبی امی ہیں، حبیب ہیں، عالی قدر، بڑے مرتبے والے ہیں اور  
ان کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو۔“

منجانب: نیا اتفاق گولڈن سٹریٹ لیبارٹری ایم سکندر اینڈ برادرز

شماریت دوکان نمبر E/2545 کوچہ احمد یاز سو باہار رنگ محل لاہور پاکستان فون: 7665570

مفسر اسلام مفسر قرآن  
استاذ المکرم  
حضرت علامہ  
پیر سید ریاض حسین شاہ  
صاحب دامت برکاتہم  
القدسیہ

کواپنی طرف سے  
ترجمہ قرآن کی تکمیل و اشاعت اور درود و سلام نمبر کی اشاعت پر  
دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

مبارکباد

منجانب: خاکپائے قبلہ شاہ جی مدظلہ العالی محمد رضوان انجم

# درود شریف

یہ درود شریف پڑھنے والا جسمانی اور روحانی بیماریوں سے شفاء میں رہتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا  
وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُوْرٍ اَلَا بُصَارٍ وَضِيَّائِهَا  
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّم

ترجمہ: یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں

اور جسم کی عافیت اور اس کی شفاء ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں اور آپ ﷺ

کی آل پر اور اصحاب رضی اللہ عنہم پر درود اور سلام بھیج۔

منجانب: ڈاکٹر محمد آصف



# الصَّلَاةُ التَّفْرِيجِيَّةُ

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ جو شخص اس درود شریف کو ہر روز ۴۱ بار یا ۱۰۰ بار یا زیادہ پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے غم اور فکر کو دور کرتا اور اس کی تکلیف اور مشکل کو حل کرتا ہے۔ یہ درود شریف ہمیشہ پڑھنے سے رزق میں وسعت ہوتی ہے اور حادثوں سے امن ہوتا ہے۔

## پڑھنے کا طریقہ

درود شریف نماز فجر کے بعد ۴۱ مرتبہ پڑھا جائے۔ ہر نماز ہفتگانہ کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھا جائے۔ ہر روز ۱۰۰ مرتبہ پڑھا جائے۔ ہر روز ایک ہزار مرتبہ پڑھا جائے۔ کسی مراد کی مطلب برآری کے لئے یہ درود شریف چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ پڑھا جائے۔

## دُرد شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكَرْبَ وَتَقْضٰى بِهِ الْحَوَآئِجُ وَتَبَالُ بِهِ الرَّعَائِبُ وَحُسْنُ الْحَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقٰى الْعَمَامُ لَوَجْهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ فِى كُلِّ لَمْحَةٍ وَ نَفْسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

”یا اللہ درود بھیج کامل اور پورا سلام بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر کہ اس کے وسیلہ سے مشکلات حل ہو جائیں اور اس کے ذریعہ سے پریشانیاں کھل جائیں اور اس کے وسیلہ سے حاجات پوری ہو جائیں اور اس کے توسل سے تمنائیں برآئیں اور انجام اچھے ہوں اور بادل آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی برکت سے برستا ہے اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی ہر لمحہ میں ہر سانس میں اپنی تمام کی تمام معلومات کی تعداد کے مطابق درود و سلام بھیج۔“

منجانب

ڈاکٹر محمد سلیم

ایمر جنسی سنٹر، جنڈیالہ روڈ، شیخوپورہ 056-3784887

قلب الاقصاب لرد الانوار في ثوب الانوار

# سیدنا غوث اعظم جیلانی

تقریر مرہ

## کامہ دیپاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا  
مُحَمَّدٍ بِخَيْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ  
مُحَبَّتِكَ وَغُرُوسِ مَمْلُوكِكَ وَاِمَامِ خَضِرَتِكَ وَطِرَازِ مُمْلِكِكَ  
وَحَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ الْمُتَلَدَةِ ذِي بِمُشَا هَدْيِكَ اِنْسَانِ  
عَيْنِ الْوُجُودِ وَالسَّبَبِ فِي كُلِّ مَوْجُودٍ. عَيْنِ اَغْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ  
نُورِ ضِيَائِكَ صَلَوةٍ تَحُلُّ بِهَا عُقْدَتِي وَتَفْرِجُ بِهَا كُرْبَتِي صَلَوةٍ تُرْضِيكَ  
وَتُرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. عَدَدَ مَا احَاطَ بِهِ عِلْمُكَ  
وَاَخْصَاةَ كِتَابِكَ وَجَرَى بِهِ قَلْمُكَ وَعَدَدَ اَلَا مَطَارٍ وَلَا حَجَارٍ  
وَلَا شَجَارٍ وَمَلِكَةِ الْبَحَارِ وَجَمِيعِ مَا خَلَقَ مَوْلَانَا مِنْ اَوَّلِ  
الزَّمَانِ اِلَى آخِرِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ

سعادۃ الدارین ۲۵۵

منجانب: وزیر علی قریشی

# صَلٰوةُ النُّوْرِ الذَّائِي

اس درود شریف کو ایک مرتبہ پڑھا جائے تو ایک لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔  
یہ درود شریف ۵۰۰ مرتبہ پڑھ کر دعائے گننے سے حاجت پوری ہوتی ہے اور مشکل حل ہوتی ہے۔

## درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝ النُّوْرِ الذَّائِي السِّيَّارِي فِي  
جَمِيعِ الْاَثَارِ وَالْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو نور ذاتی ہیں۔ تمام اسماء و آثار و صفات میں سرِ یان کئے ہوئے ہیں  
اور ان کی آل اور اصحاب پر سلام بھیج۔

صابری سٹور ڈیلران پی وی سی شیٹ

22 بیڈن روڈ لاہور 0300-8429047, 042-7231434

## الصلوة الفاتحه

عارف تيجانی فرماتے ہیں کہ ”جس اس درود شریف کو ایک بار پڑھے اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ اس دن درود شریف پڑھنے والوں کو ملے گا۔“

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝ الْفَاتِحَ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمَ  
لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرَ الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِيَ إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمَ صَلِّ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ حَقَّ قَدْرِهِ وَمَقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

ترجمہ: یا اللہ! درود اور سلام اور برکت بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو کونے والے ہیں اس کے جو بند کیا گیا تھا اور جو گذرا اس کے بند کرنے والے ہیں اور جو سن حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے ہیں اور تیری سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر ان کی قدر و منزلت عظیمہ کے حق کے مطابق درود بھیج۔

منجانب: طارق محمود قریشی خیابان سرسید راولپنڈی

## سید المرسلین کا درود پاک

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضًا وَلِحَقِّهِ أَدَاءً  
وَأَعْطِهِ الْوَسِيلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَاجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ وَاجْزِهِ  
عَنَّا مِنْ أَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا مِنْ أُمَّتِهِ وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ  
وَالصَّالِحِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ۔

(سعادة الدارين ص: ۲۳۳)

منجانب: فقیل صدیق کھوکھر، نثر کالونی لاہور

# صلوۃ چشتیہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍۙ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ  
مِائَةِ اَلْفِ مَرَّةٍ

یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر ہر ذرہ کی گنتی کے مطابق (ایک لاکھ ضرب ایک ہزار) یعنی دس کروڑ بار درود بھیج۔

منجانب: محمد حسین گجر پورہ لاہور

ہم ماہنامہ ”دلیل راہ“ کے  
درود و سلام نمبر

کی اشاعت پر  
مفکر اسلام، مفسر قرآن

جناب علامہ پیر  
سنید فیاض حسین شاہ

کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

منجانب: محمد ارشد خان  
عمر کلینک دل محمد روڈ لاہور  
0323-4821131

قاری قرآن!

☆ دنیا کی سب سے بڑی نیکی اعتماد کرنے والوں کے اعتماد کو محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔!!

☆ عالم روحانیت کا سب سے خوبصورت عقیدہ دعوت گناہ کے وقت بند خلوٹ خانوں میں بھی بندوں کا اپنے الہ کو اپنے قریب

کھینچنا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔!!

☆ جہان حسن کا سب سے زیادہ پرکشش چہرہ وہ ہوتا ہے جو اپنی معصومیت کو جنسی کا لگ سے محفوظ کر لے۔۔۔۔۔۔۔!!

☆ نور بعسیرت کی حسین ترین کرن جاہلی معاشرہ میں مقصد حیات کے خلاف سازشوں کا بھانپ لینا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔!!

☆ مشکلات کے اندھیروں میں اُمید کی روشنی صرف ذکر الہ، ذکر خدا اور ذکر باری سے پھوٹی ہے۔ نام الہ سے اپنی زبانوں کو تر

رکھنے والے اور اپنی روح کو حرارت دینے والے کبھی نامر نہیں ہوتے۔۔۔۔۔۔۔!!

منجانب: فیصل فیاض ستی

# زندگی اسلام سے عبارت ہے

- حیات اس کی عطا ہے
- حرارت اس کا فیضان ہے
- حسن اس کی بہار ہے
- لطافت اس کی عادت ہے
- توازن اس کی معرفت ہے
- تناسب اس کی جھلک ہے
- نور اس کا رنگ ہے
- امن اس کی پہچان ہے
- امانت اس کی برہان ہے
- سلامتی اس کی عادت ہے
- سکون اس کا منشور ہے

**احیائے دین یا احیائے نفس**

ارشاد القرآن والحديث علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب



جب خالق درود پڑھے!

جب مالک سلام پڑھے!

جب مطلوب صلوة بھیجے!

جب وہ بولے تو تم بولو!

جب وہ بولے تو ہم بولیں!

جب وہ بولے تو سب بولیں!

عرش بولے فرش بولے!

نور بولے نار بولے!

باد بولے خاک بولے!

دل بولے روح بولے!

اول بولے آخر بولے!

ظاہر بولے باطن بولے!

حیات بولے ممات بولے!

قدسی بولیں تقدس بولے!

جبرئیل بولے اسرافیل بولے!

نبی بولیں رسول بولیں!

نبی جی سلام تم پڑھو!

نبی جی درود تم پڑھو!

سائیں سلام کہتی ہیں

دھڑکنیں درود پڑھتی ہیں

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

گفتنی و ناگفتنی سے ایک اقتباس

منجانب: عبد الرشید صرافہ بازار راولپنڈی

اس کا رگاہ حیات میں پائی جانے والی ہر چیز کی ایک شناخت ہے، کوئی رنگ سے پہچانا جاتا ہے اور کوئی بو سے، کوئی روشنی سے جانا جاتا ہے اور کوئی اندھیرے سے۔ آگ کی دلیل دھواں ہے۔۔۔۔۔ دھوپ کی شناخت چمک ہے۔۔۔۔۔ پھول کا تعارف خوشبو ہے۔۔۔۔۔ آسمان کا تشخیص بلندی ہے۔۔۔۔۔ دریا کا امتیاز روانی ہے۔۔۔۔۔ زندگی کا لمس حرکت ہے۔۔۔۔۔ صبح کی نشاط بادِ بحری میں ہے۔۔۔۔۔ اور شام کا حسن رنگِ شفق میں مضمر ہے۔۔۔۔۔ ہر چیز کسی چیز سے پہچانی جاتی ہے لیکن اگر کوئی چاہے کہ ذرے تا بنانک ہوں خالق کی معرفت سے، ماحولِ ضوفاں ہو تو حید کے عرفان سے اور ذہن میں سوال ابھرے کہ اسے جانا جائے تو کیسے؟ اسے پہچانا جائے تو کیونکر؟۔۔۔۔۔ اس تک رسائی ہو تو کس کا دامن تمام کر؟۔۔۔۔۔ شاید کائنات کی ہر چیز اس کے حسن ازل کو دیکھنے کا آئینہ ہے، لیکن یہ سب دلیلیں گوگی ہیں، بولتی دلیل ناطق دلیل اور صفاتِ خداوندی کی تلاوت کناں دلیل بس ایک ہی ہے۔ جو دیکھیں تو نظر دلیل، جو بولیں تو لب لرزاں دلیل۔۔۔۔۔ جو جھکیں تو سجدہ بے تاب دلیل۔۔۔۔۔ ہاتھ لہرائیں تو رحمتیں برسیں۔۔۔۔۔ قدم اٹھائیں تو روشنیاں پھوٹیں۔۔۔۔۔ لحظہ لحظہ دلیل، لہجہ لہجہ برہان۔۔۔۔۔ نظرِ نظر فیض، ڈگر ڈگر انقلاب، موڑ موڑ عرفان، انہیں مہتاب نہ کیسے، انہیں خورشیدِ درخشاں سے تعبیر نہ کیجئے، انہیں سرورِ بادہ کا استعارہ بھی قرار نہ دیجئے، یہ بوئے عمل بھی نہیں، یہ کرنِ ضوفاں بھی نہیں۔۔۔۔۔ یہ سب تو ان کے پاؤں سے اٹھنے والی دھول بھی نہیں بن سکتے۔ یہ محمد ﷺ ہیں، یہ احمد ﷺ ہیں، یہ رسولِ نور ہیں اور مہمبرِ رحمت ہیں۔ رنگِ تجلی ان سے ہے اور فروغِ انوار یہ ہیں۔

دروودان پر، سلام ان پر

گفتنی نا گفتنی سے اقتباس

منجانب

پروفیسر سید سجاد حسین عارف، گجرات



انہیں دیکھنے کے لئے وہ آنکھیں درکار ہوتی ہیں جنہیں کشتہٴ عشق ہونے کا شرف حاصل ہوا ہو  
وہ دل درکار ہوتے ہیں جو تجلی گاہ معرفت ہوں

آنکھیں خود کشیف ہوں تو ان کے وجود اطہر کی لطافت تک رسائی ممکن نہیں ہوتی  
اس لئے انہیں دیکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ

دل دھوئے جائیں، دماغ صاف کئے جائیں، روحیں اجالی جائیں  
نور حق کا لباس پہنا جائے، روشنیوں کے ماحول پیدا کئے جائیں

اول نور، آخر نور، ظاہر نور، باطن نور

پھر دیکھو انہیں جہاں چاہو، جس طرح چاہو، جس رنگ میں چاہو، جدھر چاہو  
وہ نور ہوں گے، نور ہی نور ہوں گے

ذہن نور، ذوق نور، نام نور، کام نور، رات نور، دن نور، بدن نور، جسد نور، مکان نور، کمین نور، بات نور،  
حیات نور، سیرت نور، صورت نور، خلق نور، خُلق نور

وہ پیکر رکھتے ہیں لیکن ایسا کہ اس پر کبھی چمخراؤ کبھی بھی نہیں میٹھی  
وہ سنتے بھی ہیں اور دیکھتے بھی ہیں لیکن

نور کے کانوں سے اور نوری آنکھوں سے

جو دیکھتی بھی ہیں، نوازتی بھی ہیں، دھوتی بھی ہیں اور تقدیر بدل بھی ثابت ہوتی ہیں

وہ لباس بھی پہنتے ہیں لیکن جیسے جنت کی سادہ عورتوں نے فل کفر و دی ریثوں سے اسے ہٹا ہوا

وہ چلتے بھی ہیں لیکن زمین جیسے انہی کے لئے پیچھی ہوا اور ستارے جیسے انہی کی خاک پاسے پیدا ہوئے ہوں

مہد نور میں پلٹنے والے

پیکر نور کو

نور سلام کہتا ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

گفتنی نا گفتنی سے اقتباس

منجانب: محمد نعیم چوہان، فیصل ٹاؤن، لاہور

## درود پاک پڑھنے کے فوائد

- درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
- درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور ﷺ کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔
- درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لئے قیامت کے دن حضور ﷺ متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔
- درود پاک پڑھنے والے کو جہنمی میں آسانی ہوتی ہے۔
- درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربار رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں:  
”یا رسول اللہ ﷺ فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔“
- درود پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔
- درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں ﷺ کے پاس پہنچ جائے گا۔
- درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔
- درود پاک پڑھنے سے سید الانبیاء حبیب خدا ﷺ کی محبت بڑھتی ہے۔
- فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

(جذب القلوب سے انتخاب)

منجانب: محمد طارق (خانوال)

# درو پاک ”آب حیات“ ہے

- \_\_\_\_\_ وہ آب حیات کہ ہزاروں آب حیات اس پر قربان ہو جائیں
- \_\_\_\_\_ کیونکہ بالفرض کسی کو دنیا میں آب حیات مل جائیں اور وہ اسے پی لے
- \_\_\_\_\_ اور پھر اسے ہزار، پانچ یا دس ہزار سال تک بلکہ قیامت تک زندگی مل جائے
- \_\_\_\_\_ تو دنیاوی زندگی، گدلی زندگی، پریشانیوں کی زندگی، دھوکہ و فریب کی زندگی، آخر ختم ہو جائے گی
- \_\_\_\_\_ لیکن درود پاک وہ آب حیات ہے کہ جس نے اسے پی لیا
- \_\_\_\_\_ اسے جنت میں وہ زندگی عطا ہوگی جو ختم ہونے والی نہیں
- \_\_\_\_\_ مثلاً ہزار، لاکھ، کروڑ، ارب، کھرب، سیکھ سال، یہ گنتیاں ختم ہو جائیں گی
- \_\_\_\_\_ لیکن وہ ابدی زندگی ختم ہونے والی نہیں ہے
- \_\_\_\_\_ پھر اس زندگی میں گدلا پن نہیں، دھوکہ و فریب نہیں، بے چینی نہیں، دکھ و رنج نہیں
- \_\_\_\_\_ بلکہ چین ہی چین ہے، آرام ہی آرام ہے، سکون ہی سکون ہے
- \_\_\_\_\_ تو دنیا کا آب حیات اس آب حیات کا ہم پلہ کیسے ہو سکتا ہے

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا هَذَا بِجَاهِ حَبِيْبِكَ الْكَرِيْمِ رَحْمَةً اِلَّلْعَا لَمِيْنِ  
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

”آب کوثر“ سے اقتباس

# درود پاک کے آداب



- لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔
- با وضو درود پاک پڑھا جائے۔
- قبلہ رو ہو کر درود پاک پڑھے۔
- درود پاک کے معانی سمجھ کر پڑھے۔
- مکان یا جس جگہ پر درود پاک پڑھا جائے وہ پاک ہو۔
- درود پاک پڑھنے والا خوشبو لگائے یا اگر بتی وغیرہ سلگائے۔
- جسم پاک ہو، ظاہری نجاست اور بدبودار چیز سے جسم ملوث نہ ہو۔
- اخلاص یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور رسول اکرم شفیع اعظم باعث ایجا و عالم ﷺ کی محبت اور عظمت کی نیت سے پڑھے، باقی دین و دنیا کے سارے کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے۔
- درود پاک پڑھتے وقت دنیا کی باتیں نہ کرے، سنت مصطفیٰ ﷺ کی پیروی اور شریعت مطہرہ کی پابندی رکھے، منہیات سے بچے، حرام اور مشتبہ کھانے سے پرہیز کرے۔
- درود شریف پڑھتے وقت یہ تصور کرے کہ شاہ کونین اُمت کے والی ﷺ میرا درود شریف سن رہے ہیں اس لئے بعض بزرگان دین نے فرمایا کہ سرور عالم شفیع اعظم ﷺ کو (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) حاضر و ناظر جان کر درود پاک پڑھے۔

(مقاصد السالکین ص ۵۶)

## خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

عام مومنوں کے مقام کی انتہا ولیوں کے مقام کی ابتداء ہے۔

ولیوں کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتداء ہے۔

شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقیوں کے مقام کی ابتداء ہے۔

صدیقیوں کے مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتداء ہے۔

نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتداء ہے۔

رسولوں کے مقام کی انتہا اولوالعزم کے مقام کی ابتداء ہے۔

اولوالعزم کے مقام کی انتہا حبیب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے

مقام کی ابتداء ہے۔

اور حبیب خدا ﷺ کے مقام کی انتہا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی

جاننا ہی نہیں ہے۔

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۵۸)

زندگی جو بھی ہے، زندگی جہاں بھی ہے، زندگی جیسے بھی ہے، زندگی کی اصل ایک ہے۔ وہ جسے اللہ کہتے ہیں، وہ جسے خدا کہتے ہیں، وہ جس کی صفیتیں اس کا جی ہونا اور قیوم ہونا ہے۔ وہ جیتا خدا، وہ زندہ الہ، وہ جی اور وہ قیوم، صرف اتنا ہی نہیں کہ زندہ ہے، زندگی نواز بھی ہے اور حیات آفریں بھی۔ اس زندہ خدا کا جلوہ لازوال اور اس کے زندہ ہونے کی برابان با کمال بس ایک ہی ہے، وہ جس پر سب زندہ درود پڑھتے ہیں۔ وہ خود درود پڑھتا ہے۔۔۔۔۔ اس کی ذات درود پڑھتی ہے۔۔۔۔۔ اس کی صفیتیں درود پڑھتی ہیں۔۔۔۔۔ زندگی درود پڑھتی ہے۔۔۔۔۔ روشنی درود پڑھتی ہے۔۔۔۔۔ رحمت درود پڑھتی ہے۔۔۔۔۔ حسن درود پڑھتا ہے۔۔۔۔۔ دن اور راتیں درود پڑھتے ہیں۔۔۔۔۔ ارض و سما درود پڑھتے ہیں۔۔۔۔۔ نیتیں درود پڑھتی ہیں۔۔۔۔۔ جب خالق درود پڑھتا ہے تو عرش تا فرش مخلوق درود پڑھتی ہے۔۔۔۔۔ ضرور بالضرور پڑھتی ہے۔۔۔۔۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

گفتنی و ناگفتنی سے ایک اقتباس

محمد ابو ذر کہ کالونی کالج روڈ لاہور

منجانب: ڈاکٹر محمد آصف ساھیوال

وقی روشنی ہے اور الہامی رہنمائی جادہ حق اور صراطِ مستقیم ہے۔ اس راہ پر چلنے والوں کو تربیت کا پہلا درس علم اور تجو کا دیا جاتا ہے۔ ”علم“ کو منزل سمجھنا، تعلیم کو راحت جان تصور کرنا، سیکھنے کو دولت دل کا درجہ دینا، تجو کو نسیمِ راحت فزا کا جھوٹا جاننا، متلاشیانِ حق و حقیقت کا منشورِ حیات ہوتا ہے۔ یہ دوا انگانِ عشقِ جہالت کے دشمن ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی کا لمحہ اور لفظ نورِ علم کی آفتابیں کرنوں سے جگمگا رہا ہوتا ہے، لیکن جامد پتھروں، جلنے کوکلوں، بہتی ندیوں، ایستادہ پہاڑوں، افتادہ کیمچتوں، درخشاں ستاروں، متحرک سیاروں، سنسان راتوں، تم کیش رتوں کو اپنا معلم و مرشد تسلیم نہیں کرتے۔ ان کا عزم و ہمت اس سرچشمہ ہدایت تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہے جس کا فیض آبِ حیات سے بڑھ کر زندگی بخش ہو۔ وہ ڈھونڈتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں، سرگرداں پھرتے ہیں۔ وہ اپنے شجرِ طلب سے بنیاد، نباتات، حیوانات اور کائنات کے دل چیرتے ہوئے ان زندہ و عظیم انسانوں کی صف کے سامنے جا کھڑے ہوتے ہیں ایسے عظیم لوگ جو نبوت اور رسالت کا تاج سر پر رکھے ہوتے ہیں۔ ان میں بھی ایک ذات ایسی ہے جو یا سب نبی اور رسول ان کا طواف کر رہے ہوتے ہیں ان کے سینہ ہمدان سے علمِ ملکِ مالم فکینِ تعلیم کے جلوے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ وہ کیا ہے جو وہ نہیں جانتے وہ کیا ہے جو انہوں نے نہیں دیکھا؟ وہ کیا ہے جس تک ان کی رسائی نہیں؟ وہ خدا نہیں، معبود نہیں لیکن مقصود ایسا کہ جو ان تک نہ پہنچے، وہ کافر مگر ٹھہرے، وہ بولیں تو شہرِ گل کی ہر پتی خوشبو کی سیٹھ، وہ سوچیں تو آسمانِ علم پر ستارے درخشاں ہوں۔ وہ چلیں تو ارضِ علم پر سورج دوڑیں۔ وہ بیٹھیں تو زاویہ علم سے بجلیاں لرزیں۔ وہ مائیں تو ارض و سماں کے ہاتھوں کی لکیروں پر فدا ہوں۔

گفتنی و ناگفتنی سے اقتباس

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

منجانب: طارق گل، گل رائس لاہور

# بجویری گارمنٹس

پروپرائیٹرز: ایم سلیمان شیخ

ہمارے ہاں ہر قسم کی جینٹس، چائلڈ گارمنٹس  
اور سکول یونیفارم کی وسیع ورائٹی دستیاب ہے

0321-5155443, 0334-5135443

دوکان نمبر 24، بٹل سرائے، راجہ بازار راولپنڈی

## فینسی بیگ سنٹر

بیگ، پرس، گولڈن پرس،

ڈیکوریشن گفٹ، تھرماس، وال کلاک وغیرہ

پروپرائیٹرز: محمد اشفاق

قاضی شاپنگ سنٹر اسلام پورہ مین بازار لاہور 0321-7510351

سب سلام کہتے ہیں  
سب درود پڑھتے ہیں  
تلاذ آدم سلام پڑھتا ہے  
ہندہ نوح سلام پڑھتا ہے  
مبرا اب سلام پڑھتا ہے  
درواد ابراہیم سلام پڑھتا ہے  
عشق اسماعیل سلام پڑھتا ہے  
حسن یوسف سلام پڑھتا ہے  
رحمت نیک سلام پڑھتا ہے  
مام پڑھتا ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

منجانب :

ظفر اللہ خان گرین ٹاؤن لاہور

دروادان پر، سلام ان پر  
ان کے نام پر درود، ان کے کام پر درود  
ان کے اسم پر درود، ان کے جسم پر درود  
ان کے قال پر درود، ان کے حال پر درود  
خفتاں درود افتاں درود  
پتیاں درود لڑاں درود  
اول درود آخر درود  
ظاہر درود باطن درود  
شعلہ، نجم و قمر درود  
متاع فکر و فن درود  
توشہ ذوق نظر درود

دروادان پر، سلام ان پر

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

گفتنی و ناگفتنی سے ایک اقتباس

منجانب

## نوری فرنیچر ہاؤس

جی ٹی روڈ سوہاؤہ (جہلم)

فون: 0333-5126073-54-4710504

(ایکسپریٹ ان ہوٹل فرنچیز)

# رحمت ٹریڈرز

ہمارے ہاں

دیکھی ادویات، یونانی نسخہ جات، پتھر، کریات،  
جڑی بوئیاں، گرم مصالحے، مرہ جات،  
ڈارک فروٹ، خالص رحمت پسپی ہوئی مرچ،  
ہلدی، دھنیا، پھوڑ، مہندی، اعلیٰ کوالٹی چائے اور  
اصلی شہد بار عایت خرید فرمائیں۔

پروپرائیٹرز:

شیخ رحمت علی و محمد علی

448 وی، نسواری بازار، راولپنڈی

فون: 051-5537291, 051-5772116

ادارہ تعلیمات اسلامیہ لاہور

کے اراکین

مفکر اسلام، مفسر قرآن  
جناب علامہ

پیر سید حسین شاہ صاحب

کو دلیل راہ کے

درد و سلام نصبر

کی اشاعت پر

ہدیہ تحریک پیش کرتے ہیں

منجانب: شوکت علی

قادر الیکٹرک سٹور

موری گیٹ قصور

سلام ان پروردوان پر

وہ نور یزداں ہیں سلام ان پر

وہ یونے عرفان ہیں سلام ان پر

وہ رنگ وحدت ہیں سلام ان پر

وہ آیہ رحمت ہیں سلام ان پر

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

گنتی نا گنتی سے اقتباس

منجانب:

مقصود عالم

امیر حمزہ جنرل سٹور گوجرانوالہ

فون: 0300-6414220

Breaking News

WORTH BOOK POINT

Presents

WORTH 630

A VARIETY STORE

CROCKERY, COSMETICS, PERFUMES, JEWELLERY, PLASTIC WARE  
NEW BORN BABY, LADIES & GENTS VARIETY

Once Come & see We Are Serving You Better

630-R MODEL TOWN EXT, LAHORE. PH:042-5863335, CELL:0333-4543335

## بخشی ٹریڈرز آئل اینڈ سپیئر پارٹس

ہمارے ہاں ہر قسم کی گاڑیوں کے سپیئر پارٹس دستیاب ہیں

لوکل وجاہانی سپیئر پارٹس  
بازار سے بارعایت خریدیں

نیز ہر قسم کا موٹر ایل  
دستیاب ہے

آٹومکینک کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے

پیکو موٹر، کوٹ لکھپت لاہور فون: 5833497  
موبائل: 0321-4450032

## موبائل ہسپتال

موبائل اسپیس ریز

فوٹو کاپی اور لمینیشن

**FnF's**  
کلاسک موبائلز

دکنش روڈ (پانچاٹل ماہی کلچن والی) لیاقت آباد،

ماڈل ٹاؤن، Ext. لاہور

فون نمبر: 042-6116633

## ریاض ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ لمیٹڈ)

حج و عمرہ خدمات

- کنفرم ریٹرن ٹکٹ • نزدیک ترین ایئر کنڈیشن رہائش
- ایئر کنڈیشن ٹرانسپورٹ • زیارت مکہ و مدینہ

سہولیات

کم ترین ریٹ

تمام سہولیات پر مشتمل 28-21-14-7 دن کے پیکج

کاروان عبد اللہ مین بازار لیاقت آباد لاہور

فون: 042-5855166، ٹیکس: 042-5837200، 0321-4450021

محمد یحسین



# الصَّلَاةُ الْمُنْجِيَةُ

یہ درود شریف ہر مہم اور مصیبت کے وقت ایک ہزار بار پڑھا جائے تو مشکل حل ہو جاتی ہے  
شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آدھی رات کو جو شخص کسی دنیوی یا اخروی حاجت کے لئے پڑھے، اللہ تعالیٰ پوری فرمادیں گے۔  
یہ درود شریف قبولیت دعا کے لئے اکسیر اعظم ہے۔

## درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنْجِنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ  
وَالْاَلَفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرَ نَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعَنَا بِهَا  
عِنْدَكَ اَعْلٰى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ  
الْمَمَاتِ يَا اَرْحَمَ الرَّحْمٰنِ.

ترجمہ: یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج، ایسا درود کہ اس کے وسیلہ  
سے تو ہمیں خطرات اور آفات سے بچا اور اس کے وسیلہ سے ہماری جملہ حاجتیں پوری کر دے اور اس کے وسیلہ سے تو ہمیں  
تمام گناہوں سے پاک کر دے اور اس کے ذریعہ سے اپنی جناب میں بلند درجات سے سرفراز فرما اور اس کے سبب سے  
ہماری انتہائی خواہشات زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہنچا دے، اسے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر  
رحم کرنے والے۔“

منجانب:

عبد المجید مغل

ناظم اعلیٰ وفاقی و شمالی علاقہ جات جماعت اہل سنت پاکستان

إِنَّ الْإِيمَانَ وَمُسْلِمَاتِهِمْ هُمْ  
 عَلَى الْخَيْرِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
 صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

والسلام

سنة ١٤٣٨ هـ - ٢٠١٦ م



أرزاد و سلام











# یا نبی سلام علیک

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
مصطفیٰ خیر الوری ہو	سرور ہر دوسرا ہو	اپنے اچھوں کا تصدق	ہم بدوں کو بھی نبا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
کس کے پھر ہو کر رہیں ہم	گرتھیں ہم کو نہ چا ہو	بد کریں ہر دم برائی	تم کہو ان کا بھلا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
سب جہت کے دائرے میں	شش جہت سے تم ورا ہو	سب تمہارے در کے رستے	ایک تم راہ خدا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
پاک کرنے کو وضو تھے	تم نماز جانفزا ہو	سب بشارت کی اڑاں تھے	تم اذان کا مدعا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
وہ در دولت پہ آئے	جہولیاں پھیلاؤ شاہو	کیوں رضا مشکل سے ڈریے	جب نبی مشکل کشا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ



# سلام بخضور خیر الانام

صلی اللہ علیہ وسلم

سلام اے فخر موجودات ، فخر نوع انسانی  
تیرا نقش قدم ہے زندگی کی لوح پیشانی  
رہے یہ عزت افزائی رہے تشریف ارزانی  
شریک حال قسمت ہو گیا پھر فضل ربانی  
یہی اعمال پاکیزہ ، یہی اشغال روحانی  
تبسم ، گفتگو ، بندہ نوازی ، خندہ پیشانی  
مگر قدموں تلے ہے فر کسرائی و خاقانی  
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی  
تیرے پرتو سے مل جائے ہر اک ذرے کو تابانی  
عقیدت کی جبین تیری مروت سے ہے نورانی  
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

سلام اے آمنہ کے لال ، اے محبوب سبحانی  
سلام اے ظن رحمانی ، سلام اے نور یزدانی  
سلام اے سر وحدت اے سراج بزم ایمانی  
تیرے آنے سے رونق آگئی گلزار ہستی میں  
سلام اے صاحب خلق عظیم ، انساں کو سکھلا دے  
تیری صورت تیری سیرت ، تیرا نقشہ تیرا جلوہ  
اگر چہ فقر و فخری رتبہ ہے تیری قناعت کا  
زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا  
حر مین کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے  
حفیظ بے نوا کیا ہے گدائے کو چہ اُلفت  
تیرا در ہو میرا سر ہو ، میرا دل ہو تیرا گھر ہو

سلام اے آتشیں زنجیر باطل توڑنے والے

سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

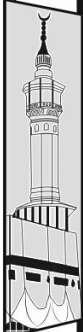
ابوالاثر حفیظ جالندھری



# چار یاروں کو سلام

اے مدینہ تیری جاں پرور بہاروں کو سلام  
تجھ میں پوشیدہ ہیں جو، اُن چاند تاروں کو سلام  
خون سے سینچا جنہوں نے گلشنِ اسلام کو  
ان فدا کاروں اور نبی کے جاں نثاروں کو سلام  
ہیں جو محوِ استراحتِ خلد کی آغوش میں  
مصطفیٰ کی فوج کے اُن شہسواروں کو سلام  
اہل بیتِ مصطفیٰ اور آلِ اطہارِ حضور  
حلقہٴ جملہ صحابہ، چار یا روں کو سلام  
مصطفیٰ نے جن کو مُردوں سے مسیحا تھا کیا  
اُس نگاہِ مرحمت کے شاہکاروں کو سلام  
درِ جتنے بھی ہوئے ہیں عاشقانِ سوختہ  
اُن تڑپتے بے قراروں کے قراروں کو سلام  
اختر! خاک و خون میں جن کو تڑپا یا گیا  
سرورِ کوئین کے اُن ماہِ پاروں کو سلام

اختر شاہجہانپوری مظہری



# سلام بہ حضورِ امام المرسلین ﷺ

سلام اس پر کہ جس نے زندگی کا رخ بدل ڈالا  
 سلام اس پر کہ ہے نورِ خدا کا مظہرِ اول  
 سلام اس پر کہ جو قدیل ہے نورِ ہدایت کی  
 سلام اس پر کہ جو سب بے سہاروں کا سہارا ہے  
 سلام اس پر کہ طاعت جس کی ہے اللہ کی طاعت  
 سلام اس پر کہ کہتے ہیں جسے خورشیدِ فارانی  
 سلام اس پر شبِ اسریٰ گیا جو عرشِ اعظم پر  
 سلام اس پر جو انسانوں کے لئے قرآن لایا ہے  
 سلام اس پر جو پیکر ہے محبت اور رافت کا  
 سلام اس پر بتوں کو جس نے کعبے سے نکالا ہے  
 سلام اس پر کہ جس نے کذبِ دنیا سے مٹایا ہے  
 سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے وجہِ قرارِ دل  
 سلام اس پر کہ عظمت جس کی دشمن نے بھی مانی ہے  
 سلام اس پر مہذب جس نے انساں کو بنایا ہے  
 سلام اس پر کہ جو انسانیت میں سب سے ہے بالا  
 سلام اس پر کہ جو کردار میں ہے اطہر و اکمل  
 سلام اس پر کہ جس نے سب رسولوں کی امامت کی  
 سلام اس پر کہ جو نعتِ ابنِ آدم کا ستارا ہے  
 سلام اس پر کہ جو ہے سب جہانوں کے لئے رحمت  
 سلام اس پر جی ہے جس کی خاطر بزمِ امکانی  
 سلام اس پر کرم کرتا ہے جو ہر ابنِ آدم پر  
 سلام اس پر کہ جس کی رحمت کا ہم پہ سایا ہے  
 سلام اس پر جو محور ہے امانت کا صداقت کا  
 سلام اس پر کہ جو نورِ خداوندی کا ہالہ ہے  
 سلام اس پر کہ جس نے راستہ حق کا دکھایا ہے  
 سلام اس پر کہ جس کے دم سے ہے سب رفیقِ محفل  
 سلام اس پر کہ شیوہ جس کا سب سے مہربانی ہے  
 سلام اس پر کہ جو خلقِ خدا میں سب سے اعلیٰ ہے

حافظ محمد صادق - لاہور

# خیر البشر پر لاکھوں سلام

خیر البشر پر لاکھوں سلام  
 روزِ ازل جو چمکا تھا نور  
 لاکھوں درود اور لاکھوں سلام  
 محشر میں ہو گا اُن کا ظہور  
 خیر البشر پر لاکھوں سلام  
 عرشِ بریں تک چرچا تیرا  
 شمس و قمر ہے صدقہ ترا  
 خیر البشر پر لاکھوں سلام  
 اے ماہِ کامل اے حسین تمام  
 سب کو میسر ہو یہ مقام  
 پڑھنے درود اور پڑھنے سلام  
 پہنچے مدینے بن کر غلام  
 خیر البشر پر لاکھوں سلام  
 تیری ثنا ہے میرا نصیب  
 قربان تجھ پر جانِ ادیب  
 خیر البشر پر لاکھوں سلام  
 تجھ پر تصدقِ عالم تمام  
 خیر البشر پر لاکھوں سلام  
 لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

ادیب رائے پوری



## صلی اللہ علیہ وسلم

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 مصحفِ ایمان روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 لے کے مرادِ دل آئیں گے، مرجائیں گے مٹ جائیں گے  
 پیچیں تو ہم تاکوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 طوبی کی جانب بھٹنے والو، آنکھیں کھولو، ہوش سنبھالو  
 دیکھو قدِ دل جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 نام اسی کا بابِ کرم ہے، دیکھ یہی محرابِ حرم ہے  
 دیکھ غمِ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 بھینی بھینی خوشبو مکی، بیدمِ دل کی دنیا لہکی  
 کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

## صلی علیٰ محمد ﷺ

مظہرِ شانِ کبریا صلِ علیٰ محمد  
 آئینہٴ خدا نما صلِ علیٰ محمد  
 موجبِ نازِ عارفان، باعثِ فخرِ صادقان  
 سرورِ وخیرِ انبیاء صلِ علیٰ محمد  
 مرکزِ عشقِ دل کشا، مصدرِ حسنِ جاں فزا  
 صورتِ وسیرتِ خدا صلِ علیٰ محمد  
 منسِ دل شکستگاں، پشتِ پناہِ خستگاں  
 شافعِ عرصہٴ جزا صلِ علیٰ محمد  
 حسرتِ اگر رکھے ہے تو بخششِ حق کی آرزو  
 وردِ زباں رہے سدا صلِ علیٰ محمد

# گنبدِ خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

یا رسول اللہ ترے در کی فضاؤں کو سلام  
گنبدِ خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام  
والہانہ جو طوافِ روضہ اقدس کریں  
مست و بیخود و جد میں آتی ہواؤں کو سلام  
شہرِ بٹھا کے در و دیوار پہ لاکھوں درود  
زیرِ سایہ رہنے والوں کی صداؤں کو سلام  
جو مدینے کے گلی کو چوں میں دیتے ہیں صدا  
تا قیامت ان فقیروں اور گداؤں کو سلام  
مانگتے ہیں جو وہاں شاہ و گدا بے امتیاز  
دل کی ہر دھڑکن میں شامل ان دعاؤں کو سلام  
اے ظہوری خوش نصیبی لے گئی جن کو حجاز  
اُن کے اشکوں اور اُن کی التجاؤں کو سلام

الحاج محمد علی ظہوری

# نگاہِ عالم کا ہے جو محور

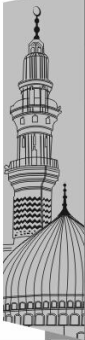
ہے وہ تخلیق ذات ﷻ اُس کی  
ہے شاہکارِ خدائے اکبر  
کرم کا مصدر ہے آستانہ  
زمانہ ساکِل ہے اس کے در پر  
ہے روئے گل پر نکھار اس سے  
نگاہِ عالم کا ہے جو محور  
ہے اس سے وابستہ رشتہ جاں  
نفسِ نفس جس سے ہے معطر  
سکونِ جاں ہے خیال اس کا  
ہیں اس کے سب دامنوں میں گوہر  
حبیبِ حق خاتمِ نبوت  
خدا کا ہے آخری پیغمبر ﷺ  
دلوں کو بخشی حیات اس نے  
وہ سب کا ہادی ﷻ وہ سب کا رہبر  
اسی کا ہر نعت میں ہے پر تو  
ہے رنگِ مدحتِ کرم کا مظہر  
ہے ساتھ تخلیق کے سفر میں  
ہے اس کا مدّاح ہر سخنور

حافظ لدھیانوی

# کروڑوں درود و سلام

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دین تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام  
 ہو نگاہِ کرم ہم پر سلطانِ دین تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام  
 دور رہ کر نہ دم ٹوٹ جائے کہیں کاش! طیبہ میں اے میرے ماہِ مبین  
 دفن ہونے کو مل جائے دو گز زمیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام  
 کوئی حسنِ عمل پاس میرے نہیں بھنسنے جاؤں قیامت میں مولا کہیں  
 اے شفیعِ اُمم لاج رکھنا تمہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام  
 دونوں عالم میں کوئی بھی تم سانہیں سب حسینوں سے بڑھ کر تمہیں ہو حسین  
 قاسمِ رزق رب الغنی ہو تمہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام  
 فکرِ اُمت میں راتوں کو روتے رہے عاصیوں کے گناہوں کو دھوتے رہے  
 تم پہ قربان جاؤں میرے مدِ جبین تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام  
 موت کے وقت کر دو نگاہِ کرم! کاش اس شان سے نکل جائے دم  
 سنگِ در پہ تمہارے ہو میری جبین تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام  
 پھر بلا لو مدینے میں عطار کو اپنے قدموں میں رکھ لو گنہگار کو  
 کوئی اس کے سوا آرزو ہی نہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

محمد الیاس قادری عطار



# سلام نیاز مندانه

سلام آپ پر تاجدارِ دو عالم  
سلام آپ پر غمگسارِ دو عالم

سلام آپ پر اے وقارِ دو عالم  
سلام آپ پر اقتدارِ دو عالم

سلام آپ پر لاله زارِ دو عالم  
سلام آپ پر نوبهارِ دو عالم

سلام آپ پر اے سکونِ دل و جاں  
سلام آپ پر اے قرارِ دو عالم

سلام آپ پر اے اسیروں کے حامی  
سلام آپ پر جاں نثارِ دو عالم

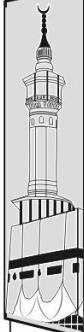
سلام آپ پر حاملِ کنزِ مخفی  
سلام آپ پر رازدارِ دو عالم

سلام آپ پر مالکِ بزمِ امکان  
سلام آپ پر اعتبارِ دو عالم

سلام آپ پر شافعِ روزِ محشر  
سلام آپ پر ہو مدارِ دو عالم

سلام آپ پر اے مظفر کے والی  
سلام آپ پر ہو نثارِ دو عالم

سید مظفر حسین - کچھوچھو شریف





# اطہر نفیس کا سلام عقیدت

سلام اس پر جو ظلمتوں میں منارہ روشنی ہوا ہے  
وہ ایسا سورج ہے جس کی کرنیں ازل ابد کے تمام گوشوں  
میں نور بن کے ساچکی ہیں  
ہر ایک ذرے کو ماہ تاباں بنا چکی ہیں سلام اس پر

سلام اس پر جو حرف حق ہے  
وہ حرف حق جو سماعتوں اور خدائے بزرگ و برتر  
کے درمیاں ایک واسطہ ہے  
جو خاک مردہ میں جان ڈالے وہ کیا ہے سلام اس پر

سلام اس پر جو خیرِ اعلیٰ ہے  
اور سب کو بلند یوں پر نکال رہا ہے  
نکال رہا ہے کہ  
رفعتوں کا سفیر ہے وہ بشیر ہے وہ نذیر ہے وہ

سلام اس پر جو بے نواؤں کا آسرا ہے  
جو سارے عالم کی ابتدا ہے  
جو سب زمانوں کی انتہا ہے سلام اس پر

سلام اس پر جو راج حق پر بزار رہا ہے کہ رہنما ہے  
جو سب کو حق سے ملارہا ہے کہ حق نما ہے

# ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے

خط جبین ترا ام الکتاب کی تفسیر  
کہاں سے لاؤں تراش اور تیری نظیر  
دکھاؤں پیکر الفاظ میں تری تصویر  
مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغِ امیر  
کرے قفس میں فراہم خس آشیان کے لیے  
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے  
سفینہ چاہیے اس بحرِ بیکراں کے لئے

ناصر کاظمی

## اسلام اے ختم المرسلین

اسلام اے صاحبِ لولاک، ختم المرسلین ! اے رحمتِ اللعالمین !  
اسلام اے وہ کہ جس نے کر دیئے شیر و ہنکر  
نسل و ذات و رنگ کے ڈٹا ریانِ آن وایں  
اسلام اے وہ کہ تائیدِ وحی ہے جس کی زد  
پار جس کے پار پا سکتے نہیں روح الامیں  
اسلام اے جادہ جلائے فضلائے لامکاں  
اصلوۃ اے پرفشانِ سیدۃ عرش بریں  
اسلام اے جہاں بے بہا دُرِ قیم  
مہ حسن لطیفی  
اسلام اے کنزِ شرب کی صدوف کے تہِ گزین  
جہاں اے کنزِ شرب کی صدوف کے تہِ گزین

# شہنشاہ عالی سلام علیکم

شہنشاہ عالی سلام علیکم

تُو ظن الہی ہے قسامِ نعت

دو عالم پہ سایہ لگن تیری رحمت

تیرا فیض کو نین میں ہے مثالی

غریبوں کے والی سلام علیکم

طلب سے بھی پہلے جو جھولی کو بھردے

نہ ایسا نخی کوئی گذرا نظر سے

عطا بھی انوکھی سخاوت نرالی

غریبوں کے والی سلام علیکم

ثنا میں تمہاری ہیں قرآن کے پارے

تمہارے ثنا خواں ہیں ملکوت سارے

تمہارے ثنا خواں میں جامی وحالی

غریبوں کے والی سلام علیکم

بمہ وقت رحمت کا دریا ہے جاری

ہے مخلوق چشمِ کرم کی بھکاری

سکندر بھی ہے تیرے در کا سوا

غریبوں کے والی سلام علیکم

غریبوں کے والی سلام علیکم

تجھے تیرے خالق نے یکتا بنایا

تیرے جسم نورانی کا ثانی نہ سایہ

مقدس معظم تری ذاتِ عالی

غریبوں کے والی سلام علیکم

گداؤں میں تیرے سلاطینِ عالم

فقیروں کی صف میں کھڑے ہیں دو عالم

جو آیا نہ لوٹا ترے در سے خالی

غریبوں کے والی سلام علیکم

تمہیں رب نے بخشا ہے تاجِ شفاعت

رسولوں کی تم کو ملی ہے امامت

تمہارا دو عالم میں رتبہ ہے عالی

غریبوں کے والی سلام علیکم

ہمارا بھی پورا ہو سرکارِ مقصد

دکھا دو ہمیں بھی وہ پُر نور گنبد

وہ محراب و منبر وہ روئے کی جالی

غریبوں کے والی سلام علیکم

سکندر لکھنوی

# ! در حقیقت

مجید شاہد

جو ہر اول نقشِ مقدم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 پیکرِ خوبیِ حسنِ مجسم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 مظہرِ داور ، شافعِ محشر ، کون و مکاں کے رہبر و سرور  
 آئینہٴ اسرارِ منظم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 جن سے ہوئی تکمیلِ رسالت ، جن پہ ہوئی ہے ختمِ نبوت  
 آپ ہیں وہ پیغمبرِ اعظم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 دہر میں ہر مظلوم کی حامی آپ ہی کی ہے ذاتِ گرامی  
 آپ ہیں سب کے مونس و ہدم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 جس کو فقط ہے آپ سے نسبت اُس کو ملے کونین کی دولت  
 ہادیٰ برحق ، فخرِ دو عالم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 ایک نگاہِ لطفِ خدا را دیکھیے حالِ زارِ ہمارا  
 کعبہٴ دین و قبلۂ آدم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 تن سے جو نکلے جان تو شاہدِ وردِ زباں ہونا محمد ﷺ  
 تاکہ ہو آسان نزع کا عالم ، صلی اللہ علیہ وسلم





# علیک السلام اے ہدایت کے مرکز

علیک السلام اے شفیع البرایا  
 علیک السلام اے رفیع المذارج  
 علیک السلام اے امانِ دو عالم  
 علیک السلام اے جمالِ معانی  
 علیک السلام اے محبتِ غریباں  
 علیک السلام اے تجھے ذاتِ حق نے  
 علیک السلام اے شہنشاہِ وحدت  
 علیک السلام اے طیبِ نہانی  
 علیک السلام اے سوارِ سبک رو  
 علیک السلام اے رسالتِ پناہی  
 علیک السلام اے ہدایت کے مرکز  
 درود و سلام و صلوة و تحیت  
 یہ لایا ہے حامد تحف اور ہدایا

اسامیل میرٹھی

# سَلام

## راکب دوشِ پیمبر

سلام اے مالکِ ملکِ حقیقت  
 سلام اے ہادیِ راہِ طریقت  
 سلام اے نصیبِ برجِ سعادت  
 سلام اے ناظمِ بزمِ سیادت  
 سلام اے غنچۂ باغِ رسالت  
 سلام اے نو بہارِ دین و ملت  
 سلام اے مصدرِ جانِ ولایت  
 سلام اے صدرِ ایوانِ امامت  
 سلام اے فخرِ میدانِ شہادت  
 سلام اے چیکرِ شانِ رسالت  
 سلام اے رہبرِ جانِ ہدایت  
 سلام اے گوہرِ عرفان و حکمت  
 سلام اے حامیِ حق و صداقت  
 سلام اے حاجیِ کفر و ضلالت  
 سلام اے قافلہٗ سالارِ اُمت  
 سلام اے پاسبانِ دین و ملت  
 سلام اے رونقِ بزمِ شہادت  
 سلام اے آفتابِ شامِ غربت  
 سلام اے زینتِ محراب و منبر  
 سلام اے معنیِ نطقِ پیمبر  
 سلام اے مصحفِ آیاتِ حیدر  
 سلام اے عزتِ دینِ مظہر  
 سلام اے دستگیرِ روزِ محشر  
 سلام اے ساقیِ تسنیم و کوثر  
 سلام اے راکبِ دوشِ پیمبر  
 سلام اے زینتِ آغوشِ حیدر  
 سلام اے تشنابِ مے نوشِ کوثر  
 سلام اے جذبہٗ پُر جوش و سرور  
 سلام اے حسرتِ آغوشِ مادر  
 سلام اے لاشۂ خاموشِ شبیر  
 سلام اے راحتِ کلثوم و زہرا  
 سلام اے نگہبِتِ گلزارِ طیبہ  
 سلام اے رحمتِ احبابِ اعدا  
 سلام اے رفعتِ عبدُ شکورا  
 سلام اے مظفرِ کربلا کا قصۂ غم  
 سلام اے حیاتِ قوم کا بے درجِ اکبر



# تیری رسالت عالم عالم

ہم پہ ہو تیری رحمت جم جم صلی اللہ علیک وسلم  
تیرے ثنا خواں عالم عالم صلی اللہ علیک وسلم  
ہم ہیں تیرے نام کے لیوا اے دھرتی کے پانی دیوا  
یہ دھرتی ہے برہم برہم صلی اللہ علیک وسلم  
تیری رسالت عالم عالم، تیری نبوت خاتم خاتم  
تیری جلالت پرچم پرچم صلی اللہ علیک وسلم  
دیکھ تری اُمت کی نبضیں ڈوب چکی ہیں ڈوب رہی ہیں  
دھیرے دھیرے مدھم مدھم صلی اللہ علیک وسلم  
دیکھ صدف سے موتی ٹپکے دیکھ حیا کے ساغر جھلکے  
سب کی آنکھیں پُر نم پُر نم صلی اللہ علیک وسلم  
اے آقا اے سب کے آقا ارض و سما ہیں زخمی زخمی  
ان زخموں پر مرہم مرہم صلی اللہ علیک وسلم

# دہر میں وہ اللہ کا پرچم

حامل قرآن ، نور مجسم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
شاہِ عرب ، سرکارِ دو عالم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
ظاہر و باطن نور کا مامن ظاہرِ انساں ، باطنِ قرآن  
دہر میں وہ اللہ کا پرچم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
بُستِ خانے برباد ہوئے اور کفر سے دل آزاد ہوئے  
اس سے خدا کا دین ہے محکم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
عصمت و عفت کا رکھوالا ، درسِ اخوت دینے والا  
عظمت کے اسرار کا محرم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
بے کس و ناکس کا وہ حامی ، رحمتِ ایزد کا وہ پیامی  
بارگاہِ حق میں ہے مکرم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
لاکھوں سلام اے بادیِ برحق امت پھر محتاج ہے تیری  
جس کی زباں اب بھی ہے ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

یوسف ظفر



## سلام بخضور سرورِ کائنات

رسولِا حبیبِ یزداں سلام تم پر  
دکھایا تم نے ہی آدمیت کو حق کا راستہ  
خدائے واحد سے تم نے آگاہ کیا تھا ہم کو  
ہٹا کے کانٹے ستم کے تم نے ہی بھر دیا تھا  
تمہارے اوپر برائے فوز و فلاحِ انساں  
تمہیں کو معراج کا ملا ہے خدا سے تحفہ  
نکال کر ہم کو گمراہی کے سیاہ گڑھے سے  
جھکائی گردن تمہاری درگاہ پر جنہوں نے  
کوئی نہیں تھا تمہارا ثانی نہ ہے نہ ہوگا

اے وجہِ تخلیق بزمِ امکاں سلام تم پر  
ہدایتوں کے مہِ فروراں سلام تم پر  
فرازِ قلّہ کوہِ فاراں سلام تم پر  
گلوں سے انسانیت کا داماں سلام تم پر  
خدا نے نازل کیا ہے قرآن سلام تم پر  
تمہیں بنے ہو خدا کے مہماں سلام تم پر  
تمہیں نے بخشا ہے نورِ ایماں سلام تم پر  
بنے وہی تاجِ فرق گیہاں سلام تم پر  
جہاں کے سب سے عظیمِ انساں سلام تم پر

نظرِ کرم کی ہو حافظِ نعت گو پہ لہ

نوازشوں کے سحابِ نسیاں سلام تم پر  
حافظ محمد صادق

# بجضور محمد صلوٰۃ وسلام

مصطفیٰ ، مجتبیٰ پر صلوٰۃ وسلام شاہ ارض و سما پر صلوٰۃ وسلام  
جس پہ دن رات بھیجے خدا بھی دُرود اُس حبیب خدا پر صلوٰۃ وسلام  
نام لیتے ہی حل ہو گئیں مشکلیں ایسے مشکل کشا پر صلوٰۃ وسلام  
جو سہارا ہے سب کے لئے حشر میں اُس شفیع الوریٰ پر صلوٰۃ وسلام  
اُس کے آنے سے ہر سو بہار آگئی رحمت دوسرا پر صلوٰۃ وسلام  
جس کو عرش غلے پر بلایا گیا اُس نبی الہدیٰ پر صلوٰۃ وسلام  
آل واصحاب عالی پہ بے حد دُرود اہل صبر و رضا پر صلوٰۃ وسلام  
اہل سنت پہ رحمت خدا کی رہے انبیاء اولیاء پر صلوٰۃ وسلام

اے قمر! مل کے سب جان و دل سے پڑھو

احمدِ مُجتبیٰ پر صلوٰۃ وسلام

# صلی علی محمد ﷺ

میں مقرب خدا صلی علی حبیبنا  
ہوؤں گا رہنما صل علی کریمنا  
مظہر ذات کبریٰ صلی علی نبینا  
دونوں جہاں کا آسرا صل علی ربینا

صل علی محمد صلی علی حبیبنا  
صل علی محمد صلی علی کریمنا  
تیرا جمال بالیقین رونق یزید دو جہاں  
دونوں جہاں میں اک تیری ذات شمس یکساں  
چلو تیرا مکاں مکاں مع حرم ۱۰ مکاں  
تیرا درود بن گیا چارہ درد عاسیاں

صل علی محمد صلی علی حبیبنا  
صل علی محمد صلی علی کریمنا  
اے کہ تیرا مقام ہے قرب خدا ہے نیاز  
اک تیری جہش نظر سب کے لئے ہے چارہ ساز  
اے کہ تیرے وجود پر خالق دو جہاں کو تاز  
تیری نظر سے جو گرہا ہوتے سگاہ سر فراز

صل علی نبینا صلی علی محمد  
صل علی محمد صلی علی حبیبنا  
درد غم فراق نے ایسا کیا ہے پائمال  
واسطہ اہل بیت کا ہو کوئی صورت وصال  
زندگی بن گئی میری تیرے بغیر اک وہاں  
مجھ پہ کرم کی اک نگر صدقہ حضرت بلال

صل علی نبینا صلی علی محمد  
صل علی محمد صلی علی حبیبنا  
کثرت ذکر مصطفیٰ مدح حبیب کبریا  
اب تو یہی ہے آرزو اور دعا کا منتہا  
راجہ دل، قرار جاں، درد ہلال کی دوا  
بس ہو در حضور پہ خیر سے میرا خاترہ

صل علی نبینا صلی علی محمد  
صل علی محمد صلی علی حبیبنا  
صل علی نبینا صلی علی محمد  
صل علی محمد صلی علی حبیبنا

بلال جعفری

# صلی اللہ علیہ وسلم

شافعِ محشر ، لطیفِ مجسم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 رحمتِ خالق ، رہبرِ عالم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 مژدہٴ عیسیٰ ، نصرتِ موسیٰ ، جلوۂ یوسف ، شانِ سلیمان  
 حکمتِ لقمان ، عظمتِ آدم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 اسوۂ احسن ، شارحِ اکمل ، ہادیِ برحق ، مرکزِ ملت  
 صاحبِ قرآن ، محسنِ اعظم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 جانِ فصاحت ، شانِ بلاغت ، اوجِ صداقت ، روحِ محبت  
 عفتِ کوثر ، عصمتِ زمزم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 سب کے آقا ، سب کے مولیٰ ، سب سے اعلیٰ سب سے اوّل  
 سب سے مکرم ، سب سے معظم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 کُسن گستاں ، رنگِ بہاراں ، گلِ دردِ امان ، تائبِ افشاں  
 شعلہٴ غنچہ ، نزہتِ شبنم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ کا چہرہ صبحِ حقیقت ، آپ ﷺ کی رُفقیں شامِ مقدس  
 آپ کی الفتِ راحتِ پیہم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ کا قرآن نورِ ہدایت ، آپ ﷺ کی سنتِ شرحِ مکمل  
 حق کے محرم ، سب کے بہم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ جو کہہ دیں جنتِ برحق ، آپ جو کر دیں سنتِ مطلق  
 آپ مؤخر ، آپ مقدم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ اللہ قسمتِ عارف ، اس کو ملا ہے آپ ﷺ سا قائد  
 آپ سامونس ، آپ سا بہم ، صلی اللہ علیہ وسلم

عارف سیماہی